یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بااجازت

حضرت صاحبزادہ
سلطان فیاض الحسن
سروری قادری

فیٰ ﷺ کے عنوان پر لکھی جانے والی دنیا اسلام کی روحانی، انقلابی و اصلاحی طرز کی دینی کتاب جس کی ہر
ے اور فرد کو ضرورت ہے۔ کتاب کا مطالعہ فرما کر خوشبوئے مدینہ بن کر دنیا کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے معطر کریں

خصوصی نظرِ ثانی
علامہ مفتی محمد منشاء تابش قصوری

مصنف
مقصود احمد اصلاحی (سلطانی)

Marfat.com

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

Marfat.com

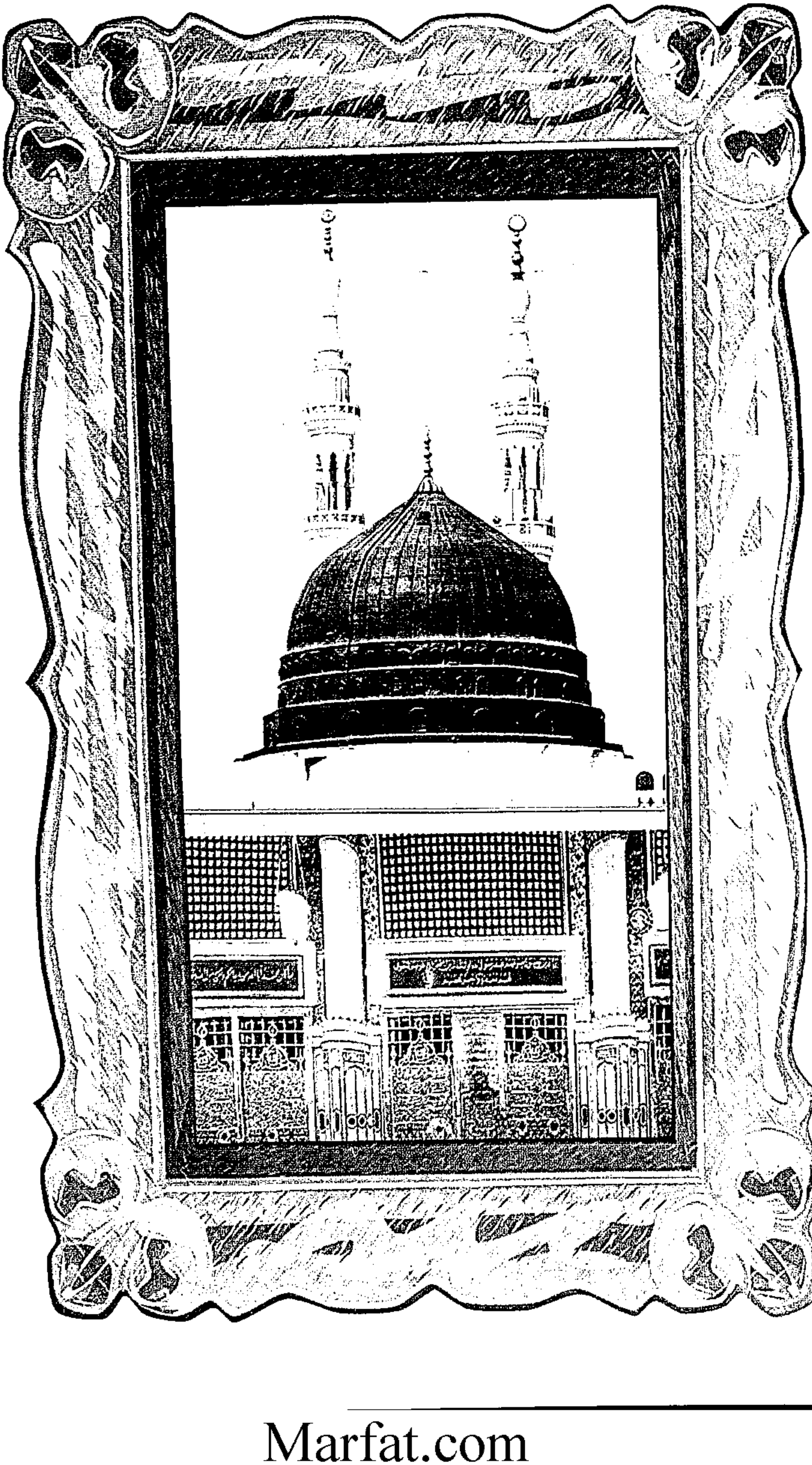

Marfat.com

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

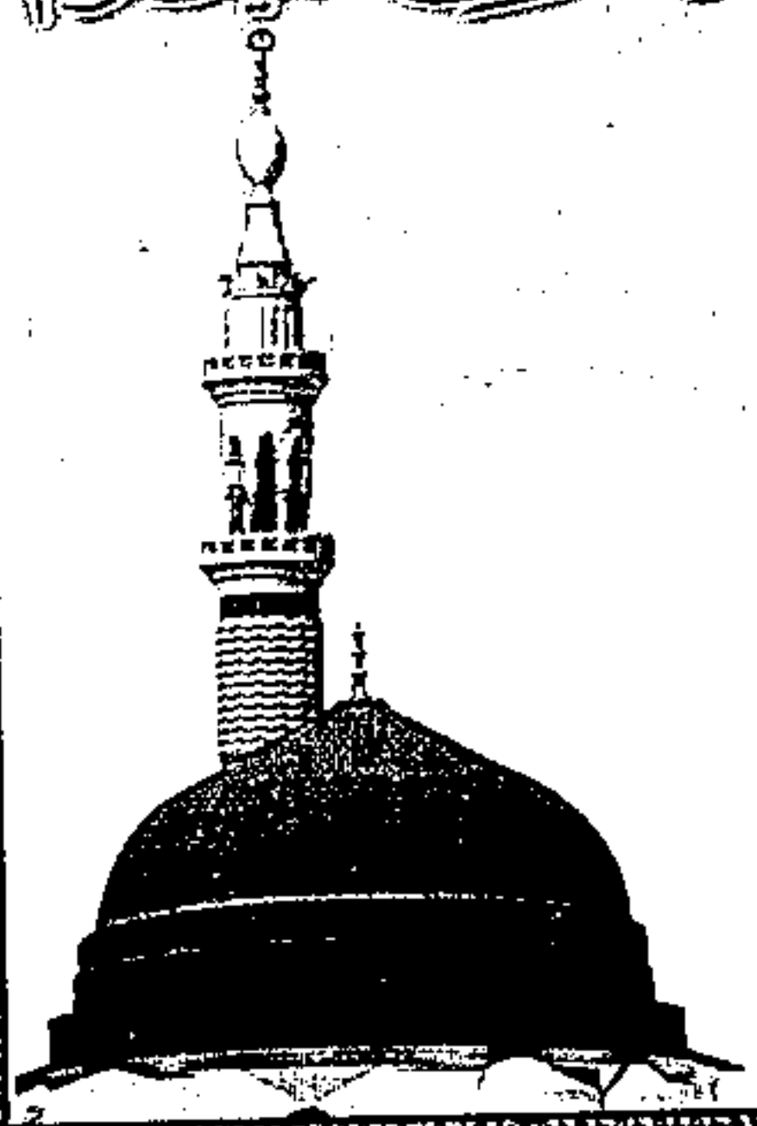

MASJID-E-NABVI SHAREEF

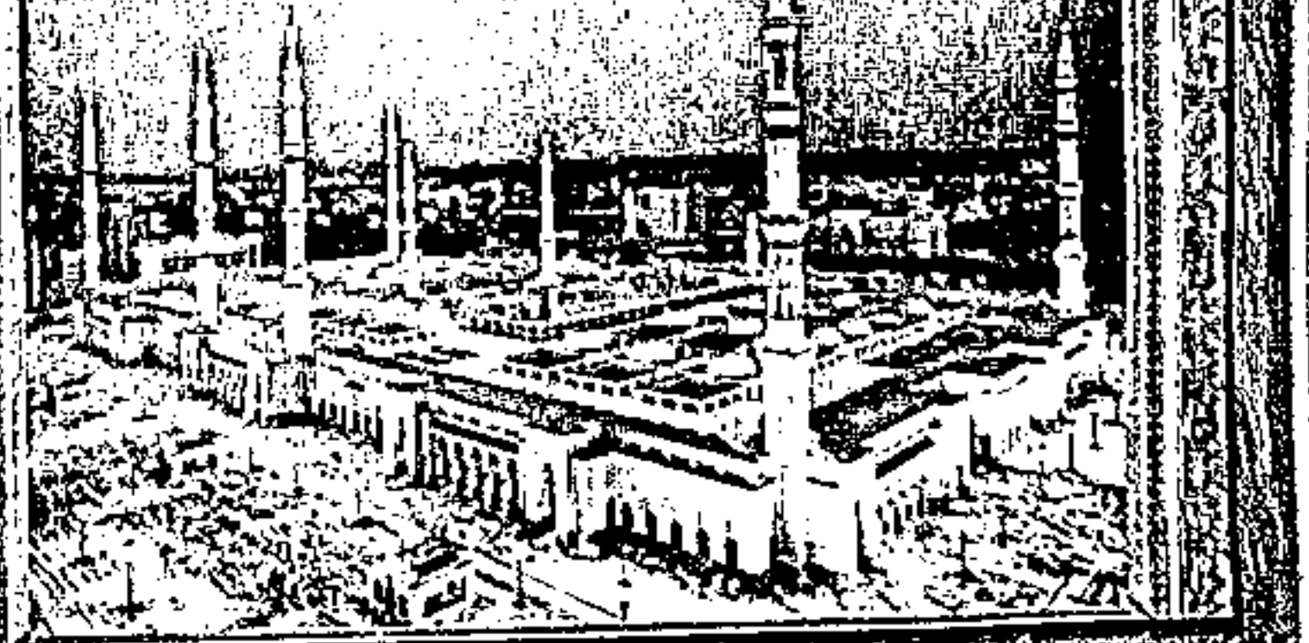

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

سورۂ قرآنی

الٓمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ ن

الٓمٓصٓ حٰمٓ یٰسٓ

کٓهٰیٰعٓصٓ قٓ آمِیْن

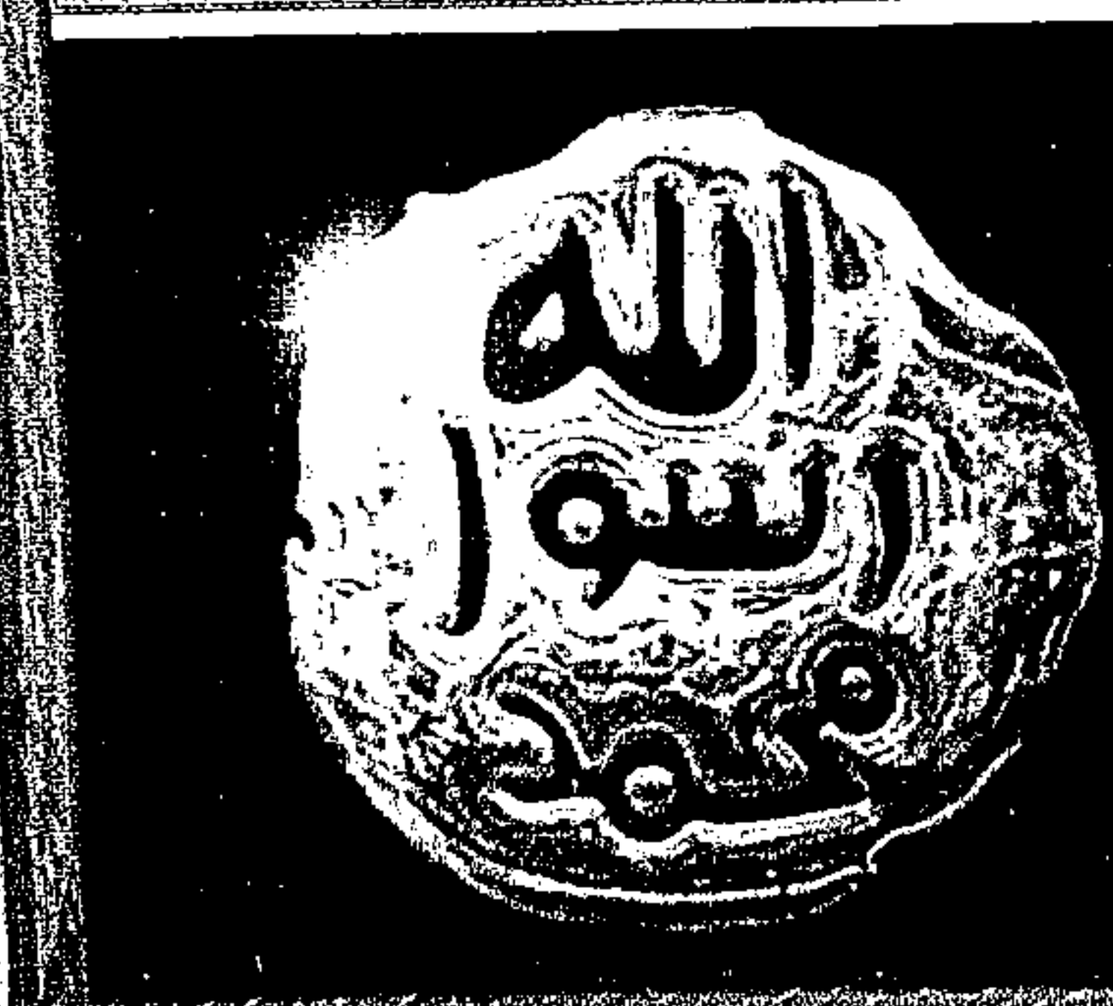

Marfat.com

SCANNED BY CamScanner

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صاحبزادہ
پیر سلطان فیاض الحسن
سروری قادری

عشق مصطفیٰ ﷺ کے عنوان پر لکھی جانے والی دنیا اسلام کی روحانی، انقلابی واصلاحی طرز کی
دینی کتاب جس کی ہر گھر، ادارے اور فرد کو ضرورت ہے۔ کتاب کا مطالعہ فرما کر
خوشبوئے مدینہ بن کر دنیا کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے معطر کریں

علامہ مفتی محمد منشاء تابش قصوری (حسنِ تقریظ)
مقصود احمد اصلاحی (سلطانی) (مصنف)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف: مقصود احمد اصلاحی (سلطانی) ایم۔اے پنجاب یونیورسٹی
تحصیل جنرل سیکرٹری حضرت سلطان باہو ٹرسٹ پاکستان
جنرل سیکرٹری تحریک اصلاح خلق پنجاب
0300-4518538, E.mail:maqsoodislahi@yahoo.com
Face Book:Maqsoodislahi

بااجازت وفیضان نظر: حضرت صاحبزادہ پیر سلطان فیاض الحسن سروری قادری زیب سجادہ نشین دربار حضرت سخی سلطان باہو گڑھ مہاراجہ جھنگ، صدر آل پاکستان مشائخ کونسل، چیئرمین حضرت سلطان باہو ٹرسٹ پاکستان

خصوصی نظر ثانی: اُستاذ العلماء حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری

قانونی مشیر: طاہر محمود سندھو ایڈووکیٹ ہائی کورٹ،
میاں یاسر رفیع ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

کمپوزنگ: محمد صدیق ولی فریدی

تجویز ورائے: علامہ عمر بٹ 0305-9845034

تعداد: 1100

قیمت: 650روپے

اشاعت اول: ستمبر 2015

ملنے کے پتے

نوری کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور، ادبستان دربار مارکیٹ لاہور 0300-4140207

جامع الحراء حسن دربار حضرت سلطان باہو گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ 0300-7200337

مکتبہ اشرفیہ، مسجد مہاجرین روڈ مرید کے 0300-8002585

Marfat.com

شرفِ انتساب

محترم المقام عالمی مبلغ اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت،

قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت حضرت الحاج

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

(زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو (علیہ الرحمہ)

دامت برکاتہم کے نامِ نامی، اسم گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کیا چاہتا ہوں جن کی نگاہ کرامت سے مجھے کتاب عشق مصطفیٰ قلم بند کرنے کی نعمت نصیب ہوئی،

فقط

طالب دعا: مقصود احمد اصلاحی قادری سروری سلطانی

(مریدکے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب۔ بسم اللہ ، اسم اللہ دا ایہہ بھی گہناں بھارا ہو
نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی نوں جنیندا ایڈپسارا ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا نبی سوہارا

معزز قارئین اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ سے وابستہ عاشقان رسول مؤرخہ 30/8/15 بروز اتوار بعداز محفل میلاد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمقام آستانہ حق باہو ہاؤس جوڈیشل کالونی (لالہ زار) لاہور پر مرید (مصنف کتاب ہذا) عشق و محبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز کتاب ہذا بعنوان عشقِ مصطفیٰ لے کر میرے پاس حاضر ہوا اور استدعا کی کہ حضور علمائے کرام کی نظر ثانی کے بعد یہ کتاب مکمل ہو چکی ہے اس کی دورانِ پرنٹنگ مراحل اور اس کی کامیابی کی دعا فرمائیں۔ اپنے اس مرید کی محبت رسول سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہوئے آستانہ حق باہو سے مندرجہ ذیل الفاظ عنایت کیے گئے اور اس کے لیے دعا بھی کی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، آپ کا کردار، اخلاق اور سیرت تمام کائنات کے لیے قیامت کی صبح تک کے لیے مشعل راہ ہے۔ ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہوئے اس بات کا فخر کرتے ہیں کہ رحمت للعالمین کی چادر کے نیچے ہم دونوں جہانوں میں محفوظ ہیں۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

زیب سجادہ نشین حضرت سلطان باہوؒ
صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری
مورخہ 30/8/15 بوقت 9:15 بجے رات

دستخط

30/8/15

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشانِ منزل

محمد منشا تابش قصوری
جامعہ نظامیہ لاہور

محبت کی بے تابیاں کچھ نہ پوچھو
رخِ مصطفیٰ کا خیال آگیا ہے

یہ فطرت انسانی ہے کہ انسان بفحوائے مضمون مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اپنے محبوب کا ذکر سننے سنانے سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ بلکہ ذکر حبیب سے ہی کیف و سرور پاتا ہے مگر پھر بھی تشنگی باقی رہتی ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں ھوالمسک ماکررتہ یتضوء' محبوب کا ذکر جمیل تو ایسی کستوری ہے اسے جتنا مسلو گے اتنی ہی زیادہ خوشبو پھیلائے گی۔ اس مسک وعنبر کو جتنا بکھیرو گے اتنی ہی زیادہ مہک ہوتی جائے گی اس لئے ذکر حبیب ہی میری زندگی ہے اور اسی سے میری فرحت و انبساط وابستہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ' اللہ تعالیٰ' اخبار الاخیار' میں ذکر حبیب کی کیف آور تاثیر سے محفوظ ہوتے ہوئے کسی محب کی محبوب سے والہانہ محبت کی یوں تصویر کشی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

نَسِیْتُ الْیَوْمَ مِنْ عِشْقِ صَلٰوتِیْ
فَلاَ اَدْرِیْ غَدَائِیْ مِنْ عَشَائِیْ
وَذِکْرُکَ سَیِّدِیْ اَکْلِیْ وَشُرْبِیْ
وَوَجْھُکَ اِنْ رَاَیْتُ شِفَاءَ دَائِیْ

میرے محبوب! آج تو میں تیرے عشق میں اتنا محو تھا کہ مجھے نماز بھی یاد نہ رہی کیونکہ تیری محبت میں میری یہ حالت تھی کہ مجھے سورج کے طلوع وغروب کا پتہ ہی نہ چلا کہ کب صبح ہوا اور کب شام آئی۔

میرے محبوب! تیرا ذکر ہی میری غذا ہے مجھے جب بھوک اور پیاس لگتی ہے تیرا ذکر کر لیتا ہوں بھوک اور پیاس دور ہو جاتی ہے اور میری بیماری کا علاج تو تیرے رُخ زیبا کی جھلک ہے۔ جب بیمار ہوتا ہوں تو تیری زیارت میرا علاج بن جاتی ہے۔

مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرمّ اللہ وجہہ الکریم نے مقام صبا پر ایسی ہی محبت کی شیفتگی کی کیفیت میں مبتلا تھے رُخ محبوب پر نگاہیں جمائے چہرۂ والضحیٰ اور زلف عنبرین کی تلاوت میں محو تھے کہ سورج غروب ہونے لگا۔ نماز عصر کی ادائیگی کا معاملہ ہے مگر استراحت محبوب کی حفاظت و صیانت کا لحاظ بھی فرض محبت بن کر سامنے اپنے تقاضے پورے کرنے کی ندا کر رہا ہے۔ عاشق صادق اسی شش و پنج میں فیصلہ کن انداز میں پکار اٹھتا ہے۔

نماز عصر گر میری قضا ہوتی ہے ہونے دوں
رسولِ دو جہاں سوتے ہیں جب تک ان کو سونے دوں
نماز عصر کی بھی اصل کو چھوڑوں تو کیوں چھوڑوں
وفا و عشق کا یہ سلسلہ توڑوں تو کیوں توڑوں

اور پھر محبوب کائنات پر نماز عصر کا نذرانہ پیش کر دیا اور بے خودی کے عالم میں آنکھیں آنسو بہانے لگیں اسی اثناء میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا' روتے کیوں ہو؟ اور پھر اس عشق و محبت

Marfat.com

کے صلہ میں فوری انعام یوں دلایا جا رہا ہے۔

الٰہی! علی! تیرے نبی کی خدمت سرانجام دے رہا تھا۔ فَرد علیه الشمس پس ان کے لئے سورج لوٹا دے۔ چنانچہ سورج واپس پلٹا' علی نے نماز عصر بحسن وخوبی ادا فرمائی تب جا کر سورج غروب ہوا ذکر محبوب و حبیب کے قصے بڑے طویل ہیں' عشق کی داستانیں کثیر ہیں' محبت کی کہانیاں جا بجا بکھری پڑی ہیں لیکن یہاں دو مقدس ماؤں کے ایک محبوب فرزند سے لازوال محبت کی کیفیت کو ملاحظہ فرمایئے جو خالق کل کا بھی محبوب ہے اور ہمارا' تمہارا ہی نہیں کائنات کی ہر چیز کا محبوب ہے جن کے ذکر سے محب کبھی سیر نہیں ہو پاتا ۔

سلام اس پر کہ جن کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

آیئے ذرا حقیقی محبت کے نمونے ملاحظہ کریں۔ جو حضرت سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ اور سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے اُمت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کو ودیعت کئے گئے ہیں۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' اپنے فرزند دلبند' لخت جگر' نور قلب و نظر' محبوب رب مقتدر جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کو اپنی گود سے اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کرنے لگیں' تو منظر بڑا رقت آمیز تھا چشمان مبارکہ میں آنسو کا سیلاب امڈ آیا۔ بدن فرقت و جدائی کے صدقے سے لرز رہا تھا دل سوز و گداز سے بھرپور اور زبان کیفیت درد کا یوں قصیدہ پڑھنے لگی حالانکہ یہ رخصت عارضی تھی مگر عارض خوبان کا نگاہوں سے چھپ جانا تو لمحہ بھر کے لئے بھی ناقابل برداشت تھا ان الوداعی ساعتوں کو اپنے حبیب کے حضور ان درد آمیز اشعار کو پیش کر کے دوام بخشا۔

كَيْفَ السَّبِيْلُ وَقَدْ شَطَّتْ بِنَا الدَّارُ
اَمْ كَيْفَ اَصْبِرُ وَالْاَحْبَابُ قَدْ سَارُوا

اب راستہ کیسے پاؤں جب کہ گھر مجھ سے دور ہو چلا' پھر مجھے صبر کیسے آئے جب میرے پیارے چل دیئے۔

Marfat.com

وَمَنْزِلُ الْاِنْسِ اَضْحٰی بَعْدَ سَاکِنِهٖ
مُسْتَوْحَشًا حِیْنَ غَابَتْ عَنْهُ اَقْمَارُ

وہ گھر جہاں دل لگتا تھا اپنے مکین کے چلے جانے کے بعد' جب اس سے پیارے چاند چلے گئے کو ویرانہ بن گیا!

مَا کَانَ اَحْسَنَنَا وَالدَّارُ تَجْمَعُنَا
وَالْعَیْشُ مُتَّصِلٌ" وَالْوَصْلُ مِدْارُ

ہمارے وہ کیسے اچھے وقت تھے جب ہم گھر میں سبھی جمع تھے عیش ہی عیش تھا اور وصل کی گھڑیاں نصیب تھیں۔

یَا سَاکِنِیْنَ بِقَلْبِیْ اَیْنَمَارَ حَلُوا
وَرَاحِلِیْنَ بِقَلْبِیْ اَیْنَمَا سَارُوا

اے میرے دل میں گھر کرنے والو جہاں کہیں بھی جاؤ خدارا۔ میرے دل کو بھی ساتھ ہی لیتے جاؤ۔

غَلِبْتُمْ فَاَ ظَلَمْتُ الدُّنْیَا بِغَیْبِکُمْ
وَضَاقَ مِنْ بَّعْدِکم رَحَبٌ" وَاَقْطَارُ

تم تو چلے گئے مگر تمہارے اوجھل ہوتے ہی میرے دل کی دنیا میں اندھیرا چھا گیا اور تمہارے جانے کے بعد اکناف و اطراف کی وسعتیں تنگ ہو کر رہ گئیں۔

لَیْتَ الْغُرَابُ الَّذِیْ نَادٰی بِفُرْقَتِکُمْ
عَارٌ" مِّنَ الرِّیْشِ لَا تَحْوِیْهُ اِدِّکَارُ

کاش وہ کوا جس نے تمہارے فراق کی ندا کی تھی اس کے پر ٹوٹ جائیں اور اسے رہنے کے لئے آشیانہ نصیب نہ ہو۔

بَعْدَ النَّعِیْمِ بَعْدَنَا عَنْ مَّنَازِلِنَا
وَ بَعْدُ اَحْبَا بِنَا شَطَّتْ بِنَا الدَّارُ

آہ! نعمتوں کے ملنے کے بعد ہم اپنی منازل سے دور جا بسے اور پیاروں کا گھر ہم

Marfat.com

سے جدا ہو گیا۔

اور جب حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو لے گئیں' رضاعت کا فریضہ ہی سرانجام نہیں دے رہی تھیں بلکہ آپ کی محبت اور پیار میں عشق کی منزلیں بھی طے کر رہی تھیں اپنے جائے سے بھی اتنی الفت اوردلداری و شفقت کا انداز نظر نہیں آتا تھا۔ جو سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند دلبند کے ساتھ دیکھا جا رہا تھا۔ حلیمہ کے دل کی اس بیماری (محبت) کا تو اس دن پتہ چلا جب آپ نے اپنے رضاعی بہن بھائی کو گھر میں نہ پایا تو پوچھ ہی لیا! امی جان! میرے بہن بھائی بکریاں لے کر کہاں چلے جاتے ہیں! میرے پیارے! وہ چراگاہ میں بکریاں چرانے لے جاتے ہیں! امی جان! کل میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا۔ آپ فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قسمیں دے دے کر فرما رہے تھے امی جان مجھے کل ضرور جانے دینا!

میں ساری رات سوچتی رہی کل میرا حبیب' ننھا سا حبیب' پیارا حبیب بکریاں چرانے چلا جائے گا! میرے لمحات کیسے گزریں گے! میرا پیارا اپنے ننھے قدموں سے عصا تھامے' بکریوں کے پیچھے کیسے لگے گا' ساری رات انہی خیالوں میں بیت گئی یہاں تک کہ سپیدا سحر نمودار ہوا اور پھر حبیب رب' دلوں کا چین روح کا سرور آنکھوں کا نور آمنہ کا جایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوشی و مسرت کے ساتھ میری گود میں آ بیٹھا' رُخ انور میری طرف اٹھا۔ پیارے پیارے ہاتھ میری تھوڑی پر لگائے اور فصیح و بلیغ محبت بھری بولی سے' لب کھولے اور کہا! امی جان! وعدہ!

بس پھر کیا تھا میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں' ہونٹ لرزنے لگے' میں آپ کا چہرہ انور تکتی رہ گئی زبان ہلانے کی طاقت نہ رہی' حیران و ششدر در و دیوار پر نگاہیں گئی جلدی سے پھر رُخ مصطفیٰ پر جم گئیں! ابھی میں لب کھول بھی نہ پائی تھی کہ آپ نے پھر لذت بھرے پیار سے فرمایا! امی جان وعدہ! میں نے آپ کی جبینِ اقدس کو چوما اور کہا بیٹا آیئے میں تجھے تیار کرتی ہوں۔ آپ خوشی و مسرت سے اُچھلنے کودنے میں تیار کرنے لگی کمر باندھی' ننھا سا عصا تھمایا' تھوڑا سا کھانا رومال میں باندھا اور آپ بکریاں لئے اپنے

Marfat.com

رضاعی بہن بھائی کے ساتھ باہر نکلے میں بھی بستی کے باہر تک آئی اور رُک گئی۔ دیکھتی رہی دیکھتی رہی حتیٰ کہ میرا محبوب' میرا دلبند' میرا دلبر' میرا جانی' میرا پیارا میری نگاہوں سے اُوجھل ہو گیا ایک ہوک سی دل سے باہر نکلی اور پکار اٹھی۔

يَا غَنَامَةُ سَارَ الْحَبِيْبُ اِلَى الْمَرْعٰى

فَيَا حُسْنُهٗ رَاْعٍ فُؤَادِىْ لَهٗ يَرْعٰى

حبیب چراگاہ کی طرف بکریاں لئے جا رہا ہے پس اے وہ محبوب جس کا حسن از خود محافظ ہے میرا تو دل اسی کی تلاش میں رہتا ہے۔

فَمَا اَحْسَنَ الْاَغْنَامُ وَ هُوَ تَسُوْقُهَا

لَقَدْ اَنَسَ الصَّحَرَآءَ وَقَدْ اَوْحَشَ الرُّبَعَا

کیسی خوش نصیب بکریاں ہیں جنہیں وہ لئے پھرتا ہے اسے جنگل سے محبت اور گھر سے ڈر لگتا ہے۔

جَمِيْلٌ عَلٰى مَعْنًى مَحَاسِنَ وَجْهِهٖ

كَاَنَ بَدُوْرُ لَهُمْ قَدْ طَبَعَتْ طَبْعًا

صحیح بات تو یہ ہے کہ اس کے چہرے کی خوبیاں جمیل ہیں گویا کہ وہ فطرۃ چودھویں کے چاند بنائے گئے ہیں۔

اَقُوْلُ لَهٗ اِذْ سَارَ فِى الْبَرِ مَا شِيًا

وَاَغْنَامُهٗ مِنَ حَوْلِهٖ تَطْلُبُ الرَّتَعَا

میں اسے آواز دیتا ہوں جب وہ خشکی پر چلتا ہے حالانکہ اس کی بکریاں چرنے کی بجائے اس کے پاس رہتی ہیں۔

عُيُوْنُكَ يَا رَاعِىَ الْحِمٰى قَتَلْتُ بِهَا

فَقُوْمٌ بِهَا قَتْلِىْ وَقَوْمٌ بِهَا صَرْعٰى

اے چراگاہ کے رکھوالے! تیری نظروں کے تو ہم گھائل ہو چکے ہیں پس کوئی قوم اس کی محبت میں جان کی بازی لگا چکی ہے اور کوئی پیچھے بچھڑ کر تڑپ رہی ہے۔

Marfat.com

وَخِرْتَ جَمَالاً خَيْرَ الْخَلْقِ وَصْفُهٗ
وَسِرُّ اُخْفِيَا اِبْنَتِ الْعَشْبِ وَالْمَرْعٰى

تو نے ایسا جمال پایا ہے کہ جس سے مخلوق حیران وششدر ہے
اور تو نے ایسا سر مخفی حاصل کیا ہے جس نے سبزہ اگایا اور چراگاہ کو سرسبز وشاداب بنا دیا۔

فَلَوْلَاکَ يَا رَاعِیَ الْحِمٰى مَا تَشَوَّقَتْ
قُلُوْبٌ اِلٰى وَادِیَ الْعَتِيْقُ وَلَا الْجَرْعٰى

اے چراگاہ کے محافظ اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو دلوں کو وادی عتیق کا شوق نہ ہوتا اور نہ ہی جرعی کا

حَبِيْبِیْ طَبِيْبِیَ اَنْتَ رَاعِیَ قُلُوْبُنَا
فَلَوْلَاکَ يَا مُخْتَارُ مَا ذُکِرَ الْمَسْعٰى

میرے حبیب! اے میرے طبیب! آپ ہی ہمارے دلوں کے نگران ہیں
اے مختار اگر تیرا وجود نہ ہوتا تو مقام سعی کا ذکر تک نہ ملتا!

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میرے حبیب سارا دن میری نظروں سے غائب رہے۔ آج میں سورج کے غروب ہونے کا بڑا انتظار کرتی رہی بقول شاعر

وعدہ کیا تھا یار نے آؤں گا دن ڈھلے
سورج خدا کے واسطے ہو جا تلے تلے

میری بے چینی و اضطراب کا یہ عالم رہا کبھی اندر' کبھی باہر' کبھی چھت پر کبھی منڈیر پر تکتی رہی دیکھتی رہی مگر کسی بھی طرف سے دھول اُڑتی دکھائی نہ دیتی' رہ رہ کر خیال آتا نہ جانے میرا پیارا' میرا جانی' میرا محبوب میرا سکون کہاں کہاں چل پھر رہا ہوگا آخر رہا نہ گیا۔ شام سر پر آئی میں نے چراگاہ کا راستہ لیا۔ آپ کے وصل کے لئے چل پڑی۔ اتنے میں کیا دیکھتی ہوں میرے چاند نے طلوع فرمایا' سامنے سے چلے آ رہے ہیں انوار و تجلیات کے جلو میں آپ ننھے ننھے قدم اٹھا کر دل بہلا رہے ہیں بکریوں کا یہ عالم ہے کہ

Marfat.com

آپ سے لپٹی جا رہی ہیں ایک دوسری سے آگے بڑھ کر اپنی محبت کے نذرانے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہیں۔

آپ کا رضاعی بھائی آگے بڑھ کر عرض گزار ہوتا ہے۔ ماں جی! آج تو میں نے بڑے بڑے عجیب مناظر دیکھے ہیں۔ پتھر' ڈھیلے' پہاڑ' وادیاں' درخت' وحشی' درندے' پرندے' الغرض جس جس کے پاس سے آپ کا گزر ہوتا آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

گویا کہ ہر چیز کے آپ محبوب اور ہر چیز آپ کی محب! صلی اللہ علیہ وسلم

محبوبیت کا ایک منظر تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ تھا مگر ایک اور الوداعی داستانِ محبت ہے۔ جو پڑھنے سننے سے تعلق رکھتی ہے یہ اس دور کی بات ہے جب رضاعت کے بعد حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو حضرت سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں چار پانچ برس بعد مکہ مکرمہ چھوڑنے لے جاتی ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ برس کے ہوئے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو لئے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں لائیں۔ تو انہوں نے فرمایا! حلیمہ! اتنی جلدی؟ آپ تو کہہ رہی تھیں کہ میرا دل نہیں لگے گا پھر کیوں لے آئی ہو۔ عرض کیا جب تک اللہ کو منظور تھا میں نے خدمت سرانجام دی۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر اس امانت کو آمنہ کے سپرد کرنا بھی بہتر سمجھا۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا کیا کسی شیطان سے خطرہ تھا۔ حلیمہ نے عرض کیا کچھ ایسی ہی بات ہے آپ نے فرمایا ہرگز ہرگز میرے بیٹے پر شیطان کا بس نہیں چل سکے گا! تاہم کوئی بات نہیں! چھوڑے جاؤ! اور اپنے گھر کی راہ لو! حلیمہ نے جب آپ کو والدہ کی انگلی پکڑائی تو بے بس ہو کر پکار اٹھی!

دَعُوْنِیْ عَلَی الْاَحْبَابِ اَبْکِیْ وَاَنْدَبُ
فَفِی الْقَلْبِ مَن لَّا الْفَرَاقَ تَلْهَبُ

Marfat.com

وَلاَ تَعْتُوْنِی اِن جَرَتْ اَدْمَعِیْ دَماً
فَلَیْسَ نَصَبٌ فَارِقَ الْاَنْفِ مُعْتَدَبُ
لَقَدْ جَرَحَ التَّفْرِیْقَ قَلْبِیْ بِنَبْلِهٖ
فَمَنْ رَمِهَا دَمْعِیْ عَلَی الْخَدِّ تَسْکُبُ
لِاِحْبَا بِنَا مَا بِاخْتِیَارِیْ فِرَقُکُمْ
وَلٰکِنَّ قَضَاءُ اللّٰهِ مَا مِنْهُ مَهْرَبُ
وَمَا کَانَ ظَنِّیْ اَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَنَا
وَسُرْعَةُ هٰذَا الْبَیْنِ مَا کُنْتَ اَحْسَبُ
اَحُوْلُ بِطَرْفِیْ بَعْدَکُمْ فِیْ دِیَارِکُمْ
فَارْجِعْ وَالنِّیْرَانِ فِی الْقَلْبِ تَلْهَبُ

☆ لوگو! مجھے چھوڑ دو! تا کہ میں دلبر کے لئے دل بھر کر رولو! کیونکہ جدائی کی آگ دل میں شعلہ زن ہے۔

☆ لوگو! اگر میں جدائی پر خون کے آنسو بہاؤں تو مجھے طعنہ زنی نہ کریں۔

☆ کیونکہ جس عاشق کا معشوق جدا ہو رہا ہو تو اسے رونے دھونے پر طعنے نہیں دینے چاہئیں۔

☆ میرے محبوب! تیرے فراق نے میرا دل چور چور کر دیا ہے۔ اسی دل سے بہنے والے خون کے دھارے میری آنکھوں سے اشک بن کر رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

☆ میرے محبوب تمہاری جدائی میرے بس کی بات نہیں۔ البتہ خدائی تقدیر سے بھاگنا ممکن نہیں'

☆ میرا تو تصور بھی نہیں تھا کہ ہم کبھی جدائی کا منہ بھی دیکھیں گے اور یہ گمان بھی نہیں تھا کہ فرقت کا زمانہ اتنی جلدی آ پہنچے گا۔

☆ میرے محبوب تیرے جانے کے بعد میں نظریں اُٹھا اُٹھا کر چاروں طرف دیکھتی

Marfat.com

ہوں اور جب ناکام واپس پلٹتی ہیں تو ایک ہوک سی اٹھتی ہے پکارتی ہوں!

تصور میں تیری صورت عیاں ہے — محبت کا عجب دلکش سماں ہے
بڑی معصوم محبوبانہ فطرت — بڑی نازک حسین تر داستاں ہے
جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ — وصل کے ساتھ فرقت کا گماں ہے
ترا آنا مسرت، شاد کامی — چلے جانا بلائے ناگہاں ہے
مری نظریں، مری سوچیں، مرا دل — پکارے ہر طرف اب تو کہاں ہے؟
وفا کی راہ میں کانٹے ہی کانٹے — ہر لمحہ ہر قدم پر امتحان ہے
نہ جانے کب بہار آئے گی تابشؔ — گلستان پر ابھی دستِ خزاں ہے

(تابش قصوری از زینت المحافل)

مصنف پر ایک نظر

کتاب مستطاب عشق مصطفیٰ اپنی نویت کی منفرد تصنیف ہے، جس کے مصنف از خود عشق مصطفےٰ ﷺ کی بے پایاں دولت سے شاد کام ہے، موصوف عصری تعلیم سے بہرہ ور ہیں گورنمنٹ ہائی سکول مرید کے سے میٹرک کیا پھر گورنمنٹ ڈگری کالج شیخوپورہ سے ایف۔اے کرنے کے بعد ایم۔اے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کیا۔

مصنف کے والد ماجد محترم جناب محمد حنیف بھٹی مشہور نعت خوان تھے انھیں سے جناب مقصود احمد اصلاحی صاحب زید مجدہٗ نے عشق ومحبت مصطفےٰ ﷺ کی سعادت پائی اور پھر یہ عشق بڑھتا چلا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت وصورت پر نظم ونثر میں مشتمل لاتعداد کتابوں کے مطالعہ سے پیش نظر کتاب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی، یوں انھوں نے جو نعمت عشق ومحبت اپنے دامن میں سمیٹی تھی اسے چہار دانگ عالم میں پھیلانے کی طرح ڈالتے ہوئے کتاب عشق مصطفےٰ ﷺ کی صورت میں طباعت و اشاعت سے مرصع کر کے قارئین کرام کی نذر کر دی ہے۔

Marfat.com

عزیز القدر محترم جناب مقصود احمد اصلاحی صاحب نے اپنی زندگی کے تاد و پود کو منور کنے کے لیے، ملت اسلامیہ کی نامور روحانی شخصیت مبلغ اسلام حضرت الحاج صاحبزادہ پیر فیاض الحسن قادری سروری کے دست حق پرست پر 2010ء بیعت کا شرف حاصل کیا، یوں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو علیہ الرحمہ کے خصوصی فیوض و برکات کے امین ٹھہرے۔

موصوف صوم وصلوٰۃ کے عشق کی حد تک پابند ہیں یہی وجہ ہے کہ انہیں دربار حضرت گنج بخش فیض عالم علیہ الرحمہ کی جامع مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اصلاح و فلاح عوم کی محبت سے بھی سرشار ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت سلطان باہو ٹرسٹ تحصیل مرید کے، جنرل سیکرٹری ہیں یوں ہی تحریک اصلاح خلق پنجاب کے جنرل سیکرٹری ہونے کا بھی اعزاز رکھتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی کتاب عشق مصطفیٰ ﷺ کو قولیت کا شرف عطا فرمائے اور زمانہ ہمیشہ اس سے استفادہ و استفاضہ کرتا رہے۔ آمین ثم آمین بجاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم اجمعین۔

دعا گو: محمد منشا تابش قصوری
صدر سنی علماء کونسل مرید کے
مدرجامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
خطیب جامع مسجد حیات النبی (ﷺ) مزار بابا گاماحیات
مرید کے ضلع شیخوپورہ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)
۴۔ ذی القعدہ مبارکہ ۱۴۳۶ھ
۱۸ ستمبر ۲۰۱۵ء، جمعۃ المبارک

Marfat.com

خدایا کر عطا عشقِ دوامی
حضوری میں رہوں ہر دم سلامی
محمد مصطفیٰ پر جاں فدا ہو
یہی ہے آرزو میری مدامی
یقیناً ہو چکا ہے نقشِ دل پہ
خدا و مصطفیٰ کا نامِ نامی
مجھے ان نسبتوں کا پاس دے
جو تیری رحمت سے ہیں گرامی
نبی کی نعت گوئی کی بدولت
سعادت یافتہ سعدی نظامی
نفس گم کردہ می آید ہمیشہ
جنید و بایزید ایں جا تمامی
میرے ہاتھوں میں ہے دامن نبی کا
خوشا قسمت ملی ان کی غلامی
ہو تابش خاتمہ عشقِ نبی پر
میسّر ہو مجھے یوں شادکامی
مشرف گرچہ شد سہ بار تابش
ہے حسرت حاضری کی مثلِ جامی
بحقِ سیّد الکونین تابش
عطا ہو عشقِ رومی سوزِ جامی

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
باب اوّل	45
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن وسنت کے آئینہ میں	47
عشق کسے کہتے ہیں؟	50
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے تقاضے؟	51
باب دوئم	55
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پیدا ہوتا ہے؟	57
عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُرود وسلام بھیجنے سے پیدا ہوتا ہے	57
درود وسلام بھیجنے سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری لگتی ہے	59
سرکار کی ثناء خوانی کرنے سے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے	60
جشنِ میلاد النبی منانے سے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے	60
محفل میلاد سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے	61
یہودی عورت کا قبول اسلام اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟	61
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نظر میں محفل میلاد	64
ابولہب کا ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اظہار محبت اور عذاب میں تخفیف	66
محفل میلاد اور بھنے ہوئے چنے	69
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی تعظیم	70
ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت	71

Marfat.com

اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم پر اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام	74
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور انگوٹھے چومنا	75
جاں نثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار کی زیارت	77
اہلبیت سے اظہار محبت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	78
تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور پر حاضری کی تمنا رکھنا	80
سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل	82
مہمان نوازی سرکار کی سنت سمجھ کر کرنا:	84
سنت کا تارک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی زیارت نہیں کر سکے گا	86
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات سے محبت	86
قرآن پاک کی تعلیم سے عشقِ مصطفیٰ پیدا ہوتا ہے	89
سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان سیرت طیبہ بیان کرنا	90
حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تڑپ:	91
باب سوئم	93
جس عظیم ہستی سے عشق کیا جا رہا ہے؟	95
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر وحلم	105
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُمت کی یاد	114
یتامیٰ، مساکین، بیوگان پر شفقت ورحمت	115
بچوں پر شفقت ورحمت	115
قبر انور سے اذان وسلام کی آواز	117

Marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق وعادات	118
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عدل وانصاف	120
حلاوتِ ایمان اور تین باتیں	121
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامان زندگی وصال کے وقت	121
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سکول، یونیورسٹی کے طالب علم نہ تھے	125
لعاب دہن کی برکات	127
نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت	127
ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت کے رتبہ پر فائز ہیں	129
رحمۃ للعلمین کا عفو ودرگزر	131
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صبر واستقامت اور یہودی کی آزمائش	134
کوڑا کرکٹ پھینکنے والی بڑھیا ایمان لے آئی	136
چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبانے والی ہندہ کو معافی	137
حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کے قاتل کو معاف کر دیا	137
سرکار کا روئے مبارک سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک	140
سرکار کا بول وبراز مبارک کی خوشبو	150
سایہ نور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	151
سایہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلام شعراء	154
دشمن نے تلوار اٹھائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے ہیں	157
بیٹی کی خوشی پر تبسم	158
بھلا کون سی خوشخبری؟	159

Marfat.com

عورتوں پر رحمت اوران کے حقوق کی پاسداری	153
اے اپنی جان کی دشمنو!	163
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقوق العباد کا درس دیا	164
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری حلیہ مبارک	168
کافروں پر رحمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	170
بچوں پر شفقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	174
غلاموں پر شفقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	174
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوپایوں پر شفقت ورحمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	176
پرندوں اور حشرات الارض پر شفقت ورحمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	179
نباتات وجمادات اور جنات پر رحمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	181
فرشتوں پر شفقت ورحمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	181
جبرائیل علیہ السلام کی عقیدت ومحبت	183
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل کوئی نہیں دیکھا؟	186
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور قراءت کا حکم	186
حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظافت وپاکیزگی	187
کافرہ کی دیوار اور انعاماتِ الٰہی	188
غریب اور بے سہارا لوگوں کا بوجھ	189
جبرائیل علیہ السلام تمہاری عمر کتنی ہے	190
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو پتھر باندھے؟	190
اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں؟	191

Marfat.com

چالیس سالہ زندگی کفار مکہ کے سامنے؟	192
حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بارگاہِ نبوت میں حاضری	193
حضور اکرم ﷺ کا عاشقانِ رسول ﷺ سے آخری خطاب	194
پیغمبر انسانیت کا عالمی منشور	197
حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کی ضیافت میں برکت	206
رسول ﷺ کی دعا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بچے	207
اکل وشرب	210
سرکار دو عالم ﷺ گیسوئے عنبرین	210
زُہد رسول پاک ﷺ	211
ہر چیز کی بقاء محبت رسول ﷺ میں ہے	214
باب چہارم	215
مقام عاشق رسول ﷺ	217
حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام	217
ہم سب کی دعا ہے	218
حضور پاک ﷺ کی زندگی میں امامت کا اعزاز	220
عاشق مصطفیٰ ﷺ کا مقام اور حوض کوثر	221
مقام عاشق رسول حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	223
دریائے نیل کا واقعہ عشق رسول ﷺ کی روشنی میں	224
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے روضہ انور میں	225

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے فرشتوں کا جلوس	226
عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	226
مسند خلافت پر جلوہ گری	228
بستر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سونے کا شرف	229
فاتح خیبر کو اعزاز پر اعزاز	229
حضرتِ علی المرتضیٰ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں	229
علی المرتضیٰ کا علم غیب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت	230
زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتا ہوں	231
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں رائے	233
مقام عاشق مصطفیٰ امام حسن رضی اللہ عنہ	233
عاشق مصطفیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ	234
مقام عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ	236
حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حور کا واقعہ	237
حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کی چھت پر	239
عاشق رسول حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ دمشق میں	240
مقام عاشقِ رسول حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ	241
اللہ تعالیٰ جن کی قسم کو نہیں ٹالتا	241
عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیماری میں خدا کو یاد کرنا	244
حضرت اویس قرنیؓ اور والدہ کی خدمت	245
عاشق مصطفیٰ سیدنا عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم رضی اللہ عنہ	246

۱۴۴۷۱۸

Marfat.com

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ مبارک اور حضرت خواجہ اویس قرنی سے دُعا	249
جبہ مبارک تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ	249
عشق مصطفیٰ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ	253
مقام عاشق مصطفیٰ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ	254
عاشق رسول کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے	254
حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ رسول پاک کی نظر میں	254
مقام عاشق رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	255
عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیف اللہ کا خطاب	256
مقام عاشق رسول اور حضرت مسعود درازی رحمۃ اللہ تعالیٰ	257
مقام عاشق مصطفےٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	258
مقام عاشق مصطفےٰ اور حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ	260
مقام عاشق مصطفیٰ حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	261
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حضرت سلطان باہو کی حاضری	261
کلام حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ عشق کے آئینے میں	261
مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابا غلام علی رحمۃ اللہ علیہ	268
مقام عاشق مصطفیٰ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ	269
مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ؟	270
مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرتِ علامہ عبدالرحمن جامیؒ	272
مولانا جامی صاحب کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کا ہے	275
مقام عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ	275

Marfat.com

قائداعظم محمد علی جناحؒ اور مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غازی علم دین شہید	280
غازی علم دین شہید کو جیل میں دیدار مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	280
عاشق مصطفیٰ کے مزار پر چراغاں	283
مقام عاشق مصطفیٰ حضرت ابوعبداللہ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ	285
مقام عاشق مصطفیٰ اور سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ	287
عاشق مصطفیٰ سید عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم رضی اللہ عنہ	292
ہر ولی کی گردن پر غوث پاک کا قدم مبارک ہے	299
سیدنا عبدالقادر جیلانی نے شیطان کو شکست دی	299
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا کلام شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں	300
مقام عاشق رسول حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ:	302
مقام عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ شرف الدین بوصیریؒ	303
حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ	305
مقام عاشق رسول امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	307
عاشق رسول کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بھائی قرار دیا ہے	308
مقام حجر اسود بوجہ عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	308
تعارف حجرِ اسود	309
حجر اسود پر اللہ تعالیٰ کا انعام	312
حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	316

Marfat.com

باب پنجم	321
اللہ تعالیٰ' انبیاء کرام کی محبت' ملائکہ اور جنات کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	323
اللہ تعالیٰ کی محبت	323
انبیاء کرام اور محبت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	323
شبِ معراج پر جملہ انبیاء المرسلین حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت؟	338
حضرت آدم علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	340
حضرت آدم علیہ السلام اور استقبال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	341
حضرت شیث علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	342
حضرت نوح علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	342
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	343
حضرت داؤد علیہ السلام اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	345
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	345
حضرت سلیمان علیہ السلام اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	347
حضرت سلیمان علیہ السلام اور نگینے میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	348
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	348
ملائکہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	349
حضرت جبرائیل علیہ السلام کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	349
فرشتوں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' جنگ اُحد میں کافروں سے لڑنا:	350
حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پُل صراط	350

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن اور فرشتوں کی خدمت؟	351
براق کی خواہش اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار	351
حضرت جبرائیل علیہ السلام کی درخواست؟	352
براق کو چالیس ہزار سال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق:	355
ایک فرشتے کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیز کی خدمت	356
جنات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	358
جنات کا ایمان لا کر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار کرنا	358
جن نے کہا جاؤ جا کر سرکار کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر ایمان لاؤ	358
عاشق رسول جنّ کا جنازہ پڑھا	359
مجھ سے ملاقات کا تمہیں اتنا شوق کیوں رہا؟	361
باب ششم	367
حضرت عبدالمطلب، حضرت ابو طالب، ازدواج مطہرات کی محبتِ رسول صحابہ کرام، اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مسلموں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ازدواج مطہرات کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
حضرت عبدالمطلب کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	369
حضرت ابو طالب کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	372
ازدواج مطہرات کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	372
صحابہ کرام کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	376
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	377

Marfat.com

جبر وتشدد اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	377
واقعہ معراج اور ابوبکر صدیق کی محبت	379
غارِ ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ؟	380
غزوہ تبوک میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	381
عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	383
عقلِ سلیم اور عشق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	386
نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیق کا عشق	386
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق بوقتِ آخری گھڑی	387
سوموار کے دن سے محبت	388
محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پیدل چلنا	388
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	389
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور وصال حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	389
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں کا سر عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قلم	390
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گنبد خضریٰ کے سائے میں	390
عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پرنالہ لگوادیا	392
عاشق رسول اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری عمر	393
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذوالنورین کا عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	394
حضرت عثمان غنی کی دعوت اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	395
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور تعظیم مدینہ	397
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	400

Marfat.com

حضرت علی شیر خدا اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	402
عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر	402
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عشقِ مصطفیٰ میں ایک اہم فیصلہ	403
حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	404
حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	405
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ	406
حضرت امام حسین کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	407
بچپن میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	407
حضرت حسین تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے مبارک پر	407
حسین رضی اللہ عنہ دوران نماز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ مبارک پر	408
معرکہ کربلا اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	408
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	409
حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا سوشل بائیکاٹ اور درد بھری کہانی	411
حضرت حسان کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	417
اب آنکھیں کس کام کی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدا	417
ایک طرف نماز دوسری طرف رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	418
احترامِ یدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	420
حضرت عبداللہ بن عمر کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	421
حضرت حنظلہ کی جانثاری رضی اللہ عنہ	423
وضو کا پانی اور صحابہ کرام کا عشق	424

Marfat.com

عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبلہ بدل گیا	426
صرف محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ہے	428
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ میں وصال کی خواہش	428
محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور برادرِ حقیقی	429
حضرت سیدنا زبیر بن العوام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	430
حضرت سیدنا انس بن مالک اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	431
حضرت امیر حمزہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	433
یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا بیٹا قبول فرمائیں؟	436
صحابی رسول نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سر کہ محبوب رکھا	437
حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	439
حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کے لئے صحابی رسول کی درخواست:	442
عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زہر آلودہ گوشت کو نہ تھوکا:	445
عاشق رسول اور مہر نبوت کا بوسہ	446
کدو شریف بیچنے والے عاشق کے چہرے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک	448
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ شاہی مسجد دہلی (بھارت) میں	450
حضرت کعب بن زہیر مزنی اور نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک	450
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا مسجد نبوی میں نماز پڑھنا	452
ائمہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	453
امام احمد رضا خاں بریلوی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	453
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری؟	458

Marfat.com

اولیاء اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	461
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	462
خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری	463
امیر ملّت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول؟	464
شاعروں کا عاشقانہ کلام	465
علامہ اقبال اور عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	465
اعظم چشتی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	467
خالد محمود کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	467
محمد علی ظہوری کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	468
ایک اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی صدا	469
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے	470
شعراء کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	471
مولانا الطاف حسین حالی کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	471
پرائمری سے بھی کم تعلیم خاتونِ شاعرہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	472
سلاطین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	473
حضرت محمود غزنوی کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	473
شاہ حبشہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انعام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	475
حضرت قائداعظم محمد علی جناح کو زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا ہوئی	480
تبرکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت	481

Marfat.com

صحابہ کرام کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موئے مبارک	481
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور موئے مبارک	481
حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت	482
موئے مبارک کی زیارت	482
حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	486
حضرت ام سلمہ اور لب ہائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لگنے والا مشکیزہ	487
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور تبرکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	490
ایک صحابیہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	491
محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیوی بچوں کی قربانی	491
وصال کے بعد بھی بخشش کی امید	491
روضہ انور پر ایک صحابیہ کی قابل رشک موت	492
بچوں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	492
مولانا محمد علی جوہر کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	493
شاہجہاں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	495
حضرت حسین منصور حلاج کا عشق خدا، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	496
حلاج کی موت کا تاریخی پس منظر	499
مقامِ عاشقِ رسول امیر ملّت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	500
مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کرنے کا طریقہ	500
مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سات مقامات	501
صحابی رضی اللہ عنہ پاؤں سے معذور جہاد میں	506

Marfat.com

قبر میں سوال اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی زیارت	507
ازواج مطہرات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	507
ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	508
ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	509
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	510
ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	512
حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا	513
دختران رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت	516
حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	518
خواتین کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	521
حضرت اسماء دختر صدیق اکبر اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	521
غیر مسلموں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	522
ایک یہودی کی درخواست	522
یہودی نے محبت رسول کا اظہار کیا اس کے سارے سفید بال سیاہ ہو گے۔	524
باب ہفتم	527
نباتات، جمادات، حیوانات، حشرات الارض وغیرہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	529
نباتات کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	529
درخت کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	529
اُستن حنانہ/ کھجور کی خشک لکڑی کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	531

Marfat.com

حضور پاک ﷺ کیلئے درخت کا دو ٹکڑے ہو جانا	532
درختوں کا سرکار دو عالم ﷺ کے اردگرد عشق میں جمع ہونا	532
تیر کی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	535
ٹہنی محبت رسول ﷺ میں درخت سے نیچے گر گئی:	536
جمادات کا عشق رسول ﷺ	537
پتھروں کا عشق مصطفیٰ ﷺ	537
حجرِ اسود کا خود آ کر حضور پاک ﷺ کا بوسہ لینا	537
ایک پتھر کا عشق رسول ﷺ میں زمین سے خلا میں آ جانا	538
پتھر کی کنکریوں کی محبت رسول ﷺ	540
یا رسول اللہ ﷺ میری طرف تشریف لائیں غارِ حرا کی فریاد	540
مٹی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	541
آگ کے شعلوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت	543
صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو مسلم خولانی پر آگ گلزار بن گی	546
زمین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	548
بُت کا عشق رسول ﷺ	550
موسم کا عشق رسول ﷺ	555
پانی کا عشق رسول ﷺ	556
حضور پاک ﷺ کے نور کے ساتھ پانی کی محبت	556
انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے	558
اُونٹوں کا عشق مصطفیٰ ﷺ	559

Marfat.com

گوشت نے پکار کر کہا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نہ کھائیں	560
شیر کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار	561
بھیڑیا اور بکریوں کی حفاظت	562
بکری کے بچے کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	566
حلیمہ سعدیہ کی سواری عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رقص	566
بکری کا محبت رسول میں سر اقدس کا چومنا اور سجدہ کرنا	567
دراز گوش کی آرزو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سواری فرمائیں	568
اونٹ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدے میں گر گیا	569
حشرات الارض کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	570
شہد کی مکھی کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	570
درود ماہی	573
گوہ نے کہا خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں	574
فلکیات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	575
سورج، چاند کی روشنی اور تاجدار مدینہ کا سایہ	577
ستاروں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	577
چاند کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	578
آداب، تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	579
تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امامت سے ہٹ جانا	579
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شراب گلیوں میں بہادی	580
حضرت ابوبکر صدیق اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	581

Marfat.com

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عشق مدینہ	583
مدینے کی گلیاں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	583
ادب و تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ	584
باب ہشتم	
تعظیم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کا انعام	585
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اس انداز میں کی	585
نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	586
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کسی کا نام اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں تھا	587
سب سے پہلے دنیا والوں کو جو نام متعارف کرایا گیا وہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے	587
چار کا عدد عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ میں	588
مہر نبوت پر نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	590
ہر چیز پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ محبت	590
سرکار کے اسم مبارک پر نام رکھنے کے فضائل و برکات	593
اسماء النبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیوض و برکات	593
اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	594
دو سو سال کا گناہ گار تعظیم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب بخشا گیا	598
نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	599
جس گھر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام کا کوئی ہو وہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں	600

Marfat.com

باب نہم

ہجرت مدینہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں	603
غارِ ثور سے عاشق رسول کے قافلے کی روانگی	610
غار والے سانپ کا تعارف	618
لاغر اور کمزور بکری نے دست رحمت لگتے ہی دودھ دینا شروع کر دیا	619
سراقہ بن مالک بن جعشم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں	622
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو چوروں کو جواب	629
وادی قباء میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو	630
صادق و امین کا لقب	631
ہجرت کے سن کا آغاز	633
اسلام کی سب سے پہلی تعمیر ہونے والی مسجد قباء عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں	633
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد کی تعمیر میں شمولیت	637
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشقان رسول کے ساتھ قباء شریف میں قیام و روانگی	639
مدینہ میں جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیاریاں	639
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ طیبہ میں آمد اور عاشقانِ رسول کا استقبال میزبانی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہر دل بے قرار	640
تبع حکمران کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	644
مدینہ طیبہ میں سرکار مدینہ کا عظیم الشان استقبال	648

Marfat.com

651	**باب دہم**
653	عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق کی امتحان گاہ میں
654	ایک عاشقِ رسول کا دوسرے عاشقِ رسول کو کوڑے مارنے سے انکار
653	عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ عشق کی امتحان گاہ میں
655	حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شہادت
661	عشق مصطفیٰ کی وجہ سے عاشق رسول کی لاش کو زمین نے محفوظ کرلیا
664	تین بھائی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امتحان گاہ میں
667	ابوجہل کی کنیز عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتحان گاہ میں
671	حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا عشق کی امتحان گاہ میں
673	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتحان گاہ میں
674	مؤمن میں چار صفات ضرور ہونی چاہیے
678	عاشق رسول اور دشمنان اسلام؟
	باب یازدہم
683	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور والدین
685	حضرت زید بن حارث کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور والد
687	ایک طرف عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری طرف بیٹا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
687	ایک طرف صحابی رسول کی ماں اور دوسری طرف عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
688	عبداللہ بن اُبی کا بیٹا
688	بیٹی نے باپ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر نہ بیٹھنے دیا

Marfat.com

دائمی اور عارضی محبت۔۔۔؟	689
اولاد کی محبت اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت	697
باب دوازدہم	701
عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا کردار	703
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں	706
عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طہارت سے تعلق	708
عشقِ رسول میں ہی ملتِ اسلامیہ کی کامیابی کا راز ہے	728
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ ماہ وسال کے آئینے میں	738
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریری تبلیغِ اسلام	744
غزوات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' تاریخی جنگی	745
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	749
صلوۃ وسلام بحضور خیر الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	752
کتابیات	754

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمنّائے مقصود

میری کئی سال سے خواہش تھی کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس کو عاشقان رسول ﷺ پڑھ کر نہ صرف اپنے دل کا سکون حاصل کریں بلکہ اپنی روح کی تسکین بھی پائیں اس سلسلے میں اپنے پیرومرشد جگر گوشہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سخی سلطان فیاض الحسن سروری قادری دامت برکاتہم کے دربار شورکوٹ (جھنگ) حاضر ہو کر اس کتاب کے لکھنے کی اجازت حاصل کی لیکن ذاتی اور دیگر مصروفیات کی بناء پر تاخیر ہوتی رہی۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا کہ میرے غریب خانے پر مورخہ 16 جولائی 2013 کو جناب شبیر احمد سلطانی جنرل سیکرٹری حضرت سلطان باہو ٹرسٹ، ضلع شیخوپورہ تشریف لائے اور کہا کہ ٹرسٹ ہذا ایک رسالہ تحریر کرنے کا آغاز کر رہا ہے اور آپ کے ذمہ اس رسالے کیلئے عشق مصطفیٰ ﷺ اور فضائل درود وسلام کے عنوان سے لکھنے کی درخواست ہے۔

ان الفاظ کو سن کر میں وجد میں آ گیا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا شکر ادا کیا جس نے مجھے دونوں پسندیدہ عنوان پر لکھنے کی توفیق عطا فرمائی کیونکہ کئی سال سے میں درود وسلام کی اہمیت اور فضائل پر نوجوان نسل، طالب علموں اور اہلیان شہر مرید کے کو ہر اتوار عصر تا مغرب ایک محفل مصطفیٰ ﷺ میں درس دیتا ہوں اور آج بروز پیر 13 رمضان المبارک 2013ء کو بعد از نماز تہجد عشق مصطفیٰ ﷺ پر کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس کا آغاز ایک رسالے سے ہوگا اور اختتام ایک عظیم عشق و محبت سے لبریز کتاب پر ہوگا۔ جس کے مطالعہ سے نا صرف عاشقان رسول ﷺ پیدا

Marfat.com

ہونگے بلکہ حُرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تحفظ ناموسِ رسالت، تحریک ختم نبوت کے مجاہدین، جانثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیے یہ کتاب باعثِ برکت ہوگی۔

اس کتاب کو لکھنے کے دوران راقم الحروف کے والدین کتاب کی کامیابی کے لئے دعائیں دیتے ہوئے اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے اور میری دونوں آنکھوں کا سفید موتیا اور والدین کی جدائی کا غم بھی اس کتاب کی تحریر کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ لیکن غم و مصروفیات اس کتاب کی اشاعت میں ریت کی دیواریں ثابت ہوئیں۔

معزز قارئین! یہ کتاب آسان اور عام فہم زبان میں دینی، روحانی، وجدانی اور اصلاحی کیفیت میں لکھی گئی ہے۔ اور اس کی کامیابی کی دعائیں میرے بھائی سیٹھ عبدالجبار (بحریہ ٹاؤن لاہور) خانہ کعبہ کے طواف کے دوران کرتے رہے۔ اور اولیاء اللہ کے درباروں پر اس کی کامیابی کی دعائیں کی گئیں۔ اس کتاب میں جو دنیا کے سامنے اُسوہ حسنہ اور کردارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھ کر ان کی سوچ کو مثبت، تعمیری، اصلاحی، اخلاقی و انقلابی تبدیلی کے ساتھ بدلنے کی صدقے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے مرشد سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے انتھک کوشش کی گئی ہے تاکہ اہلِ یورپ و ایشیاء کی سوچ کو اسلام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مثبت انداز میں درست کیا جا سکے۔ جو حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کا باعث ہو سکے۔

کتاب ہٰذا کے مطالعہ میں آپ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادی میں بھی داخل ہوں گے اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان افروز واقعات کا منظر پڑھ کر وجدانی و روحانی کیفیت سے بھی سیراب ہوں گے۔ اس کتاب کی ہر گھر، ادارے اور فرد کو ضرورت ہے آپ سے درخواست ہے کہ جانثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درباروں پر اپنی اولاد کو لائیں اور یہ کتاب ان کو پڑھا کر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنائیں۔

راقم نے کتاب ھذہ کو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے سرشار ہو کر خوشبوئے

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود پاک سے خوبصورت بنا کر تحریر کیا ہے صرف اللہ کی کتاب قرآن مجید تمام غلطیوں سے پاک ہے۔ یہ پہلا ایڈیشن ہے اگر اس میں نادانستہ کوئی غلطی ہوگئی ہو تو راقم الحروف کو معاف فرمائیں اور اپنی رائے سے ضرور نوازیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں آپ کی تجاویز کی روشنی میں غلطی کو درست کیا جا سکے۔ اور قارئین کرام کے ذوق ومحبت اور قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مطابق ادب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم رسول میں اس تحریر کو لایا جا سکے۔

میرا یقین کامل ہے کہ اس کتاب سے ان شاء اللہ تعالیٰ پوری دنیا مستفید ہوگی اور ہر زبان میں لکھی اور پڑھی جائے گی کیونکہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام ہی ایسا ہے کہ اس کے ادا کرنے سے نا صرف زبان میں شہد جیسی مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے بلکہ روح اور جسم کو سکون مل جاتا ہے اور منزل گنبد خضراء ہو جاتی ہے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق کے سرور سے مسرور ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کو علمائے دین کی نظر ثانی کے بعد عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اگر ایک بھی فرد اس کتاب کے مطالعہ کے بعد سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن گیا اور یورپ وایشیا والے غیر مسلم میرے آقا کی سیرت طیبہ اور اُسوہ حسنہ کو سمجھ کر ایمان لے آئے تو اس کتاب کے لکھنے کا مقصد پورا ہو جائے گا اور میری مغفرت کا سبب بھی ہوگی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

اس کتاب کو ان شاء اللہ انٹرنیٹ پر لوڈ کیا جائے گا اور انٹرنیٹ کے ذریعے کتاب کو پوری دنیا میں پھیلایا جائے گا کئی زبانوں میں اس کے تراجم کئے جائیں گے

راقم مرید کے میں کثیر کتابوں کی حامل بزم اویسیہ لائبریری کے انچارج جناب مختار احمد اویسی صاحب، بزم بہار مدینہ لائبریری کے انچارج جناب محمد عمر رفیق بٹ صاحب ایم۔اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی اور استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی

Marfat.com

محمد منشا تابش قصوری صاحب، سید عابد حسین شاہ ڈائریکٹر عبدالغنی ٹرسٹ ہسپتال مرید کے، حافظ ظفر صاحب مرکزی سیکرٹری اطلاعات ونشریات حضرت سلطان باہو ٹرسٹ پاکستان کا بے حد مشکور ہے جنہوں نے اس کتاب کی تصنیف کے دوران اپنی لائبریری کو چوبیس گھنٹے میں کسی بھی وقت کتاب کے حصول کے لیے تعاون ورہنمائی فرمائی اللہ تعالیٰ ان کے اس نیک کام میں مدد پر رحمت فرمائے اور انہیں بہترین اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے

مصنف کتاب ھذا
مقصود احمد اصلاحی (سلطانی) ایم۔اے پنجاب یونیورسٹی
تحصیل جنرل سیکرٹری حضرت سلطان باہو ٹرسٹ پاکستان
جنرل سیکرٹری تحریک اصلاح خلق پنجاب 10/09/2015
بروز جمعۃ المبارک ۱۸ ستمبر ۲۰۱۵ء، ۱۴۳۶ھ
0300-4518538

Marfat.com

مناجات ودعا

میرے مولیٰ مری دعا سن لے
دل سے نکلی ہوئی صدا سن لے
مشکلیں حد سے بڑھ گئیں مولیٰ
ہے فقط تیرا آسرا سن لے
رحمتوں کا نزول ہو جائے
بس یہی میری التجا سن لے
سب کا حاجت روا ہے تو لاریب
اہل حاجت کا مدعا سن لے
سب کو توفیق ذکر و فکر دے
سب کی سنتا ہے تو دُعا سُن لے
تیرا محمود تاجکی مولیٰ
ہے ازل سے ترا گدا سن لے

(سید محمود الحسن شاہ تاجکی)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَنْزِلْہُ

اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول:

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن وحدیث کے آئینہ میں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ

ہزار دن تک نیکیاں

مزرع الحسنات میں ہے کہ جو شخص یہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن وحدیث کے آئینہ میں

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجالا کر دے

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معنی و مفہوم

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معنی و مفہوم یہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی اور حقیقی محبت کرنا، اتنی محبت کرنا کہ کائنات کی تمام مخلوق اس محبت میں اس سے پیچھے رہ جائے اپنی تمام خواہشوں اور اُمیدوں کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور سنت کے تابع کر کے محبت کا اظہار کرنا ہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔
یہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہی آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

آئیں قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہے؟
اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس کے محبوب کیساتھ عشق کس طرح ہونا چاہیے؟
اللہ تعالیٰ کا حکم مبارک ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

(پارہ:۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت ۲۴)

Marfat.com

''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا'' (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں سے مخاطب ہے جنہوں نے اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے مال کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب سے زیادہ عزیز رکھا اور ان سے زیادہ محبت کرتے ہیں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دنیاوی مال ومتاع کو فوقیت دیتے ہیں۔

حکمِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ (۳ پارہ، سورۃ آل عمران، آیت ۳۱)

''اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۰﴾ (۲۶ پارہ، سورۃ الفتح، آیت ۱۰)

''وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا''۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ کی روایت کے مطابق:

قَالَ لَا یُؤْ مِنُ اَحَدُکُمْ حتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلِدِہٖ والنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں''

(صحیح بخاری شریف مترجم جلد اوّل کتاب الایمان حدیث نمبر ۱۳، ص ۱۱۲)

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا (اس کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک کہ میں اس کو ہر چیز سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں یہ سن کر محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہارا ایمان مکمل ہے۔

آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب ومفہوم اور اس کی تفصیل پڑھی اب ہم مطالعہ کرتے ہیں کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہے؟

میرے مرشد کامل حضرت پیر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

(ع) غوث قطب ہن اورے اور یرے عاشق جان اگیرے ہو
جہڑی منزل عاشق پہنچن اوتھ غوث نہ پاون پھیرے ہو

Marfat.com

عاشق وچ وصال دے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ہو
میں قربان تنہاں تھیں باہو جنہاں ذاتوں ذات بسیرے ہو

اور قلندر لاہوری ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ اس طرح محبت کرتے ہیں:

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس کائنات میں ہر مسلمان کی یہ خواہش ہے کہ اسے خواب ہی میں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت، گنبدِ خضریٰ کی جالیوں اور تجلیات مدینہ کا نظارہ ہو یعنی حاضری والی کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے اگر کسی مسلمان کو خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہوتی یا مدینہ پاک میں حاضری نصیب نہیں ہوتی تو ایسا عاشق سمجھتا ہے کہ دنیا میں میری زندگی نامکمل ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ کائنات کی ہر شے سے زیادہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے ہر مومن کی خواہش ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالے اس لئے کہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

عشق کسے کہتے ہیں؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت عشق کسے کہتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ عشق سے مراد یہ ہے کہ انسان ایک در کا ہو کر رہے۔
(افکار اولیاء صفحہ ۶۵۸ از پروفیسر محمد رفیق لون، اللہ کے سفیر صفحہ ۳۸)

Marfat.com

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے تقاضے؟

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام مخلوقات سے افضل وعظیم تسلیم کرنا، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھال لے۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ اپنی تمام زندگی سرکار مدینہ کی سنت کے مطابق گزارے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال، اعمال، احکامات، قولی وفعلی حدیث بسروچشم تسلیم کرے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ حدیث مبارکہ کی تعظیم کرنا اور حدیث مبارکہ کو اللہ کے بندوں تک پہنچانا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ جس ہاتھ سے سرکار کھاتے تھے اسی ہاتھ سے کھانا جس انداز سے کھاتے تھے اسی انداز سے کھانا جو سرکار پسند فرماتے تھے وہی پسند کرنا۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ جو چیز، جو گفتگو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناپسند کرتے تھے وہ ناپسند کرنا۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ جس طرح سرکار چلتے تھے اسی طرح چلنا جس طرح سرکار وعدے کی پابندی فرماتے تھے اسی طرح اپنے وعدے کی پاسداری کرنا

اپنے پڑوسی کا خیال رکھنا کیونکہ

''کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جو خود سیر ہوکر کھانا کھائے لیکن اس کا پڑوسی (ہمسایہ) بھوکا رہے''۔ (حدیث)

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا، سود وحرام چیزوں سے بچنا، نماز تہجد، اشراق، چاشت، نماز اوّابین عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کرنا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرنا کہ جس کی کوئی انتہا نہ ہو:

نبی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے میری سنت سے پیار کیا گویا اس نے مجھ سے پیار کیا جس نے مجھ

Marfat.com

سے پیار کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا" (ترمذی شریف)

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت اور ذکر اس طرح سے کیا جائے جس طرح تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کی عبادت کر کے تمام مخلوق کو بتا دیا کہ اللہ کی عبادت کیسے کی جاتی ہے؟ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ لوگوں سے صلہ رحمی، نرمی، شفقت، پیار، تعظیم، خوش اخلاقی سے پیش آنا جیسے سرکار مدینہ نے حدیث مبارک میں حکم فرمایا ہے۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ فنا فی الرسول ہو جانا اپنا تن، من، دھن، اولاد، کالی کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کر دینا۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ سرکار کی آل سے محبت کرنا، سرکار کے اصحاب سے محبت کرنا، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر دُرُود وسلام بھیج کر صبح کا آغاز کرنا اور شکر ادا کرنا کہ اللہ نے مجھے نئی زندگی دی ہے تا کہ میں اپنے دل وجان سے زیادہ محبوب پر محبت سے دُرُود وسلام بھیج سکوں اور رات کے وقت خواب غفلت میں جانے سے قبل دُرُود و سلام بھیج کر دن کا خاتمہ کر سکوں یعنی صبح کا آغازِ زندگی دُرُود وسلام اور شام کو اختتام زندگی دُرُود وسلام میں ہو۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ ہر وقت عاشق کے لبوں پر یہی ترانہ رہے:

" میں سو جاؤں یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے کہتے کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے"

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھلک نظر آئے لوگ دیوانہ وار یہ کہیں دیکھو! عاشق رسول جا رہا ہے عشق رسول یہ ہے کہ دل میں یہ خواہش رکھے کہ اے اللہ مجھے صدیقین، شہداء، صالحین اور اولیاء جیسا عشق مصطفیٰ عطا فرما جس طرح جناب صدیق اکبر، دوسرے اصحاب عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء و

Marfat.com

صالحین رحمت اللہ علیہم نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کیا اور اپنی زندگیاں گزاریں میری زندگی بھی اس طرح گزرے۔ (آمین)

اگر اب بھی سمجھ میں میرے بھائی نہیں آیا تو دل پر ہاتھ رکھ کر ایک کھجور کے ستون کی بات سن لو۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں ایک کھجور کے ستون (اُستن حنانہ) کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسجد نبوی میں منبر بنا کر پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر خطبے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون جس کیساتھ آپ پہلے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ عشق مصطفیٰ میں رونا شروع ہو گیا جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تسلی دی تب اسے سکون و اطمینان نصیب ہوا۔

مثنوی روم کے مطابق وہ ستون زمین میں دفن کر دیا گیا اور قیامت کے روز انسانوں کی طرح اُٹھایا جائیگا۔

کہیں نہ دیکھا کہیں نہ پایا جمال ایسا کمال ایسا
دکھائے کوئی اگر ہو دعویٰ جمال ایسا کمال ایسا

معزز قارئین!

آگے چل کر ہم مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر عشق کی پیاس اور بڑھائیں گے اور ذیلی عبارت کا مطالعہ کرینگے۔

۱: عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پیدا ہوتا ہے؟ ۲: جس عظیم ہستی سے عشق کیا جا رہا ہے؟
۳: مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہے؟ ۴: اللہ تعالیٰ کی اپنے محبوب سے محبت
۵: سابقہ انبیاء کرام کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

۶: ملائکہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۷۔ اُمت محمدی اور غیر مسلموں کی محبت رسول

۸: جنات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹: صحابہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۰: اولیاء اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۱: جانوروں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲: پرندوں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳: درندوں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۴: پہاڑوں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۵: نباتات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۶: محدثین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۷: حشرات الارض کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۸: فلکیات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۹: اہل بیت کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۰: بادشاہوں اور سلاطین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۱: آداب و تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۲: ہجرت مدینہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں

۲۳: عاشقان رسول عشق کی امتحان گاہ میں

۲۴: عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ملت اسلامیہ کی کامیابی کا راز ہے

۲۵: عشق رسول اور ہمارا کردار

۲۶: عشق رسول اور والدین

۲۷: مصطفیٰ جان رحمت پے لاکھوں سلام

۲۸: غزوات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۹: حیات طیبہ ماہ وسال کے آئینے میں

۳۰: کتابیات

Marfat.com

باب دوئم:

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے پیدا ہوتا ہے؟

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسلِیْمًا

(۸۰) اسی برس کے گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو اس کے اسی (۸۰) برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور اس کے نامہ اعمال میں اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے

(سعادت الدارین)

Marfat.com

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پیدا ہوتا ہے؟

میرے مسلمان بھائیوں اور دختران ملت اسلامیہ آیئے ملاحظہ فرمایئے کہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پیدا ہوتا ہے؟

یوں تو مسلمان بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان کے الفاظ ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' سنا کر اس کا تعلق اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتداء اس کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے اور ایک معصوم بچہ اس دنیا فانی پر قدم رکھتے ہی عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محو ہو جاتا ہے اور عشقِ رسالت مآب کی منزل طے کرنا شروع کر دیتا ہے۔

قارئین کرام! عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کرنے میں بہت سے عوامل ہیں لیکن تحریر کی طوالت سے بچنے کیلئے مندرجہ ذیل مختصراً پیش خدمت ہیں۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُرود وسلام بھیجنے سے پیدا ہوتا ہے

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرکارِ دو عالم کی ذات اقدس پر صبح وشام کثرت سے درود وسلام بھیجنے سے پیدا ہوتا ہے اور قرآن مجید وفرقان حمید میں ارشاد ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (۲۲ پارہ، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

اس آیت کریمہ میں درود وسلام بھیجنے کا اللہ کریم نے ایمان والوں کو حکم جاری کیا ہے

Marfat.com

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب نعلین حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ القِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلاَۃً

قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے درود وسلام بھیجا ہوگا۔ (دلائل الخیرات، آب کوثر ۱۸،۳۰)

ایک بار ایک محفل میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھا لیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اس آدمی کو بہت نوازا ہے اس کا سبب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود بھیجتا ہے جو آج تک کسی نے ہمیں بھیجا (فضائل درود وسلام صفحہ ۳۶۲)

درود پاک پڑھنے والے سے سرکار کتنی محبت کرتے ہیں اس کا بخوبی آپ کو اندازہ ہو گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ درودِ پاک پڑھنے سے:

(۱۰) نیکیاں ملتی ہیں

(۱۰) گناہ معاف ہوتے ہیں اور

(۱۰) درجے بلند ہوتے ہیں۔

(بحوالہ نسائی شریف، مشکوۃ ص ۸۴، دلائل الخیرات ص ۶۔ تفسیر مظہری ص ۴۱۲، آب کوثر ص ۳۲)

درود اس پر تبسم جس کا گل کے مسکرانے میں
درود اس پر کہ جس کا فیض ہے سارے زمانے میں

(ماہر القادری)

Marfat.com

درود وسلام بھیجنے سے

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری لگتی ہے

درود وسلام ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے درودِ پاک پڑھنے والے کے والد اور قبیلے کا نام سرکار کی بارگاہِ عالیہ میں براہ راست پیش ہوتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ یعنی (جائے رہائش) نہ دیکھ لے۔ (آبِ کوثر ص ۴۵، القول البدیع، کشف الغمہ ص ۲۷۱)

مندرجہ بالا تحریر سے قارئین کرام معلوم ہوا سب سے زیادہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے درود وسلام بھیجنے سے پیدا ہوتا ہے جو جتنا زیادہ درود وسلام سرکار کی بارگاہِ ناز میں پیش کرے گا اُتنی ہی زیادہ سرکار سے محبت پیدا ہوگی، اتنا ہی عشق پیدا ہوگا ایمان مستحکم اور سرکار سے تعلق مضبوط ہوگا عاشقِ رسول کے گھر میں درود وسلام کی کتاب ضرور ہونی چاہیے یعنی دلائل الخیرات، آبِ کوثر، خزینہ درود وسلام" (از عالم فقری)

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت وصیت کی تھی کہ میری قبر کو اتنا کشادہ اور اُونچا رکھنا کہ میری قبر میں جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو میں کھڑے ہو کر آپ کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کر سکوں مصنف نے بے شمار عاشقانِ مصطفیٰ کو دیوانہ وار گلیوں، بازاروں مسجدوں، درباروں پر درود تاج، درود تنجینا، درودِ ابراہیم، درودِ خضریٰ وغیرہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرتے ہوئے سنا ہے اور میرا دل یہ دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ دیکھو عاشق رسول جا رہا ہے جس کے لبوں سے درود وسلام کی آواز آ رہی ہے اِدھر سے سلام بھیجے گا اُدھر سے سلام کا جواب آئے گا درود سے نیکیاں ملتی ہیں اور سلام بھیجنے سے تعلق

Marfat.com

مضبوط بنتا ہے اور سرکار کی بارگاہ میں حاضری لگتی ہے۔

سرکار کی ثناء خوانی کرنے سے

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے

قارئین کرام! روحانی اور وجدانی نعت شریف کی محفلوں میں شرکت کرنے سے محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے عشقِ رسول بیدار کرنے اور عاشقِ مصطفیٰ بننے کے لیے محفلِ نعت میں شرکت کرنا، اپنے گھر میں محفلِ نعت کا اہتمام کرنا مدینہ پاک کی طرف اپنے دل کی دھڑکنوں میں گنبدِ خضریٰ کا تصور کر کے نعت پڑھنے سے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر عاشق کے لبوں پر یہی صدا جاری رہتی ہے

سُنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر میری بات کا یقین نہ آئے تو اپنے مُلک کے معروف نعت خواں کو براہِ راست ویڈیو کے ذریعے سُن لو تمہارا ایمان روشن ہو جائے گا نعت خواں حضرات عاشقِ رسول کو روضہ انور پر لے جاتے ہیں۔ جس سے تصور مدینہ ہو جاتا ہے۔

جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے سے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے

قارئین کرام! میں خود اور میری طرح بہت سے اللہ کے رسول سے سچی محبت سے سرشار سرکار کے اُمتیوں کی سال بھر یہ خواہش ہوتی ہے کہ
۱۲ ربیع الاوّل کے روز اپنے شہر سے نکلنے والے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرکزی جلوس میں شرکت کریں۔ مصنف پورا سال انتظار کرتا رہتا ہے اور جب سالانہ عید میلاد النبی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس نکلتا ہے تو دیوانہ وار بھاگ کر اس جلوس میں شامل ہو کر نعرہ لگاتا ہے۔

☆ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا مرحبا مرحبا!

☆ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی قربان ہے

☆ جو ہو نہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو زندگی فضول ہے

☆ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانے

☆ جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ باد

جلوس میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ تو بے چین دل کو چین آجاتا ہے روح کو سکون ملتا ہے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ ہو جاتا ہے جشن میلاد النبی کے مرکزی جلوس میں با وضو اور خوشبو لگا کر شرکت سے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری لگ جاتی ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔

محفل میلاد سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے

معزز قارئین ! محفل میلاد کا اہتمام کرنے، منانے، تعظیم کرنے سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے جتنی زیادہ محافل میلاد کریں گے اتنا زیادہ عشق پیدا ہوگا۔

یہودی عورت کا قبول اسلام اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟

معزز قارئین ! ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے محفل میلاد کے حوالے سے بڑا ہی ایمان افروز اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز واقعہ تحریر کیا ہے جس کو حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ نی اپنی تصنیف "نور سے ظہور تک" میں نقل کیا ہے۔

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل سجاتا تھا اس کے

Marfat.com

پڑوس میں ایک یہودن انتہائی سخت مزاج رہتی تھی ۔ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے پڑوسیوں کو کیا ہو گیا ہے جو ہمیشہ اس مہینے میں اپنی بہت بڑی دولت، مال وزر فقراء اور مساکین پر خرچ کر دیتے ہیں اور مختلف قسموں کے کھانے تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے ہیں اس کے شوہر نے کہا کہ غالباً مسلمان یہ گمان رکھتے ہیں کہ ان کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں اور یہ خوشی ان کی ولادت باسعادت کے سبب کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوشی و مسرت سے خوش ہوتے ہیں لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور جب رات ہوئی تو اس عورت نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی نورانی شخصیت تشریف فرما ہے اور ان کے ساتھ بزرگ شخصیات کی ایک بہت بڑی جماعت ہے عورت نے یہ دیکھا تو بڑی حسرت ہوئی خواب میں ایک بزرگ سے پوچھا یہ کون سی شخصیت ہے جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ دیکھ رہی ہوں؟ انہوں نے کہا یہ ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہیں عورت نے کہا کہ اگر میں ان سے کچھ عرض کروں تو جواب عطا فرمائیں گے؟ اس صحابی نے فرمایا ہاں تو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا۔

قریب آئی اور سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک اس پر یہودیہ بے اختیار رو پڑی اور کہنے لگی آپ مجھے اس طرح کیوں نواز رہے ہیں جبکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اس لیے جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دینے والا ہے اس نے عرض کی پھر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی وہ اپنے اس خواب سے بے حد مسرور اور انتہائی خوش تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پائی ہے اور مشرف

Marfat.com

باسلام ہوئی اس نے خواب ہی مین عہد کرلیا تھا کہ صبح ہوتے ہی اپنا تمام مال وزر صدقہ کردوں گی اور محفل میلاد کروں گی پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کرلیا تو اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت خوش وخرم ہے اور اپنے تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کیلئے ہے؟ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا یہ تصدیق اس ذات گرامی کیلئے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو عورت نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے تمہیں کس نے میرے باطنی حال پر مطلع کیا؟ اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تیرے بعد اسلام لایا عورت نے کہا اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک وگمراہی سے نجات عطا فرما کر اُمت محمدیہ میں داخل فرمایا'' والحمد واللہ رب العالمین۔

(بیان میلاد النبی مطبوعہ پاکستان ص ۶۱، ۶۲، نور سے ظہور تک ص ۱۸۹)

قارئین کرام! آپ کے ذوق اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرنے کیلئے محفل میلاد کی عظمت پیش کرتا ہوں تاکہ یہ کتاب پڑھ کر آپ کے اندر محفل میلاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرنے کا ذوق بیدار ہو اور اسی کے نتیجے میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔

خدا شاہد ہے کہ وہ لوگ قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں

Marfat.com

صحابہ کرام کی نظر میں محفل میلاد

صحابہ کرام اور محفل میلاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّه كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ بَيْتِهٖ وَ قَائِعَ وَ لَادَتِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِقَوْمٍ فَيَسْتَثْرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَآءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِيْ۔ (الدرالمنظم فی مولد النبی الاعظم)

تنویر لابی الخطاب الاندسی ذکرہ الزرقانی ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بڑے محفوظ ہو کر حمدِ الٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ (وسلام) پڑھ رہے تھے۔ کہ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مُرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰى بَيْتِ عَامِرِنِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ لسَّلَامُ لِاَبْنَآئِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ وَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجٰى نِجَاتَكَ۔

(حوالہ مذکور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں، میں حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گیا وہ اپنے گھر اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم دے رہے

Marfat.com

تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے یہی وہ دن ہے جس دن حضور ﷺ جلوہ گر ہوئے' پس حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دُعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تیری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا وہ تیری طرح نجات پائے گا۔

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا ہے کہ محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام کا معمول تھا اور عین ولادت باسعادت کے دن یعنی 12 ربیع الاوّل شریف کو بھی محفل میلاد کا انعقاد صحابہ کرام کی سنت ہے۔

آیئے دیکھئے میلاد پاک کے اہتمام اور اس کا احترام کرنے سے کیا ملتا ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ کی زبان اقدس سے معلوم کرتے ہیں۔

☆ عاشق رسول ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس نے نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک پر ایک درہم بھی خرچ کیا

"کَانَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ" وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کہ جس نے بھی سرور دو جہاں ﷺ کے میلاد کی تعظیم و تکریم کی

"فَقَدْ اَحْیَاءَ الْاِسْلَامَ" تحقیق اس نے اسلام کو زندہ کیا۔

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس نے حضور ﷺ کے میلاد پر ایک درہم بھی خرچ کیا

"کَاَنَّمَا شَھِدَ غَزْوَۃَ بَدْرٍ وَّ حُنَیْن" گویا وہ غزوہ بدر و حنین میں شریک ہوا

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس نے بھی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پاک کی تعظیم کی اور اسے بیان

Marfat.com

کرنے کی کوشش کی وہ دنیا سے باایمان فوت ہوگیا۔

"وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ" اور بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔

☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا "اَنْفَقْتُه عَلٰى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پاک پر خرچ کر دیتا۔

☆ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں، مسجد میں، محلہ میں، امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد پاک منایا جائے اللہ کی رحمت کے فرشتے اس مکان، اس مسجد اور اس محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس مکان والوں پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ (یعنی اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں)

(الوسائل فی شرح الشمائل، ابرار خطابت از قاری ابرار احمد قادری ج اول ص ۲۵۱، ۲۵۶، ۲۵۷)

ابولہب کا ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اظہار محبت اور عذاب میں تخفیف

معزز قارئین! دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس نے تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ کی ہو، اور جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا تو اس خوشی پر اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انعام نہ دیا ہو خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ جب ابو لہب سردار مکہ کی کنیز حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (رضائی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو اس نے محض اپنے بھتیجے کی ولادت پر ایک انگلی کے اشارے سے اسے آزاد کر دیا۔

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نکاح حدیث نمبر ۹۳، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، حافظ ابن حجر "فتح الباری" ابن کثیر البدایہ ص ۲۲۴، ابن ہشام روز الانف "ج ۵ ص ۱۹۲" امام بیہقی نے اس کو روایت کیا ہے)

Marfat.com

معزز قارئین! جہاں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی محفل کا انعقاد ہوتا ہے وہاں علمائے کرام یہ ایمان افروز واقعہ بھی بیان کرتے ہیں کہ میلاد پاک کی خوشی کا اظہار کافر نے کیا تو اس کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا انعام دیا ہے اس کی ایک مثال ابو لہب ہے جو بعد میں دشمن اسلام اور دشمن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب مکہ مکرمہ میں ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد ماجد اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم تھے۔ جب ابولہب مر گیا تو گھر والوں میں سے کسی نے ابولہب کو خواب میں دیکھا کہ ابولہب عذاب میں مبتلا ہے پوچھا کیا حال ہے؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے جدا ہوتے ہی عذاب میں پھنس گیا ہوں ماسوائے اس کہ ثویبہ رضی اللہ عنہا آزاد کرنے کے باعث اس میں سے مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۲، ص ۷۶۴، ابرار خطابت جلد ۱ ص ۲۶۰)

معزز قارئین! اس انگلی کے چوسنے سے اس کے عذاب میں کمی آ رہی ہے اگر ایک کافر میلاد کی خوشی کا اظہار کر رہا ہے تو اس کے عذاب میں کمی آتی ہے اور اگر کوئی سرکار کا امتی اور عاشق رسول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی محفل سجا کر خوشی کا اظہار کرتا ہے تو اسے اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا انعام ملیں گے اس کا اندازہ آپ خود کر لیں۔

؎ محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی:

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل

سیرت کی بے شمار کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ولادت پر روزہ رکھتے تھے اور اللہ کے اس احسان کا شکریہ کرتے تھے۔

Marfat.com

صحابی رسول حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیه ولدت وفیه نزل علی

(مسلم شریف)

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں اسی دن پیدا ہوا ہوں اور اسی میں مجھ پر وحی نازل کی گئی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا دن آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سبل الھدیٰ والارشاد صفحہ نمبر ۴۰۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

''جس دن آپ کی ولادت باسعادت ہوئی وہ دن تمام آنکھوں کیلئے ٹھنڈک ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے:

ولد رسول الله صل الله علیه و سلم یوم الاثنین و بعثنی واستنبی یوم الاثنین و رفع الحجر الاسود یوم الاثنین

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار کے دن پیدا ہوئے سوموار کے دن آپ کی بعثت ہوئی اور سوموار کے دن حجر اسود اٹھایا''

(المسند/ ۲۷۷۱، المعجم الکبیر للطبرانی/ ۲۳۷۱۲، فضائل الحجرِ الاسود ومقام ابراہیم ص ۳۳)

معزز قارئین! یہ ہے سوموار کے دن کی اہمیت نیز اس دن کی برکتیں بے شمار ہیں کئی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وجہ سے سوموار کا روزہ رکھتے ہیں اور اپنے گھروں میں محفل میلاد کرتے ہیں اور اگرچہ فیملی چھوٹی سی کیوں نہ ہو درود وسلام پڑھ کر اکٹھے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز اور سوموار کے دن جشن ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

Marfat.com

محفل میلاد اور بھنے ہوئے چنے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت (عید میلاد النبی ﷺ) کے روز مکہ مکرمہ گیا جس جگہ آپ ﷺ پیدا ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ وہاں پر لوگ آپ کی ذات اقدس پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور آپ کی ولادت کا ذکر کر رہے ہیں آپ ﷺ کی ذات برکات سے جو معجزات ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے میں نے اس محفل میں انوار تجلیات کی برکات دیکھیں پس میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار و تجلیات ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس میں موکل و مقرر ہوتے ہیں۔

وَرَأَيْتُ مُوْكَلًا بِخَالِطِهٖ اَنْوَارَ الْمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْوَارِ الرَّحْمَةِ

(فیوض الحرمین ص ۲۷، ابرار خطابت ج اوّل ص ۲۵۷)

''اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھے بتایا کہ میں میلاد کے دنوں حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا ایک سال بھنے ہوئے چنے کے سوا کچھ میسر نہ تھا تو میں نے وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے مجھے خواب میں حضور ﷺ نے زیارت سے نوازا''۔

فَرَأَيْتُه بَيْنَ يَدَيْهِ هٰذِهِ الْحِمَصَ مُتَبَهْجًا بِشَاشًا

''پس میں نے دیکھا کہ وہ بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور و خوش ہیں'' (ابرار خطابت جلد 1 ص ۲۵۷، دار الثمین ص ۸)

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

Marfat.com

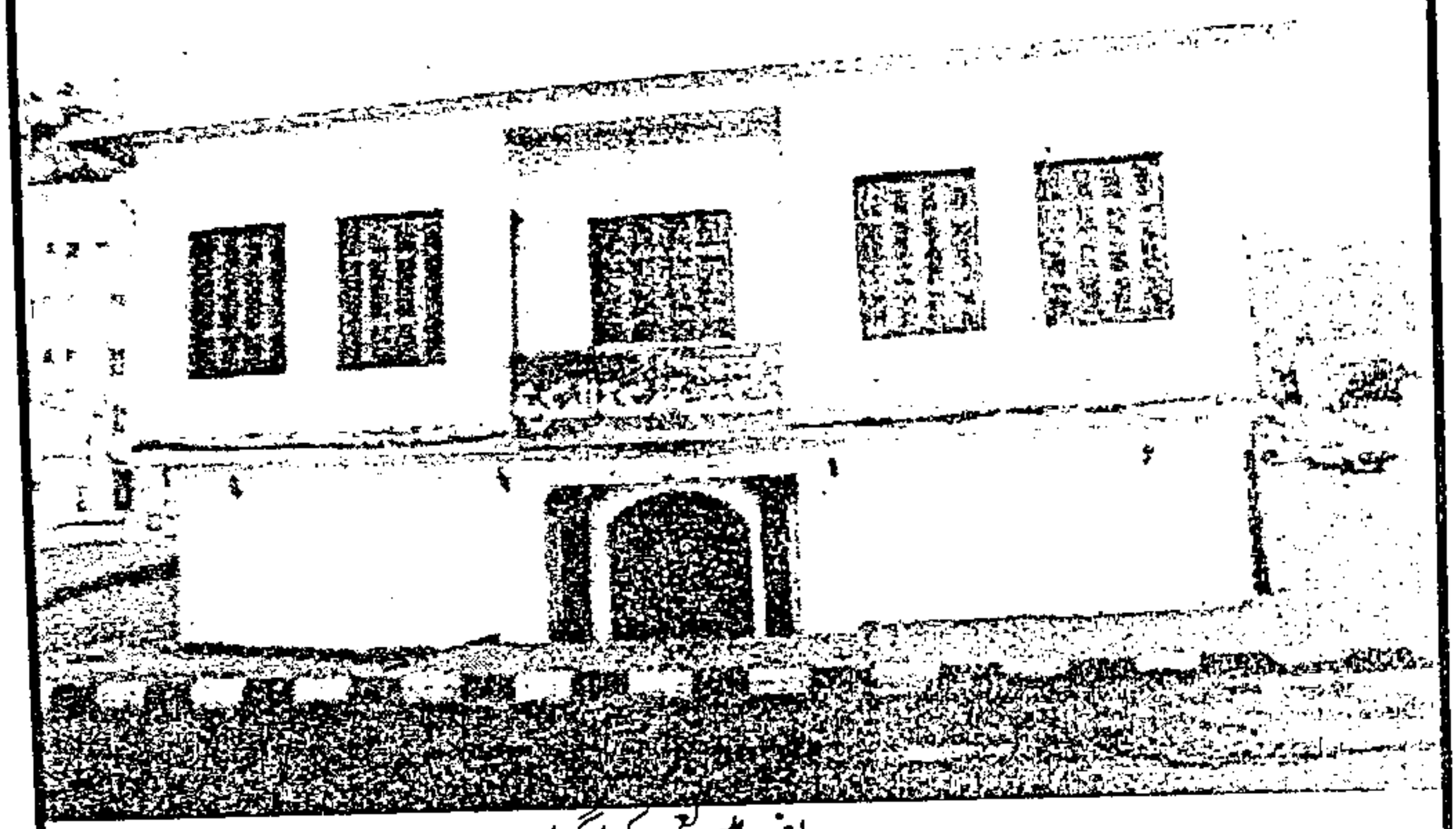

دورِ حاضر میں تعمیر کیا گیا

یہ وہ مقام ہے جہاں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی تعظیم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ادب واحترام سے لینے اور نام سے پہلے تعظیماً سیدنا، مولانا، یعنی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنے، سرکار کی عظمت وشان رفعت کے مطابق نام لینے سے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے۔

آپ کی تعظیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ ⑧ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ⑨

(پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۸ تا ۹)

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری اور ڈر سنا تا تا کہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی

Marfat.com

بیان کرو" (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزّت وتوقیر کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

حضرت علامہ مولانا فیاض قادری فرماتے ہیں کہ جب تک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت و تعظیم نہ ہو عمر بھر کی عبادتیں اور ریاضتیں سب بے کار و مردود ہیں بہت سے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر عبادت الٰہی میں عمر بھر بسر کر دیتے ہیں بلکہ زیادہ جوگی اور راہب تو نفی اثبات کی ضرب بھی لگاتے ہیں اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر دل میں نہیں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں اور بارگاہِ رب العالمین میں یہ مقبول نہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت

حضرت علامہ مولانا معین الدین واعظ کاشفی الہروی لکھتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک یہودی عالم تھا اس کا نام جلیب تھا اس کا ایک بیٹا حباب جو بڑا حسین وجمیل تھا اور کمال سیرت تھا اچانک اس نے اپنے والد کے خزانے میں ایک ڈبیہ دیکھی جو سُرخ موتیوں سے بھری ہوئی تھی اور اس پر مُشک کی ایک مہر لگی ہوئی تھی تا کہ کوئی شخص اسے نہ کھول سکے اور نہ اندر سے دیکھ سکے لڑکے نے اس ڈبیہ کو دیکھا تو پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل گیا باپ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا ایک عرصہ ہو گیا ہے آپ نے مجھ سے کبھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی حالانکہ میرے ساتھ آپ کی شفقت ومحبت سب سے زیادہ ہے باپ نے بتایا بیٹا اس میں چند اوراق ہیں جن پر ایک عربی کا نام لکھا ہوا ہے جب تم علماء کی مجلس میں بیٹھ

Marfat.com

کر فاضل ہو جاؤ گے ہر بات سمجھنے لگو گے تو اس کا مطالعہ بھی کر لینا کیونکہ ابھی تک تم نا پختہ ذہن ہو اس لیے ڈبی کا راز ریدہ و دانستہ پوشیدہ رکھا۔

ایک دن جلیب بادہ نوشی میں مشغول تھا بیٹا یہ موقعہ غنیمت جانتے ہوئے والد کے خزانے میں گیا اور اس ڈبیہ کے کھولنے میں مشغول تھا جس کے لئے راز داری کا کام لیا جا رہا تھا مہر توڑ دی گئی ڈبیہ کا ڈھکنا کھولا ہی تھا کہ نور کی ایک شعاع نمودار ہوئی جس کے مقابلے میں چراغ کی روشنی ماند پڑھ گئی ڈبیہ کے اندر سفید ورق دکھائی دیا جس پر " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" لکھا تھا اس کلمہ طیبہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ لکھے ہوئے تھے کہ آپ کے ابرو پیوستہ ہونگے، داڑھی گھنی ہوگی جسے بھی اس کا زمانہ میسر ہوا اس کی بات سنے، اس کا کلام قرآن ہوگا اس کا دین اسلام ہوگا وہ لوگوں کو خدا کی عبادت کی دعوت دے گا مخالفین سے نہیں ڈرے گا" ہباب کی نگاہ اس کاغذ پر پڑی تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اُس کے دل میں اتر گئی اس کاغذ کو آنکھوں پر ملا اور کہنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاش میں معلوم کر سکتا کہ آپ خاکی ہیں یا نوری، آسمانوں پر ہیں یا زمین پر اس نے اپنی محرومی اور سوگواری کا اس انداز میں اظہار کیا کہ (عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) بے ہوش ہو گیا چند لمحوں کے بعد اس کی والدہ بھی اس کہ کمرے میں آئی بیٹے کو بے ہوش پا کر حیران رہ گئی اس کے باپ کو بلایا بیٹے کو اس حال میں دیکھ کر اس کے چہرے سے اپنا چہرہ ملنے لگا، ماتھے کو چُومنے لگا۔ رو رو کر اپنے بیٹے کی بے ہوشی پر حسرت و غم کا اظہار کرنے لگا جب نوجوان لڑکا ہوش میں آیا والدین کو سرہانے غمزدہ اور پریشان پایا تو غُصے میں آ کر کہنے لگا اے والدِ محترم! آپ میری آنکھوں کی روشنی نہیں دیکھتے اور بڑھاپے کے باوجود اس رحمت الٰہی سے محظوظ نہیں ہوئے آپ مجھے کفر کی تعلیم دے رہے ہیں اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اتباع سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں باپ یہ باتیں سُنتے ہی غصے سے پاگل

Marfat.com

ہو گیا لڑکے کو بالوں سے پکڑا اور زمین پر زور زور سے مارنے لگا جب اس کا ظلم حد سے بڑھ گیا۔ انہوں نے لڑکے کو کمرے میں بند کر دیا اور سوکھی جو کی روٹی اور پانی تین دن کھانے کو دیتے رہے۔ جب باپ نے دیکھا کہ یہ ہرگز اسلام سے باز نہیں آئے گا اور اس معاملے میں بات چیت بھی کی مگر لڑکے نے جواب دیا۔ ابرو پیوستہ ہونگی" داڑھی گھنی ہوگی جسے بھی اس کا زمانہ میسر ہوا اس کی بات سنے، اس کا کلام قرآن ہوگا اس کا دین اسلام ہوگا باپ نے گھر سے نکال دیا وہ مدینہ منورہ کی طرف چل نکلا اور کہہ رہا تھا

''خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جس طرح سے میرے دل میں جاگزیں ہے اس سے توبہ نہیں کی جاسکتی''۔

المختصر دن رات سفر کرنے کے بعد وہ مدینہ طیبہ میں عمار بن واثلہ انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچ گیا اور تھکا ماندہ سر جھکائے بیٹھا تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے دل کا حال پوچھا تو کہا

مرا غمی است کی پیدا نمی تواں کرد حکایت دل شیدا نمی تواں کرد

حضرت عمار نے قسم دے کر کہا کہ مجھے سارا واقعہ سناؤ اس کو عشق ہوا۔ انہوں نے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیا جونہی طالب عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا اور جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محظوظ ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ خداوندی سے تشریف لائے اور عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ہبابب کو دوست بنانے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔

(معارج النبوہ، ج ۴، ص ۲۴۱، درود و سلام اور انگوٹھے چومنا از مولانا جعفر ضیاء القادری ص ۱۲)

معزز قارئین! یہاں آپ نے پڑھا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے اور اللہ اپنے حبیب کے سچے عاشق سے آگاہ ہے حضرت ابو

Marfat.com

بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے سے یعنی اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے بہتر ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی جائے۔

جس دل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہیں ہوتی
اس پر کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی

میری یہ عقیدت ہے اگر ذکرِ خدا میں ذکرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل نہ ہو تو بندے کی کوئی عبادت نہیں اور نہ ہی اس کا ایمان مکمل ہے

(درود وسلام کی اہمیت وفضیلت از میاں عبدالعلی عابد سجادہ نشین دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

قارئین کرام! ہم پڑھ رہے تھے کہ ادب اور تعظیم سے تاجدارِ مدینہ کا نام لیں تو عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے

اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم پر اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام

امام غزالی اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

علامہ سخاوی تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا تمام شہر اس کی برائیوں کی وجہ سے تنگ تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کا کفن دفن بھی گوارہ نہ کیا اور اس کی لاش کو بے گور و کفن کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا یہاں تک کہ اس کی نمازہ جنازہ بھی نہ پڑھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی اس شخص کو غسل دے کر خود نماز جنازہ پڑھائیں کیونکہ اس کے سو سال کے گناہوں کو معاف کر کے اس کی مغفرت کر دی گئی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام موقع پر پہنچے اور صورت حال دیکھ کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ اسے کیسے معاف کر دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے ایک دن میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام تورات میں دیکھا تو اسے تعظیم و تکریم کے ساتھ چوم لیا اور ان پر درود

Marfat.com

پڑھا لہٰذا اس کو معاف کر کے جنت کا حق دار بنا دیا گیا ہے۔ نیز ستر حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا گیا۔

(روح البیان ج ۷، حجۃ اللہ علی العالمین، ابن عساکر، خصائص الکبری ص ۱۷۵ ج اول، نزہۃ المجالس ص ۱۷۲ تا ۱۷۳، آب کوثر ص ۲۰۱، فضائل دورد شریف ص ۱۰۵، مقاصد السالکین ص ۵۰، القول البدیع ص ۱۱۸، دورد سلام اور انگوٹھے چومنا ص ۲۵)

معزز قارئین! آپ نے پڑھا کہ سرکار ﷺ کے نام کی تعظیم پر گناہ گار بھی بخش دیے جاتے ہیں بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ اگر کوئی سرکار کے نام کو تعظیم سے لے تو اللہ کی ذات ایسے عاشق رسول ﷺ سے خوش ہوتی ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ کا نام اور انگوٹھے چومنا

تاجدار، مدینہ محسن انسانیت فخر کائنات، سردار الانبیاء امام المرسلین، سلطانِ عرب وعجم، شفیع المذنبین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سچے اور سُچے عاشقان سرکار کا نام سننے کے بعد جب انگوٹھوں کو چومنے بوسہ دینے اور اپنی آنکھوں پر رکھتے ہیں تو نہ صرف عشقِ مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوتا ہے بلکہ بے چین دل کو چین اور روح کو سکون ملتا ہے آئیں اس کتاب کی برکت سے آج آپ کو حضور پاک ﷺ کا نام سننے پر انگوٹھے کیوں چومے جاتے ہیں؟ مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نور محمدی ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا تو فرشتے ان کے پیچھے صفیں باندھ کر اس نور پاک کو دیکھنے لگے۔

حضرت آدم علیہ سلام نے عرض کی اے رب العالمین آج فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہیں اور کس کا نظارہ کر رہے ہیں؟

ارشاد ہوا یہ فرشتے نور محمدی ﷺ دیکھ کر محظوظ ہو رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام التجا کی یا اللہ اس نور پاک کو میری پیشانی میں رکھ دیں پھر وہ نور حقیقی حضرت آدم

Marfat.com

علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا گیا تو فرشتے ان کے سامنے حاضر ہوئے درخواست کی گئی اے رب العلمین !اس نور پاک کو کسی ایسی جگہ رکھ دے کہ جہاں سے میں بھی اس کا نظارہ کرسکوں۔ ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک کے نور اقدس کو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں میں رکھ دیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں میں نورِ مصطفیٰ ﷺ کو چمکتے ہوئے دیکھا تو فرطِ محبت سے چوم کر آنکھوں پر لگالیا۔

(زرقانی صفہ ۱۱۱ تا ۱۱۲، درود وسلام اور انگوٹھے چومنا از مولانا جعفر ضیاء القادری)

فاضلِ جلیل حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں حضرت محمد ﷺ کی ملاقات کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ وہ سب سے آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ سے ملاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کی کلمے کی انگلی میں نور محمدی چمکایا تو اس نور نے اللہ کی تسبیح پڑھی اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا جیسا کہ روض الفائق میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے جمال کو حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیرا پس سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی پھر جب جبرائیل علیہ السلام نے نبی پاک ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا جو شخص میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے اس کی آنکھوں کی بینائی کبھی کم نہیں ہوگی۔

(بحوالہ تفسیر روح البیان ص ۶۴۹، فتاوٰی جواہر، درود وسلام اور انگوٹھے چومنا ص ۲۱)

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری درود وسلام اور انگوٹھے چومنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

جلا سکتی ہے کیوں کر آگ اس دل کو جہنم کی
کہ کندہ ہو نبی کا نام جس دل کے نگینے میں
تعظیم جس نے کی محمد ﷺ کے نام کی
خدا نے اس پر آتشِ دوزخ حرام کی

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا شروع کی جب انہوں نے ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں آپ کے نام سے ٹھنڈی رہیں جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے چکے تو حضور ﷺ نے فرمایا! اے ابوبکر رضی اللہ عنہ جو شخص ایسا کرے گا جیسا تم نے کیا تو اللہ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ (تفسیر روح البیان، درود وسلام اور انگوٹھے چومنا ص ۳۰)

جاں نثارانِ مصطفیٰ ﷺ کے مزار کی زیارت

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ وہ عاشق رسول جس نے تحفظ ناموس رسالت، عشق مصطفی ﷺ، محبت مصطفےٰ ﷺ میں اپنی جان کی قربانی کا نذرانہ پیش کیا اس کے مزار پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کرنے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود وسلام پیش کرنے سے عشق مصطفیٰ ﷺ حاصل ہوتا ہے مزار پر جا کر روحانی، وجدانی کیفیت حاصل ہوتی ہے ان شہیدوں اور جاں نثارانِ مصطفےٰ ﷺ کی قربانیوں کے نذرانے پیش کرنے کا پورا منظر سامنے آجاتا ہے مثلاً غازی علم دین شہید لاہور اور عامر

Marfat.com

عبدالرحمان چیمہ (ساروکی شریف گاؤں وزیر آباد علی پور چٹھہ روڈ) کے مزار پر جانے اور خراج تحسین پیش کرنے سے دلوں میں عشق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے۔

جب بھی اور جہاں بھی قیامت تک محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو بھی کتاب لکھے گا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا نام ضرور آئے گا ان کے عشق کی کیفیت لکھے بغیر کتاب مکمل نہ ہوگی کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ سچے عاشق ہیں ان ہستیوں کا محفلوں اور دوست احباب کے سامنے تذکرہ کرنے سے بھی عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے۔

اہلبیت سے اظہار محبت اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں امید کرتا ہوں اہلبیت اطہار کے صدقے سے بروز قیامت میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(ابرار خطابت)

بے اجازت جن کے گھر میں جبرائیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں عزو شان اہل بیت

معزز قارئین! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان اور سرکار کی اہلبیت سے محبت واحترام کرنے سے اور شہداء کربلا کے مجاہدوں، شہزادوں، امام حسین رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت، عظمت اسلام کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے پر ان کا ذکر کرنے سے بھی دل میں محبت رسول پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

''اے میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو فرمادو! اس تبلیغ و دعوت دینے اور تم کو دولت ایمان عطا کرنے کے صلے میں میں تم سے کچھ بھی طلب نہیں کرتا البتہ تم سے اپنے قریبیوں کی محبت ومودّت کا سوال کرتا ہوں'' (القرآن)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جو اہل بیت اطہار کی محبت میں مرا موت کا فرشتہ

Marfat.com

اس کو جنت کی خوش خبری دے گا۔ (خاک کربلا از صاحبزادہ سید افتخار الحسن رضوی)

میرے بھائیو! آپ کو جہاں کہیں بھی سید مل جائے اس کے جوتے سیدھے کرنا شروع کر دو اگر بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرو اس کو دوائی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو اس کی عزت کرو احترام کرو۔

صرف ایک سیدزادے کی عزت سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی بن گئے۔ سیدزادے کی اس لئے عزت ضروری ہے کہ یہ سرکار کے خاندان سے ہوتے ہیں ان کی عزت اور مدد سے سرکار ہم سے خوش ہونگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے تو اللہ کی ذات راضی ہو گئی تو سب جہان راضی ہو گیا آئیں مزید مثال کے طور خاندان سادات کی خدمت کا انعام اور اس صلہ کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں۔

سمرقند میں ایک بیوہ سیدزادی رہتی تھی اس کے چند بچے تھے حالات سے مجبور ہو کر اپنے بھوکے بچوں کو ساتھ لے کر ایک مالدار مسلمان شخص کے پاس پہنچی اور اس سے سوال کیا کہ میں سیدزادی ہوں میرے بچے بھوکے ہیں ان کو کھانا کھلاؤ وہ مالدار مسلمان شخص دولت کے نشے میں چور اور برائے نام مسلمان تھا کہنے لگا اگر تم واقعی سید زادی ہو تو کوئی دلیل پیش کرو سیدزادی بولی میں ایک غریب بیوہ ہوں زبان پر اعتبار کرو سیدزادی ہوں اور دلیل کیا پیش کروں وہ بولا میں زبانی جمع خرچ کا قائل نہیں ہوں اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو ورنہ جاؤ وہ سیدزادی دل برداشتہ ہو کر اپنے بچوں کو لے کر رنجیدہ ہو کر واپس چلی گئی پھر ہمت کر کے وہ ایک مجوسی رئیس کے پاس پہنچی اور اپنا قصہ بیان کیا وہ مجوسی بولا محترمہ! اگرچہ میں مسلمان نہیں ہوں مگر تمہارے خاندانِ سادات کی تعظیم و قدر کرتا ہوں یہ کہا اور اسے اپنے ہاں ٹھہرا کر اسے اور اس کے بچوں کو کھانا کھلایا اور ان کی بڑی خدمت کی رات ہوئی تو وہ نادان مسلمان رئیس نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بڑے نورانی محل کے

Marfat.com

پاس کھڑے تھے رئیس نے عرض کیا!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نورانی محل کس کے لئے ہے؟ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" مسلمان کے لیے وہ بولا حضور میں بھی تو مسلمان ہوں مجھے عطا فرمائیں حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو مسلمان ہے تو اپنے اسلام کی کوئی دلیل پیش کر یہ سن کر رئیس گھبرایا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا میری دُکھیاری بیٹی حالات سے مجبور ہو کر تیرے پاس آئی تھی تو تو اس سے سادات کی دلیل طلب کرے اور خود دلیل پیش کیے بغیر ایک محل میں چلا جائے ناممکن ہے یہ سن کر اس کی آنکھ کھل گئی اور بڑا رویا پھر اس سیدزادی کی تلاش میں نکلا تو اسے پتہ چلا کہ وہ فلاں مجوسی کے گھر میں قیام پذیر ہے چنانچہ وہ اس مجوسی کے پاس پہنچا اور کہا کہ ایک ہزار روپے لے لو اور سیدزادی میرے سپرد کر دو مجوسی بولا کیا میں وہ نورانی محل ایک ہزار روپے میں بیچ دوں ناممکن ہے سن لو سرکار رسالت، مالک جنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہیں خواب میں آ کر اس محل سے دور کر گئے وہ میرے خواب میں تشریف لا کر اور کلمہ پڑھا کر مجھے اس محل میں داخل فرما گئے ہیں الحمد اللہ اب میں بیوی بچوں سمیت مسلمان ہو گیا ہوں اور مجھے سرکار خوشخبری دے گئے ہیں کہ تو اہل وعیال سمیت جنتی ہے۔ (نزہتہ المجالس، آداب سنت ص ۲۳)

معزز قارئین! آپ نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے کے لیئے سیدزادی کی خدمت کا واقعہ پڑھا جہاں بھی سید مل جائے اس کی خدمت اور عزت واحترام کریں کیونکہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے نسبت رکھتا ہے تاکہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور پر حاضری کی تمنا رکھنا

آقا دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر حاضری دینے سے عشق حقیقی حاصل ہوتا ہے

Marfat.com

جب کوئی عاشق سُنہری جالیوں کے سامنے اپنے عشق کا اظہار کرتا ہے، نعت پڑھتا ہے درود شریف پڑھتا ہے تو یہ لمحہ اس کی زندگی کا عظیم لمحہ ہوتا ہے اور یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے اس عشق کی نعمت کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی تحریر کر سکتا ہے گنبد خضری کے سایہ میں عاشق دعا کرتا ہے کہ میری ساری زندگی یہاں ہی گُزرے اسے نہ ماں یاد آتی ہے نہ اولاد، نہ دنیا کا کوئی تعلق صرف ایک تعلق رہ جاتا ہے وہ عشق مصطفےٰ ﷺ کا تعلق ہے محبت رسول ﷺ کا تعلق ہے تمام عاشقانِ رسول کی ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ جان نکلے تو سرکار کے روضے کے سامنے نکلے موت آئے تو سرکار مدینہ کا جلوہ سامنے ہو۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو مجھے ہر ایک کا درود سنایا جائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوگا اور میری اُمت مشرق اور مغرب میں ہوگی فرمایا!

اے ابوامامہ (رضی اللہ عنہ) اللہ ساری دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں جمع کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور اُن کی آواز سنوں گا اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(درۃ الناصحین ص ۲۲۵، آب کوثر ص ۸۷)

یہاں پر عاشق رسول کو بتایا گیا ہے کہ اللہ اپنی ساری مخلوق کو روضہ انور کے سامنے رکھ دے گا اور حضور پاک ﷺ ساری مخلوق کو دیکھ رہے ہیں اور ان کو سن رہے ہیں اے عاشق تیرے گناہ، تیری خطائیں، تیرے عمل تیری نیکیاں سرکار دیکھ رہے ہیں اب تجھ پر منحصر ہے کے تیرے دنیا کے اعمال کی وجہ سے سرکار خوش ہونگے یا ناراض تو اپنے

Marfat.com

آقا کو خوش کر رہا ہے یا ناراض کر رہا ہے اس پر غور کرو صبح شام غور کرو یہ تمہارے لیئے لمحہ فکریہ ہے اس کتاب کا مقصد نہ صرف عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آگاہ کرنا ہے بلکہ اس کا مقصد عاشق رسول بنانا ہے زندگیوں میں عشق حقیقی کا اثر ڈالنا ہے اور پڑھنے والے قاری کو اس طرح بنانا ہے کہ وہ ایسا بن جائے جیسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش ہے تو خوش قسمت ہوگا جب قبر میں سرکار سے ملاقات ہو اور فرشتے کہیں اس عظیم ہستی کے بارے میں تم دنیا میں کیا کہتے تھے؟ تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عشق کی وجہ سے اگر سرکار فرمائیں کہ یہ تو میرا عاشق ہے یہ تو دنیا میں مجھ سے زیادہ محبت کرنے والا ہے تو تو کتنا خوش نصیب ہوگا۔ گنبدِ خضریٰ کی زیارت سے اتنا عشق پیدا ہوتا ہے جتنا کسی عاشق کی ضرورت ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرے روضے کے سامنے درود وسلام پڑھتا ہے وہ میں خود سنتا ہوں۔

مرنا نصیب ہو جو دیار حبیب میں
یہ عاشق کے واسطے جینے کی بات ہے

اے عاشق رسول تیرا کیا عظیم مقام ہوگا کہ تو روضہ انور کے سامنے درود پڑھ رہا ہے اور حبیب خدا تیرا درود سن رہے ہیں اور تجھے دیکھ رہے ہیں ایک ایسا منظر ہے جو محشر میں میزان اور پل صراط پر تیرے کام آئے گا۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہے وہ دنیا تمہی ہو

(مولانا ظفر علی خان)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل

معزز قارئین ! میرے آقا کی سنت پر عمل کرنا، سنت کا احترام کرنا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے جتنا سنت پر عمل کرو گے اتنا ہی

Marfat.com

ایمان روشن ہوگا اور سرکار کی سنت کا احترام کرنا بھی ایک عاشق رسول کے لئے اتنا لازم ہے جتنا اس کے عشق رسول کا دعوی کرنا ہے۔

آئیں سرکار کی سنتوں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ آداب سنت کیا ہیں ؟اور سرکار کی سنت کیا ہے؟ حضور پاک ﷺ نے اپنی سنتوں پر عمل کرنے اور اس سنت کے ذریعے ایک اچھے انسان کو بہترین اور کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اپنے امتیوں کو حکم جاری کیا ہے آپ اس کتاب میں سرکار کی سنتوں کے بارے میں بھی آگاہ ہوں گے اور سنتوں پر عمل کر کے ایک سچے اور سُچے عاشق رسول ﷺ بھی بن سکیں گے

1۔السلام علیکم! کے بارے میں مکمل عمل کرنا سلام کا جواب دینا وغیرہ

2۔مصافحہ کرنا اور مصافحہ کا صحیح طریقہ کہ کس سے مصافحہ کرنا جائز اور کس سے ناجائز

3۔حجر اسود کا بوسہ لینا۔ 4۔سنت سمجھ کر اپنے والدین کی دست بوسی کرنا۔

5۔حضور پاک ﷺ کی سنت کے مطابق گفتگو کرنا اور کسی مسلمان کو تکلیف نہ دینا۔

6۔فضول اور بے ہودہ بات چیت سے بچنا

(ایک چُپ سو سُکھ)وغیرہ۔ 7۔کھانے کے آداب سنت طریقے سے ادا کرنا۔

8۔ہاتھ دھو کر اور بسم اللہ سے کھانے کا آغاز کرنا۔

9 ۔سنت طریقے سے پانی پینا، پانی آجائے تو دیکھ کر پینا، بیٹھ کر پینا کہ یہ سرکار کی سنت ہے۔

10۔نماز میں سنتیں نوافل سے عشق مصطفیٰ پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

مہمان نوازی سرکار کی سنت سمجھ کر کرنا:

مہمان نوازی کیا ہے؟ آئیں سرکار مدینہ ﷺ سے ہم سیکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور بولا حضور میں بھوک سے بے تاب ہوں۔ آپ نے پیغام بھجوایا کہ کھانے کے لیے جو کچھ موجود ہو بھیج دیں۔ جواب آیا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا یہاں تو پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ کی دوسری زوجہ محترمہ کو پیغام بھیجا وہاں سے بھی جواب آیا یہاں تک کہ آپ نے ایک ایک کر کے سب ازوج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا اور سب کے ہاں سے اسی طرح کا جواب آیا اب آپ ﷺ اپنے صحابیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آج رات اس مہمان کو کون قبول کرتا ہے۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں قبول کرتا ہوں۔ انصاری مہمان کو اپنے گھر لے گئے اور گھر جا کر بیوی کو بتایا میرے ساتھ یہ رسول اللہ کے مہمان ہیں۔ ان کی خاطر داری کرو بیوی نے کہا میرے پاس تو صرف بچوں کے لئے کھانا ہے صحابی نے کہا! بچوں کو کسی طرح بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کے سامنے کھانا رکھو تو کسی بہانے سے چراغ بُجھا دینا۔ اور کھانے پر مہمان کے ساتھ بیٹھ جانا تا کہ یہ محسوس ہو کہ ہم بھی کھانے میں شریک ہیں اس طرح مہمان نے تو پیٹ بھر کر کھایا اور گھر والوں نے ساری رات فاقے سے گزاری۔ جب یہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا تم دونوں نے رات اپنے مہمان کے ساتھ جو حُسنِ سلوک کیا وہ خُدا کو بہت ہی پسند آیا۔

(بخاری و مسلم، آداب سنت ص ۱۸۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں کھانا کھلایا جائے بھلائی اسکی طرف کوہان کی طرح جانے والی چھتری سے زیادہ

Marfat.com

تیزی کے ساتھ دوڑتی ہے۔(ابن ماجہ، آداب سنت)

معزز قارئین! مہمان نوازی اس لیے کریں کہ سرکار کا حکم ہے اور سنت رسول ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر مہمان کی تلاش میں تقریباً تین میل تک سفر کرتے تھے اور حضرت ابراھیم علیہ السلام مہمان کا اکثر کھانے پر انتظار کرتے رہتے تھے۔اسی طرح سرکار کی سنت کے مطابق سونا۔سرکار کی سنت کے مطابق لباس پہننا۔ سرکار کی سنت کے مطابق داڑھی رکھنا۔سنت کے مطابق حجامت کروانا سنت کے مطابق خوشبو وسُرمہ لگانا۔سنت کے مطابق چھینک پر الحمد للہ کہنا۔سنت کے مطابق بیٹھنا۔سنت کے مطابق چلنا پھرنا۔سنت کے مطابق کسی کے گھر جانے کی اجازت حاصل کرنا۔سُنت کے مطابق جوتا پہننا۔سُنت کے مطابق نکاح کرنا اور اس پر قائم رہنا۔سُنت کے مطابق دعوت ولیمہ کرنا۔سُنت کے مطابق عقیقہ کرنا۔سُنت کے مطابق احکام ختنہ پر عمل کرنا۔سنت کے مطابق اسلامی نام رکھنا۔سُنت کے مطابق خوشی کا اظہار کرنا، خوشی منانا۔سُنت کے مطابق آداب تبسم ادا کرنا۔سنت کے مطابق آداب طہارت کرنا۔سنت کے مطابق مسواک کرنا۔سنت کے مطابق نماز ادا کرنا۔ سنت کے مطابق آداب مسجد جمعہ ادا کرنا۔سنت کے مطابق قرآن پاک کی تلاوت کرنا ۔سنت کے مطابق دُعا کرنا۔سنت کے مطابق روزہ رکھنا۔سنت کے مطابق عیادت مریض کرنا۔آداب جنازہ ادا کرنا۔آداب قبرستان کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام سرکار کی سنتیں ہیں۔مزید اس کی تفصیل آپ نے پڑھنی ہو تو'' آداب سنت'' عالم فقری کی کتاب پڑھ سکتے ہیں۔ان مبارک سنتوں پر عمل کرنے سے آپ کے دل میں انشاء اللہ تعالیٰ عشقِ مصطفٰے ﷺ پیدا ہو جائے گا۔جس سے آپ کی دنیا اور آخرت روشن ہو جائے گی اور آپ عشق رسول ﷺ کی چلتی پھرتی تصویر نظر آئیں گے۔ایک اور حدیث مبارک کا بھی مطالعہ فرمالیں۔

Marfat.com

سنت کا تارک

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی زیارت نہیں کر سکے گا

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنتِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو روز قیامت کو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ 1 اپنے والدین کا نافرمان ۔ 2 میری سنت کا تارک۔ 3 جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ سرکار کی سنت کا تارک ہونے سے پوری اُمت کو بچائے (آمین)

(القول البدیع ۱۵۱، آب کوثر ص ۹۱)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات سے محبت

حدیث شریف کے مطالعہ یاد کرنے اور حدیث کا عوام الناس کو درس دینے، حدیث شریف کی اہمیت اور فضیلت بیان کرنے سے نہ صرف دین کی خدمت ہوتی ہے بلکہ مسلمان عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیراب ہوتا ہے عاشق رسول سرکار کے ارشادات کی پوری کائنات میں تعمیل کروانے کے جذبے سے دن رات کام کرتے ہیں کہ میرے آقا جس مشن کے لیے دنیا میں تشریف لائے وہ سرکار کے بعد میں آنے والے زمانے میں بھی جاری وساری رہنا چاہیے خدمت اِسلام کا کام جاری رہے تا کہ سرکار عاشق رسول کی خدمت دیکھ کر اس سے راضی رہیں۔ سرکار کی حدیث مبارکہ سے محبت ہی عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیث مبارکہ سے کتنی محبت ہوتی ہے اس کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش خدمت ہے۔

حضرت حافظ نیشاپوری نے مشہور صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک رقت انگیز ایمان افروز واقعہ بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضور

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث انہوں نے سُنی تھی اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس حدیث کے سُننے والوں میں مشہور صحابی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا۔ مصر وشام اور روم وایران ہر ملک پر اسلامی اقتدار کا پرچم لہرانے لگا تو بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ پاک سے مفتوح ممالک میں منتقل ہو گئے اور انہی لوگوں میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو مصر گئے اور وہاں سکونت پذیر ہو گئے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو کسی طرح سے یہ معلوم ہوا جو حدیث میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے اس کے سُننے والوں میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ تو صرف اس بات کا جذبہ اشتیاق کشاں کشاں انہیں مدینے سے مصر لے گیا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اس بات کی تصدیق کریں گے وہ یہ کہہ سکیں کہ اس حدیث کا میں بھی ایک راوی ہوں دوسرے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں ان کے اس والہانہ سفر کا حال بھی بڑا ہی رقت انگیز اور روح پرور ہے فرماتے ہیں کہ جذبہ شوق کی ترنگ میں کہساروں، وادیوں اور دریاؤں کو عبور کرتے ہوئے وہ مصر پہنچے۔ دشوار گزار لیکن دراصل شوق کی بے خودی میں نہ بڑھاپے کا اضمحلال محسوس ہوا اور نہ راستے کی دشواریاں حائل ہوئیں۔ شب وروز چلتے رہے مہینوں کی مسافت طے کر کے مصر پہنچے تو سیدھے مصر کے گورنر حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ پر نزول فرمایا امیر مصر نے مراسم ملاقات کے بعد فرمایا ''ماجاء بک یا ابا ایوب'' اے ابوایوب کس غرض سے تشریف لائے ہو؟ جواب میں ارشاد فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے ایک حدیث سُنی اور اتفاق کی بات ہے کی اس حدیث کے سننے والوں میں میرے اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے سوا اب کوئی اس دنیا میں موجود نہیں میرے ساتھ ایک ایسا آدمی لگا دو جو مجھے اس کے گھر تک پہنچا دے یعنی مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس میں

Marfat.com

اس لیئے نہیں آیا ہوں کہ تم سے ملنا مقصود تھا بلکہ صرف اس لیے آیا ہوں کہ مجھے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام کر دو۔

ایک عاشق کی شان امتیاز ملاحظہ فرمائیں کہ گورنر کے دروازے پر گئے ہیں لیکن ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں فرمایا راوی کا بیان ہے کہ والی مصر نے ایک آدمی ان کے ساتھ کر دیا جوان کو عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ تک لے گیا معانقہ کے بعد انہوں نے بھی پہلا سوال یہ کیا

ابو ایوب آپ کا کیسے آنا ہوا؟ جواب میں فرمایا ایک حدیث میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے اور اس کا میرے اور آپ کے سوا سُننے والوں میں اب کوئی دنیا میں موجود نہیں ہے اور وہ حدیث مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے حضرت عقبہ نے جواب دیا کہ ہاں میں نے یہ حدیث نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے جو کسی کی رسوائی کی بات پر مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ کہا ہے میں نے بھی سنا ہے۔ ''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا''

(صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول باب کتاب المظالم ص ۸۹۲ حدیث ۲۲۶۷)

اتنا سُن کر حضرت ابو ایوب اپنی سواری کی طرف آئے اور سواری پر سوار ہوئے دوبارہ پھر مدینے کی طرف لوٹ آئے گویا کہ مصر کے دور دراز سفر کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ سرکار مدینہ کی سُنی ہوئی بات دوسرے کی زبانی سن لیں۔ (اللہ اکبر) یہ ہے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث مبارک سے محبت۔

(انوار الحدیث مقدمہ از علامہ ارشد قادری ص ۶۲)

امام بخاری مصنف صحیح بخاری شریف کو -/70000 ہزار سے زائد احادیث یاد تھیں

Marfat.com

۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں جن اساتذہ سے حدیث روایت کرتا ہوں ان میں اکثر کی ولادت اور تاریخ وفات اور ان کی جائے سکونت پر بھی اطلاع رکھتا ہوں نیز میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں

قرآن کی تعلیم سے عشقِ مصطفیٰ پیدا ہوتا ہے

معزز قارئین ! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے سچی محبت رکھنے والے عاشق رسول بھائیو، بہنو اور بزرگو عشق مصطفٰے ﷺ پیدا کرنے کے لیے تلاوت قرآن پاک اور قرآن کا درس دینے کی عظیم کوشش اور خدمت سے نہ صرف عشقِ مصطفٰے ﷺ پیدا ہوتا ہے بلکہ ایک مسلمان قاری قرآن کے ساتھ عاشق رسول بھی بن جاتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا حضور پاک ﷺ کا اسوہ حسنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قرآن پاک پڑھئے حقیقت یہ ہے کی اگر قرآن پاک کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو ابتدا سے لے کر آخر تک یہ نعتِ سرورِ کائنات ﷺ معلوم ہوتی ہے۔

(شانِ حبیب الرحمان فی تفسیر القرآن از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی نے شانِ حبیب الرحمان کتاب بڑے ہی عشقِ مصطفٰے ﷺ کے جذبے سے لکھی ہے اور سارے قرآن کو حقیقت میں نعتِ مصطفٰے ﷺ قرار دیا ہے اور قرآن پاک کے مطابق عظمت مصطفیٰ ﷺ بیان کی ہے آپ کی عشقِ مصطفٰے ﷺ سے لبریز ایک نعت پیش خدمت ہے۔

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا دونوں جہاں میں راج ہے ان کا
جن و ملک ہیں ان کے سپاہی رب کی بادشاہی میں ان کی شاہی
اُونچے اونچے یہاں جھکتے ہیں سارے انہی کا منہ تکتے ہیں

Marfat.com

کعبہ کی زینت ان کے دم سے طیبہ کی رونق ان کے قدم سے
کعبہ ہی کیا ہے سارے جہاں میں دھوم ہے ان کی کون و مکاں میں
باغِ خلیل کا ہے وہ گلِ زیبا کشتِ صفی کا نخل تمنا رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دان کرو دریا ہے بھاری در پے کھڑے ہیں سارے بھکاری
در پر حاضر اپنے پرائے آپ کے دم سے آس لگائے
ہم تو پرانے کمیں ہیں تیرے در کے نام لکھے ہیں مادر پدر کے
چشم کرم للہ اِدھر ہو سالک خستہ پر بھی نظر ہو

تاجدار مدینہ تو بسا اوقات ساری رات قرآن کی تلاوت کرتے رہتے تھے آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی اتنی تلاوت کرتے اور اپنے رب کو اتنا یاد کرتے تھے کہ اللہ کی ذات سورہ مزمل میں فرماتی ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ ① قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ ② نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ ③

جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو۔ (سورۂ مزمل: ۱، ۲، ۳) (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان سیرت طیبہ بیان کرنا

تمام علمائے کرام، مفسرین، محدث متفق ہیں کہ سرکارِ مدینہ کی محفل میلاد، محفل نعت، دینی پروگراموں، اللہ کی مخلوق کے سامنے شانِ عظمت بیان کرنے، سیرت طیبہ بیان کرنے سے نہ صرف عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لذت حاصل ہوتی ہے بلکہ سننے والے بھی پکے اور سچے مسلمان بن سکتے ہیں۔

Marfat.com

خدا کی حمد کرے اور ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے
ان کا مبارک نام بھی بے چین دل کا چین ہے
جو مریض لادوا ہو اس کی دوا یہی تو ہیں

سرکار کی شان تو اللہ نے بیان کردی ہے "ورفعنا لک ذکرک" (ہم نے آپ کیلئے آپ کا ذکر بلند کردیا ہے) کیوں نہ ہو شان ایسی سیّد الانبیاء، امام الانبیاء حبیب خدا سیرت ایسی کہ پورا قرآن ہے خلقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی انسان کی شان میرے آقا جیسی نہیں اور نہ سیرت سرکار کی سیرت جیسی ہوسکتی ہے لہذا عاشق جتنی زیادہ شان وعظمت بیان کریں اور سیرت طیبہ بیان کریں گے، پڑھیں گے اتنی ہی زیادہ سرکار سے محبت ہوگی اور اتنا ہی زیادہ عشق پیدا ہوگا۔ آج یورپ اور ایشیا میں سینکڑوں غیر مسلم سرکار کی حیات طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو رہے ہیں عاشق رسول بن رہے ہیں کیونکہ آپ کی مثل کوئی نہیں ہوسکتا جبرائیل علیہ السلام فرمارہے ہیں "میں نے زمین دیکھی مشرق و مغرب دیکھے لیکن آپ کی مثل میں نے کوئی نہیں دیکھا"

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تڑپ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت، روضہ انور کی زیارت کے شوق اور تڑپ سے ایسا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوتا ہے کہ میرا قلم اس عشق کا مکمل منظر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ صبح وشام وہجر میں آنسو بہانے اور زیارت کے انتظار میں میں صبح وشام کی امید سے عشق مصطفےٰ پیدا ہوتا ہے ایک عاشق رسول کو سرکار کی زیارت مدینہ پاک میں ہوئی اور اس کی ساری زندگی بقایا اس اُمید میں گزر گئی کہ دوبارہ پھر زیارت ہوگی آج عاشق حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی ایک جھلک کے لئے ترس رہے ہیں میری

Marfat.com

دعا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے تمام عاشقانِ رسول کو اللہ اپنے حبیب کی زیارت سے نوازے (امین)

سرکار ﷺ کے حُسن مبارک کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

تن مہینے خلقت رجی ویکھ یوسف کنعانی
جناں محمد عربی ڈٹھا رجھے دوہیں جہانی

کسی نے کیا خوب کہا ہے

رُخ مصطفےٰ ﷺ وہ آئینہ ہے کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

عاشق رسول کے لبوں پر یہ سنگیت ہے:

ادھر بھی کوئی ابر رحمت کا چھینٹا
ادھر بھی نظر بے سہاروں کے والی
نگاہوں میں ہے تیری بخشش کا عالم
کھڑے ہیں تیرے در پہ تیرے سوالی
ہمیں پھر عطا ہو جلال ابو ذر رضی اللہ عنہ
ہمیں پھر عنایت ہو شان بلالی
دیکھتے رہیں تیرے گنبد کے جلوے
سلامت رہے تیرے روزے کی جالی

(حافظ مظہر الدین)

Marfat.com

باب سوئم

جس عظیم ہستی سے عشق کیا جا رہا ہے؟

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ

اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درودِ ہزارہ

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کو کثرت سے پڑھنے والا ایک آدمی دیکھا وہ سپین کا لوہار تھا جب میں نے اُن سے ملاقات کی اور دعا کے لیے درخواست کی تو مجھ کو عجیب وغریب فائدہ ہوا۔

Marfat.com

جس عظیم ہستی سے عشق کیا جارہا ہے؟

معزز قارئین! آج پوری دنیا اور کائنات کی ہر شے اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب سے محبت کا اظہار کررہی ہے اور ہر خاص و عام، ارفع و اعلیٰ آپ کی محبت کے قصیدے پڑھ رہا ہے اور جو لوگ تاجدار عرب وعجم محسن انسانیت کے کردار، گفتار، اسوۂ حسنہ حُسن خلق، معاشرت، عدل وانصاف عظمتِ رسول، عالمگیر پیغام انسانیت سے ناواقف ہیں۔ کردارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خبر ہیں انھیں ہم دعوت دیتے ہیں کہ آیئے اور آپ کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

چونکہ میرا کتاب لکھنے کا مقصد بین الاقوامی ہے اور اس کتاب کے ذریعے جو انشاءاللہ بعد میں کئی زبانوں میں ترجمہ کی جائے گی مصنف پوری دنیا کو عظمت رسول، پیغام رسول، عدل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احترام انسانیت، احترام قوانین انسانیت، احترام محبت اولاد خصوصاً بیٹیوں سے محبت Love of Daughters، سمجھانا ہے سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں لہٰذا آج نوجوان نسل، مسلمان بھائیوں، اساتذہ اور تحریکی اسلامی بھائیوں کے علم میں اضافے کیلئے، ان کے دعوت اسلام کے مشن کیلئے، عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتانے کیلئے مندرجہ ذیل تحریر پیش کرتا ہے تاکہ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت طیبہ، عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی واقف ہوں اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے بھی آگاہ ہوں، عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حاصل کریں اور پیغام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر بن کر اپنے دین کی بھی خدمت کریں۔

یہ عشق اس ہستی سے کیا جارہا ہے؟ یہ عشق کا اظہار کس بلند مرتبت ذات سے کیا

Marfat.com

جارہا ہے؟ آئیں میرے ساتھ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل لے کر چلیں۔ ذیل میں مختصراً دنیا عالم کو سمجھانے کیلئے پیش خدمت ہے کہ دنیا والے اس عظیم ہستی کے کردار شان اور عظمت سے واقف ہو جائیں

1- محشر میں جب تمام انسانوں کو اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ انور سے باہر تشریف لائیں گے ساتھ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہونگے نیز آپ کے ساتھ 70 ہزار فرشتے ہونگے۔

2- سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھولا جائے گا ملائکہ جنت کہے گا یہ کون آئے ہیں تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں جنت کا داروغہ کہے گا کہ مجھے بھی میرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ جب سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولنا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھولنا ہے۔

3- یہ اُس ہستی کے ساتھ عشق ہے کہ محشر کو تمام انبیاء تمام انسان اللہ کے جلال سے ڈرتے ہوں گے نفسی نفسی کا عالم کا عام ہوگا پوری کائنات سراپا فریاد ہوگی اپنا کوئی ساتھی، رہبر و راہنما ڈھونڈے گی مگر کوئی نہ ملے گا۔ ہر انسان پریشان ہوگا کہ میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا کہ بائیں ہاتھ میں اس وقت جب سب انبیاء و رسل جواب دے دیں گے کوئی کسی کا ہمدرد نہ ہوگا لیکن آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کی فریاد سنیں گے

4- تاجدار مدینہ امام الانبیاء مخلوق سے فرمائیں گے کہ آؤ میری طرف میں تمہاری شفاعت کرواؤں گا آج شفاعت کا جھنڈا میرے پاس ہے۔

5- ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو روز محشر کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا تین جگہ پر

(۱) پل صراط (۲) حوض کوثر

Marfat.com

(۳) میزان (جہاں نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی)

سبحان اللہ ایسی امتحان گاہ میں اور ایسے مشکل وقت میں ہمارے آقا ﷺ وہاں ہونگے۔ جہاں کسی امتی کو اپنے رسول ﷺ، اپنے پیغمبر ﷺ اور اپنے آقا ﷺ کی ضرورت ہے۔

(۴) حضور پاک ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل شیاطین آسمانوں پر جا کر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے اور وہاں کی خبریں اچک لیا کرتے تھے اور زمین پر آکر کاہنوں، فال نکالنے والوں، جادوگروں کو اطلاع دیتے تھے جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو شیطانوں کو آسمانوں سے آگ کے گولے پڑنے لگے اور ان کی رسائی ان کے چیلوں تک ختم ہوگئی۔

چنانچہ انہوں نے شیطان مردود کو بتایا تمام شیطانی طاقتیں انکوائری میں لگ گئی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے شیطانی طاقتوں کو شکست و ذلت کیوں سامنے آرہی ہے تمام شیطانی ٹولوں نے زمین کا دورہ کیا بالآخر حجاز مقدس کی مٹی کو سونگھا گیا تو پتہ چلا کہ امام الانبیاء محسن انسانیت کی ولادت ہوگئی ہے۔ اب شیطان کو ذلت کا قیامت تک سامنا کرنا پڑے گا اور رحمٰن کی عبادت ہوتی رہے گی۔

(ابن سعد، خصائص الکبریٰ، امام بیہقی)

یہ اس ہستی سے عشق و محبت ہے جن کی امت سب سے پہلے جنت میں جائے گی اور حضور پاک ﷺ کی امت کی شان دیکھ کر علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! یا اللہ مجھے سرکار کی امت میں شامل فرما۔

5- حضور اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہیں ایک اور نمازی نماز ادا کر رہا ہے۔ آپ ﷺ نماز میں ترتیب، خشوع و خضوع، درستگی نماز کے بارے ہدایت فرما رہے ہیں تو اس نمازی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں تو آپ کے پیچھے تھا آپ

Marfat.com

میرے آگے نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آگے اور پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

معزز قارئین! آئیں اس مطالعہ کی طرف جو حقیقی عشق و محبت عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلوں میں ٹھاٹھے مارتے ہوئے سمندر کی طرح مصروف عمل ہے یہ عشق کس عظیم ہستی سے ہے؟ یوں تو اس عظیم ہستی کی عظمت شان تمام دنیا کے درخت قلم بن جائیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں تمام فرشتوں اور انسانوں کے ہاتھ شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنا شروع کر دیں تو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک باب بھی مکمل نہیں کر سکتے کیوں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا!

''وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ'' ہم نے آپ کا ذکر آپ کے لئے بلند کر دیا چونکہ میرا کتاب لکھنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ یہ کتاب پوری دنیا میں مشرق و مغرب میں تراجم کے ساتھ کثیر تعداد میں عاشق رسول پڑھتے رہیں اس لیے جو نو مسلم یا غیر مسلم ہیں وہ بھی عظمت و شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقف ہوں اور اس کتاب کو پڑھ کر نہ صرف عاشق رسول بن جائیں بلکہ پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر بن جائیں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر بن جائیں اور میرے پیر و مُرشد سخی سلطان فیاض الحسن سروری قادری کے الفاظ کے مطابق گلدستہ نعت بن جائیں خوشبو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جائیں یہ کس عظیم ہستی سے عشق ہے آئیں مطالعہ فرمائیں

کہ علامہ اقبال گلی گلی صحرا صحرا میں پکار رہا ہے۔۔۔

وہ دانائے سُبل ختم رسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم ہستی کے بارے میں فرماتے ہیں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

Marfat.com

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور عاشق رسول احمد رضا خاں فرماتے ہیں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

اللہ نے اس عظیم ہستی کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا
غالب جیسے عظیم شاعر کو بھی کہنا پڑا

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشیتم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

غالب تو حضور کی نعت اللہ کے لئے ہی رہنے دے کیونکہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبے کو اللہ ہی جانتا ہے

اسی ہستی کے بارے میں ہر عاشق کی خواہش ہے کہ

مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض ہے نشان سے

جس ہستی سے عشق ہو رہا ہے اس کو کائنات کی سب مخلوق سے پہلے پیدا کیا گیا ہے

حضرت جابر سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ نے ارشاد فرمایا ''اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا۔''

کنت نبینا و ادم بین الروح و الجسد (حدیث)

یعنی میں نبی تھا اور آدم ابھی درمیان روح اور جسد کے تھے۔

اس ہستی سے عشق ہے جو زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ۶۰۰۰ ہزار سات سو پچاس اور حضرت نوح علیہ السلام سے چار ہزار اکانوے برس اور حضرت ابراہیم علیہ

Marfat.com

السلام سے تین ہزار ستر برس اور واقعہ اصحاب فیل سے ۵۵ روز بعد بارہ ربیع الاول پیر کے دن صبح صادق کے وقت اس دنیا میں تشریف لائے۔

(نور سے ظہور تک از علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

یہ اس ہستی سے عشق ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوب سیرت ہے، اس ہستی سے عشق ہے جو سید الانبیاء ہیں، جو دیکھتے ہی دیکھتے بیت المقدس آئے وہاں آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء اور رسول صفیں باندھے انتظار کر رہے تھے مصلیٰ خالی تھا نبیوں کے سردار مصلے پر جلوہ افروز ہوئے جبریل نے مقام صخرہ پر اذان کہی۔ سبحان اللہ جس نماز کا موذن فرشتوں کا سردار، امام تمام رسولوں کا سردار ہو، مقتدی حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور انبیاء و رُسل ہوں اس نماز کی شان کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔ (مولانا محمد شریف نوری، بارہ تقریریں ص ۲۱۰)

یہ اس ہستی سے محبت ہے جو رحمۃ للعالمین ہیں کہ کوڑا پھینکنے والی عورت کی بھی عیادت کیلئے اس کے گھر جاتے ہیں انسان تو انسان جانور اور پرندے سرکار سے اپنے ہونے والے مالکوں کی طرف سے ظلم پر مدد طلب کرتے ہیں۔

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ وادی طائف کے لوگ سرکار پر اتنے پتھر برساتے ہیں کہ پاؤں مبارک تک لہولہان ہوگئے خدمت میں عرض کی گئی آپ ان کے لیے بددُعا کریں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں دنیا والوں کے لیے رحمت بن کر آیا ہوں۔

یہ اس ہستی سے عشق ہے جس نے کبھی تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہ کھایا پیوند لگے کپڑوں سے گزارا کیا جبکہ دونوں جہاں کے خزانے کی کنجیاں آپ کے پاس ہیں

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں

Marfat.com

رکھ دی گئیں (بخاری، مسلم، مشکوۃ شریف، انوار الحدیث ص ۳۵۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ کچھ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ عطا ہوا تھا رُعب سے میری مدد فرمائی گئی اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں دی گئیں۔ (انوار الحدیث ۳۵۴، بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

یہ اس ہستی سے عشق ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہونگا اور میں سب سے پہلے قبر سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میرے ہی شفاعت قبول ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف)

یہ اس ہستی سے عشق ہے کہ جن کی قوت سماعت اتنی ہے کہ پوری کائنات میں جو بھی آپ پر درود و سلام پڑھتا ہے سرکار سماعت فرماتے ہیں آپ کے چچا نے فرمایا میں نے آپ کو پنگھوڑے میں چاند سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ جدھر ہاتھ اٹھاتے چاند اُدھر ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا چچا میں اس سے بھی عجیب بات بتاتا ہوں میں اپنی ماں کے بطن اطہر میں لوحِ محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سن لیتا تھا قوت چشمِ مبارک اتنی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تو مجھے نہیں دیکھ سکتا لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات بہت ہی قریب سے اللہ کی زیارت کی، قوت بصیرت اتنی کہ خواجہ اویس رضی اللہ عنہ کو مدینہ پاک میں سے دیکھ رہے ہیں قوت بصیرت اتنی کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو قبر مبارک میں عبادت کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں قوت بصیرت اتنی کہ آسمان سے زمین پر اور زمین سے آسمان کی طرف کے واقعات اپنی چشم مبارک سے دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر و حلم

یہ اس ہستی سے عشق ہے جس کے غزوہ اُحد میں شوال تین ہجری میں دانت شہید کر دیئے گے سر اور پیشانی مبارک بھی زخمی ہوئی۔

زخمی حالت میں بھی اس ہستی کی یہ دعا تھی ''خدایا میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ وہ میری شان کو نہیں جانتے'' (بخاری شریف)

یہ اس ہستی سے محبت جس کو زہر آلود گوشت بھون کر ایک یہودی کی زوجہ زینب بنت حارث نے کھلا دیا باوجود اعتراف کے سرکار نے اس یہودیہ کو معاف فرما دیا یہ اس ہستی سے عشق ہے کہ جس سے صحابہ کرام اپنے والدین کے لیے بھی دعا کروایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں مشرکہ تھی جب انہوں نے سرکار کی شان میں مجھے ناپسندیدہ جملے کہے میں نے سرکار سے ماں کے ایمان لانے کی دُعا کروائی سرکار نے فرمایا! خدایا ابوھریرہ کی والدہ کو ہدایت دے چنانچہ میری ماں فوراً ایمان لے آئی ۔ (صحیح بخاری شریف)

آپ کے دست مبارک کے معجزات یہ ہیں پانی میں ہاتھ ڈالتے ہیں تو پانی کے چشمے بہہ نکلتے ہیں چھڑی ہاتھ میں رکھتے ہیں تو بوقت ضرورت تلوار بن جاتی ہے رات کو چھڑی ٹیوب لائٹ کی طرح روشن ہو جاتی ہے۔

عشق اس ہستی سے ہے کہ مسجد غمامہ میں لوگ حاضر ہیں سرکار بارش نہیں ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک اپنے رب کی بارگاہ میں اٹھاتے ہیں بارش اتنی برستی ہے کہ اگلے جمعہ کو صحابہ کرام پھر آتے ہیں سرکار ہمارے گھروں کو بارش نے کافی نقصان پہنچا دیا ہے آپ ہاتھ اٹھاتے ہیں بارش بند ہو جاتی ہے غزوہ احد میں مٹی پھینکتے ہیں تو اللہ کی

Marfat.com

ذات فرماتی ہے وہ کنکریاں آپ نے نہیں پھینکیں ہم نے پھینکیں ہیں وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے
(سورۃ الفتح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کبھی کستوری یا عنبر ایسا نہیں دیکھا جو حضور پاک ﷺ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو۔
(صحیح بخاری شریف)

سورج کو ہاتھ کا اشارہ کیا جاتا ہے کہ واپس آجا سورج واپس آجاتا ہے چاند کو اشارہ کریں کہ دو ٹکرے ہو جائے اس کا ایک ٹکڑا ایک پہاڑ پر اور دوسرا دوسرے پہاڑ پر آجاتا ہے جب مکہ فتح ہوا تو حضور پاک ﷺ بیت اللہ میں تشریف لے گئے وہاں کافروں نے ۳۶۰ بت اس طرح نصب کیے ہوئے تھے انہیں اکھاڑنا مشکل تھا حضور پاک ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی چھڑی جس بت پر لگا دیتے اور فرماتے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (حق آگیا باطل مٹ گیا) وہ بت اُوندھے منہ گر جاتا تھا۔
(سیرت ابن ہشام ص ۶۹، "حبیب کمال و جمال" از مولانا منور حسین عثمانی)

اس ہستی سے عشق ہے جو معانقہ فرماتے ہاتھ پہلے نہ چھوڑتے اس ہستی سے عشق ہے جو اپنے عاشقوں کی آنکھوں پر پیچھے سے آکر دست شفقت رکھ دیتے اس ہستی سے عشق ہے جو دنیا میں آئے تو دست رحمت امت کے لئے پھیلایا دنیا سے وصال فرمایا تو دست شفقت اپنے رب کے آگے امت کے لیے پھیلایا یہ وہ دست شفقت ہے جو روز محشر اپنی امت کو حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے گا اور اس دست مبارک سے اگر کسی کا ہاتھ مس کر گیا تو وہ ہاتھ کبھی جہنم میں نہیں جائے گا یہ اس ہستی سے عشق ہے جب آسمان پر آندھی یا بادل ہوتے ہیں تو رسول اللہ کے چہرے پر غم کے آثار ہو

Marfat.com

تے اور آپ کبھی آگے بڑھتے ہیں اور کبھی پیچھے ہٹتے ہیں جب بارش ہو جاتی ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں اور فکر ختم ہو جاتی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا تو فرمایا میں اس سے ڈرتا ہوں مبادا کہ یہ ہلاک شدہ قوموں کی طرح عذاب نہ ہو جو میری قوم پر مسلط کیا گیا ہو (صحیح مسلم شریف)

یہ اس نبی سے محبت ہے جس نے بیٹی کے سامنے کالی کملی بچھادی کہ بیٹی کو بیٹی کا مقام دیا حقوق نسواں کی پاسداری کا آغاز سرکار دو عالم ﷺ سے ہی ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے اچھا ہے۔ (ترمذی شریف)

معزز قارئین! ہم اس نبی ﷺ سے عشق کرتے ہیں جو اپنی اُمت پر بڑے مہربان اور شفقت والے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پارہ ۱۱ آیت نمبر ۱۲۸)

''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان''۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

معزز عاشقان رسول! اس آیت مبارک سے ثابت ہوا کہ تاجدار مدینہ ﷺ کو اپنی امت کا مشقت میں پڑنا اور ان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچنے پر آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب کوئی امتی نیکی کرتا ہے سرکار دو عالم ﷺ روضہ انور میں خوش ہوتے ہیں اور جب کوئی امتی بُرے کام کرتا ہے تو سرکار تاجدار مدینہ روضہ انور میں پریشان

Marfat.com

ہوتے ہیں۔

عاشق رسول اور محبت کا دعویٰ کرنے والے ایماندار اور مسلمان بھائی اب تم پر منحصر ہے۔ کہ تو مدینہ پاک میں اور گنبد خضراء کے مکیں کو خوش رکھتا ہے کہ تکلیف دیتا ہے تیری زندگی کے معاملات تاجدار مدینہ کو خوش کرنے والے ہیں یا آقا ﷺ کو ناراض کرنے والے یہ اب سوچنے اور اس پر عمل کرنے کا وقت ہے اور یہ تمہارے عمل پر منحصر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے یوں دعا فرمائی

اَللّٰھُمَّ مَن وَلِیَ مِنْ اَمْرِاُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقّٰی عَلَیْھِمْ فَاشْقَ عَلَیْہِ وَمن وَلی مِن اَمرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فرَفَقَ بِھِمْ مَارض بِہٖ

خدایا جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی بنایا جائے پس وہ ان کو مشقت میں ڈالے تو اس والی کو مشقت میں ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی بنایا جائے وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو اس والی کے ساتھ نرمی کر۔

اللہ تعالیٰ سورۂ توبہ میں فرماتا ہے

مَا کَانَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَنْ نَّفْسِہٖ ط

(پارہ ۹ سورۂ توبہ آیت نمبر ۱۲۰)

''مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ اُن کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں''

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

تاجدار مدینہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ خدایا

Marfat.com

میری اُمت، میری اُمت اور رو پڑے

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے رونے کا سبب دریافت کرو۔ جبرائیل علیہ السلام محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض گزار ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ ان سے کہہ دو کہ ہم آپ کی امت کے بارے میں راضی کریں گے اور غمگین نہ کریں گے۔
(۳۸ صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض، باب الفلوۃ عن من ترک الدنیا)

سرکار عید الاضحیٰ کے وقت دو جانوروں کی قربانی فرماتے تھے ایک اپنی طرف سے ایک اُس امتی کی طرف جو اس کی اسطاعت نہ رکھتا ہو۔ ایک امتی سرکار کی بارگاہ میں بطور چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ زرد ہو گیا۔ آنسو جاری ہو گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کیفیت دیکھ کر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو رنج ہوا ہے اگر ایسا تھا تو آپ ایسا حکم نہ فرماتے۔ فرمایا ''وہ بدترین امیر ہے جو حد کو جاری نہ کرے۔ تم اپنے بھائی کو میرے پاس لائے اور ایک امتی کا ہاتھ تمہارے سامنے کاٹا جا رہا ہے اس پر مجھے کیوں نہ غم ہو''۔

فرشتے دوزخی کو جنت میں لے جائیں گے

برادران اسلام! ایسا ہی اُمت پر شفقت کا ایک واقعہ مفتی محمد امین نے اپنی کتاب آب کوثر صفحہ ۲۳۷ پر تحریر کیا ہے کہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ فرشتے میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید

Marfat.com

الانبیاء والمرسلین ﷺ کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ ﷺ ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کے حکم کی عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الٰہی سے حکم ملتا ہے یہ سن کر نبی کریم ﷺ اپنی ریش مبارک (داڑھی مبارک) پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب کریم کیا تیرا میرے ساتھ وعدہ نہیں ہے کہ مجھے میری امت کے بارے میں رسوا نہیں کرو گے۔ تو عرش الٰہی سے حکم آئیگا اے فرشتو! میرے حبیب ﷺ کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو فرشتے اس بندے کو فوراً میزان پر لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو آقا دو عالم ﷺ اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالیں گے اور بسم اللہ شریف پڑھ کر میزان پر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا اچانک ایک شور برپا ہوگا کامیاب ہو گیا کامیاب ہو گیا اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے ان کو جنت میں لے جاتے ہونگے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتوں ٹھہرو اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں تب وہ عرض کرے گا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا آپ ﷺ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑا ہوا تھا وہ میں نے آج کے دن کیلئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ (القول البدیع ۱۲۳، معارج النبوۃ ۳۰۳)

Marfat.com

سبحان اللہ کتنی شفقت ہے اپنے اُمتی پر کہ ان کا بھیجا ہوا درود پاک تاجدار مدینہ محفوظ کئے ہوئے ہیں تا کہ امتی کو جب بھی کوئی مشکل آئے تو یہ درود پاک اس کے کام آ جائے اس کی مصیبت دور ہو جائے۔

وہ نبیوں میں رحمت کا لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا — مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا!

جو مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کو ملنا چاہیے اور جو مومن قرض دار یا (محتاج) ہو میرے پاس آئے تو میں اس کا والی اور متکفل ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب من قال فی الخطبہ بعد الثناء بعد)

حضور پاک ﷺ نے تین رات تک نماز تراویح پڑھائی چوتھی رات صحابہ کرام جمع ہوئے وہ آپ سرکار کا انتظار کرتے آپ تشریف نہ لائے۔

صبح کی نماز کے بعد سرکار نے یوں فرمایا۔

فَاِنَّهٗ لَمْ یَخْفَ عَلَی مَکَانَکُمْ عَنْهَا

پس مسجد میں جمع ہونا مجھ پر پوشیدہ نہ تھا لیکن میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز نہ آ جاؤ

(صحیح بخاری باب قول النبی یسروا ولا تعسروا)

معراج کی رات حضور پاک ﷺ کی چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا حکم ملا ہے؟

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا 50 نمازوں کا حکم ملا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی آپ کی اُمت 50 نمازیں روزانہ نہ پڑھ سکے گی آپ اپنی امت کا بوجھ ہلکا کریں چنانچہ محسن انسانیت رؤف رحیم ﷺ بار بار اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر

Marfat.com

ہوئے تا کہ 50 نمازوں میں کمی آئے بالاخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے 50 کی بجائے 5 نمازیں فرض کردیں (صحیحین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیث مبارک کے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حال اور میری امت کا حال اس شخص کی مثل ہے جس نے آگ روشن کی پھر ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹاتا تھا سو میں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچانے والا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے چھوٹتے ہو۔

(مشکوٰۃ وصحیح مسلم، باب فی اخلاقہ وشمائلہ)

قیامت کے دن لوگ بغرض شفاعت یکے بعد دیگرے انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس جائیں گے مگر وہ سب عذر پیش کریں گے آخرکار حضور سید المرسلین رحمت للعالمین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ حمد وثنا کے بعد سجدہ میں گر پڑیں گے باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ سر سجدے سے اٹھایئے جو کچھ مانگیں گے دیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اس وقت آپ یوں عرض کریں گے یارب اُمتی اُمتی، اُمتی اے پروردگار میری امت میری امت (صحیحین) عالم برزخ میں ہر روز آپ پر اُمت کے اعمال پیش ہوتے ہیں اچھے عملوں کو دیکھ کر آپ خدا کا شکر اور برے عملوں کو دیکھ کر مغفرت کی دعا کرتے ہیں (سیرت رسول عربی ﷺ)

برادران اسلام! یہ ہے محسن انسانیت کا اور ہمارے آقا ﷺ کا پیار شفقت اپنی اُمت پر آج اگر سودی کام کرنے پر، جھوٹ بولنے پر، کم تولنے پر گناہ اور فسق وفجور کرنے پر ہماری شکلیں بدل نہیں رہیں جس طرح سابقہ قوموں کی برائیوں کی وجہ سے شکلیں بدل جاتی تھیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں آقا دو عالم ﷺ موجود ہیں ہم اللہ کے حبیب ﷺ کے اُمتی ہیں اور حضور ﷺ کا دست شفقت اپنی اُمت پر ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (سورۃ الانفال ۸:۳۳)

Marfat.com

''اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو'' (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

قبول اسلام کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھم کی عبادت کی کثرت کا یہ حال تھا کہ اہل وعیال اور دوسرے دنیاوی معاملات سے یکسر بے نیازی اختیار کر لی تھی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ آئے اور بیٹے کا یہ رنگ دیکھا تو ان کو سمجھایا کہ عبادت میں اتنی شدت مناسب نہیں لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی روش پر قائم رہے بالآخر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے فرزند کی راہبانہ زندگی کا ماجرا عرض کیا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ کو بلا بھیجا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''مجھے بتایا گیا ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو''

مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تم پر تمہاری جان کا اور تمہارے اہل وعیال کا بھی حق ہے اسی طرح تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے جو ہمیشہ بلا ناغہ روزے رکھے اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں رمضان کے روزوں کے علاوہ ہر مہینے میں تین دن کے نفلی روزے رکھ لینا ہمیشہ روزے رکھنے کے حکم میں ہے اور مہینے میں ایک قرآن پاک ختم کر لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھا کرو یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار اور تہجد میں سات دنوں میں ایک قرآن ختم کر لیا کرو اس سے زیادہ نہ کرو۔ حضرت عبداللہ نے سر تسلیم خم کر دیا

Marfat.com

اور آئندہ اسی کے مطابق عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ (مُحبّان رسول ص ۱۷۱)

سبحان اللہ محسن انسانیت کے دل میں اپنی امت کیلئے کتنا درد ہے اور کتنا پیار ہے کہ نماز کا حکم بھی دے رہے ہیں آرام کا بھی حکم دے رہے ہیں مسلسل روزے رکھنے کی مشقت سے بھی بچا رہے ہیں عبادت کے اوقات کار میں اپنے گھر والوں، اپنے مہمانوں، ملاقاتیوں کیلئے وقت نکالنے کی ہدایت دی جا رہی ہے رہبانیت کو ترک کرنے کی نصیحت کی جا رہی ہے کہ دین اسلام میں اولاد، بیوی، دوست احباب،، مہمانوں کو بطور سربراہ گھر، بطور بیٹا، بطور خاوند اپنے حقوق ادا کرنے کی بھی ہدایت کی جا رہی ہے اور ایک اسلامی معاشرے میں عاشق رسول ﷺ کا کردار ادا کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ معاشرے کے اندر اسلام کی خدمت کرنا اور عشق رسول ﷺ، سنت رسول ﷺ، اتباع رسول ﷺ میں زندگی گزارنا ہی اسلام ہے خاندان کے حقوق عبادت کے ساتھ ساتھ بھی پورے کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

اے عاشقانِ رسول ﷺ سرکار دو عالم ﷺ کو امت کے ساتھ کتنی محبت ہے دل پر ہاتھ رکھ کر مطالعہ فرمائیں۔

حدیث مبارکہ ہے کہ ایک اعرابی اچانک سرکار دو عالم ﷺ کے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آواز دیتا ہے کہ ''السلامُ علیکم یا اہل بیت رسول اللہ ﷺ حکم ہو تو اندر آؤں؟''

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہرہ نے فرمایا حضور ﷺ کی طبیعت ناساز ہے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

عربی دوبارہ آواز دیتا ہے۔

سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کی طبیعت اس وقت سخت خراب ہے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ تیسری بار اس اعرابی نے پھر زور سے آواز

Marfat.com

دی سارے گھر کو آواز سنائی دی۔

سرکار دو عالم ﷺ نے یہ آواز سماعت فرمالی اور سرکار دو عالم ﷺ کی آنکھ مبارک کھل گئی۔ آپ ﷺ نے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ جگر گوشہ رسول حضرت بی بی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی! یا رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی آپ سے ملاقات چاہتا ہے اور منع کرنے کے باوجود آوازیں دے رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو فرمایا! یہ اعرابی نہیں ہے یہ عورتوں کو بیوہ اور فرزندوں کو یتیم کرنے والا فرشتہ اجل ہے۔ اسے اندر بلالو۔

حضرت عزرائیل ملک الموت فرشتہ تاجدار مدینہ کے در اقدس میں حاضر ہو جاتے ہیں شکل اعرابی کی ہے عرض کی السلام علیکم یا حبیب اللہ ﷺ رب کریم نے آپ ﷺ کو سلام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا جبرائیل کہاں ہیں؟ اعرابی نے بتایا کہ وہ آسمان پر ہیں اور آپ ﷺ کی عیادت کیلئے آنے والے فرشتوں کو تسلی دے رہے ہیں اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی حاضر خدمت ہوئے اور رب العالمین ﷺ کا سلام عرض کیا۔

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج جنت کو سجایا گیا ہے دوزخ کو بجھا دیا گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی۔

رب العالمین آپ ﷺ سے فرمارہے ہیں کچھ طلب کرنا ہو تو کیجئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا جبرائیل میری خواہش رب کریم سے عرض کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی وجہ سے میری امت کی صورت مسخ نہ کرے میرا مالک اُمت کے معاملے میں مجھے غم زدہ نہ کرے اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں۔

جبرائیل علیہ السلام تشریف لے گئے اور قبولیت کے ساتھ واپس آئے۔ پھر

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے کیا حکم ہے؟ جب تک میں اپنی اُمت کے بارے میں کوئی خوشی کی بات نہ سن لوں تجھے اجازت نہ دوں گا۔

یہ سن کر جبرائیل علیہ السلام دوبارہ رب العالمین کے ہاں گئے تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو عرض کی۔

یارسول اللہ ﷺ رب رحمٰن ورحیم سلام فرماتا ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ اگر آپ ﷺ کا کوئی امتی مرنے سے ایک برس پہلے توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔

آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تو بہت ہے۔ جبرائیل علیہ السلام پھر تشریف لے گئے اور ایک ہفتہ کی خبر لائے آپ ﷺ نے فرمایا ایک ہفتہ بھی بہت زیادہ ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر تشریف لے گئے اور ایک دن موت سے قبل کی خوشخبری لائے۔ سرکار دو عالم محسن انسانیت ﷺ اُمت کے غم خوار نے فرمایا ایک دن بہت زیادہ ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر تشریف لے گئے اور ایک ساعت کی خبر لائے۔ آپ نے فرمایا ایک ساعت بھی زیادہ ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر واپس چلے گئے اور واپس آ کر فرمایا۔ اے محبوب خدا ﷺ رب تعالیٰ آپ ﷺ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ ﷺ کے نزدیک ایک ساعت بھی زیادہ ہے تو جس وقت آپ ﷺ کا کوئی امتی حلق میں روح پہنچنے سے قبل بھی توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی کیونکہ رب العالمین کی ذات بے نیاز بھی ہے اور غفور رحیم بھی ہے

اس خوشخبری کو سماعت فرما کر سرور کائنات ﷺ بہت خوش ہوئے اور عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اب وہ اپنا کام شروع کرے۔

Marfat.com

سبحان اللہ کائنات میں کوئی حضور اکرم ﷺ جیسا کوئی اُمت کا غم خوار نہ ہوا ہے نہ ہوگا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا عشق مصطفیٰ ﷺ دیکھیں کہ کس طرح بھاگ بھاگ کر اور جلدی جلدی اللہ کی بارگاہ میں سرکار کی امت کیلئے سرکار دو عالم ﷺ کے دل کو قرار کیلئے جا رہے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے سرکار کی محبت سے آپ ﷺ کی امت کیلئے رعایت اور موت سے قبل مغفرت کی خوشخبری لے کر آ رہے ہیں۔ وہ بھی اس وقت جب جسم سے روح نکل کر حلق تک آجاتی ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ اور اُمت کی یاد

ملت اسلامیہ کے نوجوانو، بزرگو اور میری قابل احترام اس کتاب کے مطالعہ کرنے والی بہنو ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں جس نے کبھی بھی اپنی اُمت کو نہیں بھلایا خواہ میدان حشر ہو یا میزان۔ قبر میں سوال کا وقت ہو یا پُل صراط ہو جامِ کوثر کا سماں ہو اس کی ایک مثال آپ کی خدمت میں پیش کر کے محسن انسانیت، غم خوار امت، رحمت دو عالم کی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ اپنی امت کیلئے کتنے حریص ہیں، ایک دفعہ آبِ زم زم کے چشمے سے حضور ﷺ آبِ زم زم نوش فرمانے لگے تو سرکار دو عالم ﷺ کو امت کی یاد آ گئی آپ ﷺ نے اپنے لعاب دہن کو آبِ زم زم میں شامل کر کے چشمہ میں آبِ زم زم (پانی) واپس ڈال دیا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے آبِ زم زم میں کلی فرما دی سبحان اللہ سرکار دو عالم ﷺ کے اس عمل مبارک سے آج جو بھی آبِ زم زم پیے گا اُس کو قیامت تک نہ صرف آبِ زم زم ملے گا بلکہ لعاب دہن مبارک کا سرور و برکت بھی ملے گی۔ اس طرح حضور پاک ﷺ نے اپنے وصال کے بعد اُمت کو لعاب دہن مبارک کا تحفہ دے دیا۔ ہر انسان پانی بیٹھ کر پیتا ہے اور سنت ادا کرتا ہے لیکن آبِ زم زم خصوصاً ادب کے ساتھ، پیار کے ساتھ اور ایک علیحدہ

Marfat.com

طریقے سے کھڑے ہوکر پیتے ہیں۔اور لعاب دہن کی برکت سے اس کا رنگ بدلے گا نہ ذائقہ اس پانی میں شفا ہی شفا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ تازہ ہی رہے گا خواہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔

(کنزالخطیب ص 194-195، روایت عبداللہ بن عباس مصنف عبدالرزاق، جلد 5، صفحہ 144،)

یتامیٰ، مساکین، بیوگان پر شفقت ورحمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول پاک ﷺ نے یوں دعا فرمائی ''خدایا مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مجھے مساکین میں وصال دے اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ میں میرا حشر ہو آپ نے ہمیشہ یتیم، مسکین، بیوہ کی مدد کی''۔

بچوں پر شفقت ورحمت

یہ اس ہستی سے عشق ہے جس نے بچوں پر شفقت اور پیار کیا خصوصا یتیم بچوں سے پیار کیا آپ بچوں کو چومتے اور پیار کرتے تھے ایک دن آپ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے اقرع بن حارث تمیمی آپ کے پاس بیٹھے تھے دیکھ کر کہنے لگے کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو نہیں چوما آپ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ایک بدو رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا آپ بچوں کو چومتے ہیں ہم نہیں چومتے آپ نے فرمایا جب اللہ تمہارے دل سے رحمت نکال لے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

معزز قارئین! میں یہ مانتا ہوں کہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے موضوع سے جتنا بھی استفادہ کیا جائے کم ہے آپ سرکار مدینہ کی زندگی کا مطالعہ کریں گے سرکار کے اخلاق واعمال کا مطالعہ کریں گے آپ کو مزید تسکین حاصل ہوگی عشق ومحبت اور سرور حاصل ہوگا کیوں کہ یہ وہ ہستی ہے جس نے بیٹیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچایا ہے، زندہ دفن

Marfat.com

ہونے سے بچایا ہے یہ سرکار کی عظمت وشان ہے جس سے ہمیں محبت ونسبت ہے یہ اُس ہستی سے عشق ہے جنہوں نے غلاموں پر شفقت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنے غلام کے منہ پر تھپڑ مارے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کردے حضرت سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں ہم سات بھائی تھے ہمارے ہاں صرف ایک خادمہ تھی ہم میں سے ایک نے اس کے منہ پر تھڑ مارا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو آزاد کردو انہوں نے کہا ہمارے ہاں صرف ایک خادمہ ہے آپ نے فرمایا وہ خدمت کرتی رہے پھر یہاں تک کہ بے نیاز ہوجائیں جب ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کردو۔

(صحیح بخاری)

یہ اس ہستی سے عشق ہے جس نے زید بن حارث غلام کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا۔ یہ اس ہستی سے عشق ہے جس نے پرندوں، درندں، جانوروں اور حشرات الارض پر شفقت ورحمت کی یہی وجہ ہے کہ عید کے موقع پر قربانی کے وقت اُونٹ بڑے خوشی سے جھومتے ہوئے سرکار کی بارگاہ اقدس میں اپنی گردن رکھ دیتے تھے کہ سرکار پہلے میری قربانی کریں یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جن کی نباتات وجمادات پر بھی رحمت ہے یہ اس ہستی سے عشق ہے جس میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا مہمان نوازی میں تاریخ اسلام اور احادث مبارکہ کی کتابیں بھری ہوئی ہیں یہ اس ہستی سے عشق ہے جو گفتگو فرمائے تو زبان سے اخلاق وپاکیزگی کی مہک آئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش کہنے والے نہ تھے اور نہ کسی پر لعنت کرنے والے تھے اور نہ گالی دینے والے تھے جب آپ کسی پر عتاب فرماتے تو یوں ارشاد فرماتے تھے اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

(صحیح بخاری شریف کتاب الادب، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ص ۲۲۵)

Marfat.com

یہ اس ہستی سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو سخاوت و ایثار میں یکتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن رسول پاک جو آپ کے مال غنیمت کے خزانچی بھی تھے فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بظاہر کچھ نہ رہتا تھا بعثت سے وفات تک یہ کام میری تحویل میں تھا جب کوئی غریب مسلمان آپ کے پاس آجاتا آپ مجھے حکم فرماتے میں کسی سے قرض لیتا اور چادر خرید کر اس کو اُڑھا دیتا اور کھانا کھلاتا تھا۔

(سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ اس ہستی سے عشق ہے جس نے اپنا بیٹا قربان کر دیا اور حسین کو بچا لیا۔ یہ اس ہستی سے عشق ہے جس کی شجاعت اور قوت ثابت قدمی تاریخ عالم میں نہیں ملتی صحابہ کرام فرماتے ہیں جب کسی جنگ میں دشمن ہم پر حاوی ہو جاتے ہم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چھپ کر پناہ لیتے اور سرکار دشمن کا مقابلہ کر کے سے شکست دیتے۔

قبر انور سے اذان وسلام کی آواز

تاریخ اسلام کی بے شمار کتابوں اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبت رسول، عظمت رسول، مقام رسول، روضہ رسول، پر لکھی جانی والی بے شمار سیرت کی کتابوں میں واقعہ درج ہے کہ جب یزیدی فوج نے مدینہ منورہ میں قتل وغارت اور اس کی حرمت کو پامال کیا اور تین دن تک مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اذان نہ ہونے دی تو اس وقت ایک ایسا واقعہ بھی آیا کہ ایک تابعیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو روضہ انور کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ امام الحافظ ابو محمد عبداللہ الداری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سنن دارمی (جو کتب حدیث میں ہے) میں سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ایام حیرہ میں تین دن تک مسجد نبوی میں اذان اور جماعت نہ ہوئی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ (تابعی)' ان دنوں مسجد میں رہے انہیں نماز کے وقت کا علم نہ ہوتا مگر بوقت نماز قبر

Marfat.com

انور سے اذان کی آواز سنائی دیتی جس کے باعث نماز کے وقت کا علم ہو جاتا تھا اور وہ پڑھتے۔

وکان لا یعرف وقت الصلوٰۃ الا بھمہ یسمعھا من قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(سنن دارمی 4411)

امام بیہقی اپنی سند کے ساتھ شیخ سلیمان بن صحیم سے نقل کرتے ہیں کہ میں خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کی!
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سلام کو سنتے ہیں؟
فرمایا ہاں جواب بھی دیتا ہوں۔ (در رسول پر حاضری از مفتی مولانا خان محمد قادری)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و عادات

محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق سراپا قرآن مجید ہیں آپ نہایت خلق و محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات فرماتے سلام کہنے میں سبقت کرتے مصافحہ اور معانقہ کرتے وقار اور متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے کسی کی دل شکنی نہ کرتے۔ غریبوں، بیواؤں اور ضعیفوں کے گھر جا کر ان کے لئے پانی بھرتے، ضروریات زندگی کی چیزیں بازار سے لا کر دیتے، مسلمانوں کی خاطر مدارت خود کرتے، کبھی ہر چیز مہمانوں کی نذر ہو جاتی جس کی وجہ سے تمام اہل و عیال فاقہ کرتے۔ ہمیشہ سادہ اور ایک ہی غذا پر گزارہ کرتے کسی مجلس میں تشریف رکھتے تو اپنے سامنے جو کھانا ہوتا اس پر ہی اکتفا کرتے سب مل جل کر زمین پر اس طرح بیٹھتے کہ کسی کا امتیاز نہ دیکھائی دیتا آپ کا مقدس چہرہ انور ہی پہچان کی علامت تھا عام انسانوں کے ساتھ یکساں اور مساوات کا سلوک کرتے، امیر، غریب چھوٹے بڑے کالے گورے کی کوئی تمیز اور

Marfat.com

فرق نہ رکھتے زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے انسانوں کی عزت وتوقیر صرف تقویٰ اور پرہیز گاری کی بنیاد پر کرتے، بیماروں کی عیادت کرتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے جاں نثار صحابہ کرام ہمہ وقت حکم کے منتظر اور مستعد رہتے آپ کے ادنیٰ اشارہ ابرو پر جانثاری کو نیا وآخرت میں سرخروئی اور نجات کا باعث سمجھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کام کو کرنے کو معیوب خیال نہ کرتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے آپ کے معمولات کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور کپڑے میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے گھر میں خود جھاڑو دیتے، دودھ دھو لیتے تھے بازار سے سودا سلف خرید لاتے تھے جوتا ٹوٹ جاتا تو خود ہی اس کی مرمت کر لیتے تھے پانی کے مشکیزے میں ٹانکے خود لگا لیتے اونٹ اور سواری کے جانور خود باندھتے، ہاتھ سے کبھی کسی غلام یا لونڈی کسی عورت اور جانور کو نہیں مارا آپ نے کسی سائل کی درخواست بھی رد نہیں فرمائی انسان تو اشرف المخلوقات ہے آپ حیوانات پر بھی رحم فرماتے تھے اور اس بے زبان مخلوق پر ظلم روا رکھا جاتا تو آپ اس سے منع فرماتے۔ جانوروں کے گلے میں قلوہ ڈالنے کا رواج ختم کروا دیا زندہ جانور کے بدن کا گوشت کاٹنے، جانور کی دم اور بال کاٹنے، پرندوں کے انڈے اور ان کے گھونسلوں سے بچے اٹھانے سے منع فرمایا۔ جانوروں کو بھوکے پیاسے رکھنے والے مالکوں کو سخت تنبیہ فرمائی کہ خدا سے ڈرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طہارت، پاکیزگی اور خوشبو کو پسند فرماتے، صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس پہنتے اور دوسروں کو پہننے کا حکم دیتے، خوشبو اور سرمہ لگانے کا حکم دیتے تاکہ پسینے کی بو سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو معمولی تکلیف تک بھی نہ پہنچے، شرم وحیاء کی تلقین فرماتے۔

دوسروں کے سامنے ننگا نہانے، بے پردہ ہونے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنے، زنا، شراب، سود اور فسق وفجور کی سختی سے مخالفت فرماتے۔

Marfat.com

(نور سے ظہور تک از حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری)

تمام عاشق رسول اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے انسانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ بالا حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام کی عادات مبارکہ کو اپنائیں اور اس کے مطابق زندگی بسر کریں یہی زندگی ایک عاشق رسول کی زندگی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق زندگی ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عدل وانصاف

تاجدارِ مدینہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرنے والو ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں جنہوں نے عدل وانصاف میں کبھی امتیاز نہ رکھا غریب اور امیر، ادنیٰ و اعلیٰ سب عدالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں برابر ہیں اس کی مثال اس طرح ہے۔

قبیلہ مخزوم کی عورت نے چوری کی لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور فیصلے کیلئے دنیا کے سب سے بڑے جج کے سامنے پیش کر دیا لوگوں نے سفارش کیلئے تاجدار مدینہ کے پیارے صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ' جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ تھے جب اس عورت کو انہوں نے چھوڑنے کی سفارش کی تو آ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال میں آ گئے اور اس سفارش پر ناراض ہو کر فرمایا

''بنی اسرائیل اسی سبب سے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے تھے اور امیروں سے درگزر کرتے تھے''۔

تاجدار مدینہ نے فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میری لخت جگر فاطمہ بھی ایسے فعل کا ارتکاب کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں کہ جن کے انصاف کے ترازوں میں اگر بیٹی

Marfat.com

بھی آجائے تو انصاف ڈگمائے گا نہیں (سبحان اللہ)

حلاوتِ ایمان اور تین باتیں

حضرت انس رضی اللہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

1- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

2- جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کیلئے محبت رکھے

3- جب اللہ تعالیٰ نے اسے ایک مرتبہ کفر سے بچالیا (وہ دوبارہ) کفر کی طرف لوٹ جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے اسے آگ کی طرف لوٹنا ناپسند ہے۔

(ریاض الصالحین ص 178، اولاد کو سکھاؤ محبت رسول کی صفحہ 48)

جس شخص نے سنت سے محبت کی اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی

قارئین کرام! تاجدار مدینہ کی سنت سے محبت ہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے۔

تاجدار مدینہ کا فرمان عالیشان ہے!

من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة

''جس شخص نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس شخص نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامان زندگی وصال کے وقت

ہمیں اس ہستی سے عشق ہے جو مکہ و مدینہ، خیبر اور سلطنت عرب کا عظیم حکمران ہے لیکن ذاتی زندگی کا ساز و سامان یہ ہے کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور کا بستر چمڑے کا ہے۔

حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا، اُم المساکین کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا گھر متصل

Marfat.com

تھا انہیں جو اثاثہ میسر آیا وہ ایک چکی اور چند سیر جَو تھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پانی کا ایک مشکیزہ تھا اور ازواج پاک سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ٹوٹے ہوئے پیالے ہی میں مشروبات نوش فرماتی تھیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا پیالہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنی ضروریات کی چیزیں گھر میں رکھ کر باقی سب اللہ کے راستے غریبوں میں خیرات کر دیا کرتی تھیں۔

اُمہات المومنین کی رہائش الگ الگ ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھی تمام گھر کچے، کھجوروں کی چھت کے بنے ہوئے تھے مثلاً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس کا دریچہ مسجد نبوی کے اس حصہ میں کھلتا تھا۔

Marfat.com

اس طرف روضہ کا نور اس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی کیا ری پیاری پیاری واہ واہ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''میرے کاشانہ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے''

(صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول باب التہجد، حدیث نمبر ۱۱۱۷ ص نمبر ۴۹۶)

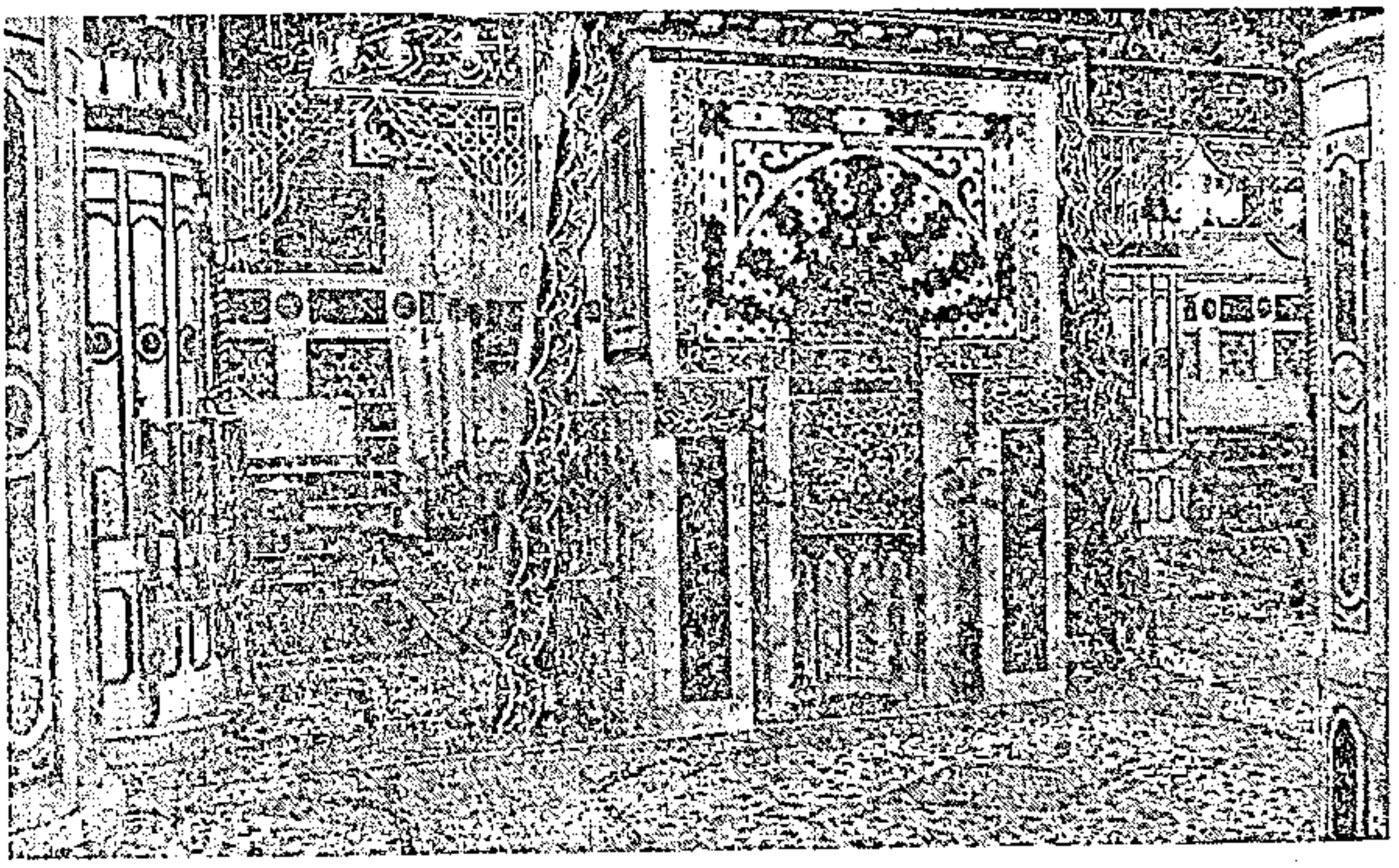

مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ واقع ہے

اس میں سبز حصے کو حضور نے جنت کا ٹکڑا قرار دیا

یہ اس قدر چھوٹا تھا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جنازہ کیلئے صحابہ کرام حجرے میں داخل ہوئے تو دس آدمیوں سے زیادہ داخل ہونے کی اس میں گنجائش نہ تھی ان تمام

Marfat.com

حجروں کے اندر سامان برائے نام ہوتا تھا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمانے کیلئے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا موجود ہوتا جسے دوتہہ کر کے بچھا دیا جاتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام حجروں کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی دیواریں بھی مٹی کی تھیں اور ان میں شگاف پڑ گئے تھے کہ سوراخوں سے دھوپ اندر آتی تھی تمام کھجور کی شاخوں اور پتوں سے بنائی گئی تھیں بارش سے بچنے کیلئے کمبل لپیٹ دیے جاتے۔ حجروں کی بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہو کر چھت کو چھو سکتا تھا۔ گھر کے دروازوں پر پردہ ایک پٹ کا کواڑ ہوتا تھا، کاشانہ نبوت جو انوارِ الٰہی کا مظہر تھا۔ لیکن اس میں رات کو چراغ تک نہ ہوتا تھا گھر کی ظاہری زیب و آرائش پسند نہ تھی ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دھاری دار رنگین کپڑے لٹکا دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں مال اینٹ اور پتھر کو لباس پہنانے کیلئے نہیں دیئے گئے۔

(نور سے ظہور تک از استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری)

ملت اسلامیہ کے اس عظیم حکمران کی وفات کے وقت گھر سے سونے، چاندی، جواہرات کے ڈھیر نہیں ملے جیسا کہ آج کے حکمرانوں کے اثاثے نکلتے ہیں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین اسلام کی خدمت اور سادہ زندگی حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے یوں روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام نہ لونڈی نہ اور کچھ مگر اپنا سفید خچر، اپنا ہتھیار اور کچھ زمین جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقف کیا تھا۔

(بخاری شریف کتاب الوصایا ص ۱۶۲، سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

چھ یا سات دینار جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے، وہ بھی

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام مرض میں تقسیم فرمایا دیئے اور کچھ باقی نہ چھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ وصال کے وقت ایک یہودی کے پاس قرضہ میں گروی تھی۔

یہاں میں تمام اہل یورپ، ایشیاء اور بین الاقوامی تمام مذاہب کے مکتبہ فکر، دانشوروں فلسفیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ منافقت کی عینک اتار کر مخالفت برائے مخالفت چھوڑ کر بتاؤ کہ تمہارے پاس ان جیسی عظیم حکمران ہستی ہے؟ ایسا عظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ کہ وقت وصال مکہ و مدینہ کا مالک ہو دنیا فانی سے جاتے ہوئے گھر میں کوئی سامان نہیں چھوڑا اگر ایسا حکمران ہے تو دنیا میں پیش کرو؟ اگر میرے آقا جیسی زندگی گزارنے والا نہیں تو خدارا! اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بن کر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی گزارو یہی خالق کائنات کا حکم ہے یہی انسانیت ہے اور یہی اس کائنات کی بقاء ہے۔ غلامی رسول میں آکر اسوۂ حسنہ اپنا کر ہی اس دنیا میں امن اور عدل قائم ہو سکتا ہے۔ قیامت تک کوئی حکمران ان جیسا نہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

دونوں جہاں کی نعمت ہے مٹھیوں میں تری
بو سیدہ کپڑوں والے ٹوٹے مکان والے

(جگر)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سکول، یونیورسٹی کے طالب علم نہ تھے

کائنات کے دانشورو!، پروفیسرو! سائنس دانو! ہمیں اس ہستی سے عشق ہے کہ جس نے دنیا سائنس، مخلوق کائنات، نظام کائنات سمجھنے کیلئے کسی یونیورسٹی، کالج، سکول میں تعلیم

Marfat.com

حاصل نہیں کی تھی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمی تھے اللہ کے نور سے اور آپ کے دل کو شق کر کے اللہ نے تمام علوم کے خزانے آپ کو عطا فرما دیئے کچھ علم کائنات میں تاجدار مدینہ نے تقسیم کر دیئے اور بقایا علوم اللہ اور اس کے رسول کے درمیان راز ہیں۔

(مدارج النبوت جلد اول باب ۶ ص ۲۵۸)

آج کا سائنس دان، عالم، فلاسفر، اس فرمان کو مانتا ہے اور اس کی تحقیق مانتی ہے کہ جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساڑھے تقریباً چودہ سو سال پہلے حدیث مبارک کی روشنی میں دنیا والو! کو بتا دیا ہے وہی صحیح ہے اور فرمان رسول پر آج اس دنیا کا ہر سائنس دان تحقیق کر کے کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ نئی نئی ایجادات اور تحقیق سامنے آ رہی ہے۔

اے عاشقانِ رسول تم کب اٹھو گے؟ جاگو اپنے مقدر کیلئے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرو، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کر کے دنیا اور آخرت میں کامیاب زندگی گزارو اور دنیا کو مسخر کر لو

ہمیں فخر ہے کہ اس ہستی کے ہم عاشق، غلام ہیں جو امّی ہو کر دنیا والوں کو اخلاق اور طریقہ زندگی، تسخیر کائنات کا درس دے رہا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ ''میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے''۔

اور غلام رسول حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرما رہے ہیں کہ اے دنیا والو زمین اور آسمان کے درمیان کسی بھی چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہو تو پوچھ لو میں تمہارے سب سوالوں کا جواب دونگا۔ (سبحان اللہ) یہ علم کا دروازہ ہے علم کا شہر کتنا وسیع ہوگا کوئی نہیں جانتا۔ یہ مقام ہے ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آقا کا کیا علم ہوگا اور ہمارا عشق بھی آقا سے ہے ازل سے لے کر ابد تک رہے گا۔

Marfat.com

لعاب دہن کی برکات

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں جس کے لعاب دہن کا یہ مقام ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ میں آنکھ کا ڈیلا لے کر آرہے ہیں اور عرض کر رہے ہیں کہ آقا آنکھ جنگ کے دوران باہر آ گئی ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کائنات کے سب سے بڑے سرجن لعاب دہن لگاتے ہیں ڈیلا آنکھ کے اندر رکھا جاتا ہے آنکھ صحیح ہو جاتی ہے صحابی رسول فرماتے ہیں کہ میری اس آنکھ جس میں لعاب دہن شامل تھا ساری زندگی آشوب چشم میں مبتلا نہ ہوئی اور مجھے دوسری آنکھ سے زیادہ لعاب دہن والی آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور میری موت تک اس کی بینائی قائم رہی۔ یہ لعاب دہن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غار ثور میں سانپ کے ڈسنے پر ایڑھی پر لگایا گیا تو آرام آ گیا، کڑوے کنویں میں لعاب دہن شامل ہوا میٹھا ہو گیا، لعاب دہن کی برکات بے شمار ہیں لیکن صرف دنیا والوں کو بتانے کے لیے چند برکات کا ذکر کر دیا ہے۔ صحابہ کرام کو لعاب دہن سے بڑی محبت تھی حضرت عُروہ بن مسعود اور حضرت مروان رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے تشریف لائے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھی لعاب دہن پھینکا تو وہ ان میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر گرا جسے وہ منہ اور جسم پر مل لیتا۔

(صحیح بخاری جلد اول مترجم حدیث نمبر 168 کتاب الوضو)

نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت

ہمارا عشق اس ہستی سے ہے جس کی نگاہ مبارک دنیا کی تمام دوربین سے افضل و بے مثل ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب مشکوٰۃ شریف نے نقل کیا ہے جنگ موتہ جو

Marfat.com

8 ہجری کو ہوئی مقابلہ میں عاشقان رسول 3 ہزار اور ہرقل کی ایک لاکھ تربیت یافتہ فوج تھی آقا دو عالم ﷺ مستقبل میں آنے والے واقعات کو بھی دیکھ رہے ہیں چنانچہ محبوب کائنات فرما رہے ہیں کہ پہلا سپہ سالار اسلام زید بن حارث رضی اللہ عنہ پھر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ جنگ شروع ہوگئی مسجد نبوی میں آقا ﷺ تشریف فرما ہیں جنگ کا پورا منظر سرکار ﷺ دیکھ رہے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

قال عن النبی ﷺ زَیْدًا وَّ جَعْفَرً اوَ ابْنَ رَوَاحَۃَ النَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاتِیَھُمْ خبرھم فَقَالَ اَخَزَالرَّایَۃ زید فاصیب ثُمَّ اَخَذَ جعفر ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب و عینیا وتذر ان حتی اَخَذَا الرَّیَۃَ سیف من سُیُوْفِ اللّٰہِ (خالد بن ولید) حتیٰ فَتَحَ اللّٰہ عَلَیْھِمْ

(بخاری شریف مترجم)

''لو زید شہید ہو گیا اب جھنڈا جعفر طیار نے اٹھالیا لو وہ بھی شہید ہو گئے'' ساتھ ہی آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں حتیٰ کہ جھنڈا ''سیف اللہ'' یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور انہیں کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو فتح و نصرت عطا فرمائی۔

مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر تاجدار مدینہ نے حضرت زید، حضرت جعفر بن طیار، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر لوگوں کو سنائی۔

(معارج النبوۃ ص 341 جلد نمبر 3)

معزز قارئین! آج جو نتائج جدید ترین دوربین، رڈار سسٹم اور مواصلاتی سیارے دے رہے ہیں آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے محسن انسانیت کی

Marfat.com

عظیم نگاہوں نے دیکھ کر مدینہ پاک میں بیٹھے تمام صحابہ کرام کو بتا دیا آج بھی عاشق رسول کی نظر میں اپنے آقا کی محبت میں وہ اثر ہے جس کی آج ضرورت بھی ہے صرف نگاہ میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا ضروری ہے سچا عشق سچی محبت پھر کائنات کی ہر شہ تیری ہے۔

بقول ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت کے رتبہ پر فائز ہیں

معزز قارئین! ہمارے آقا جن سے ہمیں دل و جان سے زیادہ عشق و محبت ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو کر اللہ کو پیارے ہوئے ہیں۔

شہادت کی طلب ہر مسلمان کے دل میں ہے کہ یہ مقام بھی نصیب ہو جائے، تاجدار مدینہ نبوت کے ساتھ ساتھ شہادت کے درجے پر بھی فائز تھے۔

بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

یا عائشه ما ازل اجدالم اطعام الذی اکلت بغیر وهذا او ان انقطاع ابهری من ذلك السم

''اے عائشہ مجھے خیبر کے کھانے کی تکلیف برابر رہی ہے اور میری رگ جان اس زہر سے منقطع ہوتی ہے۔

(سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۱۸۷ باب ۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہارے افضل ایام میں سے جمعہ کا دن ہے جس میں آدم علیہ السلام بنائے گئے اور اسی دن

Marfat.com

وصال فرما ہوئے پس جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجو۔ کہ تمہارا درود جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کی! یارسول اللہ ہمارا درود پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کا وصال ہو چکا ہوگا، آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے اسے ابوداؤد نسائی ابن ماجہ و دارمی اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں روایت کیا ہے۔ (سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۱۸۸)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء ورُسُل سے تاجدار مدینہ کی ملاقات بھی ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام آسمان پر بھی گئے اور سرکار نے ان کو قبر میں نماز پڑھتے بھی دیکھا۔

ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ حضور نے فرمایا جب مجھ پر سلام بھیجا جاتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں اے عاشق رسول تم خوش قسمت ہو اگر تم سرکار کی بارگاہ میں ''الصلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یارسول اللہ'' عرض کرو اور اُدھر سے جواب آئے: وعلیکم السلام یا امتی۔

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۹، انوارِ درود وسلام ص ۱۳۰ از غلام محمد)

معزز قارئین! آپ نے درود وسلام پڑھا سرکار کی روح مقدس واپس سرکار کے جسم میں آئی اور آپ کو سلام کا جواب بھی ملا اس وقت پوری کائنات میں درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے میں ایک سیکنڈ بھی خالی نہیں ہوتا جو کائنات کے سب سے افضل انسان، پیغمبر اعظم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت حیات ہیں قبر انور میں پس تو مدینہ جا کر روضہ انور کے سامنے اپنی غرض پیش کر کے تو دیکھ پھر دیکھنا تیری قسمت کا ستارہ کس طرح عروج پر جاتا ہے۔

اہل ایمان کا یہی نظریہ اور عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ

Marfat.com

ہیں۔ان احادیث مبارک کو پڑھ کر عشق رسول ﷺ کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لے اسی میں تیری نجات ہے اور اسی عظمت و شان کی وجہ سے ہمیں عشق مصطفیٰ ﷺ حاصل ہے اپنی جان، مال، اولاد سے زیادہ آپ سے محبت ہے۔

رحمۃ للعالمین کا عفوودرگزر

قارئین کرام! اور عاشقانِ رسول آئیں سرکار مدینہ محسن انسانیت کے اس کردار کو پڑھتے ہیں کے جس کے سامنے کائنات کی تمام مخلوق کے کردار حیرت زدہ اور گم سم ہیں کہ رحمۃ اللعالمین، معاف کرنے والے، درگزر کرنے والے، تاریخ عالم میں آپ کے سوا اور کوئی ایسی مثال نہیں جو آپ جیسے عظیم کردار کی مالک ہو۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھا رہے تھے ابوجہل اور ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم میں سے کون ہے؟ جو فلاں قبیلے سے اُونٹ کی اوجڑی لا کر محمد ﷺ کی پشت پر رکھے گا جب کہ وہ سجدے میں ہو تو ان میں سے ایک بڑا بدبخت اُٹھا اور جا کر اُوجڑی لے آیا انتظار کیا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے کندھوں کے درمیان پشت مبارک پر رکھ دی میں بیچارگی میں دیکھ رہا تھا کاش میرا کوئی ساتھی ہوتا وہ ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول پاک ﷺ سجدے میں رہے اور سر نہ اُٹھایا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اُٹھایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر انور اُٹھایا۔

(صحیح بخاری جلد اول کتاب الوضو حدیث نمبر ۲۳۶ ص ۱۹۴ فرید بک سٹال لاہور)

نبوت کے دسویں سال جب آپ ﷺ مکہ والوں کے ظلم و تشدد سے بے زار ہو گئے تو

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے باہر تبلیغ اسلام کرنے کا ارادہ کیا۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ ثقیف، وادی طائف میں دعوت اسلام کیلئے گئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیغام دینے کی وجہ سے انہوں نے آپ پر اتنا تشدد کیا کہ آپ کے نعلین مبارک خون سے بھر گئے اسی دوران پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حکم دیں تو یہ پہاڑ ان پر الٹا دوں (دونوں پہاڑوں کو ان کے ساتھ ملا دوں) محسن انسانیت روف رّحیم نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا وہ ہلاک ہو جائیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے بندے پیدا کرے گا جو صرف خدا کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

چنانچہ قرآن میں سورۃ توبہ، مائدہ، الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! پس معاف کر ان کو اور درگزر کر بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو چاہتا ہے البتہ بہت سے رسول تجھ سے پہلے جھٹلائے گئے پس وہ جھٹلانے اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی۔

پس تو صبر کر جیسے وہ کرتے رہے اولو العزم رسول

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیا ہاں جب کبھی آپ کسی کو اللہ کی بے حرمتی کرتے دیکھتے تو اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے تھے (صحیح بخاری شریف)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کفار کے ظلم سے ہم تنگ آ گئے تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے میں نے مشرکین مکہ کو بددُعا دینے کی عرض کی یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا فرمایا ''تم سے پہلے جو لوگ گزرے ان پر لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتیں جس سے گوشت پوشت سب علیحدہ ہو جاتا ان کے سر پر آرے رکھے جاتے اور چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے

Marfat.com

مگر یہ اذیتیں ان کو دین سے برگشتہ نہ کر سکتی تھیں اللہ تعالیٰ دین کو کمال تک پہنچائے گا یہاں تک کہ ایک سوار صفا سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا'' (سیرت ابن ہشام)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے ۸۰ مرد کوہ تنعیم سے رسول اللہ ﷺ پر آ پڑے وہ ہتھیار لگائے ہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو غافل پائیں گے آپ ﷺ نے ان کو لڑائی کے بغیر پکڑ لیا

(سیرت رسول عربی ﷺ ص ۱۹۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز تاجدار مدینہ چادر اُوڑھے ہوئے تھے کہ ایک بدو آیا اس نے تاجدار مدینہ ﷺ کی چادر کو ایسا کھینچا کے آپ کی چادر مبارک پھٹ گئی اور چادر کے نشان گلے میں پڑھ گئے پھر اس بدو نے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ کے پاس جو خدا کا مال ہے اس میں میرے واسطے حکم کیجئے رسول ﷺ نے اس کی طرف دیکھا پھر اس کیلئے بخشش کی دُعا کی۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی التجاوز، سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۲ باب ۶)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے پیٹنے کے لیے اٹھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اسے جانے دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو کیوں کہ تم نرم گیر بنا کر بھیجے گئے ہو۔

(صحیح بخاری شریف کتاب الادب)

تاجدار مدینہ کی معافی کا یہ عالم تھا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی عورت یا خادم کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا ہے (سبحان اللہ) سرکار دو عالم ﷺ کا ہاتھ عورتوں یا خادموں کو پیٹنے کیلئے کبھی نہیں

Marfat.com

اٹھا جب بھی یہ دست قدرت اُٹھے ہیں دعا کے لئے اُٹھے ہیں انسانیت کی بخشش، نجات اور بہتری کے لئے اُٹھے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صبر واستقامت اور یہودی کی آزمائش

اے یورپ اور ایشیاء والو! ہم اس نبی کے عاشق ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ جب یہودی تھے اپنے اسلام لانے کا قصہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں نبی آخرلزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی جو علامات پڑھی تھیں اُن علامات کی وجہ سے میں نے روئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی پہنچان لیا صرف دو خصلتیں ایسی تھی جن کو آزمانا باقی رہا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب پر سبقت لے جاتا ہے کہ شدت ایذاء آپ کے حلم وصبر کو اور زیادہ بلند کر دیتی ہے ان دونوں کی آزمائش کیلئے میں موقعہ کا منتظر تھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانہ سے نکلے آپ کے ساتھ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ تھے، ایک سوار جو بظاہر کوئی بادیہ نشین تھا آپ کی خدمت میں آیا اور یوں عرض کرنے لگا یارسول اللہ فلاں قبیلے کے لوگ ایمان لائے ہیں میں نے ان سے کہا کرتا تھا کہ اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو تمہیں رزق بکثرت ملے گا اور ان کے ہاں امساک باراں اور سخت قحط ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ طمع کے سبب اسلام سے برگشتہ نہ ہوجائیں کیونکہ طمع کیلئے وہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں اگر آپ کی رائے مبارک ہو تو کچھ ان کے لیے دستگیری فرمائیں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پہلو میں ایک شخص جو میرے گمان میں حضرت علی تھے کی طرف دیکھا اس نے عرض کیا کہ اس میں سے کچھ باقی نہیں رہا یہ دیکھ کر میں آگے بڑھا اور آپ سے کھجوروں کی معین معیاد پر خرید کی اور اس کی قیمت اَسی (۸۰) مثقال سونا سے نکال کر پیش کر دی آپ نے وہ مثقال اس سوار کو دے دیئے اور فرمایا کہ جلدی جاؤ اور اس

Marfat.com

قبیلے کے لوگوں میں اسے تقسیم کر دو جو معیاد ختم ہونے میں دو تین دن باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے جنازے کے لئے نکلے آپ کے ہمراہ جملہ دیگر صحابہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے جب آپ نماز جنازہ سے فارغ ہوئے اور بیٹھنے کیلئے ایک دیوار کے قریب پہنچے تو میں نے آگے بڑھ کر آپ کی قمیض اور چادر کا دامن پکڑ لیا اور تند نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ کر یوں کہا اے محمد ﷺ کیا تو میرا حق ادا نہیں کرتا اے عبدالمطلب کے خاندان والوں قسم بخدا تم ادائے حق سے گریز کرتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھ کر کہا اے دشمن خدا کیا تو رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتا ہے جو میں سن رہا ہوں اور آپ کے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر مجھے مسلمانوں اور تیری قوم کے درمیان صلح کے فوت ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔

رسول اللہ ﷺ نے آرام و آہستگی اور تبسم کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا عمر مجھے اور اسے بجائے اس سختی کے اس بات کی زیادہ ضرورت تھی کہ تم مجھے حُسن ادائے حق اور اسے حُسن عمل کا تقاضا کرتے۔ اے عمر اس کو لے جاؤ اور اس کا حق ادا کر دو اور اسے جو تم نے دھمکایا ہے اس کو عوض بیس صاع کھجوریں اور زیادہ دے دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور میرا حق ادا کر دیا اور (۲۰) صاع کھجوریں علاوہ دیں پھر میں نے کہا عمر رضی اللہ عنہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو جواب دیا کہ نہیں میں نے کہا کہ میں زید بن صعصہ ہوں فرمایا وہی زید جو یہودیوں کے عالم ہیں ہاں پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا میں نے کہا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ جس وقت میں نے روئے محمد ﷺ کو دیکھا وہ تمام علامات جو میں

Marfat.com

نے تورات میں پڑھی تھی موجود پائیں صرف دو علامتیں باقی تھیں جو میں نے اب آزمائی اے عمر رضی اللہ عنہ میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کو اپنا پروردگار اور اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول ماننے پر راضی ہوا، میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میرا آدھا مال اُمت محمدیہ ﷺ پر صدقہ ہے پھر حضرت عمر اور زید دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا۔ (سیرت رسول عربی ﷺ ص ۲۰۴)

اسلام لانے کے بعد حضرت زید بن صعصہ بہت سے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہے اور غزوہ تبوک میں دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے شہید ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سارے جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

"اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت بنا کر سارے جہانوں کیلئے"

کوڑا کرکٹ پھینکنے والی بڑھیا ایمان لے آئی

ہم اس نبی کریم ﷺ سے محبت کرتے ہیں کہ ان کی رحمت، درگزر، معافی کا بنی نوع انسان میں کوئی ثانی نہیں اور یہ واقعہ بڑا ہی مشہور اور زبان زدِ عام ہے کہ مکہ مکرمہ کی ایک بڑھیا باقاعدگی سے حضور پاک ﷺ پر جب آپ گلی سے گزرتے تھے تو آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکتی تھی اور آپ درگزر فرماتے تھے ایک روز وہ بڑھیا کوڑا کرکٹ پھینکنے نہ آئی معلوم کرنے پتہ چلا کہ وہ بڑھیا بیمار ہے آپ ﷺ اس بڑھیا کے گھر تیمارداری کیلئے چلے گئے جو آپ پر باقاعدگی سے کوڑا کرکٹ پھینکتی تھی چنانچہ بڑھیا کی تیمارداری ہوئی تو اس نے آپ ﷺ کا اخلاق دیکھ کر اُسی وقت کلمہ طیبہ پڑھ

Marfat.com

لیا اور مسلمان ہوگئی۔ یہ ہے ہمارے آقا ﷺ کی خصلت کریمہ اور یہ ہے اُسوۂ حسنہ اور آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ جن کی دنیا میں کہیں بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔

چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبانے والی ہندہ کو معافی

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں کہ آپ کے چچا کا کلیجہ چبانے والی ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان بن حرب فتح مکہ کے بعد نقاب اوڑھ کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی پھر ایمان لا کر نقاب اٹھایا اور کہا کہ میں ہندہ بنت عتبہ ہوں اور آپ نے مجھے بھی معاف کر دیا ہے۔

(سیرت رسول عربی ﷺ ص ۱۹۹ سیرت حلبیہ)

عکرمہ بن ابوجہل قریشی مخزومی دشمنان اسلام میں سرفہرست تھے اور آقا دوعالم ﷺ کے سخت دشمن تھے فتح مکہ کے روز بھاگ کر یمن چلے گئے تھے ان کی بیوی مسلمان ہوگئی تھی اپنے خاوند کے پاس پہنچی اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بڑے رحمت والے اور کرم واحسان والے ہیں وہ عکرمہ کو حضور پاک ﷺ کے پاس لے آئی آپ ﷺ اس کے استقبال کیلئے اتنی تیزی سے اٹھے کے چادر مبارک گر گئی اور فرمایا۔

"مرحبا بالراکب المهاجر" ہجرت کرنے والے سوار کو آنا مبارک

(صحیح بخاری باب غزوہ الطائف، سیرت رسول عربی ﷺ)

حضور پاک ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کے قاتل کو معاف کر دیا

دنیا والو، عاشقانِ رسول ﷺ اُس ہستی سے محبت کرتے ہیں کہ جس نے اپنی حقیقی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے قاتل کو معاف کر دیا۔

جب ابوالعاص بن ربیع نے محسن انسانیت رحمۃ للعالمین کی بیٹی کو مکہ سے مدینہ

Marfat.com

بھیجا تو راستے میں چند قریشیوں اور دشمنان اسلام نے مزاحمت کی ان میں سے ہبار بن اسود قریشی اسدی نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اونٹ سے گرا دیا وہ حاملہ تھیں پتھر پر گریں حمل ساقط ہو گیا اور ان کو سخت چوٹ آئی اور اسی میں جان بحق ہوئیں فتح مکہ کے دن ہبار بن اسود واجب القتل تھا وہ مکہ سے بھاگ گیا اور چاہتا تھا کہ ایران چلا جائے لیکن وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور یوں عرض کرنے لگا اے اللہ کے پیارے نبی میں بھاگ کر شہروں میں پھرتا رہا میرا ارادہ تھا کہ ایران چلا جاؤں پھر آپ کی نفع رسانی، صلہ رحمی اور عفو و درگزر یاد آیا میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں ہے آپ درگزر فرمائیں یہ سن کر آپ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا

(صحیح بخاری باب قتل حمزہ، سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از علامہ نور بخش توکلی ص ۲۰۱)

کفر کی عینک اُتار کر میرے آقا محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عفو و درگزر، اخلاق حسنہ کو سامنے رکھ کر بتاؤ کیا پوری کائنات میں کوئی ہستی ایسی ہے کہ بیٹی کے قاتل وہ بھی اس وقت جب بیٹی حاملہ ہے سامنے آجائے اور قاتل انجام سے ڈر کر صرف اس اُمید پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر صلہ و رحمی، معاف کرنے والے اور رحمۃ للعالمین ہیں سامنے آتا ہے آپ اسے معاف کر دیتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا ہے جو اپنی بیٹی کے قاتل کو معاف کر دے اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کے حکمران ہیں آپ کے بیٹی کے قاتل معافی طلب کرنے پر اسے معاف کر دیتے ہیں دنیا میں ایسا حکمران نہ ملا ہے نہ ملے گا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلہ رحمی کو سلام پیش کرتا ہوں کہ بیٹی کے قاتل کو معاف کیا جا رہا ہے چچا کے قاتل کو معاف کیا جا رہا ہے ہم اس ہستی سے عشق کر رہے ہیں کہ کربلا کے میدان امام حسین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہیں اور اپنا سر مبارک نیزے کی نوک پر ہے 6 ماہ کا عبداللہ حلق میں تیر لگنے سے شہید ہو رہا ہے امام حسین علیہ السلام کے بیٹے علی اکبر شہید ہو رہے ہیں۔ امام حسن علیہ السلام کی

Marfat.com

آخری نشانی حضرت قاسم رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے بددعا نہیں نکلی بلکہ دختر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ فرما رہی ہیں کہ میں امام حسین کے خون والی قمیض کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں روز محشر کو یہ دعا کروں گی اے اللہ! میرے حسین ،علی اصغر، قاسم کی شہادت کا تو مجھے کوئی انعام دینا چاہتا ہے تو میں تیری بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں کہ میرے باپ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین کی اُمت کو بخش دے۔

اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قدم رکھتے ہی سجدہ ریز ہیں رب حبلی اُمتی ، رب حبلی اُمتی اور جب دنیا فانی سے جا رہے ہیں تب بھی اُمت کی فکر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے قاتل کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو وصیت فرما رہے ہیں۔

امام زین العابدین اور بی بی زینب کو کربلا سے اس سواری میں ہاتھ اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر سوار کیا گیا جس کی پشت پر کپڑا نہ لپیٹا گیا تھا لیکن اُمت کے لیے اہلِ بیت کی طرف سے بددُعا نہیں ہوئی۔

دنیا والو! اس عظیم اور پاک خاندان جن کے انسانیت پر بے شمار احسان ہیں کہاں سے لاؤ گے؟ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا گیا نواسہ رسول کو شہید کیا گیا امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔ کیا اس کائنات میں ان جیسی قربانیاں دینے والا اور صلہ رحمی کرنے والا کوئی خاندان ہے؟ آج ہم مسلمان ہیں مسجدوں سے اذانوں کی آواز آ رہی ہے تو سادات خاندان کی قربانیوں کی وجہ سے ہے۔

اسی لیے ہم اس آقا سے عشق کرتے ہیں اس ہستی سے عشق کرتے ہیں کہ ان جیسا کوئی نہیں ایثار میں، قربانی میں رحم دلی میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی آل کی شان میں گستاخی کرنے والو شرم کرو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں آ جاؤ۔ تمہیں محبت بھی ملے

Marfat.com

گی عشق رسول بھی ملے گا دنیا میں کامیاب زندگی ملے گی، آخرت میں جنت ملے گی، رحمت خداوندی ملے گی، دنیاوآخرت میں عزت ملے گی، طریقہ وسلیقہ زندگی ملے گا دنیا میں امن وانصاف ملے گا، زندگیوں میں سکون اور راحت ملے گی، غریب کو اس کا حق ملے گا۔

سرکار کا روئے مبارک

ہم اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کرتے ہیں جس کا روئے مبارک چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ روشن ہے اور جس کے حسن کو چھپا کر رکھا گیا ہے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سحری کے وقت کپڑے سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمرے میں تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور سے میں نے سوئی تلاش کر لی اور کمرہ روشن ہو گیا۔ (شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حبار بن عبدالصمد سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے آپ نے کنیز سے کہا دسترخوان لاتا کہ ہم اکٹھے کھانا کھالیں وہ لے آئی آپ نے فرمایا رومال لاؤ ایک میلا رومال لے آئی آپ نے فرمایا تنور گرم کر اس نے تنور گرم کیا پھر آپ کے حکم سے رومال اس میں ڈال دیا گیا جب رومال کو باہر نکالا وہ ایسا صاف جیسے سفید دودھ ہے ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ رومال ہے جس سے رسول اللہ اپنے روئے مبارک کا مسح فرمایا کرتے تھے جب یہ میلا ہو جاتا تو اسے ہم یونہی صاف کر لیتے کیوں کہ آگ اس شے پر اثر نہیں کرتی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے مبارک پر سے گزر گئی ہو۔

غزوہ احزاب میں خندق کھودتے وقت ایک پتھر راستے میں آ گیا صحابہ کرام

Marfat.com

نے سخت پتھر کے بارے میں بتایا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پتھر کو کدال کی تین ضربوں سے اڑا دیا پہلی ضرب پر فرمایا کہ میں یہاں سے شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں دوسری ضرب پر فرمایا کہ میں یہاں سے کسریٰ کا سفید محل دیکھا رہا ہوں تیسری ضرب پر فرمایا کہ میں یہاں سے ابواب صنعا کو دیکھ رہا ہوں۔

معزز قارئین سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک کی طاقت آپ نے پڑھی کہ غزوہ احزاب میں کسریٰ کے محل، شام کے محل دیکھ رہے ہیں۔

ہم اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کرتے ہیں جو آسمان کے دروازے کھلنے کی آواز سن لیتے ہیں، فرشتوں کی آوازیں سن لیتے ہیں

ہم اس نبی سے عشق کرتے ہیں آپ کے دست مبارک سے کوئی شے بھی مس ہو جاتی وہ بھی مشکبار ہو جاتی تھی جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے تھے اس سے خوشبو نہیں جاتی تھی۔ (خصائص الکبریٰ)

ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں جس نے سسکتی ہوئی انسانیت کو علم کا شعور دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سونے یا چاندی کے شرعی نصاب کا مالک ہو اور وہ اس کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے سونے اور چاندی کی سلیس بنائی جائیں گی اور انہیں آگ میں تپایا جائے گا پھر ان آتشی سلوں سے اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور ہمیشہ اس طرح ہوتا رہے گا۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

Marfat.com

(بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں حضور نے سود لینے والوں، سود دینے والوں سودی دستاویزات لکھنے والوں وراس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سود (کا گناہ) ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ فرد اپنی ماں سے بُرائی کرے (ابن ماجہ، بیہقی)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سختیوں سے محفوظ رکھے گا (مسلم شریف)

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ حصہ ناحق لیا تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ کے سوا کسی (دوسرے) کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے (مسلم شریف)

اب شادی کی ابتدا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی پر جاتی ہے آگے شادی پر برکت کا خدا حافظ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

Marfat.com

شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا اسے اتار کر پھینک دو اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص جہنم کے انگاروں کا ارادہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی نے اس شخص سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو کسی اور کام میں لانا انہوں نے کہاں کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ اٹھاؤں گا جب کہ رسول اللہ نے پھینک دی ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں (اس کی صورت یہ ہوتی ہے) یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (بخاری، مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کیلئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے (ترمذی)

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی کفالت میں دو لڑکیاں بلوغت تک رہی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ بالکل ساتھ ساتھ ہوں گے۔ یہ کہتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا اس طرح جس طرح یہ انگلیاں آپس میں ملی ہیں۔ (مسلم شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے اور برائی

Marfat.com

سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چور پر اللہ کی لعنت ہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت مقالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور نے فرمایا کہ وہ کاٹا گیا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اس کے مثل پیپ پلاؤنگا اور جو بندہ میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا میں اس کو مقدس حوضوں سے (شراب طہور) پلاؤنگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شراب پیئے اسے دُرّے مارے جائیں۔ (ترمذی)

انتباہ (اب مجرم کو سزا اس ملک کی عدالت دے گی)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مومن بزدل ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (ہوسکتا ہے) پھر عرض کیا گیا بخیل ہوسکتا ہے فرمایا ہاں (ہوسکتا ہے) پھر پوچھا کیا مومن کذاب ہوتا ہے؟ یعنی جھوٹا ہوتا ہے فرمایا نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیا اور فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

ایمان اور حیاء دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں تو جب ان میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

اے عاشق رسول ﷺ اور کلمہ گو مسلمان اس حدیث پاک پر عمل اور غور کر۔ اگر اپنے آپ کو عاشق رسول کہتا ہے اور پھر دیکھ اللہ کے رسول سے تیری محبت ہر چیز سے زیادہ ہے کہ نہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ۔ مجھ سے محبت، قریبیوں سے محبت، اور قرآن کا پڑھنا، نیز ابو سلمیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کب سے نبی ہیں؟ فرمایا اس وقت جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا

میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے نبی لکھا گیا ہوں جب حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے اور ان کا خمیر بھی نہیں بنا تھا اور میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی بشارت ہوں

ہم اس ہستی عشق کرتے ہیں اور اس نوعیت کی محبت کرتے ہیں جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ہم حضور پاک ﷺ کی محبت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

ہمیں اس ہستی سے عشق ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ایک ماہ کے فاصلے سے رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے اور میرے امتی پر جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز ادا کرے میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور

Marfat.com

مجھے حق شفاعت عطا کیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۲)

قرآن پاک کے مطابق ارشاد ربانی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پارہ ۲۲، سورۂ احزاب: ۴۰)

معزز قارئین! پہلی اُمتوں کی عبادت مخصوص جگہ پر ہی ہوا کرتی تھی یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے آپ کی اُمت کیلئے تمام زمین پاک کردی گئی ہے آپ جہاں چاہیں کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں

اللہ کی زمین پاک ہے ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں کہ جن کا ارشاد مبارکہ ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم نے فرمایا! میں قیامت کے دن اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلے قبر میں سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مشکوۃ، ص ۵۱۲، انوار الحدیث مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی)

قارئین کرام عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا ہے کہ فرمان رسول یاد ہوں اور دنیا والے ان عظیم فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگاہ ہوں راقم نے احادیث انوار الحدیث سے نقل کر کے پیش کردی ہیں تا کہ ان پر عمل کر کے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹیم تیار ہو سکے۔ (ان شاء اللہ)

Marfat.com

ہم کو اس نبی سے عشق ہے جو کسی جسمانی نقصان سے بچنے کیلئے اپنے امتیوں کو فرمارہے ہیں بلکہ پوری انسانیت کو فرمارہے ہیں۔ کہ ایک جوتا پہن کر کوئی نہ چلے یا دونوں پہن کر چلو یا دونوں اتار کر چلو (مشکوٰۃ)

تاجدار مدینہ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہے کہ موزے جھاڑ کر پہنے، اس لیے کہ موزوں کے اندر کوئی زہریلا کیڑا وغیرہ ہوسکتا ہے کتنا خیال ہے اپنی امت کو حادثات سے بچانے کا آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (سبحان اللہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونے سے پہلے چار کام کرلیا کرو

(۱) برتن ڈھانپ دیا کرو۔
(۲) پانی کے مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو (ٹوٹیاں بند کردیا کرو)
(۳) دروازے بند کرلیا کرو۔
(۴) چراغ بجھا دیا کرو۔

بغیر منڈیر والی چھت پر سونے سے منع فرمایا (بغیر چاردیواری چھت پر سونے میں چلنے والے گر جائیں گے اکثر اوقات بعض افراد کو رات نیند میں چلنے کی عادت ہوتی ہے ان کیلئے ایسی چھت بہت خطرناک ہے)

سرکار مدینہ نے فرمایا میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں مسواک کو فرض کردیتا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مسواک میں "موت کے علاوہ ہر مرض کی شفاء ہے۔"

تاریکیوں سے جہالت سے بچانے کیلئے
ہر موڑ پر چراغ لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے منہ ہاتھ دھونے والا وضو کرنے والا مفلس اور تنگ دست نہ ہوگا کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں انہیں تولیے یا رومال

Marfat.com

سے نہ پوچھا جائے (شمائل ترمذی)

مفلسی وتنگ دستی سے اے مسلمان بچنا چاہتے ہوتو اس فرمان رسول ﷺ پر عمل کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانا سامنے رکھا جائے تو اپنے جوتے اتار دیا کرو اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ملے گی (دارمی)

حضور ﷺ نے فرمایا کھانے میں عیب نہ نکالیں اگر پسند نہ ہو تو نہ کھائیں۔

(بخاری مسلم)

حضور ﷺ نے فرمایا گرم کھانے میں برکت نہیں اس کو ٹھنڈا کرو اس لیے اللہ نے آگ نہیں کھلائی (شمائل ترمذی)

(ایسا کرنے سے منہ اور حلق کے جلنے کے نقصانات ہوتے ہیں لعاب دہن کم ملتا ہے۔ جس سے خوراک ہضم نہیں ہوتی)

تاجدار مدینہ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے (مسلم شریف)

پانی کو دیکھ کر پینا اور بسم اللہ پڑھ کر پینا تین سانسوں میں پینا۔

(سنتیں اور اس کی برکتیں از حکیم محمد اسلم شاہین)

معزز قارئین! یہ تھی ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی اُمت سے محبت بغیر دیواروں کی چھت پر سونے سے منع فرما رہے ہیں اور کھانے کے آداب، پینے کے آداب بتا رہے ہیں۔ ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں جنہیں قدم قدم پر زندگی کے ہر لمحے میں ہمارا اور ہماری جان و مال اور صحت کا خیال ہے۔ مذکورہ بالا فرمان محسن انسانیت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ہستی جس سے ہم محبت کرتے ہیں اس دنیا کی عظیم ترین اور سب سے بڑی عزت وشان والی ہستی ہے اور انسانیت کی رہبر ورہنما ہستی

Marfat.com

ہے۔اس ہستی جیسانہ کوئی دنیامیں آیاہے نہ آئے گا یہ ہستی عالمگیر محسن انسانیت ہے دنیا والواس ہستی کی مخالفت نہ کرواس کی اتباع کر کے ہی دنیامیں سکون وامن ملے گا۔اسکی حرمت کو پامال نہ کرو ناموس رسالت پر ناپاک حملے بند کرواگر دنیاوآخرت میں فلاح چاہتے ہواور دنیامیں امن چاہتے ہوتو آقادوعالم ﷺ کی عزت وتوقیر کرواور دعا کرو

یا رب محمد ﷺ میری تقدیر بنا دے
صحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دیکھا دے
ایمان پردے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

آقا ﷺ کے پسینہ سے خوشبومبارک

قارئیں کرام! ہم اس نبی ﷺ سے عشق کرتے ہیں کہ جس کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں صحابہ کرام جس طرف سے خوشبوسونگتے تھے یقین کر لیتے تھے کہ ادھر سے آقادوعالم ﷺ گزرے ہیں۔جس گلی وبازار سے حضور پاک ﷺ گزرتے وہ گلی وبازار صحراو پہاڑ خوشبو سے مہک اٹھتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سرکار کا پسینہ مبارک خوشبو کے طور پر گھر لے جاتیں تھیں۔

ابویعلیٰ ،طبرانی اور ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور سراپائے نور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کی! یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے میرے پاس خوشبونہیں ہے آپ میری مدد فرمادیں آپ ﷺ نے فرمایا! جاؤایک شیشی اور لکڑی لاؤ چنانچہ وہ شخص دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں بازوں کے پسینہ سے اس شیشی کو

Marfat.com

بھرنا شروع کیا جب شیشی بھر گئی تو اسے عنایت فرمادی اور فرمایا کہ اپنی بیٹی سے کہہ دو اس لکڑی کو اس شیشی میں بھگوئے اور خوشبو لگائے کہتے ہیں کہ جب بھی یہ خوشبو استعمال کی گئی تو تمام اہل مدینہ اس خوشبو کی مہک کو محسوس کرتے تھے چنانچہ اس گھر کا نام (جہاں وہ لڑکی رہتی تھی اہل مدینہ نے بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) رکھ دیا (خصائص الکبریٰ جلد اوّل، سنتیں اور ان کی برکتیں)

سرکار کا بول و براز مبارک کی خوشبو

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں کہ جس کے بول و براز مبارک کی بھی اپنی حیثیت ہے۔

''اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بول و براز شریف کے متعلق عرض ہے کہ قضائے حاجت کے وقت زمین شق ہو جاتی اور بول و براز شریف کو اپنے اندر سمو لیتی اور اس جگہ پر ایک خوشبو پھیل جاتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے براز (پاخانہ) مبارک کو کسی نے نہ دیکھا۔

چنانچہ منقول ہے کہ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت مبارک کے نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا، تاکہ رات کے وقت اس میں بول فرمالیں ایک رات جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں بول مبارک فرمایا تو صبح کے وقت حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگے کہ اے ام ایمن اس تخت کے نیچے ایک پیالہ ہے اسے زمین کے سپرد کر دو مگر اس پیالے میں کچھ نہ تھا ام ایمن نے عرض کیا خدا کی قسم مجھے رات کو پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اسے پی لیا تھا۔ اس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا نہ ہی دوبارہ ایسے کرنے سے منع فرمایا اور بلکہ ارشاد فرمایا تمہیں پیٹ کی کوئی مرض لاحق نہ ہوگی۔ (مدارج النبوۃ، سنتیں اور ان کی برکتیں ص ۲۵)

معزز قارئین! اس ہستی سے ہمیں عشق ہے جن کے بول کو پینے سے پیٹ کی سب

Marfat.com

بیماریاں ختم ہوجاتیں ہیں۔

اور ایسے ہی ایک عورت جس کا نام برکت اور کنیت ام یوسف تھی اس نے بھی بول مبارک پی لیا اس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الصحت یا ام یوسف اے ام یوسف تم ہمیشہ کیلئے تندرست ہوگئی چنانچہ ام یوسف کبھی بھی بیمار نہ ہوئی سوائے اس بیماری کہ جس میں انہوں نے انتقال فرمایا بعض، روایتوں میں یہ بھی منقول ہے کہ ایک صحابی نے بول شریف پی لیا تھا تو ان کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مہکتی رہی حتیٰ کہ ان کی کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔

(مدارج نبوۃ جلد اوّل)

ہم اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کرتے ہیں کہ جب بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائی حلیمہ کے گھر میں تھے تو دائی حلیمہ کے ہمسائیوں نے ان سے پوچھا کہ اے حلیمہ بتاؤ تمہارے گھر میں روشنی اتنی زیادہ کیوں ہوتی ہے جبکہ تمہارا گھر روشن رہتا ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں جب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں مجھے چراغ روشن کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہی یہ روشنی روئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

ہمیں اس ہستی سے محبت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے معراج عطا فرمایا کہ آپ زمین سے لامکان پر گئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کر کے واپس آ گئے اور ایسا معجزہ کسی اور نبی کو نصیب نہ ہوا ہے

سایہ نور

انوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قلب ونظر، بصر وبصیرت کو منور کرنے کے بعد سایہ مصطفیٰ کا مسئلہ خود بخود حل ہوجاتا ہے کیونکہ نور اور سایہ کا اتفاق نہیں ہوسکتا۔ قادرِ مطلق نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن بے شمار معجزات سے سرفراز فرمایا ہے ان میں سے ایک عظیم الشان معجزہ یہ ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں تھا۔ آج تک کسی ایک بھی مسلمان کا نام

Marfat.com

پڑھنے سننے میں نہیں آیا جس نے کسی بھی نبی کے معجزہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہو' تو پھر خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی معجزہ سے ایماندار کے انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اکابر اُمت نے ملت اسلامیہ کو اس مسئلہ پر بے پناہ مواد عطا فرمایا ہے اختصار کے پیش نظر یہاں چند تصریحات احادیث اور محدثین کرام کے اقوال و ارشادات پیش کئے جاتے ہیں' ممکن ہے منکرین کے لئے خضر راہ ثابت ہوں۔

حضرت امام نسفی (م 701ھ) فرماتے ہیں۔

قَالَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ اِنَّ اللّٰہَ مَا وَقَعَ ظِلَّكَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یَضَعَ اِنْسَانُ قَدَمَہ عَلٰی ظِلِّكَ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تا کہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھے۔

سیدنا امام اعظم کے تلمیذ ارشد حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی راس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔

لَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظِلٌّ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ الشَّمْسِ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہ ضَوْءَ سِرَاجِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا' اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آ گیا' نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

ابن سبع نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ نور تھے، جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو سایہ نہیں

Marfat.com

دیکھا جاتا تھا۔

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (544ھ) یوں ارقام پذیر ہیں:

وَمَا ذُکِرَ مِنْ اِنَّہ کَانَ لاَ ظِلَّ لِشَخْصِہٖ فِیْ شَمْسٍ وَلاَ قَمَرٍ لاَنَّہ کَانَ نُوْرًا وَاِنَّ الذُّبَابَ کَانَ لاَ یَقَعُ عَلٰی جَسَدِہٖ وَلاَ ثِیَابِہٖ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور ورسالت کی دلیلوں سے یہ دلیل بھی مذکور ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ آفتاب کی روشنی اور چاند کی چاندنی میں نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور تھے اور بے شک آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔

شارح بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م923ھ) سے منقول ہے۔

لَمْ یَکُنْ یَرَیٰ لَہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَلاَ قَمَرٍ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نظر نہ آتا تھا۔

امام محمد زرقانی شرح میں فرماتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شمس وقمر کی روشنی اور چاند میں سایہ نہ ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ لاَنَہ کَانَ نُوْرًا اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور تھے۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا بیان بھی ملاحظہ ہو:

"یہ جو مشہور ہے کہ سایہ نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، تو یہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے گو وہ ضعیف ہیں مگر فضائل میں متمسک بہ ہو سکتی ہیں۔

دوسری جگہ یہ الفاظ ملتے ہیں:

"یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ نہیں تھا (اس لئے کہ) ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر پا نور ہی نور تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اس لئے

Marfat.com

کے سایہ نہ تھا کیونکہ سایہ کے لئے ظلمت لازمی ہے۔" (مُحَمَّدْنُوز ص28 سے 39 از مفتی محمد منشا تابش قصوری)

سایۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلامِ شعراء

اکابر اُمت کے اقوال وارشادات وخیالات سے مستفیض ہونے کے بعد برصغیر کے اَن گنت شعراء میں سے چند حضرات کے اشعار پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس عقیدے کو بڑے لطیف پیرائے میں نعت کا موضوع بنایا اور اس مسئلہ کو رنگا رنگ نکات سے مزین کیا ہے۔

آج کل بہت کم شعراء قرآن واحادیث کے مضامین کو نظم کا لباس پہناتے ہیں یہ اشعار ان کے لئے بھی یقیناً مینارِ نور کی حیثیت رکھیں گے تاکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں حضور کے اوصافِ جمیلہ، کمالاتِ حمیدہ اور معجزاتِ کریمہ کا کھل کر اظہار فرما سکیں۔

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

برہنہ گرداں قیامت بدوش　　گشتہ ز ذیلِ کرمش حلہ پوش
سایۂ خویش آنکہ نکردیش نشر　　داشتہ از پئے خورشید حشر
تاچو بسوزیم دراں آفتاب　　خود فگنے سایہ بر اہل عذاب
از عمل خویش ندارم اُمید　　برکرم تست مرا اعتمید
ایں ہمہ گستاخی ما برگناہ　　زاں سبب از مدکہ توئی خواہ
من کہ بجاں بستہ روئے توام　　خسرو اماں سگِ کوئے توام

(تتمہ معارج النبوۃ)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

جلتی تھی زمیں کیسی، تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ اب سایہ کناں آیا
تو ہے سایہ نور کا، ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
قدِ بے سایہ کے سایۂ رحمت
ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

(خدائق بخشش)

مولانا حسن رضا خان بریلوی:

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

(ذوقِ نعت)

قمر یزدانی:

نظر آیا اسے سائے میں بھی محبوب کا ثانی
خدا نے اس لئے رکھا نہیں سایہ محمد کا

(خم خانہ محمد)

راجا رشید محمد:

چراغِ شوق لے کر رات دن ڈھونڈو زمانے میں
مگر تا حشر پاؤ گے نہ ان کا سایہ و ثانی

(ورفعنا لک ذکرک)

اختر الحامدی:

مجسم نورِ مطلق ہو، جمالِ ذاتِ مولا ہو

Marfat.com

ہو تم ظلِ خدا پھر کس طرح سایہ تمہارا ہو

شان الحق حقی:

نہ کہئے ان کا سایہ ہی نہیں تھا کہ ثانی تو کوئی بے شک نہیں
مگر جس پر بھی سایہ پڑ گیا ہے وہ انساں نازشِ روئے زمیں ہے

(ارمغانِ نعت)

انصار الہٰ آبادی:

وہ جس نے ظلم سے انساں کو غفلت میں بچایا ہے
جو بے سایہ ہے لیکن عالمِ ہستی کا سایہ ہے

(سلامِ قدس)

سرور بجنوری:

سلام ان پر حبیب اللہ حق نے جن کو فرمایا
سلام ان پر جن کا جسمِ نورانی تھا بے سایہ

(سلامِ قدس)

اعظم چشتی:

تمہارے جسم اطہر کی لطافت ہی بتاتی ہے
کہ ایسی ذاتِ لاثانی کا سایہ ہو نہیں سکتا

(نیرِ اعظم)

مقصود اصلاحی:

نہ مل سکا کسی کو سایہ جسم اطہر کا
سارے جہاں پر ہے سایہ رحمۃ للعالمین کا

Marfat.com

تابش قصوری:

نہ کیوں ہوتا بے سایہ جسم منور
تھی نورِ مبیں آپ کے قد کی تابش

(محمد نور ص 28 سے 52 تک از مفتی محمد منشا تابش قصوری)

دشمن نے تلوار اٹھائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے ہیں

دنیا والو! تعصب اور منافقت کی عینک اتار کر دیکھو کہ ہم کس ہستی سے عشق کر رہے ہیں۔ ایک مشرک جس کے دل میں تاجدار مدینہ کے لیے انتقام بھرا ہوا تھا، بتوں کی پوجا سے روکنے پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناراض تھا تاجدار مدینہ سے پہلے نہیں ملا تھا۔ اس نے تلوار اٹھائی اور قسم کھالی کہ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچائے گا۔
(استغفر اللہ)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو اپنے غصہ کا اظہار کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے تحمل اور خاموشی سے اس کی بات سنی اور تبسم فرماتے رہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔

کچھ ہی لمحہ کے بعد اس کا ذہن بدل گیا اور اب وہ اپنے کیے پر پریشان ہوا اور شرمسار بھی پھر یہ شخص حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر پڑا اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو بوسہ دینے لگا اور عرض کرنے لگا حضور پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ میرا اس زمین پر کوئی دشمن نہ تھا اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ میرا کوئی محبوب نہیں۔

قارئین کرام! ہمیں اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ہے جس کے رعب کی وجہ سے بڑے بڑے قریش کے سردار گم سم ہو جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھ کر موم کی طرح پگھل جاتے تھے یہ نبوت کا رعب برداشت نہ کر سکتے تھے لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ صبر اور عفو و درگزر سے اپنی حیات طیبہ گزاری۔

Marfat.com

روایت ہے کہ ایک بار نبی عرب وعجم ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ ایک شخص دشمن رسول ﷺ بن کر آپ ﷺ کے سر پر تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور آپ کو شہید کرنے کا ارادہ کر لیا اسی اثناء میں حضور پاک ﷺ بیدار ہوئے اور اس شخص نے کہا آپ بتائیں کہ میرے ہاتھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرا اللہ اسی وقت اس شخص کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور وہ شخص مسلمان ہو گیا۔

بیٹی کی خوشی پر تبسم

دنیائے اسلام اور اس زمین پر بسنے والے تمام مفسرین، محدثین، دانشور سائنس دان، تمام مذہبی سکالر، تمام مذاہب کے پیشواؤں کو دعوت فکر دیتا ہوں اور بیٹی سے محبت کرنے اس کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کرنے پر تاجدار مدینہ کے عظیم کردار کی طرف ان کی توجہ دلاتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ میرے نبی ﷺ محسن انسانیت کے مقابلے میں تمہارے پاس اور ان سے بڑھ کر پیار کرنے والا باپ ہے تو بتاؤ۔ اور کائنات کے سامنے لاؤ۔

میرے نبی ﷺ نے اس وقت بیٹی کو تعظیم اور عزت عنایت فرمائی جب دنیا والے بیٹی کی پیدائش پر طعنہ دیتے تھے، بیٹی کی پیدائش ایک ماں اور باپ پر مصیبت اور پریشانی کا سبب بنا دی جاتی تھی۔ بیٹی کو گالی سمجھتے تھے اور پیدائش کے بعد اس کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔

آئیں بیٹی کی پیدائش پر خوشی کیسے کی جاتی ہے؟ سیرت النبی ﷺ سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اس کو پڑھ کر اے انسان تو اپنی بیٹی سے گھر جا کر محبت کر، سنت رسول ﷺ پر عمل کر یہی محبت رسول ﷺ کا اظہار ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کا پیغام ہے

Marfat.com

اُم ایمن بڑی تیز رفتاری کے ساتھ جلدی جلدی بازار سے گزر رہی تھیں جب حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے ان کی مڈبھیر ہوئی تو ان کے چہرے پر خوشی چھائی ہوئی تھی حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں ''تم کس مصیبت میں گرفتار ہو اور تم اس طرح کیوں بھاگ رہی ہو؟'' جواب دیا میں الصادق الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خوشخبری لے کر جارہی ہوں''۔

بھلا کون سی خوشخبری؟

''سیدۂ طاہرہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہاں چوتھی بیٹی ہوئی ہے'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے مبہوت ہوتے ہوئے ٹکٹکی باندھ کر انہیں دیکھا اور کہا:

''کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چوتھی بیٹی کی خوشخبری دے گی؟ اتنے میں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا ان کے قریب ہوئی اور ان سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا مجھے سچ بتایئے کون سی خبر اور کس چیز کی خوشخبری، تمہارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹی کی ولادت کی خبر کیسے وصول کریں گے اُم ایمن آگے بڑی اور اس نے کہا ''اے سلمہ تیرے اس سوال نے مجھے اس دن کی طرف لوٹا دیا ہے جس دن سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پہلی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو جنم دیا تھا اور مجھے حکم دیا تھا کہ الصادق الامین حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جا کر اطلاع دو میں ڈرتی ہوئی گئی میں توقع رکھتی تھی کہ مجھے اس بچی کے ساتھ ہی کسی گڑھے میں دفن کر دیا جائے گا لیکن وہاں پہنچ کر عجیب معاملہ پایا گیا''

سلمہ نے پوچھا ''اُم ایمن کیا ہوا تھا بتایا جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کی ولادت کا سنا تو آپ کا چہرہ انور خوشی سے چمک اٹھا فی الفور بچی کے پاس گئے اسے گود میں اٹھایا، چوما اس کی والدہ کو مبارک کہی جانور ذبح کر کے بچی کی ولادت کی خوشی منائی یہ میں نے نیا زمانہ اور ماحول دیکھا برکتہ نے یہ کہا اور پھر نئے سرے سے دوڑنے لگی۔

Marfat.com

سلمہ نے دل سے یہ ساری گفتگو سنی کیونکہ اس کی تین بچیاں زندہ دفن ہو چکی تھیں اور وہ ایسے ماحول میں رہ رہی تھی جس میں اکثر باپ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے پر خوش ہوتے تھے۔

ان کی قبریں ہی ان کے نزدیک بہترین سسرالی رشتے تھے اور ان میں سے جو اپنی بیٹی کو زندہ درگور نہیں کرتا تھا اس پر ذلت اور رسوائی مسلط رہتی۔ ایسی عورت اپنے خاوند کے گھر جا رہی ہوتی تو اس عورت کے خاوند کے رشتہ داروں میں سے کوئی ہوتا تو اس کو دعا دیتے ہوئے کہتا خدا کرے تجھ پر جننا آسان ہو اور تو مذکر جنے (Male) خدا کرے مونث Female نہ جنے اور اللہ تعالیٰ تیرے بدن سے انسانوں کی ایک بڑی تعداد میں طاقتور اور بہادر لوگ پیدا کرے اور اگر وہ اس کے خاوند کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اس سے کہتا خدا کرے تجھ سے جننا پیدائشی مراحل آسان نہ ہو اور تو مذکر نہ جنے عرب لوگ اتنی بیٹیوں سے نفرت کرتے تھے۔

(کتاب المجبر لابن حبیب ص 310، اولاد کو سکھا دو محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ص 57)

سلمہ نے الصادق الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس رویہ کو بہت عظیم سمجھا اور یہ تمنا کی کہ بحیثیت باپ ان کے خاوند وہی کچھ کرتے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اپنی سوچ بچار کے وقت وہ یہ نہیں سمجھ پائی تھی کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ رحمت ہیں جو دنیا اور دنیا والوں کی طرف بطور رحمت للعلمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس دین حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں جس دین نے زندہ درگور کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے اور عورت کو عزت بخشی ہے اور اس بات کی تاکید کی ہے کہ اس کا اور مرد کا ایک ہی منبہ ومقدر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں میں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیں''

Marfat.com

عورت کے تقدس اور عزت افزائی کیلئے آپ ﷺ ایک ایسا کامل اور جامع قانون لائے جس نے سوسائٹی میں عورت کی پوزیشن کو مستحکم بنایا ایسا قانون کہ بحیثیت بیٹی، بیوی، ماں کے اس کیلئے باعث عزت زندگی کی ضمانت فراہم ہو رسول اللہ ﷺ کا بیٹیوں کی ولادت کے بارے میں ایک ایسا طرز عمل تھا جو ان میں سے ہر ایک کو بڑی خوشی اور مسکراتے دمکتے چہرے کے ساتھ گلے لگاتا اور ان کو پیدائش کے وقت ان کے باپ کے چہرے سے خوشی ظاہر ہو رہی ہوتی اور یہ اس لیے کہ آپ ان لوگوں کیلئے جن کے دل سخت ہو چکے ہیں اور رحمت سے خالی ہیں نمونہ بنیں

چنانچہ قرآن کریم اسی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے یوں بیان کرتا ہے۔

''جب انہیں بیٹی کی ولادت کی اطلاع دی جاتی تو ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے

جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں فرماتا ہے:

''ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر جہانوں کے لیے رحمت بنا کر''

اولاد کو سکھاؤ محبت حضور کی، از ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی)

حضور پاک ﷺ کی بیٹی طیبہ و طاہرہ سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آپ ﷺ کے گھر تشریف لاتیں تو آپ چادر ان کیلئے بچھا دیتے اور جب کبھی آپ کسی محفل میں صحابہ کرام کے پاس ہوتے تو بی بی پاک اپنے گھر واپس چلی جاتیں آپ اپنی بیٹی کے گھر تشریف لاتے اور فرماتے۔

بیٹی تم آئی تھی اور آپ آنے کی وجہ دریافت فرماتے۔

ایک شخص حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زمانہ جاہلیت میں، میں نے اپنی بیٹی کو نئے کپڑے پہنائے اور اس کو مکمل تیار کر کے باہر لے گیا پھر میں نے اسے ایک کنویں میں گرا دیا اور میری بیٹی فریاد کر رہی تھی ابو

Marfat.com

جان مجھے چھوڑ کر نہ جائیں ابو جان مجھے چھوڑ کر نہ جائیں، اس واقعہ کو سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہو گئے آنکھیں اشک بار ہو گئی آپ نے فرمایا یہ قصہ مجھے پھر سناؤ اس شخص نے دوبارہ دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا روئے کہ آنسوں سے ریش مبارک تر ہو گئی۔

(صحیح بخاری)

معزز قارئین! تاجدار مدینہ کا بحیثیت باپ کہ بیٹی کی کیسے عزت کی جاتی ہے اور اس کی ولادت پر کیسے خوشی کی جاتی ہے ہمیں معلوم ہوا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی یہ ہی امید ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو ایسی محبت کی نعمت دیں گے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''جس نے بیٹی کی پرورش کی اور سن بلوغت پر اس کی شادی کر دی وہ قیامت کے روز میرا رفیق ہوگا۔

عورتوں پر رحمت اور ان کے حقوق کی پاسداری

معزز قارئین! آج عورتوں کے حقوق کی پاسداری کی پوری دنیا میں باتیں ہو رہی ہیں اور حقوق نسواں کے نام پر تنظیمیں متعارف ہو رہی ہیں۔

Human Rights کی باتیں ہو رہی ہیں اسمبلیوں میں بل پیش کئے جا رہے ہیں میں قربان جاؤں اُس محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمت للعالمین پر جنہوں نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے حجۃ الوداع نیز دیگر کئی مقامات پر خواتین کے حقوق پورے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور رحمت للعالمین بن کر ان کے حقوق کی پاسداری کی ہے۔

تاجدار مدینہ نے فرمایا!

میں تمہیں عورتوں کے ساتھ اچھے برتاؤں کا حکم دیتا ہوں تم میری نصیحت قبول

Marfat.com

کرو کیونکہ عورت استخوان سے پیدا کی گئی ہے استخوان میں سب سے ٹیڑھی چیز اس کا بالائی حصہ ہے اگر تم اس استخوان کو سیدھا کرنے لگو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی پس تم عورتوں کے بارے میں میری نصیحت پر عمل کرو"

اسلام سے قبل کسی شخص کی وفات کے بعد اس کے ترکہ میں بیٹی، بیوی، ماں کا حصہ نہیں تھا۔ اسلام نے حصہ مقرر کیا۔ ایک دفعہ کچھ خواتین آپ کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوئی تو وہاں پر مردوں کا رش تھا انہوں نے حضور کی بارگاہ اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کے پاس خواتین آتیں ہیں تو مردوں کا رش ہوتا ہے آپ ہمیں بھی وقت عنایت فرمائیں چنانچہ خواتین کی درخواست پر آپ نے خواتین کے لئے الگ وقت عطا فرما دیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر مبارک میں تشریف فرما تھے کہ قریش کی چند خواتین آپ کے پاس آ کر بیٹھ گئیں اور بلند آواز سے گفتگو کرنے لگیں اتفاق سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی تو وہ عورتیں جلدی سے اٹھیں اور پردہ میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر فاروق اندر آئے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور پر تبسم تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ خدا آپ کو ہمیشہ ہنسائے کیا معاملہ ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا ان عورتوں پر تعجب ہوا یہ یہاں بیٹھی ہوئی تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں ہو گئیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے کہا۔

اے اپنی جان کی دشمنو!

تم مجھ سے خوف کھاتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی؟ عورتوں نے کہا بے شک آپ رسول اللہ سے زیادہ سخت طبع رکھتے ہیں۔ (حُب رحمت للعلمین ص 44)

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقوق العباد کا درس دیا

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں جس نے خواتین کے حقوق کی بات کی ہے۔

اے دنیا والو! اے یورپ و ایشیاء میں رہنے والے ہر مذہب کے پیروکارو دیکھو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کیلئے کتنے نرم ہیں اور حقوق العباد کی بار بار تلقین فرما رہے ہیں۔

''امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کتاب مکاشفۃ القلوب، میں تاجدار مدینہ کی احادیث مبارک کا خزانہ یوں تحریر کیا ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرُنور، شافع منشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پر چار باتیں مسلمانوں کا حق ہے، نیک کی امداد کرنا، گناہ گار کیلئے دعائے مغفرت کرنا، رخصت ہونے والے کیلئے دعا کرنا اور توبہ کرنے والے سے محبت رکھنا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس آیت ''رحماء بینھم'' کے بارے میں فرمایا نیک آدمی برے آدمی کیلئے دعا گو ہوتا ہے اور بُرا نیک کیلئے دعا کرتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے کوئی آدمی کسی آدمی کو دیکھے تو اس کے لئے یہ کہے اے اللہ اسے ہدایت دے اس کی توبہ قبول فرما اس کے گناہ معاف فرما دے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا باہم محبت اور باہم شفقت سے مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے جب جسم کا کوئی حصہ تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے:

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کیلئے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔

Marfat.com

ایک طویل حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اچھی عادت اپنانے کے متعلق فرمایا کہ اگر تم اس پر قادر نہ ہو تو لوگوں کو برائی سے بچاؤ اس لئے کہ یہ صدقہ ہے جو تو نے اپنے لیے دیا اور افضل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مسلمان کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں، صحابہ نے عرض کی کہ مومن کون؟ وہ جس نے اپنی طرف سے مسلمانوں کو ان کے مال اور جانوں میں بے خوف کر دیا، پوچھا مہاجر کون؟ فرمایا جس نے برائیوں کو خیر آباد کہہ دیا اور ان سے دامن بچا کر رکھا ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کیا ہے؟

فرمایا کہ تو دل سے اللہ کو تسلیم کرے، اور تیرے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، کہ دوزخیوں پر خارش مسلط کر دی جائے گی، جو ان کا گوشت ختم کر کے ہڈیاں نمایاں کر دے گی، پھر آواز آئے گی اے ابن فلاں یہ خارش تکلیف دیتی ہے وہ کہے گا ہاں پھر آواز آئے گی یہ مسلمان کو تکلیف دینے کا بدلہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے جنت میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جس نے راستے کا درخت اس وجہ سے کاٹ دیا تھا کہ وہ راہ چلنے والوں کیلئے تکلیف دہ تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایک ایسا عمل بتلایئے جو میرے لیے فائدہ مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا راستہ میں تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دیا کرو۔ فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو راستہ میں تکلیف پہنچانے والی چیز کو

Marfat.com

ہٹا دیتا ہے۔ اللہ اسکے بدلے ایسی نیکی لکھ دیتا ہے۔ جس کی بدولت جنت واجب ہو جاتی ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ ایسا اشارہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف کرے جو اس کو ناپسند ہو کسی بھی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو خائف کرے اللہ تعالیٰ مومن کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہے۔

ربیع بن حیثم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں، مومن کو ایذا نہ دو جاہل سے جہالت نہ کرو۔ مسلمان کے ساتھ تواضع اختیار کرو اور اس کے مقابلے میں متکبر نہ بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ متکبر اور فخر و غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم الٰہی ہوا اس قدر تواضع کرو کہ دوسرا کوئی فخر نہ جتائے اگر اسکے باوجود بھی دوسرا فخر جتائے تو برداشت کریں۔ حکم الٰہی ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

''درگزر کو اپنایئے نیکی کا حکم دیجیئے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے''

حضرت ابن ابی اوفیٰ نے روایت فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مسلمان سے تواضع سے پیش آتے اور بیوہ مسکین کے پاس جا کر ان کی حاجت روائی فرماتے اور ان کے کام کیلئے چلنے کو ناگوار نہ سمجھتے اور نہ تکبر سے کام لیتے۔

حقوق العباد میں یہ بات بھی ہے کہ لوگوں کی باتیں دوسروں تک چغلی کی صورت میں نہ پہنچائی جائیں فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا خلیل ابن احمد کا فرمان ہے جس نے تیرے سامنے دوسرے کی چغلی کی وہ تیری چغلی کسی دوسرے کے پاس بھی کرے گا۔

بوجہ غصہ اپنے جاننے والے سے تین دن سے زائد قطع تعلق نہ رکھے حضرت ابو

Marfat.com

ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نور اولین و آخرین ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ غصہ سے رہے، پیشتر اسکے کہ ان کا سامنا ہو اور وہ منہ پھیر کر نکل جائیں ایک کو دوسرا اسلام کرنے میں پہل کرے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ جب کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی لغزش کو معاف کر دیا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مغفرت فرمائے گا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا بھائیوں کو آپ نے معاف کر دینے کی بدولت دنیا اور آخرت میں، میں نے تیرے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔ جب بھی کوئی کسی کی زیادتی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ حضور ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا معاف کر دینے سے آدمی کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو اللہ کی رضا کیلئے تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب اردو ترجمہ علامہ عنصر صابری)

قارئین کرام! حقوق العباد انسانوں کے حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کی بات جو تاجدار مدینہ ﷺ نے اپنے امتیوں کو ادا کرنے کی ہدایت کی اور جس کی ادائیگی کیلئے تاجدار مدینہ ﷺ نے پوری دنیا کے افراد کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی۔

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں جو عالمگیر اور پوری مخلوق کے لئے نبی بن کر۔
رسول ﷺ بن کر رحمت للعلمین بن کر تشریف لائے ہیں۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری حلیہ مبارک

حلیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کیا جاتا ہے تاکہ مبارک اور نوارنی چہرے کا تصور کر کے سوتے اور جاگتے وقت تاجدار عرب وعجم کی زیارت نصیب ہو۔

''حضرت انس بن مالک، حضرت ابوہریرہ، حضرت براء بن عازب، حضرت ابن ابی ہالہ، حضرت ابن عباس، حضرت حکیم بن حزام، اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم یہ حدیث مروی ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گورا رنگ، سیاہ کشادہ آنکھیں، سرخ ڈورے والی لمبی پلکیں، روشن چہرہ، باریک ابرو، اونچی بینی (ناک مبارک) چوڑے دانت، گول چہرہ، فراخ پیشانی، گھنی ریش مبارک جو سینا کو ڈھانپ لے، شکم وسینہ ہموار، چوڑا سینہ، بڑے کاندھے، بھری ہوئی ہڈیاں، موٹے بازو، کلائیاں، اور پنڈلیاں، ہتھیلیاں فراخ، قدم مبارک چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے بدن مبارک جب کرتا اوپر سے اٹھ جاتا ہو خوب چمکتا سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، میانہ قد نہ زیادہ طویل نہ زیادہ مختصر، باوجود اس کے جو سب سے زیادہ لمبا شخص ہوتا اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا آپ اس سے بلند معلوم ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بلدار جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تو دندان مبارک بجلی کی طرح چمکتے، بارش کے اولے کی طرح سفید وشفاف، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی برکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک سے برس رہی ہے۔ گردن نہایت خوبصورت نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ بہت بھرا ہوتا تھا۔

(دلائل النبوہ بیہقی جلد 1 / ۲۹۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بالوں والے کو

Marfat.com

جس کے بال کندھوں تک لٹکتے ہوں سرخ لباس میں

حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا۔

(مسلم فی الفضائل ۴/۱۸۱۸، بخاری شریف ۷۵/۱۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ کے رخسار مبارک پر سورج تیر رہا ہوتا جب آپ ﷺ مسکراتے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی۔

(شمائل ترمذی/۱۱۵، مسند امام احمد ۲/۳۵۰ ابن حبان ۸/۷۴)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا آپ نے کہا نہیں بلکہ چاند اور سورج کی طرح روشن و منور نیز گول تھا۔

(صحیح مسلم ۴/۱۸۳۳)

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی تعریف کی رفعت میں کہا کہ آپ ﷺ دور سے بہت خوبصورت اور قریب سے نہایت ہی حسین و جمیل معلوم ہوتے تھے

(دلائل النبوہ للبیہقی ۱/۲۷۹)

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل تھا (شمائل ترمذی، ۲)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں یہ آخری الفاظ بیان فرمائے کہ جو شخص آپ ﷺ سے ملاقات کرتا وہ حضور ﷺ سے محبت کرتا۔

(شمائل ترمذی ۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو سے بڑھ کر کسی عنبر کستوری کی خوشبو کو نہ پایا۔

(صحیح مسلم ۴/۱۸۱۴)

Marfat.com

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے رخسار کو چھوا تو وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ ابھی آپ نے عطار کے ڈبیہ سے اپنے ہاتھ کو باہر نکالا ہے۔
(صحیح مسلم ۴/ ۱۸۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی مروی ہے کہ خواہ آپ نے خوشبو لگائی ہوئی ہو یا نہ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سے مصافحہ فرماتے وہ شخص سارا دن اس خوشبو سے معطر رہتا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نیند کی آواز معلوم ہونے لگی پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کر دی اور وضو نہیں کیا اس پر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ تھے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند غفلت کی نہ تھی جو ناقض وضو ہوتی)
(صحیح بخاری ۱/ ۲۹۔ ۱۱۷، صحیح مسلم ۴/ ۱۸۷۵ الشفاء شریف حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصل ۳، ۲)

کافروں پر رحمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوری دنیائے انسانیت کے حقوق کے بلند و بالا دعویٰ کرنے والو آؤ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنان اسلام پر رحمت کا منظر دیکھو کہ آپ جیسا محسن تمہیں پوری کائنات میں نہ ملے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مشرکین کیلئے بددعا کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

''میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔
(صحیح بخاری کتاب المغازی، باب قصہ دوس)

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ قبیلہ ثقیف نے جلا دیا ہے۔آپ ان کے لیے بددُعا کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا!

اللّٰھُمَّ اھْدِ ثقیفا ''خدایا ثقیف کو ہدایت دے''

سیرت کی کتابوں میں درج ہے کہ جنگ اُحد میں حضور پاک ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوگیا اور چہرہ مبارک بھی خون آلود تھا مگر زبان مبارک سے فرمایا! اَللّٰھُمَ اغْفِر لقُوْمِیْ فَاِنَّھُم لَا یَعْلَمُوْنَ

خدایا میری قوم کو معاف کردے کیوں کہ وہ میری شان نہیں جانتے۔

بزم کونین سجانے کے لیے آپ ﷺ آئے
شمع توحید جلانے کے لیے آپ آئے
ایک پیغام جو ہر دل میں اُجالا کر دے
ساری دنیا کو سنانے کے لیے آپ آئے
ایک مدت سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو
ایک مرکز پربلانے کے لیے آپ آئے
ناخدا بن کر اُبلتے ہوئے طوفانوں میں
کشتیاں پار لگانے کے لیے آپ آئے
قافلہ والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں
دور تک راہ دیکھانے کے لیے آپ آئے
چشم بیدار کو اسرار خدائی بخشے
سونے والوں کو جگانے کے لیے آپ آئے

(ساغرصدیقی)

وہ دشمن جنہوں نے تشدد اور ظلم وزیادتی کی انتہا کر دی تھی جنہوں نے آپ کا

Marfat.com

سوشل بائیکاٹ کر دیا تھا اور جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 3 سال تک اپنے خاندان کے بچوں کے ساتھ شعیب ابی طالب میں محصور رہے آج وہ سب تاجدار مدینہ رحمت للعلمین کے سامنے ایک شکست خوردہ فریق کی طرح تھے۔

آپ نے فرمایا ''اے گروہِ قریش تم اپنے گمان میں آج مجھ سے کیسے سلوک کی توقع رکھتے ہوانہوں نے بیک آواز کہا نیکی کی توقع رکھتے ہیں آپ شریف بھائی اور شریف بھائی کی اولاد ہیں یہ سن کر حضور رحمت للعلمین نے فرمایا (جاؤ) آج تم پر کوئی الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو''۔

اس تاریخی رویے اور عام اعلان معافی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں بیٹھ گے، بیت اللہ کی چابی آپ کے دست مبارک میں تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ابوسفیان (دشمنان اسلام) کے گھر میں پناہ لے گا۔ مسجد حرام میں پناہ لے گا یا اپنا دروازہ بند کرے گا اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ (سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ اکبر کیسا حسنِ سلوک کافروں پر۔

محسن انسانیت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یتیموں اور مسکینوں سے خصوصاً محبت فرماتے، ان کی مدد کرتے اور معاشرے میں ان کو وہ مقام دلاتے جن کے وہ حقدار ہیں۔ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے اپنی دو انگلیوں مبارک کو ملا کر فرمایا۔

میں یتیم کا کفیل ہوں خواہ یتیم میرے رشتہ داروں میں سے ہو یا اجنبیوں میں سے بہشت میں یوں ہوں گے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا جو شخص محض رضائے خدا کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اس کے لئے ہر بال

Marfat.com

کے مقابلے میں جس پر اس کا ہاتھ پھرتا ہے، نیکیاں ہیں اور جو کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ نیکی کرتا ہے میں اور وہ بہشت میں ان دو انگلیوں کی مانند ہوں گے۔
(صحیح بخاری شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دریافت فرماتی ہیں یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ آپ نے فرمایا کہ یہ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے بہشت میں جائیں گے۔

اے عائشہ کسی مسکین کو اپنے دروازے سے نہ پھیرنا گو نصف خُرما ہی کیوں نہ دو اے عائشہ غریبوں سے محبت اور ان کو اپنے نزدیک رکھ تجھے قیامت کے دن اپنے نزدیک رکھے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ''بے شک جو لوگ ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں اور جلد ہی دوزخ میں پہنچیں گے (النساء 10)

حدیث مسلم میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا اے ابوذر رضی اللہ عنہ میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں دو آدمیوں پر حکومت نہ چلانا اور یتیم کے مال کو خود کیلئے اچھا نہ سمجھنا یعنی نہ کھانا بلکہ اس کی حفاظت کرنا۔

تفسیر قرطبی میں حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا معراج کی رات میں نے ایسی قوم کو دیکھا ہے کہ ان کے ہونٹ اونٹ کے ہونٹوں جیسے تھے ان پر مسلط فرشتے ان کو پکڑ کر ان کے منہ میں آگ کے پتھر ڈال رہے تھے جو ان کے پیٹھ کے راستے سے نکل رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں

Marfat.com

کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے تھے (مکاشفۃ القلوب از امام غزالی)

عاشقان رسول یہ ہے مسکین و یتیم کی سرپرستی کرنے والی عظیم ہستی جس سے ہم عشق کرتے ہیں محبت کرتے ہیں۔

بچوں پر شفقت و رحمت

برادران سلام ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں جس نے بچوں پر شفقت کرنے کی تلقین کی اور بچوں پر شفقت کرنا سنت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ہے۔

اُم قیس بنت محض رضی اللہ عنہا اپنے شیر خوار بچے کو تاجدار مدینہ کی خدمت میں لاتیں ہیں

حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے اس بچے کو اپنی گود میں بیٹھا لیا بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر پانی پھیر دیا اور اس بچے کو کچھ نہ کہا۔

آپ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو پیار کر رہے تھے چوم رہے تھے ایک شخص آپ کے پاس بیٹھا تھا اس نے عرض کی کہ میرے دس لڑکے ہیں کسی کو نہیں چومتا یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ آپ جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو انہیں سلام فرمایا کرتے۔

غلاموں پر شفقت

ہم اس عظیم ہستی سے عشق کرتے ہیں جو غلاموں پر شفقت کا حکم دیتے رہے۔

حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے ہمیشہ غلاموں پر شفقت کا حکم دیا۔

حضرت بلال اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہما غلام تھے تاجدار مدینہ کے ساتھ زندگی کا عرصہ گزرا اس کا مطالعہ کریں تو خود بخود آگاہی حاصل ہو جاتی ہے کہ سرکار

Marfat.com

دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلاموں پر کتنے شفیق رہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

جوکوئی مسلمان غلام کوآزاد کرتا ہے اس غلام کے ہر عضو کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ اس عضوکودوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔(صحیح بخاری باب الثلثۃ علی الدابتہ)

صحابی رسول ابومسعودرضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے غلام پرتشدد کررہا تھا کہ میں نے پیچھے سے آوازسنی۔

ابومسعود جان لو!تم کوجس قدراس غلام پراختیار ہے اس سے زیادہ خداکوتم پر اختیار ہے۔

میں نے دیکھا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اسے رضائے خدا کیلئے آزادکردیا آپ نے فرمایادیکھواگرتم ایسانہ کرتے تو دوزخ کی آگ تم کوجلاتی (صحیح مسلم باب فضل المدینہ)

حضرت ابوذررضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عجمی غلام کوڈانٹا اس نے میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کردی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کرفرمایا ابوذرتم میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں خدانے تم کوان پرفضلیت دی ہے ان میں سے جوتمہارے موافق نہ ہواسے بیچ دواورخلق خداکوعذاب نہ دو۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمت الولد)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جوشخص اپنے غلاموں کے منہ پرتھپڑ مارے اسکا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزادکردے حضرت سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے صرف ایک خادمہ تھی ہم میں سے ایک نے اس کے منہ پرتھپڑ مارا۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا خادمہ کوآزادکردو۔ہم نے عرض کی، ہمارے ہاں صرف ایک ہی خادمہ ہے آپ نے فرمایا کہ وہ خدمت کرتی

Marfat.com

رہے یہاں تک کہ بے نیاز ہو جائیں جب ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کر دیں۔
(صحیح بخاری کتاب الادب، باب مایدعی لمن لیس ثوبا جدیدا)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ۔

ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ سے فرمایا ہم خادم کو کتنی بار معاف کر دیا کریں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ خاموش رہے اس نے دوبارہ دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے تیسری بار دریافت کرنے پر فرمایا "ہر روز ۷۰ بار معاف کر دیا کرو"۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب،)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر وصال کے وقت یہ الفاظ تھے کہ

اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ نماز اور غلام

یہ ہے تاجدار مدینہ کا غلام کے متعلق ارشاد مبارک ایسا آقا، کسی اور قوم کا سربراہ دنیا نے نہیں دیکھا یہی وجہ ہے کہ غلام اور مزدور طبقہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ چڑھ کر عقیدت و محبت کا اظہا کرتا ہے۔ اور ہر غلام اور غریب کا یہ نعرہ ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہیں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ "آپ تمام جہانوں کیلئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوپایوں پر شفقت و رحمت

برادران اسلام یہ جاننا بھی بہت ضروری ہے کہ ہمارے آقا کس طرح چوپایوں پر شفقت اور کس قدر مہربان اور رحمت والے تھے تا کہ بحیثیت رحمت للعالمین حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کو مشرق و مغرب والے جان لیں اور ہمیں بھی اپنے اس آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے نہ صرف عشق حاصل ہوگا بلکہ آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل

Marfat.com

کر کے اس کائنات میں امن وسکون کی خوشبو پھیلائیں گے یہی اس کتاب کے لکھنے کا مقصد ہے اور یہی مصنف کا پوری دنیا کیلئے پیغام امن ہے میں آج ان مغرب کے مفکرین دانشوروں اور پادریوں کو دعوت فکر دیتا ہوں اور ان کے ضمیر کو جھنجوڑنا چاہتا ہوں جو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اقدس میں نقص نکالنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ گستاخانہ خاکے تیار کر رہے ہیں کردارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلا وجہ تنقید کر رہے ہیں۔

آئیں یہ دیکھیں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انسان تو کیا جانوروں پر کتنے مہربان ہیں اور جو آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جانوروں کے دکھ برداشت نہیں کر سکتے وہ اپنے امتی کو کس طرح مصیبت زدہ دیکھ سکتے ہیں جانوروں سے اتنا پیار ہے تو انسانیت سے کتنا آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیار ہوگا۔ جانوروں کیلئے امن وامان مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے تو کائنات کی مخلوق کیلئے کتنا امن سکون ہوگا اس کا مطالعہ فرمائیں۔

ایک دن تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے باغ میں داخل ہوئے باغ میں ایک اونٹ رحمۃ للعالمین کو دیکھتے ہی رو پڑا دونوں آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی گردن پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا تو وہ پُرسکون ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نے عرض کیا یہ میرا ہے محسن انسانیت رؤف رحیم نے فرمایا! کیا تو اس چوپائے کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنایا ہے خدا سے نہیں ڈرتا؟ اس نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور کثرت سے تکلیف دیتا ہے۔ (مسند دارمی صفحہ اول)

ایک دفعہ ایک گدھے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا اس کے چہرے پر داغ دیکھے آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس شخص پر جس نے اسے داغ دیا ایک دن حضور

Marfat.com

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک اونٹ پر ہوا جس کا بدن بھوک اور پیاس کی وجہ سے پیٹ سے لگا ہوا تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ان بے زبان چوپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم ان پر سوار ہوتے ہو۔ (تنزل وزوال دومتہ الکبری، جلد اوّل باب ۱۴)

سبحان اللہ جو جانور کے زخم برداشت نہ کر سکے وہ انسان کے زخم کیسے برداشت کریں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آداب سفر میں فرمایا ہے کہ جب فراخ سالی ہو اور گھاس بکثرت ہو تو تم سفر میں ان کو کسی وقت اونٹوں کو چھوڑ دیا کرو تا کہ وہ چر لیں اور جب قحط سالی ہو تو ان کو تیز چلاؤ تا کہ وہ ایسی حالت میں منزل مقصود پر پہنچ جائیں ایسا نہ ہو کہ بصورت تاخیر وہ بھوک کے مارے کمزور ہو کر راستے ہی میں رہ جائیں اور جب تم آخر شب میں کسی جگہ اترو تو راستہ چھوڑ کر ڈیرہ ڈالو کیوں کہ رات کے وقت چوپائے اور حشرات الارض راستوں میں پھرا کرتے ہیں اور کھانے کی پڑی چیزیں اور ہڈیاں وغیرہ جو راستے میں ہوں کھایا کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ بحوالہ احمد ابوداؤد)

حضرت ابو واقد لیثی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے لوگ زندہ اونٹوں کی کوہان اور بھیڑ، بکری کی سرین کا گوشت (کھانے کیلئے) کاٹ لیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو گوشت کسی زندہ چوپائے سے کاٹا جائے وہ مردار ہے اسے نہیں کھانا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اسے سخت پیاس لگی ایک کنواں نظر آیا تو اس میں اتر کر اس نے پانی پیا پھر نکل آیا۔ اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تھا اور مٹی کھا رہا تھا اس شخص نے سوچا کہ اس کتے کو پیاس کی ویسی ہی تکلیف ہے جیسی

Marfat.com

مجھے تھی اس لیے وہ کنوے میں اترا اپنا موزہ پانی سے بھرا اسے اپنے منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا۔

خدا تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور بخش دیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چوپایوں میں (جانوروں میں) ہمارے واسطے کچھ اجر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر ذی روح میں اجر ہے۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی حق الملوک)

آنحضرت ﷺ کی شفقت عام تھی آپ نے چوپاؤں کو باہم لڑانے کسی جانور کو نشانہ بنانے کسی چوپائے یا جانور کو ہلاک کرنے نیز حیوان کو مثلہ بنانے سے منع کیا۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد باب وحق الملوک)

پرندوں اور حشرات الارض پر شفقت ورحمت

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں کہ!

حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے آپ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے ہم نے ایک پرندہ (ذورک) دیکھا اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے ہم نے انہیں پکڑ لیا ذورک آئی اور اترنے کیلئے بازو پھیلانے لگی آپ ﷺ نے فرمایا! اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے دکھ دیا اس کے بچے اس کو واپس دے دو پھر آپ نے ایک چیونٹیوں کا گھر دیکھا جسے ہم نے جلایا تھا آپ ﷺ نے پوچھا کہ اسے کس نے جلایا ہے؟ عرض کیا! ہم نے جلایا ہے اس پر آپ نے فرمایا ناجائز ہے خدا کے سوا کوئی کسی کو آگ کا عذاب دے۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد باب آداب السفر، سیرت رسول عربی ﷺ)

دنیا والو! جو عظیم ہستی چونٹیوں کو جلنے نہیں دے رہی وہ دہشت گردی میں انسانیت کو

Marfat.com

کیسے جلنے دے گی۔

حضرت عثمان بن حبان نے ایک پسو پکڑ کر آگ میں ڈال دیا اس پر اُم الدرداء نے کہا میں نے ابوالدرداء سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ کے مالک کے سوا کوئی کسی کو آگ کا عذاب نہ دے۔ (صحیح مسلم شریف)

(یہاں پر زندہ عورت کو ستی کرنے یعنی آگ میں جلانے کی بھی نفی ہوتی ہے اور اسلام میں عورت کو زندہ جلانے کا حکم نہیں ہے۔)

عام روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا ایک جنگل سے گزر ہوا میں نے ایک پرندے کے بچوں کی آوازیں سنی اور اس کے بعد اس کی ماں آئی وہ میرے اوپر منڈلانے لگی میں نے چادر ہٹادی پھر میں نے ان کی ماں کو بھی اپنی چادر میں لپیٹ لیا اب یہ حاضر ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کو رکھ دے میں نے رکھ دیا مگر ان کی ماں نے ان کا ساتھ چھوڑنے سے انکار کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم بچوں کے لئے ماں کے رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تم ان کو واپس لے جا اور ان کی ماں سمیت وہیں رکھ دو جہاں سے انہیں پکڑا ہے پس وہ ان کو واپس لے گیا۔

تاجدار مدینہ ایک پسو کو آگ میں ڈال کر مارنے سے منع کر رہے ہیں ایسے مہربان نبی ﷺ کی تعلیم کتنی عظیم ہے جو نبی جانوروں اور حشرات الارض پر مہربان ہے وہ نبی انسانیت پر کتنا مہربان ہوگا اور انسانوں کو جلانے یا ان کو مارنے اور دہشت گردی کے خلاف کتنا ہوگا۔ اس کی مثال آپ نے پڑھ لی ہے اور دنیا والوں کو بھی بتا دیں کہ ہمارے آقا ﷺ ایک پسو کو جلانے کے بھی مخالف ہیں۔ اب دنیا میں امن کے نعرہ لگانے والے نام نہاد لیڈر، حکمران کو میں چیلنج کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تم

Marfat.com

ہمارے آقا دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم عرب و عجم اور محسن انسانیت سے زیادہ کبھی بھی مہربان اور ان سے بڑھ کر رہبر و رہنما نہیں بن سکتے نہ لا سکتے ہو اور امن کا پیمبر نہیں کہلوا سکتے۔ ہمارے آقا تو پرندوں کے بچوں کی غلامی بھی برداشت نہیں کر رہے ہیں پرندوں کی قید سے آزادی کا حکم دے رہے ہیں انسانیت کی غلامی کی زنجیریں کیسے برداشت کریں گے۔

نباتات و جمادات اور جنات پر رحمت مصطفیٰ ﷺ

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں کہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نہ صرف چوپاؤں اور انسانوں پر رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں بلکہ آپ نباتات و جمادات اور جنات پر بھی مہربان بنائے گئے ہیں۔ جب قحط سالی ہوتی اور بارش نہ ہوتی تو اہل مدینہ کی درخواست پر آپ ﷺ بارش کی دعا کرتے بارش ہو جاتی جس سے فصلیں ہری بھری ہو جاتیں نباتات، پھول، پودے اور درخت اُگ جاتے اور ان کی پرورش ہوتی بارش سے نباتات و جمادات کو خوراک ملتی۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر جنات بھی ایمان لائے۔ اور سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ جنات آپس میں لڑ رہے تھے۔

صحابہ کرام کی درخواست پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے درمیان صلح کروادی ہے اور مسلمان اور غیر مسلم جنات کی رہائش کے بارے میں آپ ﷺ نے ان کے مسکن مقرر فرما دیئے ہیں۔

فرشتوں پر شفقت و رحمت

تمام فرشتے بھی آپ ﷺ پر ایمان لائے ہیں اور آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہیں زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام دربار رسالت میں

Marfat.com

حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کیا؟۔

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا میں نے آہ وفغاں، رونے چلانے کی آوازیں سنیں جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں ادھر گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل آسمان پر دیکھا تھا جو اس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اس فرشتے کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ و گریہ زاری کرتے دیکھا ہے میں نے اس سے پوچھا یہ تیرا حال کیسے ہوا؟

اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کا گزر ہوا تو میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی چنانچہ اللہ تعالیٰ کو میری یہ بڑائی پسند نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا پھر اس نے کہا اے جبرائیل اللہ کے دربار میں میری شفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کر دے۔

یارسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی دربار الٰہی سے حکم ملا اے جبرائیل اس فرشتہ کو بتادو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے یارسول اللہ ﷺ جب میں نے فرشتے کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے آپ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پڑھنے میں

Marfat.com

مشغول ہوگیا دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے پھر وہ اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی طرف بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند کرام پر براجمان ہوگیا۔
(معارج النبوۃ جلد ا، ص، ۳۱۷)

شب معراج سرور دو عالم ﷺ نے جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے یہ دیکھ کر فرمایا اے جبرائیل اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کیلئے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم آ گیا یہ اسی طرح واپس آ گیا اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔ یہ سن کر حبیب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے جبرائیل کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبرائیل نے عرض کی قرآن کریم میں موجود ہے جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں یہ سن کر سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دربار الٰہی میں عرض کی۔

یا اللہ اس پر رحمت فرما اس کی توبہ قبول فرما اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ ہے آپ ﷺ پر دس 10 بار درود پاک پڑھے آپ ﷺ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے 10 بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اسے بال و پر عطا فرما دیئے وہ اوپر کو اڑ گیا ملائکہ میں شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے کروبین پر رحم فرمایا ہے۔

(آب کوثر)

جبرائیل علیہ السلام کی عقیدت و محبت

برادران اسلام حضرت جبرائیل علیہ السلام جیسے عظیم فرشتے محبت رسول ﷺ کا جذبہ ان کے دل میں جلوہ افروز ہے آئیں اس عاشق رسول ﷺ کے بارے میں اس کی اصل حیثیت، شکل و شباہت کے متعلق آپ کو معلومات دی جاتی ہے تا کہ عشق

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر اس کتاب کے ذریعے آپ کو زیادہ سے زیادہ علمی معلومات حاصل ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی یوں تخلیق فرمائی ملائکہ میں نہ زیادہ طویل اور نہ قصیر عموماً سفید لباس میں ملبوس رہتے تھے جو موتیوں اور یاقوت سے مرصع ہوتا ایک ہزار چھ سو بازو اور ہر بازو کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے لمبی گردن، پاؤں سرخ، پنڈلیاں زرد، سر سے قدم تک ستر ہزار زعفران کے پر جو چاند، ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے رہتے ہیں۔ دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب کی سی چمک گویا کہ پیشانی مثل آفتاب، حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام سے پانچ سو سال بعد پیدا کئے گئے روزانہ جنت کی نہر سے غسل کرتے ہیں جب بدن جھاڑتے ہیں تو ستر ہزار قطرے فرشتے بن جاتے ہیں جو تمام بیت المعمور کے طواف میں مصروف ہو جاتے ہیں (خانہ کعبہ زمین پر اور بالکل اس کے اوپر آسمان کے مقام پر بیت المعمور ہے جہاں فرشتے طواف کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ عرش کی دائیں طرف نہروں میں سے کسی ایک نہر میں غسل کرتے ہیں تو ان کے حسن و جمال کی عظمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب بدن جھاڑتے ہیں تو ہر پر سے ستر ہزار قطرے نکلتے ہیں اور ہر قطرے سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے جاتے ہیں ان میں سے روزانہ ستر ہزار بیت المعمور میں شامل ہوتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) کی زیارت کیلئے زمین پر آجاتے ہیں وہ قیامت تک واپس نہیں جاتے۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہیں ان کے پاؤں لرز رہے ہیں اور ان کی ہر حرکت سے اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتے تخلیق فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بولتے نہیں جب

Marfat.com

انہیں اجازت ہوتی ہے تو لا الہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کلمے کا ورد کرنے والے ایمانداروں کیلئے استغفار کرنا شروع کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب کریم ﷺ کو ایسے انعام و کرام سے نوازنا چاہا تو فرمایا کہ تو عبودیت کے قدم پر قیام کر ربوبیت کی عزت و عظمت کو پہچان اور میرے شکر کے میدان میں جلالت کا پٹکا لے کر ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں حضرت محمد ﷺ کے درِ اقدس میں کھڑے ہو جائیں جن کی ذات ہر مخلوق کی پناہ گاہ ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی اپنی معروف کتاب الخالص الکبریٰ جس کا ترجمہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے جو کہ حسب ذیل ہے:

''امام احمد ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصل صورت میں دیکھا پہلی مرتبہ خود حضور ﷺ کے کہنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خود کو دکھایا اور وہ عظیم جسامت سے افق کو گھیرے ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ شب معراج میں آپ ﷺ نے ان کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو بازوں موتیوں کے تھے اور انہوں نے مور کے مانند اپنے بازوں کو پھیلایا ہوا تھا ابن سعد اور نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام صحابی رسول حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے اور طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے اس میں مزید یہ بھی ہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بہت حسین و جمیل تھے۔

Marfat.com

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل کوئی نہیں دیکھا؟

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام میری مثل تم نے کسی کو دیکھا ہے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے زمین اور آسمان اور مشرق ومغرب میں اللہ تعالیٰ کی کئی ہزار مخلوق کو دیکھا ہے لیکن آپ کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور قراءت کا حکم:

معزز قارئین! مسلمان اس ہستی سے کرتے ہیں جو ہستی چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی اپنی اُمت کیلئے سکون اور آرام تلاش کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد میں بنو مسلم کے افراد کو نماز پڑھا رہے تھے اور سورہ بقرہ پڑھی ایک مزدور جو دن بھر کام سے تھک گیا تھا اس نے لمبی قرائت کی وجہ سے الگ نماز کی نیت کر لی اور نماز پڑھ لی جب لوگوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس مزدور کے اس عمل کے بارے میں بتایا مزدور بھی سمجھتا تھا کہ جو کوئی بھی اپنا مسئلہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات سنتے ہیں اور اس کا مسئلہ حل بھی فرماتے ہیں اور آپ **رحمۃ للعلمین** ہیں چنانچہ مزدور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم محنت کش ہیں اپنے ہاتھوں سے مزدوری کرتے ہیں اور اونٹوں کے ذریعے پانی بھرتے ہیں آج معاذ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ بقرہ شروع کر دی اس لیے میں نے اپنی نماز علیحدہ پڑھ لی اس پر معاذ رضی اللہ عنہ خیال کرتے ہیں کہ میں منافق ہو گیا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر تین بار فرمایا۔ اے معاذ! کیا فتنہ برپا کرنے گے؟ پھر فرمایا صرف چھوٹی سورتیں پڑھا کرو

Marfat.com

کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے ضعیف اور ارباب حاجت سبھی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔
سبحان اللہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر کتنے مہربان ہیں کہ امت کی آسانی کیلئے جو نماز میں چھوٹی آیات پڑھانے کی تلقین فرمارہے ہیں (سبحان اللہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری حالت اور طبعیت کوملحوظ رکھتے ہوئے واعظ فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب العلم ۱/۲۱، صحیح مسلم ۴/ ۲۱۷۳، الشفاء شریف قاضی عیاض بتعریف حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ ۱۲۶)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظافت و پاکیزگی

معزز قارئین! ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں جن کی نظافت و پاکیزگی کا یہ عالم تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سے بھی مصافحہ فرماتے وہ شخص سارا دن خوشبو سے معطر رہتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ کبیر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کوچہ و بازار سے گزر فرماتے پھر کوئی شخص اس طرف سے گزرتا تو وہ خوشبوؤں سے جان جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔

(سنن دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری کے پیچھے مجھ کو بٹھالیا اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کو اپنے منہ میں لے لیا تو کستوری کی خوشبو مجھے معلوم ہوئی۔ (مختصر تاریخ ابن عساکر ۵/ ۳۶۱)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون (ختنہ شدہ) اور ناف بریدہ تھے۔ (الشفا بحقوق مصطفیٰ جلد اوّل صفحہ ۱۲۶)

Marfat.com

کافرہ کی دیوار اور انعاماتِ الٰہی

معزز قارئین! ہمیں اس ہستی سے عشق ہے کہ اگر کسی کافرہ کے مکان کی دیوار سے ٹیک لگ گئی ہے تو وہ کافرہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے انعام کی حقدار بن گئی اور اسے ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔

فتح مکہ کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظّمہ میں کسی کافرہ کے مکان کی دیوار کے ساتھ ٹیک فرما کر کھڑے ہوگئے اور اپنے غلام سے گفتگو کرنے لگے جب اس کافرہ کو معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے مکان کی دیوار کے ساتھ ہیں تو اس نے اپنے مکان کی کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کر دیا تا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ سن سکے اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی ذات فرماتی ہے کہ اگرچہ یہ عورت کافرہ ہے مگر آپ کی شان ارفع اور اعلیٰ ہے چونکہ آپ کی پشت انور اس کے مکان کی دیوار سے لگ گئی ہے۔ لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ یہ مکان والی دوزخ میں جائے اس کافرہ عورت نے اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کر دیا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے دل کی کھڑکیاں کھول دی ہیں اتنے میں وہ عورت گھر سے کھڑکیاں کھولتے ہوئے نکلی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر گئی اور سچے دل سے پکار اٹھی۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(نزہۃ المجالس صفحہ ۱۷۹، ج ۲ ، ابرار خطابت جلد ۱ صفحہ ۲۸۹)

یہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹیک لگانے کی برکت کہ اس خوش نصیب کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔

Marfat.com

غریب اور بے سہارا لوگوں کا بوجھ اٹھانا

معزز قارئین! اس کتاب کے لکھنے کا مقصد نہ صرف عاشقانِ رسول ﷺ کے دلوں کی شمعیں روشن کرنا ہے بلکہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ﷺ کی سیرت اقدس، خلق عظیم کے بارے میں پوری دنیا کو آگاہ بھی کرنا ہے۔

حضور پاک ﷺ جب معراج سے واپس آئے دوسرے روز جب گھر سے نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لونڈی نے اپنی پشت پر آٹے کا تھیلہ رکھا ہوا ہے اور وہ رو رہی ہے آپ ﷺ نے پوچھا اے لونڈی تو کیوں رو رہی ہے۔ عرض کی کہ میں فلاں عیسائی کی لونڈی ہوں صبح اس نے مجھے چکی پر آٹا پیسنے کیلئے بھیج دیا حالانکہ میں بیمار ہوں مجھے دیر ہوگئی میں ڈرتی ہوں کہ وہ مجھے مارے گا۔

رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں میں تمہاری سفارش کرونگا یہ آٹے کا تھیلہ مجھے دو میں اسے سر پر اٹھالوں۔ حضور ﷺ نے کنیز کا تھیلہ اپنی پشت پر رکھ لیا اور تیز تیز چل دیئے لونڈی نے کہا آپ ﷺ تیز چل رہے ہیں میں آپ ﷺ کا ساتھ نہیں دے سکتی نہ ہی مجھ پر تیز چلنے کی طاقت ہے آپ ﷺ نے فرمایا میری چادر کا دامن پکڑ لے تو بھی تیز ہو جائے گی جب عیسائی کے مکان پر پہنچے تو سید دو عالم ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نصرانی باہر آیا جب اس کی نگاہ سرکار دو جہاں ﷺ پر پڑی اس نے کہا اے محمد ﷺ میں نے کبھی آپ کو اس محلہ میں نہیں دیکھا آپ ﷺ اس جگہ کیسے تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا میں سفارش کرنے آیا ہوں اور اس نصرانی نے کہا اے محمد ﷺ کیا رات آپ کو معراج ہوا ہے فرمایا ہاں۔ نصرانی کہنے لگا ذرا ٹھہریئے اس نے اپنی قوم اور قبیلے کو جمع کیا اور تورات لے آیا اسے کھولا اور کہا۔

Marfat.com

''درتورات نعت تو چنیں یافتہ مطالعہ کرہ، ام کہ نشان رسول آخرالزماں یکے باشد

یہ دیکھئے تورات میں موجود ہے کہ آخری نبی کی نشانی یہ ہے کہ اسے رات کو معراج ہوگا اور صبح کو لونڈی کا بوجھ اٹھائے گا۔

اور اپنی قوم کو کہنے لگا کہ اگر تم نجات چاہتے ہو تو اس نبی کا کلمہ پڑھ لو چنانچہ وہ خود اور اس کی ساری قوم اسی وقت حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۶۶، ابرار خطابت ج ۱ ص ۲۸۹)

یہ ہے اس ہستی کا کنیزوں کے لیے کردار جس سے ہم محبت کرتے ہیں۔

جبرائیل تمہاری عمر کتنی ہے؟

ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں جس نے جبرائیل علیہ السلام بڑی شان والے فرشتے سے پوچھا۔ جبرائیل یہ تو بتا تمہاری عمر کتنی ہے؟ عرض کی! یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنی عمر کا کوئی علم نہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی اندازہ عرض کی! اے اللہ کے نبی صرف مجھے اتنا اندازہ ہے کہ چوتھے حجاب میں ستر ہزار سال کے بعد ایک ستارہ چمکتا تھا پھر ڈوب جاتا تھا اور میں نے اس نورانی ستارے کو ۷۲ ہزار مرتبہ دیکھ چکا ہوں۔

یہ سن کر تاجدار عرب وعجم ﷺ نے ارشاد فرمایا! وَعِزَّةِ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَب مجھ میرے رب کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہوں

(ابرار خطابت جلد ۱ صفحہ ۲۳۱ روح البیان ۹۷۴ ج۔۱)

اللہ کے نبی ﷺ نے دو پتھر باندھے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگ خندق میں سب اسلامی مساوات کے تحت کام کر رہے ہیں اس منظر کو حضرت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیرت طیبہ، ''ضیاالنبی'' کی جلد چہارم صفحہ نمبر 38 میں بڑے ہی محبت بھرے انداز میں لکھا ہے کہ اس کے

Marfat.com

مطالعہ سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کردار شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی علم ہوتا ہے۔ سخت سردی ہے کھدائی کا کام بڑے جوش وخروش سے جاری ہے موسم کی ناسازی کو پس پشت ڈال کر ہر صحابی اپنے حصے کی خندق مکمل کرنے میں مصروف ہے انہیں آقا و مولا، محبوب غازیان اسلام کی آنکھوں کا نور، دلوں کا سرور، خود ان کی طرح معاون ہے دیکھو چٹان توڑ رہے ہیں مٹی کھود رہے ہیں، مٹی بھر بھر کر باہر پھینک رہے ہیں۔ اسلام کے اس مرکز کی دفاعی سرگرمیوں میں ہر کسی کا چہرہ گرد آلود ہیں۔ تین دن گزر گئے ہیں صحابہ کرام کو ایک لقمہ تک بھی نصیب نہیں ہوا اپنی کمر کو سیدھا کرنے کیلئے انہوں نے اپنی پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھ رکھا تھا۔ فاقہ کشی کی تکلیف جب برداشت نہ ہوئی تو اس کا شکوہ اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے شکم مبارک سے کپڑا اٹھاتے ہیں۔ صحابہ کو ایک عظیم منظر دیکھائی دیتا ہے سب نے ایک ایک پتھر اپنے پیٹ پر باندھ رکھا ہے لیکن اس سلطان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شکم مقدس پر دو پتھر باندھ رکھے ہیں سب کا شکوہ دور اور سب مصیبتیں کافور ہو جاتی ہیں۔ کتاب تفسیر ص 733 میں تحریر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 19 غزوات میں شرکت فرمائی۔

(صحیح بخاری شریف مترجم فرید بک سٹال حدیث نمبر 1588 جلد دوم)

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں؟

معزز قارئین! ہم اس ہستی سے محبت کرتے ہیں جو ہر وقت اپنی امت کیلئے رحمت کا دامن بچھائے ہوئے ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَکُمْ وَفَاتِیْ خَیْرٌ لَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَمَا رَأَیْتُ مِنْ خَیْرٍ حَمِدْتُ اللّٰہ

Marfat.com

عَلَيهِ وَمَا رَأَيتُ مِنْ شَرٍ اسْتَغْفَرْتُ لَكُمُ اللهَ

''میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے جب میں تمہارے اعمال حسنہ کو دیکھتا ہوں تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اور جب تمہارے گناہوں کو دیکھتا ہوں تو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں سبحان اللہ کتنی عظیم ہستی ہے اور کتنے مہربان ہیں ہمارے آقا ﷺ اپنی محبت والوں کو زندگی اور بعداز وصال بھی یاد رکھتے ہیں اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

چالیس سالہ زندگی کفار مکہ کے سامنے؟

معزز قارئین! اس کتاب کی تصنیف کا مقصد چونکہ اہل یورپ، اہل ایشیاء کے طالب علموں، نوجوان نسل، ملت اسلامیہ اور پوری دنیا کو حضور اکرم ﷺ کی سیرت وعظمت، خلق عظیم اور بے مثل کردار سے آگاہ کرنا بھی ہے تا کہ وہ نومسلم اور غیر مسلم جو آقا دو عالم ﷺ کی حیات طیبہ سے ناواقف ہیں۔ غیر ملکی مذاہب کے مبلغ و پادری جو اس عظیم ہستی کے بارے میں غلط معلومات دے کر مخلوق خدا کو گمراہ کر رہے ہیں ان کی اصلاح کرنا اور ان کو رسول کریم ﷺ کے پیغام و تعلیم سے روشناس کر کے عاشق رسول بنا کر آداب رسول ﷺ کا پابند کرنا ہے اس لیے ضروری ہے کہ پوری دنیا اس عظیم رسول کی زندگی کے ہر پہلو سے آگاہ ہوں۔

چنانچہ جب رحمت دو عالم ﷺ نے مکہ کے بُت پرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے فرمایا بُتوں کی پوجا کرنے کی بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اس کی عبادت کریں اس اعلان کو سن کر وہ حیران رہ گئے اور جس ہستی کو وہ صادق و امین جانتے تھے۔ آپ کے ارشاد کو سن کر آپ کی ذات وصفات کا انکار کرنے لگے تو

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دعویٰ کے حق میں اپنی چالیس سالہ زندگی رکھ دی اور ان لوگوں سے فرمایا:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

میری چالیس سالہ زندگی کے شب و روز تمہارے سامنے ہیں میں نے تمہارے درمیان آنکھیں کھولی، بچپن اور لڑکپن کی منزلیں تمہاری آنکھوں کے سامنے طے کی ہیں تم میری زندگی سے بھی آگاہ ہو میری اخلاقی حالت بھی تم سے پوشیدہ نہیں میری کتاب حیات کے ایک ایک صفحہ کو غور سے دیکھو، میری گفتار میرا کردار اور میرے اخلاق اس کسوٹی پر پورے نہ اُتریں تو میرے دعویٰ کو مسترد کر دو اور اگر میرا ماضی ہر کسوٹی پر پورا اُترے تو ذرا سوچ لو کہ جس انسان کی زندگی ہر عیب سے پاک رہی ہو تو وہ آج بھی صادق و امین ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری خطاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کی علالت کے دنوں میں ایک رات جبرائیل علیہ السلام سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور وہ پوچھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا مجھے درد کی شدید تکلیف ہے دوسری رات پھر جبرائیل امین حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچایا اور مزاج پرسی کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی جواب دیا جو گذشتہ رات دیا تھا۔ تیسری رات سوموار کی رات جبرائیل علیہ السلام پھر حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچایا اور مزاج پرسی کی اسی دوران ملک الموت در اقدس پر حاضر ہوا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملک الموت دروازے پر حاضر ہے اور

Marfat.com

اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت ہے۔ وہ حجرہ شریف میں داخل ہوئے اور فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دست بستہ باادب کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان کی تعمیل کروں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے روح قبض کرنے کی اجازت دیں گے تو میں روح قبض کروں گا۔ اور اجازت نہیں دیں گے تو میں روح اطہر کو جسم اقدس میں ہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ واقعہ تم ایسا کرو گے؟ انہوں نے عرض کی مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں حضور کے ہر ارشاد کو بجالاؤں جبرائیل امین بولے یا رسول، اللہ تعالیٰ آپ کیلئے بڑا مشتاق ہے۔

حضور نے ملک الموت کو اجازت دے دی کہ میری روح کو قبض کر لے۔

(ضیا النبی جلد ۴ صفحہ 813 تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ 165-166)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بارگاہِ نبوت میں حاضری

معزز قارئین! تاجدار مدینہ، سلطانِ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل اپنے صحابہ کرام کو دعائیں دیتے ہوئے نصیحت کی۔

آئیں وصال سے قبل اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے تاجدار مدینہ نے کس طرح محبت کا اظہار کیا دل تھام کر مطالعہ فرمائیں

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرض میں شدت ہو گئی تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سب کو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع فرمایا اور ہماری طرف الوداعی نظروں سے دیکھا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک اشک بار ہو گئیں پھر ہمیں ارشاد فرمایا کہ فراق کی

Marfat.com

گھڑی نزدیک آ گئی ہے پھر ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں مرحبا کہتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے تمہیں ہدایت فرمائے ہر قدم پر تمہاری مدد فرمائے تمہیں نفع سے بہرہ مند کرے تمہیں راہ راست پر چلائے اللہ تمہیں ہر شر اور تکلیف سے بچائے مین۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ تمہاری مدد کرے تمہارے نیک اعمال کو قبول کرے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ تمہارا نگہبان ہو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کے بندوں اور ان کے شیروں میں تکبر وغرور نہ کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں بھی یہ فرمایا ہے کہ دارِ آخرت ہم لوگوں کو عطا کریں گے وہ زمین پر تکبر نہیں کرتے اور فساد برپا نہیں کرتے اور ٹھیک انجام پرہیز گاروں کیلئے ہے"

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! حضور کو غسل کون دے گا؟ فرمایا میری اہلبیت میں سے جو مرد اور میرے قریبی رشتہ دار ہوں گے۔ ان کے ساتھ کثیر تعداد فرشتوں کی ہوگی جو تمہیں دیکھیں گے لیکن تم ان کو نہیں دیکھ سکو گے۔

پھر عرض کی کیا! حضور ﷺ کو کفن کن کپڑوں میں دیں؟ فرمایا اگر تم چاہو تو جو لباس میں نے پہنا ہوا ہے اس میں کفن دیں یمن کی چادروں یا مصر کے سفید کپڑوں میں۔

پھر عرض کی! یارسول اللہ ﷺ آپ کی نماز جنازہ کون پڑھے گا۔ حضور ﷺ کی چشم مبارک میں آنسو چھلکنے لگے اور ہم پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اور اپنے نبی کے ساتھ جو جاں نثارانہ اور مخلصانہ برتاؤں تم نے کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے جب تم مجھے غسل دے چکو اور خوشبو لگا کر کفن پہنا چکو تو میری قبر کے کنارے پر میری چارپائی رکھ دینا پھر ایک ساعت کیلئے میرے پاس سے باہر چلے جانا سب سے پہلے میرے دو دوست اور ہم نشین میری بارگاہ میں حاضر ہو نگے یعنی جبرائیل اور میکائیل اس کے بعد حضرت اسرافیل پھر ملک الموت ملائکہ کے

Marfat.com

لشکر جرار سمیت یہ سعادت حاصل کرے گا۔ ان کے بعد میری اہلبیت کے مرد حاضر ہونگے، پھر ان کی مستورات یہ سعادت حاصل کریں گی۔ کوئی رونے والی کوئی چلانے والی اور فغاں کرنے والی مجھے اذیت نہ پہنچائے۔ میرے صحابہ میں سے جو آج یہاں موجود نہیں، انہیں میرا اسلام پہنچانا اور میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں ہر اس شخص کو سلام دے رہا ہوں جو اسلام میں داخل ہوا جس نے میرے دین میں میری پیروی کی آج سے روز قیامت تک۔

پھر عرض کی گئی یارسول اللہ قبر انور میں حضور کو کون داخل کرے گا؟۔

فرمایا میرے اہل بیت کے فرد، جتنا کوئی میرے قریب ہو۔ ان کے ہمراہ ان گنت فرشتے ہونگے۔ جو تمہیں تو دیکھ رہے ہوں گے لیکن تم انہیں نہیں دیکھ سکو گے۔

(ابن کثیر سیرۃ النبویہ صفحہ 503-505، ابوبکر، بیہقی، ''دلائل النبوۃ'' جلد 7 صفحہ نمبر 231، ضیاء النبی صفحہ 816)

معزز قارئین! یہ تھا آخری خطاب تاجدار مدینہ کا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آپ نے فرمایا اور خطاب میں وصیت کو دل کی نگاہ سے پڑھا تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو کس طرح دعائیں دیتے ہیں اور کفن کیلئے بھی عاشق رسول خواجہ اویس قرنی کے شہر کے یمن کو یاد کر رہے ہیں اور اپنے خدمت گار اور محبت والے جبرائیل میکائیل، ملک الموت کے آخری دیدار کی آرزو کی تکمیل کیلئے انہیں وقت دینے کی ہدایت کی جارہی ہے تا کہ ملائکہ اپنی محبت کا اظہار کر سکیں۔

نبی کریم ﷺ کے جنازہ میں نہ کوئی امام تھا اور نہ ہی اس طرح کا جنازہ جس طرح ہر مسلمان کا جنازہ پڑھا جاتا ہے، سرکار دو عالم کے جنازہ میں بھی محبت مصطفیٰ ﷺ کی تصویر نظر آرہی ہے ہر کوئی آتا ہے اور درود شریف پڑھ کر اپنی حاضری بارگاہ نبوت میں لگا رہا ہے یہی سرکار کا جنازہ مبارک ہے سبحان اللہ نہ ایسا کسی کا جنازہ ہوا ہے نہ ہوگا۔

Marfat.com

کیونکہ ساری اُمت کی بخشش کی دعا تو آپ فرما رہے ہیں اور سب کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی ضرورت ہے جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

پیغمبر انسانیت کا عالمی منشور

جب سارے عرب میں اسلام پھیل چکا' اللہ کی بھٹکی ہوئی مخلوق اپنے اصلی مرکز پر آ چکی' اسلام کے عقائد' اعمال اور شریعت کے اصول فروغ کی تکمیل ہو چکی' حکومت الٰہی کا قیام عمل میں آ چکا اور سارے عالم کی راہنمائی کے لئے ایک جماعت تیار ہو چکی' اس وقت یہ حکم نازل ہوا۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ ① وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ ③

"جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج (در) فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے"۔

(سورۃ النصر آیت نمبر 1 تا 3 ترجمہ کنز الایمان)

اس سے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منشائے الٰہی معلوم ہو گیا کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا کام ختم کر چکے اور دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی' اس لئے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزیرۃ العرب کے مسلمانوں کے سامنے خصوصاً اور ساری دنیا کے لئے عموماً اسلام' اس کی شریعت اور اخلاق کے تمام اساسی اصولوں کا اعلان کرنے کے لئے حج کا اعلان فرمایا' اس خبر کے پھیلتے ہی مسلمانوں کا ایک انبوہ شرف ہمرکابی کے لئے امنڈ آیا اور ۲۶ ذیقعد ۱۰ھ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے تمام ازواج مطہرات ساتھ تھیں' ذوالحلیفہ پہنچ کر احرام باندھا' اس وقت انسانوں کے ہجوم کا

Marfat.com

یہ حال تھا کہ آگے پیچھے' دائیں بائیں جہاں تک نظر جاتی تھی' انسانوں کا دریا متلاطم نظر آتا تھا' آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک فرماتے تھے تو عام مسلمانوں صدائے بازگشت سے دشت وجبل گونج اٹھتے تھے۔

مکہ کے قریب مقام سرف میں قیام فرمایا' دوسرے دن غسل فرما کے مکہ میں داخل ہوئے' کعبہ پر نظر پڑی تو فرمایا'' اے خدا! اس گھر کو اور زیادہ شرف وعزت دے''۔ پھر کعبہ کا طواف کیا طواف سے فراغت کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام میں دوگانہ ادا کیا' پھر کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لئے سلطنت' ملک اور حمد ہے وہ مارتا اور جلاتا ہے اور تمام چیزوں پر قادر ہے' کوئی اللہ نہیں مگر وہ اکیلا' اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور اکیلے تمام قبائل کو شکست دی'' (ابوداؤد شریف کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر صفا سے اتر کر وہ کوہ مروہ پر تشریف لے گئے اور طواف وسعی سے فارغ ہونے کے بعد ان لوگوں کو جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے' عمرہ تمام کر کے احرام کھولنے کا حکم دیا' پنج شنبہ کے دن (آٹھویں تاریخ) منیٰ میں قیام فرمایا۔

خطبہ الوداع

نویں ذی الحجہ 10 ہجری کو نماز فجر کے بعد مسلمانوں کے ساتھ عرفات تشریف لے گئے اور ناقہ پر سوار ہو کر وہ آخری اور مشہور خطبہ دیا' جو تاریخ اسلام میں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے یہ خطبہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ اور عطر ہے' یہ وہ دن تھا کہ اسلام اپنے پورے جاہ وجلال کے ساتھ نمودار ہوا اور جاہلیت کے تمام بے ہودہ رسوم مٹا دیئے گئے' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا۔

''ہاں جاہلیت کے تمام دستور میرے پاؤں کے نیچے ہیں'' ابوداؤد شریف کتاب

Marfat.com

الحج باب صفتہ حجتہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مخلوق الٰہی طبقات ومراتب کے امتیاز سے ہٹی ہوئی تھی' غلام آقا کی ہمسری نہیں کر سکتے تھے' شرفاء ادنیٰ طبقوں سے بالاتر مخلوق سمجھے جاتے تھے' عامی' علماء کے ساتھ گفتگو کرنے کے مجاز نہ تھے' آپؐ نے یہ ساری حدیں توڑ کر انسانیت کی ناہموار سطح کو برابر کر دیا۔

لوگو! ہاں بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے' ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر' سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ (یعقوبی ج ا ص ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی جہالت اور آباء واجداد پر فخر کو مٹا دیا' انسان اللہ سے ڈرنے والا مومن ہوتا ہے یا اس کا نافرمان شقی' تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ (ابوداؤد شریف کتاب الادب باب التفاخر بالاحساب)

اسلام کے رشتہ نے انسانوں کو باہم بھائی بھائی بنا دیا۔

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں میں بھائی بھائی ہیں۔ (مستدرک حکم ج ا ص ۹۳' ابن سعد حصہ سیرت حالات حجتہ الوداع)

غلاموں کے ساتھ برابر کا سلوک کرنا چاہئے۔

''تمہارے غلام' تمہارے غلام! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ''۔

عرب میں اگر ایک شخص کسی کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا تھا تو قاتل ومقتول کے قبائل میں پشت ہا پشت تک انتقام کا سلسلہ جاری ہو جاتا تھا اور ایک ایک قتل کے بدلہ میں سینکڑوں برس تک خون کی ندیاں بہتی رہتی تھیں' آپؐ نے اس جاہلی حمیت کو مٹا دیا اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا خون باطل کیا۔

''جاہلیت کے تمام خون (انتقام) باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کے) ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون باطل کرتا ہوں''۔

Marfat.com

(مسلم شریف کتاب الحج باب فصۃ حجۃ النبی وابوداؤد شریف کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبی)

سارے عرب میں نہایت وسیع سودی کاروبار پھیلا ہوا تھا' سرمایہ دار غرباء کا خون جوستے تھے' ہر مقروض اپنے قرض خواہ کا غلام تھا' آپؐ نے اس دام کا' خلق اللہ جس کا صید زبوں تھی' تار تار الگ کر دیا اور سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا سود باطل کیا۔

''جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیئے گئے' اور سب سے پہلے اپنے خاندان عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔'' (مسلم کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبی و ابوداؤد کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبی حضرت عباسؓ سودی کاروبار کرتے تھے اور بہت سے لوگوں کے ذمہ ان کا سود باقی تھا)

''عورتوں کا کوئی درجہ نہ تھا' ان کی حیثیت ملک وجائیداد سے زیادہ نہ تھی' ان کو حقوق میں مساوات عطا ہوئی۔

''عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرو۔ (ابوداؤد شریف کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبی ﷺ)

عَلٰی نِسَآئِکُمْ حَقًّا تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ (طبری وابن ہشام)

عرب میں جان و مال کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہ تھی' جس کو جو چاہتا تھا قتل کر دیا تھا اور جس کا مال چاہتا تھا' چھین لیتا تھا' اور ان دونوں کی حرمت قائم کی گئی۔

''تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔

(باب حجۃ الوداع و مسلم شریف کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبیؐ)

پھر آپؐ نے اُمت کی راہنمائی کے لئے ہدایت ربانی کا مجموعہ اُمت کے سپرد کیا اور تاکید فرمائی ''میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں' اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہو گے وہ چیز کیا ہے؟ کتاب اللہ'' (یہ ٹکڑا صحاح کی تقریباً کل کتابوں میں ہے)

Marfat.com

اس کے بعد چند اصولی احکام بیان فرما دیئے۔

''اللہ نے ہر حقدار کو (از روائے وراثت) اس کا حق دے دیا' اب کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے' لڑکا اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو' زنا کار کے لئے پتھر ہے اور ان کا حساب اللہ کہ ذمہ ہے''۔

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونے کا دعویٰ کرے اور جو غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے''۔

''ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال مین سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ لینا جائز نہیں ہے' قرض ادا کیا جائے' عاریت واپس کی جائے' عطیہ لوٹایا جائے' ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔'' (یہ احکام سنن ابن ماجہ باب الوصایا اور ابوداؤد کتاب الوصایا میں مختصر ہیں اور ابن سعد اور ابن ہشام میں تصریح ہے کہ عرفہ کے خطبہ مین ارشاد فرمایا تھا) یہ احکام بیان فرما کر مجمع سے سوال کیا۔

''تم سے اللہ میری نسبت پوچھے گا' تو تم کیا جواب دو گے؟''

صحابہؓ نے عرض کی! ''ہم کہیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا''۔ آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور فرمایا!

''اے اللہ! تو گواہ رہنا' اے اللہ تو گواہ رہنا! اے اللہ تو گواہ رہنا'' (مسلم و ابوداؤد شریف کتاب الحج باب صفۃ حجۃ النبی)

عین اس وقت جب آپؐ نبوت کے آخری فرائض ادا فرما رہے تھے' یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری' مسلم اور ابوداؤد شریف کے مختلف ابواب میں اس کی تصریح ہے)

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

(سورہ المائدہ آیت نمبر 3 پارنمبر 6 ترجمہ کنز الایمان)

آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور آپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے مذہب اسلام کا انتخاب کیا۔

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی' پھر ناقہ پر سوار ہو کر موقف تشریف لائے اور کھڑے ہو کر قبلہ رو دیر تک دعا میں مصروف رہے' آفتاب ڈوبتے وقت یہاں سے روانہ ہوئے' مزدلفہ پہنچ کر مغرب کی نماز ادا فرائی رات بھر آرام کر کے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ کی طرف کوچ فرمایا' راستہ میں سائلین' حج کے مسائل پوچھتے جاتے تھے' آپؐ جواب دیتے تھے اور زور زور سے مناسک حج کی تعلیم فرماتے جاتے تھے' جمرہ پہنچ کر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

''مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو' کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں۔ (سنن نسائی کتاب المناسک باب التقاط الحصی)۔

اسی دوران یہ بھی فرمایا!

''حج کے مسائل سیکھ لو میں نہیں جانتا کہ شاید اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت آئے''۔ (مسلم شریف الحج باب استحباب رمی جمرۃ العقبہ یوم النہر اکباً)

رمی جمار سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ کے میدان میں تشریف لائے' حضرت بلالؓ کے ہاتھ میں ناقہ کی مہار تھی' حضرت اسامہؓ بن زید پیچھے بیٹھے ہوئے چادر سے سایہ کئے ہوئے تھے' آگے پیچھے دائیں بائیں ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کا مجمع تھا ۲۳ سالہ فرائض نبوت اور جانکاہ محنت کے ثمرات و نتائج نگاہوں کے سامنے تھے'

Marfat.com

زمین سے آسمان تک قبول حق واعتراف حق کا نور برس رہا تھا' اب ایک نئی شریعت نئے نظام اور نئے عالم کا آغاز ہو رہا تھا' اس لئے ارشاد فرمایا۔

''ابتداء میں اللہ نے جب آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا' زمانہ پھر پھرا کر پھر اسی نقطہ پر آ گیا''۔ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طریقہ عبادت حج میں عربوں نے اپنے اغراض کی بنا پر بہت سی ترمیمیں کر دی تھیں' حج کے مہینوں میں خون ریزی حرام ہے اس لئے جنگجو عرب اس کے جواز کے لئے مہینوں کو گھٹا بڑھا دیتے تھے لیکن اب پھر حج اپنی اصلی شکل وصورت میں آ رہا تھا اس لئے آپؐ نے اعلان فرمایا!

''سال کے بارہ مہینے ہیں' جن میں چار مہینے قابل احترام ہیں' تین متواتر' ذوقعدہ' ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب المرجب کا مہینہ' جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے''۔

دنیا میں عدل وانصاف اور امن وامان کا مدار تین چیزوں پر ہے' جان' مال اور آبرو کی حفاظت' آنحضرت محمد ﷺ ایک دن پہلے کے خطبہ میں اس کی حرمت کے متعلق ارشاد فرما چکے تھے' لیکن جنگجو اور خون آشام عربوں کو ذہن نشین کرانے کے لئے زیادہ تاکید کی ضرورت تھی' اس لئے دوبارہ آپ ﷺ نے نہایت بلیغ انداز میں اس کا اعادہ فرمایا اور ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کچھ معلوم ہے آج کو نسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ آپؐ کچھ دیر خاموش رہے' پھر فرمایا کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں بے شک پھر ارشاد ہوا یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا' آپؐ نے پھر کچھ دیر سکوت کے بعد فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں بے شک ہے' پھر پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے بدستور جواب دیا' آپ ﷺ نے پھر سکوت کے بعد فرمایا کیا یہ بلدۃ الحرام نہیں لوگوں نے

Marfat.com

عرض کیا ہاں بے شک ہے"۔

اس طریقہ استفسار سے جب لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پوری طرح جاگزیں ہوگیا کہ آج کا دن' مہینہ اور شہر سب محترم ہے' یعنی اس دن اس مقام پر جنگ وخون ریزی جائز نہیں تو فرمایا۔

"تمہارا خون تمہارا مال اور تمہاری آبرو (تا قیامت) اسی طرح محترم ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں محترم ہے"۔ (فتح الباری ج ۲ ص ۴۵۹)

قوموں کے لئے سب سے زیادہ تباہ کن ان کی باہمی خانہ جنگی ہے اس لئے مسلمانوں کو متحدہ قومیت کے دوام وثبات کے لئے فرمایا!

"ہاں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو' تم کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا اور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا"۔ (فتح الباری ج ۲ ص ۴۵۹)

یہ ظلم عالمگیر تھا کہ اگر کسی سے کئی جرم سرزد ہو جانے کی صورت میں باپ کے عوض میں بیٹے اور بیٹے کے بدلے میں باپ سے مواخذہ کیا جاتا تھا' اس ظلم کی ان الفاظ میں بیخ کنی فرمائی گئی!

"ہاں مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے' ہاں باپ کے جرم کا بیٹا ذمہ دار نہیں اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار نہیں"۔ (ابنِ ماجہ شریف باب الخطبہ یوم النحر)۔

"قبل از اسلام عرب کی پراگندگی اور بدنظمی کا ایک بڑا سبب ان کی خودسری تھی کہ ان کا ہر فرد اپنی جگہ اپنے کو حکمران سمجھتا تھا اور دوسرے کی ماتحتی اور فرمانبرداری عار شمار کرتا تھا' چنانچہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی کے لئے انہیں انقیاد وطاعت کی تعلیم دی۔

"اگر کٹی ہوئی ناک کا کوئی حبشی بھی تمہارا امیر ہو اور تم کو اللہ کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔" (مسلم شریف جلد ۲ کتاب الامارۃ

Marfat.com

باب وجوب طاعتہ الامراء فی غیر معیتہ ہ وتحریمھا المعصیتہ)

اس وقت سارا عرب اسلام کے نور سے منور ہو چکا تھا' کفر وشرک کا نام ونشان باقی نہ رہ گیا تھا' تمام مخالف قوتیں پامال ہو چکی تھی' اس کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا!

''ہاں شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش قیامت تک نہ کی جائے گی' البتہ چھوٹی چھٹی باتوں میں اس کی پیروی کرو گے اور وہ اس پر خوش ہوگا''۔ (ابن ماجہ الخطبہ یوم النحر)

خطبہ کے آخر میں ایک مرتبہ پھر اسلام کے فرائض یاد دلائے۔

''اپنے پروردگار کو پوجو' پانچوں وقت نماز پڑھو' مہینہ بھر روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو' اللہ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔ (مستدرک حاکم ج ا کتاب المناسک باب خطبتہ النبی ﷺ فی حجتہ الوداع)

خطبہ تمام کرنے کے بعد مجمع سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''الا ھل بلغت کیوں! میں نے پیغام خداوندی سنای؟''

سب نے جواب دیا ''ہاں'' فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ اے اللہ تو گواہ رہنا!

پھر لوگوں سے فرمایا!

اَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَآئِبَ ''جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں''۔

خطبہ کے اختتام کے بعد آپ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو الوداع کہا۔

(صحیح مسلم شریف ج اول کتاب الحج باب حجتہ الوداع)

اس خطبہ کے بعد بقیہ مناسک حج ادا فرمائے' ۱۳ ذی الحجہ تک منیٰ میں قیام رہا' ۱۳ ذی الحجہ کو یہاں سے نکل کر وادی محصب میں قیام فرمایا' پچھلے پہر کو اٹھ کر خانہ کعبہ

Marfat.com

تشریف کے لئے' اور آخری طواف کر کے وہیں فجر کی نماز ادا کی' نماز کے بعد مدینہ کی طرف کوچ فرمایا' راستہ میں مقام خم غدیر میں صحابہؓ کے سامنے ایک مختصر سا خطبہ دیا۔

''حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میں بھی بشر ہوں ممکن ہے اللہ کا فرشتہ جلد آجائے اور مجھے (موت) قبول کرنا پڑے' میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں' ایک اللہ کی کتاب جس کے اندر ہدایت اور روشنی ہے اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں' میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تم کو یاد دلاتا ہوں۔

(مسلم شریف ج ۲ کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ، تاریخ اسلام حصہ ا۔ ۲ از شاہ معین الدین احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ (صفہ نمبر 110 سے 117 تک' محمد نور ص 218 از مفتی محمد منشا تابش قصوری)

حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کی ضیافت میں برکت

معزز قارئین! دنیائے اسلام کے عظیم عاشق رسول نورالدین عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھی جانی والی مشہور تصنیف شواھد النبوّۃ جس کا ترجمہ بشیر حسین ناظم ایم۔اے نے کیا ہے وہ صفحہ نمبر ۱۴۲ پر صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا محبت رسول میں ضیافت کا ایمان افروز واقعہ تحریر کرتے ہیں جو آپ کے قلوب واذہان کو منور کرے گا واقعہ اس طرح پیش خدمت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پتھر توڑنے کیلئے خندق میں اترے تو بھوک کی وجہ سے پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے جب میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو اپنے پیٹ کے پتھر کو کھول کر گھر آ گیا اور اپنی اہلیہ کو سارا قصہ سنایا اس نے مجھے بتایا گھر میں ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے جو کا آٹا گوندھا اور بکری کا بچہ ذبح کیا اور دیگ میں ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچایا میری اہلیہ نے مجھے کہا کہ تمام صورت حال آنحضرت صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کو بتادینا تاکہ بعد میں ہمیں ندامت نہ ہو میں نے آہستہ آہستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتادیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خندق کھودنے والوں کو بلند آواز سے بلایا اور فرمایا۔آج ہمارے جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری ضیافت کی ہے سب چلے آؤ کھانا کافی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمادیا کہ اپنی اہلیہ کو بتادینا جب تک میں نہ آجاؤں دیگ سے پوش نہ اتارے اور نہ ہی روٹی پکائے میں نے مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے یہ بات اپنی اہلیہ کو سمجھادی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو دعوت دے دی ہے مہاجرین وانصار سب آرہے ہیں اس نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی ہے تو کوئی ڈر نہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کو لے کر ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گروہ درگروہ چلے آؤ اور ادھر مجھے حکم دیا آٹا لے آؤ میں آٹا لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور خدائے تعالیٰ سے خیر وبرکت کی دعا مانگی۔پھر حکم دیا کہ روٹی پکانے والے کو بلاؤ تاکہ روٹی پکائے میں تنور سے روٹیاں اور دیگ سے گوشت لوگوں کو کھلاتا جاتا وہ سب کے سب سیر ہوکر چلے گئے مگر طعام کافی مقدار میں بچا رہا یعنی سارا لشکر کھانا کھا گیا لیکن سرکار کے لعاب دہن کی برکت سے کھانا بچ گیا۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بچے

معزز قارئین! عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبت اور پریشانی میں رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ مدد رہتی ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دعوت پکاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رد نہ فرماتے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تو

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں دن آنا۔

جب مقررہ دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اس نے آپ کو اپنے گھر دیکھا تو بہت مسرور ہوئے اور خوشی وشادمانی کے عالم میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور پھر اس کو پکانے کا بندوبست کرنے لگے حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کے دو بیٹے تھے بڑے نے چھوٹے کو کہا آ تجھے بتاؤں ہمارے والد حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ نے ہمارے میمنے کو کس طرح ذبح کیا اس نے چھوٹے کو زمین پر لٹا کر اس کے گلے میں چھری چلا دی اور نادانی سے اسے ذبح کر دیا جب حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ کی بیوی نے اسے دیکھا تو وہ دوڑ کر اس کی طرف آئی لیکن وہ خوف کے مارے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔

ماں اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی جس کے خوف سے بچہ ڈر کر چھت سے گر گیا اور گرتے ہی واصل بحق ہو گیا۔

صابرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس واقعہ پر قطعاً رونا دھونا نہ کیا بلکہ صبر اختیار کیا مبادا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت اس واقعہ کو سن کر متغیر نہ ہو اس نے دونوں بچوں کی لاشوں پر کپڑا ڈال دیا اور کسی کو اس حادثے کی خبر نہ ہونے دی اگرچہ وہ ظاہراً خوش تھی لیکن ذہنی طور پر وہ خون کے گھونٹ پی رہی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کو بھی خبر نہ ہوئی کھانا پکا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت جبرائیل امین حاضر ہوئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کو کہیں کہ وہ اپنے دونوں بیٹے بھی لائے تا کہ آپ کے ساتھ کھانا کھائیں جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کو حکم ملا تو فوراً پوچھا کہ دونوں بچے کہاں ہیں؟ ان کی زوجہ محترمہ نے کہا کہ کہیں گئے ہیں حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ نے آ کر اطلاع دی وہ اس وقت موجود نہیں۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے جب اس صابرہ وشاکرہ بی بی سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے روکر اپنے بچوں کی لاشوں سے کپڑا اٹھا کر سارا واقعہ سنایا دونوں روتے روتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر پڑے حضرت جبرائیل علیہ وسلم نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ گاہ اقدس میں عرض کیا! آپ ان بچوں کی لاشوں پر کھڑے ہو کر دعا فرمائیں زندگی اللہ دینے والا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بچوں کیلئے دعا فرمائی وہ اس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے زندہ ہو گئے۔

(شواھد النبوۃ ص۔143 ترجمہ بشیر حسین ناظم، ص293 جلد اول باب 6 مدارج النبوۃ)

معزز قارئین! اس واقعہ کی گہرائی میں جا کر اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے اگر اسے پڑھا جائے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کی بیوی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کو ناگوار ہونے سے بچانے کیلئے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے دونوں بیٹوں کی لاشوں پر کپڑا ڈال دیا اور دوسری طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام عظمت وشان محسن انبیاء سے واقف اور آگاہ ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آپ ان بچوں کی لاشوں پر کھڑے ہو کر دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کی دعا کو بھی رد نہیں فرماتے۔ اور دونوں میاں بیوی سرکار کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیٹوں اور بڑھاپے کے سہارے کو زندہ فرما دیں ان کو معلوم ہے کہ سرکار دو عالم رحمت اللعالمین ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ مردہ بچوں کو بھی زندہ کر دیتے ہیں سارے جہاں پر بادشاہی رسول اللہ کی ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

اکل وشرب (کھانا پینا)

عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق اور محبت کواور زیادہ بڑھانے کیلئے تحریر پیش خدمت ہے۔ کہ ہم اس ہستی سے عشق کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف ستھری اور سادہ غذا استعمال فرماتے۔ گوشت۔ شہد۔ کدو شریف۔ زیتون کا تیل۔ خربوزہ۔ ککڑی وغیرہ پسند فرماتے۔ ملکر کھاتے، زیادہ تر مٹی اور لکڑی کے برتن استعمال فرماتے۔ دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے زمین پر بیٹھ کر برتن میں اپنے سامنے سے تناول فرماتے۔ ہر لقمہ کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھتے۔ مہمانوں اور ساتھیوں کو بے تکلف کھانے کا اصرار کرتے۔ پانی تین گھونٹ میں بیٹھ کر نوش فرماتے، منہ سے غٹاغوں کی آواز ناپسند تھی۔ کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنا ناپسند تھا۔ بودار چیزیں۔ کچا پیاز۔ لہسن وغیرہ ناپسند رہا کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا فرماتے۔ اور مہمان بننے کی صورت میں صاحب خانہ کیلئے دعا فرماتے۔ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے۔ زیادہ گرم گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے کہ زیادہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَن چھنے ہوئے جو کے آٹے کی روٹی تناول فرماتے تھے۔

اکثر صرف کھجور اور پانی استعمال فرماتے، گوشت کو سید الطعام فرمایا اور رغبت سے استعمال فرماتے دودھ کے ساتھ کھجور بھی پسند فرمائی۔ کھجور کی قسم عجوہ کیلئے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ یہ جنت کا پھل ہے زہر اور سحر کے اثر سے شفاء ہے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ص 32 از قاضی محمد مطیع الرحمن)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیسوئے عنبرین

معزز قارئین! جب انسان نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس وقت اس کے بال بکھرے ہوتے ہیں لیکن آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی

Marfat.com

کے آراستہ ہوتے اور بغیر سرمہ ڈالے چشم عالم بین سرمگیس ہوتیں
(شواہد انبوت ص 74، بے مثل رسول کے بے مثل واقعات ص 72)

زُہد رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اس ہستی سے عشق و محبت ہے جس نے زہد میں وہ مقام پایا کہ آپ کے زہد کو لکھنا شروع کیا جائے تو کئی دفتر کم پڑھ جائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دولت خانے میں بعض دفعہ دو دو مہینے آگ روشن نہ ہوا کرتی تھی اور صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوا کرتا تھا۔
(مشکوٰۃ شریف، ترمذی)

واضح رہے کہ سرکار کا زہد اختیاری تھا خدا تعالیٰ نے زمین کی حکومت آپ کو عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا اگر آپ چاہے تو مکے کی وادیوں کو آپ کے لیے سونا بنا دیں مگر آپ نے فرمایا! اے میرے پروردگار میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور دوسرے روز بھوکا رہوں جب بھوکا رہوں تو تیرے آگے زاری و عاجزی کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد تیرا شکر ادا کروں۔ (صحیح بخاری شریف)

یہ اس ہستی سے محبت ہے جس نے دنیا والوں کو عدل و انصاف سکھایا واضح رہے انصاف کے کچھ تقاضے ہیں ایک دفعہ ایک عورت نے چوری کی لوگوں نے آپ کے پیارے منہ بولے بیٹے اُسامہ بن زید کی سفارش کروائی آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (شمائل ترمذی)

یہ اس ہستی سے عشق ہے جس نے عفت دنیا، تقسیم اوقات، حسن عہد وفا میں کائنات کی تمام مخلوق کو پیچھے کر دیا یہ اس ہستی سے عشق ہے جس کے نور کو دیکھنے کے لیئے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا گیا یہ وہ ہستی ہے کہ جس کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود نے کچھ نہ کیا یہ اس ہستی سے عشق ہے جس کی وجہ سے کشتی نوح کنارے پر لگی۔

Marfat.com

یہ وہ ہستی ہے جس کی اطاعت ومحبت کے لئے ہر آنے والا نبی اپنی اُمتوں کو کہہ کر جاتے ہیں۔ یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ زہر ملے کھانے میں گوشت کی ران کہہ رہی ہے کہ سرکار مجھے آپ نہ کھائیں مجھ میں زہر ملا دیا گیا ہے اس ہستی سے محبت ہے کہ جس کا سایہ بھی اللہ نے نہ بنایا چاہے سورج کی تیز تپش ہو چاہے چاند کی چوہدویں رات کی روشنی ہو وجود پاک کا سایہ نہ تھا اس لئے کہ کہیں اللہ کے محبوب کے سایہ پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔ یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جن کا لعاب دہن کڑوے کنویں میں پڑ جائے تو شہد سے زیادہ میٹھا ہو جائے۔ (الخصائص الکبریٰ از علامہ جلال الدین سیوطی)

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ ایک صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہاتھ میں آنکھ کا ڈیلا لے کے حاضر ہوتے ہے۔ سرکار میری آنکھ جنگ میں تیر لگنے سے نکل گئی ہے آپ اپنا لعاب دہن لگا دیتے ہیں آنکھ ٹھیک ہو جاتی ہے صحابی فرماتے ہیں کہ ساری زندگی میری آنکھ کی بینائی کمزور نہ ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن والی آنکھ سے دوسری آنکھ کی نسبت زیادہ نظر آتا تھا جس میں سرکار نے اپنا لعاب دہن لگایا تھا دنیا کا بڑا سے بڑا سرجن آنکھ کا سپیشلسٹ بھی اس طریقے سے آنکھ نہیں رکھ سکتا جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی۔

یہ اس ہستی سے محبت ہے جس کے لعاب دہن سے ٹوٹا ہوا ہاتھ جُڑ جاتا ہے جس کے لعاب دہن سے بے شمار معجزات رونما ہو رہے ہیں یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جس کے موئے مبارک کے حصول کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہیں یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جس نے انسان کو انسایت کی راہ دکھائی جس نے کائنات میں امن، انصاف اور جینے کا طریقہ بتایا یہ اس ہستی سے محبت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی پہچان کروائی یہ اس ہستی سے محبت ہے جس نے جنگ میں بھی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کا خیال رکھنے کا حکم فرمایا اور خواتین کی قتل و

Marfat.com

غارت گری سے انسانیت کا دامن بچایا یہ اس ہستی سے محبت ہے جس کی ذات اقدس پر شہد کی مکھیاں درود پاک پڑھیں تو شہد تیار ہو حالانکہ پھولوں کے رس میٹھے نہیں بنتے۔ یہ اس ہستی سے محبت ہے جو پوری کائنات کے لیے رحمۃ للعالمین ، رؤف رحیم بن کر تشریف لائے یہ اس ہستی سے محبت ہے جو پیدائش سے لے کر وصال تک فرماتے رہے

رب حبلی اُمتی ، رب حبلی اُمتی ، رب حبلی اُمتی ،

اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے۔

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جس کی اُمت گناہوں کے باوجود صحیح وسالم ہے اور تاجدار مدینہ کی رحمت میں ہیں جن کی شکلیں نہیں بدلیں جس پر عذاب نہیں آیا یہ اس ہستی سے عشق ہے جس کی امت کو تمام اُمتوں پر فضیلت دی گئی۔ یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل حالت میں دیکھا یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جو خاتم النبیین ہیں جن کے بعد دنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کوثر عطا کیا ہے

(الخصائص الکبریٰ از علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جن کی ولادت کے بعد جن وشیاطین آسمان پر جانا بند ہو گئے یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ قیامت کے روز شفاعت کا اختیار انہیں حاصل ہوگا۔

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ ان جیسا کوئی حسن میں، کوئی سیرت میں، کوئی اخلاق میں، کوئی ایثار میں، کوئی شجاعت میں، کوئی سخاوت میں، کوئی عبادت وریاضت میں نہیں ہے۔ یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر فرشتے نے کہا سرکار میں نے آپ کی مثل کوئی دیکھا ہی نہیں یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جن کے دست مبارک سے جنات نے بھی اسلام قبول کیا یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جن کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو پیدا ہوتی تھی کہ حضرت انس بن مالک کی والدہ شادی بیاہ پر آپ کے پسینے مبارک کو شیشی میں ڈال لیتی تھی اور شادی و بیاہ کے پروگراموں میں سرکار کے پسینے کی خوشبو تمام دنیا کے عطر وخوشبو سے افضل ہوتی تھیں

Marfat.com

اس ہستی سے محبت ہے کہ جن سے انسانوں حیوانوں، جمادات ونباتات، پرندوں ،حشرات الارض، جنوں فرشتوں، اور کائنات کی ہر شے نے محبت کی۔

ہر چیز کی بقاء محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جب دھوپ میں باہر نکلتے تھے تو بادل آ کر آپ پر سایہ کر دیتے تھے یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ پتھر ہاتھ میں اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں کھانا تسبیح کر رہا ہے۔ آپ جدھر سے بھی گزرتے ہیں پتھر اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتے یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ کائنات کی ہر شے اس بات کی منتظر ہے کہ تاجدار مدینہ کا کوئی حکم ملے ہم اس کی تعمیل کر کے دولت عشق سے لبریز ہوں۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

(ظفر علی خان)

یہ اس ہستی سے محبت ہے کہ جتنا ان سے عشق کریں گے اللہ آپ سے اتنی ہی محبت عطا فرمائے گا، محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل میں اللہ ہی سے محبت ہے۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

Marfat.com

باب چہارم:

مقامِ عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

درودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ۔

اے اللہ! حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت خاص بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت آل ابراھیم پر رحمت بھیجی بے شک تو تعریف والا بزرگی ولا ہے اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر یقینا تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

Marfat.com

مقام عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

معزز قارئین! آپ نے کتاب کی ابتدا میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے، بغور پڑھے اب آئیں ایک سچے عاشق رسول کے مقام اس کی شان سے آگاہ ہوں کہ تاجدار عرب وعجم سے محبت کرنے والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کتنا مقام عطا فرماتا ہے۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدا عاشق رسول حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتی ہے لہٰذا اس کتاب میں بھی ان کا مقام عشق بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام

جب مکے والوں نے تاجدار مدینہ پر ظلم وتشدد کی انتہا کر دی تو آپ نے اللہ کے حکم سے مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تفسیر حسن عسکری میں ہے کہ جب کفار نے آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اس پرُخطر سفر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لے جائیں۔ (ضیاء القرآن)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ میرے ساتھ چلیں گے یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار ہوگئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے پہلی بار پتہ چلا کہ خوشی میں آنکھیں کیسے اشکبار ہوتی (اللہ اکبر) ایک عاشق رسول کا مقام دیکھیں کہ اللہ کی ذات خود عاشق رسول کی سنگت کا حکم دے رہی ہے یہ ایک عاشق رسول کا مقام ومرتبہ ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جب ہوش

Marfat.com

سنبھالی اور والدین کو ایمان کی حالت میں پایا تو میں نے کوئی ایسا دن نہیں دیکھا کہ دن میں دو یا تین بار تاجدار مدینہ ﷺ ہمارے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔

غار ثور مکہ مکرمہ سے ۱۰ کلومیٹر دور دائیں سمت واقع ہے تین میل کی چڑھائی بہت سخت ہے تاجدار مدینہ اور ابوبکر صدیق کے پاؤں زخمی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور اسی حالت میں غار ثور میں چلے گئے اللہ اکبر کتنا مقام عاشق رسول ﷺ کو حاصل ہوا ہے کہ صدیق کے کندھوں پر نبوت ہے سرکار کے نعلین مبارک کے نیچے صدیق کا سینہ اور دل مبارک ہے۔

پیدا ہوئے صدیق شہنشاہ رسالت کے واسطے
اور ہر گام پر محبوب کی رفاقت کے واسطے

(مقبول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ کسی کا کوئی عطیہ ایسا نہیں کہ ہماری طرف سے جس کی مکافات نہ ہو چکی ہو اور بلاشبہ ہمارے ذمے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عطیات ہیں کہ جن کا حق اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور دے گا اور مجھے کسی کے مال سے اتنا نفع نہیں پہنچا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو میری نگاہ انتخاب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور پر نہ پڑتی۔ (سیرت کبریٰ از محمد رفیق، عظمت و شان یارِ غار)

ہم سب کی دعا ہے۔

الٰہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰ سوزِ صدیق دے

عاشق رسول کے مقام کا قرآن میں تذکرہ ہے

Marfat.com

سوزِ صدیق وعلی از حق طلب ذرّۂ عشق نبی از حق طلب

اللہ تعالیٰ کی ذات قرآن میں مقام عاشق رسول بتارہی ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰)

''اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا اور اللہ غالب حکمت والا ہے''

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

معزز قارئین! اللہ تعالیٰ عاشق رسول ﷺ کو رفیق مصطفٰے، رفیق حبیب اللہ قرار دے رہا ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جگہ محفل مصطفیٰ میں خالی رہتی تھی کوئی بھی آپ کی جگہ نہ بیٹھتا تھا جب آپ تشریف لاتے تو اپنی نشست پر آ کر تشریف فرما ہوتے اور حضور پاک ﷺ مجلس میں آپ سے مخاطب ہوتے۔

معزز قارئین! محبت رسول ﷺ، اور عشق رسول کے عنوان سے کتابیں لکھی جا رہی ہیں تمام مصنفین، محدثین مفسرین کی کتابوں میں عاشق رسول کے مقام کا ایک یہ بھی واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے قبل وصیت فرمائی

Marfat.com

تھی کہ میرے وصال کے بعد میری چار پائی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے، در اقدس پر رکھ دینا اور یوں عرض کرنا

''السّلامُ علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ابو بکر حاضر خدمت ہے اگر اجازت مل جائے تو روضہ پاک کے اندر دفن کر دینا ورنہ جنت البقیع میں دفنا دینا جب حضرت ابو بکر صدیق یار غار کی چار پائی روضہ انور کے بند دروازے کے سامنے رکھ دی گئی اور یہ کہا گیا۔

''السلامُ علیک یارسول اللہ'' ابو بکر دروازے پر حاضر ہے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں اندر سے آواز آئی

اَدْخِلُوْا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب

دوست کو دوست کے پاس لے آؤ

جاتے جاتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سرکار کے حاضر و ناظر اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسئلہ بھی حل کر دیا ہے روضہ انور کا دروزہ کھل گیا، اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا۔

(نزہۃ المجالس صفحہ نمبر ۱۶۵، نور الابصار صفحہ ۶۵، ابرار خطابت ص ۴۲۰، زرقانی)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں امامت کا اعزاز

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایسے عاشق رسول ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں مصلیٰ رسول پر کھڑے ہو کر آپ نے امامت کروائی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آخری نماز ابو بکر کی اقتداء میں ادا فرمائی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! اپنے مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

Marfat.com

مقبول یہ شرف کچھ کم نہیں فضیلت کے واسطے
جب چُن لیا حضور نے امامت کے واسطے

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلٰی حَوضِی ۔تم حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہو۔
(ترمذی شریف صفہ نمبر ۳۸، تاریخ الخلفاء ص نمبر ۶۳، ابرار خطابت ص نمبر ۴۱۷ بخاری شریف

عاشق مصطفیٰ کا مقام اور حوض کوثر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے جنت میں بلایا جائے گا جو مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو سخی ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کوئی ان سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔فَقَالَ نَعَمْ وَارجُوْ اَنْ تَکُو نَ مِنھُمْ یَا اَبَابَکرٍ اور میں امید کرتا ہوں اے ابوبکر تم ان میں سے ہو گے
(بخاری شریف ۵۱۷ جلد نمبر ۱)

یعنی اے ابوبکر تمہیں ہر دروازے سے آواز آئے گی آؤ ابوبکر اندر آجاؤ یہ ہے ایک سچے عاشق رسول کا مقام (اللہ اکبر)

ایک بار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ٹاٹ کا لباس پہنا اللہ تبارک تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم فرمادیا تم بھی ایسا ہی لباس پہنو جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہنا ہے یہ بھی مقام عشق ہے جب معراج کی رات تاجدار مدینہ نے اللہ سے ملاقات کی تو اللہ تعالیٰ نے تاجدار مدینہ کے سکون قلب کے لیے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی (اللہ اکبر)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی جنتی کو دیکھنا ہو وہ صدیق اکبر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ کو دیکھ لے۔اس کے مقام کا کیا اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ وہاں پر دفن ہیں جہاں ۷۰ ہزار فرشتے دن اور ۷۰ ہزار فرشتے رات کو درود وسلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا عشق عطا فرمائے اور عاشق رسول بننے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں بہترین ہیں مگر یہ کہ میں نبی ہوں (یعنی انبیاء کے سوا آپ تمام بنی آدم میں سے افضل ہیں (بخاری و مسلم)

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آسمان کے ستاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہیں تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا حضرت عمر کی دوبارہ پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اس سے بھی زیادہ کسی کی نیکیاں ہیں سرکار ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ساری عمر کی نیکیاں صدیق کی غار والی رات کی نیکیوں سے کم ہیں۔

سرکار کے اس فرمان سے معلوم ہوا سرکار تاجدار مدینہ ستاروں کی تعداد کو بھی جانتے ہیں جن کی تعداد کو آج کے سائنسدان بھی نہ جان سکے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عاشق رسول کا مقام بھی سرکار بتا رہے ہیں اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی نیکیاں بھی جانتے ہیں اور اپنے ہر امتی کی نیکیاں جانتے ہیں۔

معراج کی رات جب آپ سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں نے اس سے آگے ایک قدم بھی رکھا تو میرے پر جل جائیں گے اگر صدیق رضی اللہ عنہ ہوتے تو وہ ساتھ نہ چھوڑتے یہ ہے مقام عاشق مصطفیٰ کہ آسمانوں پر بھی اس کے عشق کے چرچے ہیں۔

Marfat.com

مقام عاشق رسول حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

قارئین کرام ایک اور عاشق رسول کا مقام پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں عشق مصطفیٰ کی وجہ سے کیا مقام ملا ملاحظہ فرمایئے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے حضور پاک ﷺ نے عمر بن خطاب اور ابوجہل ان دونوں میں سے ایک کے لیے دعا فرمائی کہ یہ اسلام لائیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ نہیں پائے گا تم کو شیطان کسی راہ پر چلتے ہوئے مگر یہ کہ وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسری طرف بھاگ جائے گا۔

(مسلم و بخاری شریف)

حضرت عمر کو دیکھ کر شیطان اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔ بوجہ عشقِ رسول ﷺ امام ترمذی حضرت عقبہ بن عامر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو بے شک عمر ابن خطاب ہوتے (فضائل صحابہ و اہلبیت)

حضرت عبداللہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے فرمایا

'یا ساریہ الجبل ''لوگ حیران تھے لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے بارے میں معلومات لینی چاہی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا مطلب ضرور ظاہر ہوگا جب قافلہ واپس آیا لوگوں نے ساریہ امیر لشکر اسلامی سے سوال کیا؟ امیر لشکر نے کہا کہ ہماری جنگ جاری

Marfat.com

تھی کہ اچانک امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی ساریہ پہاڑ کے پیچھے دیکھ تو میں نے پہاڑ کے پیچھے کیا دیکھا؟ کہ دشمن کا ایک لشکر ہمارے پیچھے سے حملہ کرنا چاہتا ہے ہم نے اس حملہ کو کنٹرول کر لیا اور فتح حاصل ہوگئی۔ (اللہ اکبر)

کتنا عظیم مقام عطا ہوا ہے اس عاشق رسول کو مسجد نبوی میں بیٹھ کر سینکڑوں کلومیٹر دور لشکر اسلام مشکل میں نظر آ رہا ہے اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی رہنمائی فرما رہے ہیں سائنسدانوں نے اسی آواز کے نتیجے میں ٹیلی فون/موبائل ایجاد کیا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کی آواز کئی سو میل دور جا سکتی ہے تو ہم ایسا آلہ ایجاد کریں جس سے ہر ایک کی آواز ہر جگہ سنائی دے آجکل کے سائنسی مشینری آلات ایجاد ہوئے گویا کہ آجکل سائنس دان بھی قرآن وسنت سے استفادہ کر رہا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ دور سے دیکھ سکتے ہیں تو live بھی منظر دیکھا جا سکتا ہے۔

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

دریائے نیل کا واقعہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

جب مسلمانوں نے مصر کو فتح کیا تو قبطی لوگوں نے فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہماری ایک روایت ہے کہ جب (۱۱) راتیں اس مہینے کی گزریں تو ہم ایک کنواری لڑکی جو ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہو اسے نئے کپڑے پہنا کر دریائے نیل کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں حضرت عمرو بن العاص نے یہ سن کر فرمایا یہ فعل اسلام میں ہرگز نہیں ہو سکتا اسلام ایسی باتوں کو مٹانے والا ہے چنانچہ وہ تاریخ آئی اور نکل گئی تو نیل کا چلتا پانی بند ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے نکلنے کی تیاری کر لی جب امیر نے یہ حال دیکھا تو انہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سارا ماجرا مفصل لکھ کر

Marfat.com

بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے امیر مصر کو جواب لکھا کہ تم نے خوب کیا ہے بے شک اسلام ناپاک رسموں کو مٹانے آیا ہے میں ایک دریائے نیل کے نام خط بھیجتا ہوں تم اس خط کو نیل میں ڈال دو اور جلد واپس آ جانا جب آپ کا خط پہنچا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہٗ نے اسے پڑھا "امیر المومنین کی طرف سے نیل مصر کی جانب اے نیل اگر تو اپنی طرف سے چلتا ہے تو ہرگز نہ چل اگر اللہ چلاتا ہے تو میں اللہ قہار سے عرض کرتا ہوں کہ وہ تجھ کو جاری کر دے چنانچہ یہ فرمان آپ کا یوم صلیب سے ایک دن قبل دریائے نیل میں ڈال دیا گیا جب دوسری صبح ہوئی تو دریائے نیل اسی رات ہی پورے زور سے بہنے لگا اور آج تک رکنے کا نام نہیں لیتا۔

(فضائل صحابہ)

یہ ہے ایک عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام کہ دریا بھی ان کے کہنے سے چل پڑتے ہیں جو سچے عاشق رسول ہیں انھیں کائنات کی ہر شے کو مسخر کرنا کوئی مشکل نہیں۔ مصر کے لوگ عاشق رسول کی اس کرامت کو دیکھ مسلمان ہو گئے۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار یدُ اللہی
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(اقبال)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور میں

عاشقانِ رسول تو روضہ انور کی زیارت کے لیے ترستے ہیں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے آپ کو عشق مصطفیٰ کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ مقام عطا فرمایا کہ آپ کا مزار حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی

Marfat.com

اللہ عنہ کے ساتھ روضہ مقدسہ میں ہے۔

کیا مقدر ہے صدیق و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

فاروق اعظم کے لئے فرشتوں کا جلوس

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جنت کی طرف روانہ ہونگے تو آپ کے دائیں بائیں ۷۰ ہزار فرشتے ہوں گے اور ایک فرشتہ اعلانیہ کہتا جائے گا لوگوں یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جلوس جا رہا ہے انہیں اچھی طرح پہچان لو

(فضائل صحابہ کرام، نزہۃ المجالس ترجمہ علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

عشق مصطفٰے ﷺ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

قارئین کرام عاشق رسول کے مقام کو مزید جاننے کے لیے اپنے دل و دماغ اور اپنی سوچوں کو عشق صادق پر فوکس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ ایک عاشق مصطفیٰ ﷺ کا مقام، عزت و شان درج کر کے آج کے نوجوانوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ پیدا کریں اور ان کی شخصیت میں بھی اعلیٰ اخلاقی اقدار پیدا ہوں جس کے بارے میں اقبال نے کہا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کے ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مقام عشق مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ آپ کے عقد میں حضور پاک ﷺ کی دو صاحبزادیاں ہیں حضرت رقیہ کا نکاح آپ کے ساتھ فرما دیا گیا اور ان کے انتقال کے بعد دوسری بنتِ رسول ﷺ کا نکاح بھی آپ کے ساتھ ہوا اس طرح آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔۔ابن عساکر حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں وہ فوت ہوتی جاتیں تو یکے بعد دیگرے تم کو بیاہ دیتا (اللہ اکبر) عاشق رسول کا یہ مقام کہ سرکار فرما رہے ہیں میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تیرے نکاح میں دیتا جاتا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ملائکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس طرح حیاء کرتے ہیں جس طرح کہ اللہ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں۔

معزز قائین! آپ نے دیکھا کے عاشق رسول کا یہ مقام ہے کہ فرشتے بھی اس کا حیاء کرتے ہیں سچی بات تو یہ ہے کہ عاشق رسول ہوتے ہی باحیا اور باکردار ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام اس سے بڑا کیا ہوسکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک خانہ کعبہ کے اندر ۱۳ رجب عام الفیل بروز جمعۃ المبارک ہوئی آپ کا نام تاجدار مدینہ نے خود رکھا جب آنحضرت کو اعلان نبوت ورسالت کا ارشاد ہوا تو اس کے ایک دن بعد شرف ایمان سے فیض یاب ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۱۰ سال تھی اس طرح بچوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے تاجدار مدینہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے علی تمہاری حیثیت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی (رضی اللہ عنہ) سے ہوں۔

(ترمذی)

Marfat.com

جس کا میں مددگار اس کا علی رضی اللہ عنہٗ مددگار یعنی (جس کا میں مشکل کشا اُس کے علی مشکل کشا) (احمد بن حنبل)

میں علم کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہٗ اس کا دروازہ ہیں (ترمذی)

جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی (احمد بن حنبل)

علی رضی اللہ عنہٗ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (ترمذی)

قارئین کرام! آپ نے عاشق رسول کا مقام حبیب خدا اور سیّد الانبیاء اور امام المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے احادیث مبارکہ کی روشنی میں مطالعہ کیا لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی انسان تاجدار مدینہ سے محبت حقیقی کرتا ہے تو اس کو دنیا اور آخرت میں یہ مقام ملتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ آپ کی تربیت کا شاہکار ہیں آئیں اس عاشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام کا مزید مطالعہ کرتے ہیں۔

مسند خلافت پر جلوہ گری

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عشقِ مصطفیٰ تعظیم مصطفیٰ کی وجہ سے چوتھی مسند خلافت عطا ہوئی آپ کا شمار خلفائے راشدین میں سے ہیں اور اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔

بستر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سونے کا شرف

جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہّ سے مدینہ کی طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ آپ میرے بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹ جائیں اور دوسرے دن لوگوں کو امانتیں واپس کر کے مدینہ کی طرف چل پڑیں۔

معزز قارئین! یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام ہے کہ آپ بستر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آرام فرما ہیں کون کہتا ہے کہ حضرت علی بستر پر صرف آرام فرمایا ہوگا بلکہ اس بستر پر

Marfat.com

انوار و تجلیات اور مراتب کی کتنی منزلیں طے کی ہونگی یہ خدا جانتا ہے یا خدا کا رسول جانتا ہے۔

فاتح خیبر کا اعزاز پر اعزاز

خیبر کی فتح بھی آپ کو حاصل ہے عاشق رسول کا یہ مقام ہے کہ سرکار آئے تو تمام جلیل القدر صحابہ کرام موجود تھے لیکن فتح صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے ہوئی علی کو سرکار کا لعاب مبارک لگا آشوب چشم جاتا رہا۔ علَمِ اسلام حضرت علی کو دیا گیا۔ آپ کے باعث لشکر اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔

فتح مکہ کے دن تاجدار مدینہ خانہ کعبہ میں بت گرا رہے تھے کہ ایک بت بہت اونچا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کندھے پر سوار ہو گئے تو آپ نے فرمایا علی کہاں ہو عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاتھ تو عرش معلٰی پر لگے ہوئے ہیں حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا عبادت ہے اولیا اللہ کا سلسلہ ہدایت کامل علی المرتضٰی کی ذات ہے قطب، ابدال، اوتار، غوث جناب علی رضی اللہ عنہ سے محبت کے بغیر نہیں بن سکتے

(شان صحابہ)

حضرتِ علی المرتضیٰ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

مقام عشق مصطفیٰ یہ بھی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم داماد رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی اور حضرت امام حسن اور امام حسین کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ ،سیدہ زاہدہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ محترمہ شریک حیات ہیں اس طرح یہ عظیم عاشق رسول داماد مصطفیٰ بھی ہیں اور شیر خدا بھی ہے اور صحابی رسول بھی۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

Marfat.com

قیامت تک اب کوئی ماں ایسا فرزند نہ جنے گی جو کعبہ میں پیدا ہو اور مسجد میں شہادت کا شرف پائے آپ کی والدہ آپ کی پیدائش کے وقت کعبہ کا طواف کر رہی تھی کہ آواز آئی اے فاطمہ بنت اسد، کعبہ کے اندر آجاؤ چنانچہ کعبے کی دیوار پھٹ گئی آپ کعبہ کے اندر تشریف لے گئیں اور وہاں پر امیر المومنین حضرت علی کی ولادت ہوئی

(خاک کربلا)

درویش لاہوری علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

کبھی تنہائی لوہ دامن عشق　　کبھی سوز و سرور و انجمن عشق
کبھی سرمایہ محراب و مسجد　　کبھی مولیٰ علی خیبر شکن عشق

علی المرتضیٰ کا علم غیب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کے تحت مدینہ منورہ کے بعض منافقین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا آپ نے سارے شہر میں منادی کروادی اور جب مدینہ کے تمام لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو آپ منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے میرے نبی کے علم کے غیب پر اعتراض کرنے والوں میں نبی نہیں علی ہوں اور نبی کا غلام ہوں اور پھر فرمایا سَلُوْنِیْ عَمَّا دُوْنَ الْعَرْشِ آج مجھ سے جو پوچھنا ہے پوچھو میں تجھ کو عرش اعظم کی باتیں بھی بتادوں گا۔ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور بولا کہ جب آپ نے یہ دعوی کیا ہے تو بتاؤ ۔۔۔وَ ھَل رَاَیتَ رَبَّکَ یا عَلی ۔۔اے علی آپ نے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ جوش میں آگئے اور فرمایا خدا کی قسم میں ایک سجدہ کرتا ہوں اور دوسرا اس وقت نہیں کرتا جب تک خدا کو نہ دیکھ لوں (گویا کہ رب العزت کو سجدہ کرتے وقت سامنے پاتے)

(نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ خاک کربلا)

Marfat.com

زمین وآسمان کی ہر چیز کو جانتا ہوں

قَالَ عَلِی سَلُوْنِیْ عَنْ طُرُقِ السَّمٰوٰتِ فَاِنِّیْ اَعْلَمُ بِھَا مِنْ طُرُقِ الْاَرْضِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے پوچھو میں زمین وآسمان کی ہر چیز کو جانتا ہوں وَجَاءَ جبریل فِیْ صُوْرَۃِ رَجُل ۔پس حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی صورت میں آئے اور کہا اگر تم اپنے دعویٰ علم میں سچے ہو تو بتاؤ کہ اس وقت حضرت جبریل کہاں ہیں؟ بس حضرت علی نے زمین وآسمان پر نظر ڈالی اور مشرق ومغرب شمال وجنوب کو دیکھا اور پھر مسکرا کر کہا کہ جبریل تم ہو اور پھر کسی نے حضرت علی سے پوچھا کہ آپ میں اتنا علم کہاں سے آیا تو آپ نے جواب دیا یہ سب کچھ نبی پاک ﷺ کے لعاب مبارک کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک کے ذریعے مجھ کو عطا فرمایا ہے

(اشعت اللمعات جلد نمب ۴ ص ۳۳۱ باب وصال النبی علیہ السلام، خاکِ کربلا)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

چوں غسل دادہ شد آنحضرت را جمع شد دا شد آب در پلکہائے وے پس داشتم من برزبان خود آں را قرد بردم ''جب میں نے حضور پاک ﷺ کو آخری غسل دیا تو پانی کے چند قطرے سرور دو عالم ﷺ کی مقدس پلکوں پر پڑے رہے تو میں نے ان کو اپنی زبان سے چوس لیا پھر علم وادراک کا سمندر میرے سینے میں ٹھاٹھیں مارنے لگا''

اور میں کہتا ہوں زمین وآسمان عرش وفرش کا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ ہوتا تو اس میں صرف حضرت علی کی توہین نہ ہوتی تھی بلکہ سید المرسلین ﷺ کے فرمان کی کسر شان تھی کیوں کہ جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا دیا تھا۔۔۔ اَنَا مَدِیْنَۃ والعِلْم وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔۔۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ۲۱۴، خاکِ کربلا، مدارج نبوۃ جلد دوم ۳۸۵)

Marfat.com

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح کے بعد خانہ کعبہ گے وہاں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے اللہ کی طرف سے حکم ہوا ان بتوں کو توڑ کر میرے گھر کو صاف کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھڑی لی اور بتوں کو توڑنے لگے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے وقل جاء الحق وذھق الباطل قریب والے بت سرکار نے توڑ ڈالے مگر چند بت اونچے تھے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدا دی فوراً علی حاضر ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر بٹھایا تو انہوں نے بتوں کو توڑ دیا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا علی اس وقت کہاں تک پہنچ گئے ہو؟ حضرت علی شیر خدا نے عرض کی آقا اگر آپ حکم دیں تو میں عرش عظیم کے پائے کو پکڑ کر نیچے کھینچ لاؤں "(سبحان اللہ) وہ نبی معراج کی رات خود کہاں تک پہنچا ہوگا؟ اپنی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نبی پاک کے کندھے پر سوار ہوئے مگر میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ متعدد سال تک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر کھیلتے رہے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نیچے اُتر آئے اور مسکرائے کملی والے نے فرمایا مسکراتے کیوں ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرش سے چھلانگ لگائی ہے مگر مجھے کچھ نہیں ہوا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو چڑھایا میں نے اور اتارا جبرئیل نے

(ترمذی شریف جلد ۲ ص نمبر ۲۱۵، خاک کربلا)

معزز قارئین! یہ ہے مقام عاشق رسول کہ ہاتھ عرش معلیٰ تک پہنچ گیا اور عرش سے چھلانگ بھی لگا رہے ہیں دنیا والوں کو آواز دے رہے ہیں آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے میں اس کے بارے میں جواب دوں گا کل کو کوئی یہ نہ کہہ سکے ہم نے کوئی سوال کرنا تھا اس کا کوئی جواب نہیں دے سکا پوچھ لو جو کچھ پوچھنا ہے دنیا والو کسی انسان نے علی پاک کی نماز قضاء کرنے کے لیے مسجد سے باہر روک لیا حضرت علی نے کبھی نماز قضاء نہ کی تھی اس لئے آپ کو روکا گیا سوال کیا گیا کون سے جانور انڈے

Marfat.com

دیتے ہیں؟ اور کون سے جانور بچے دیتے ہیں؟ سوال کرنے والے کے ذہن میں تھا کے اس سوال کا جواب دینے کے لیے علی پاک کو بہت سا وقت چاہیئے اور علی کی نماز یقینا قضاء ہو جائے گی میں قربان جاؤں عاشق رسول کے مقام پر فوراً علی رضی اللہ عنہ نے سوال حل کر دیا آپ نے فرمایا جن جانوروں کے کان باہر ہیں وہ بچے دیتے ہیں جن کے کان اندر ہیں وہ انڈے دیتے ہیں سبحان اللہ، اللہ اکبر،، گائے، بھینس، بکری کے کان باہر ہیں بچے دیتی ہیں مرغی، کبوتر، بطخ، کے کان اندر ہیں انڈے دیتی ہیں

سچ ہے کے دین و دنیا کا سلطان علی ہے
پھر قبر کا اور حشر کا سامان علی ہے
ایمان کے مُتلاشیوں ایمان سے کہہ دو
ایمان کی قسم میرا ایمان علی ہے

(خاک کربلا از صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی کے بارے میں رائے

عاشق رسول حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک مقام یہ بھی ہے آپ فرمایا کرتے تھے اگر علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو گیا ہوتا۔

اے علی اللہ تعالی مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے۔ یہ مقام علی تھا اور آپ کی فہم و فراست اور مفید عدالتی مشورے تھے جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام واضح ہے اور قیامت تک اس عاشق رسول کا مقام دنیا و آخرت میں بالا رہے گا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی (Stamp) مُہر کے بغیر کوئی بھی ولی نہیں بن سکتا۔

مقام عاشق مصطفیٰ امام حسن رضی اللہ عنہ

معزز قارئین تمام مومنین اور اہل بیت بھی اللہ کے حکم سے بخوبی واقف ہیں کہ تاجدار

Marfat.com

مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کا ایمان مکمل ہوسکتا اسی فرمان پر جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے بطور نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول، نے عمل کیا تو اللہ کے پاک رسول نے ان کا مقام اور بلند کر دیا اور ویسے بھی یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو اپنے دونوں زانوں مبارک پر بٹھا کر فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان کو اپنا محبوب بنا لے متعدد صحابہ کرام سے روایت ہے کہ حسن اور حسین سرداران جنت ہیں اور ان کا نام تاجدار مدینہ نے خود رکھا ہے۔

عاشق مصطفیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ

عشق مصطفیٰ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں ہے اور نہ ہوگا امام حسین وہ عظیم ہستی ہیں جس نے عشق مصطفیٰ کی لاج رکھی اور جس کا عشق تقاضا کر رہا تھا کہ اے حسین آج سر قلم کروا کر تیری حاضری نانا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگے گی ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی حضرت خاتون جنت کے گھر تشریف لائے تو سیدہ کونین نے عرض کی ابا جان آج صبح سے میرے دو شہزادے حسن اور حسین گم ہیں اور مجھے کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں ابھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہیں دیا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام فوری حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہرا سے فرما دیجئے کہ پریشان نہ ہوں دونوں شہزادے فلاں مقام پر لیٹے ہوئے ہیں اور اللہ نے ان کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے۔

Marfat.com

(افتخار الحسین زیدی، مشکوۃ شریف صفحہ نمبر ۵۰۰، ترمذی شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۱۸)

چونکہ امام حسین پاک کی پیدائش کے ساتھ ہی جبرائیل علیہ السلام نے امام حسین کی شہادت کی بھی اطلاع سرکار دو عالم کو دی۔ اس طرح بچپن ہی سے حضور پاک ﷺ امام حسین کو بہت زیادہ عزت اور مقام عطا فرمایا۔

(ابن ماجہ، صفحہ نمبر ۱۳، خاک کربلا)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شاہ است حسین پادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا اِلٰہَ است حسین

اس کی ہمت پر شیر خدا کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفیٰ ﷺ کو ناز ہے
سجدے تو سب نے کیئے پر اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے
جو دہکتی آگ پر سویا وہ حسین
جس نے اپنے خون سے عالم کو دھویا وہ حسین
جو جوان بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسین
جس نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا وہ حسین
جس نے اپنے بچوں کی دے دی سخاوت وہ حسین
ہنس کے جس نے پی لیا جام شہادت وہ حسین کی

معزز قارئین! آئیں مقام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ایک روز سرکار دو عالم ﷺ اس

Marfat.com

حال میں تھے کہ دائیں بازو پر اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر حسین کو اٹھائے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ ان دونوں کو آپ کے پاس نہ رہنے دیں گے ایک کو اپنے پاس بلا لے گا لہٰذا ان دونوں میں سے آپ جسے چاہے پسند فرمالیں آپ نے فرمایا اگر ابراہیم چلے گئے تو صرف رنج مجھے ہوگا لیکن اگر حسین رخصت ہو گئے تو میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا غمزدہ ہوگی اور شیر خدا بھی پریشان ہو گے۔ لہٰذا مجھے خود کو پریشان ہونا منظور ہے مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پریشان نہیں دیکھ سکتا اور پھر اس واقعہ کے تین دن بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا جب بھی حسین رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم کی خدمت میں پیش ہوتے تو آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پیشانی پر بھوسہ دیتے اور فرماتے کہ یہ میرا حسین ہے جس پر میں نے اپنے بیٹے ابراہیم کو قربان کیا (شواہد النبوت صفحہ ۳۰۴)

معزز قارئین! یہ وہ حسین ہیں جو عشق مصطفٰے کی انتہا کو پہنچ گئے تو وہ مقام پایا جو آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوا امام حسین پاک کا سر مبارک نیزے پر چڑھ کر بھی قرآن کی تلاوت کر رہا ہے قاری قرآن ایسا دنیا میں آیا جس نے نیزے پر چڑھ کر بھی قرآن کی تلاوت کی اور قیامت تک دنیا والوں کو مقام عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف کروایا اور کربلا کے میدان میں عشق کو کامیابی کی منازل طے کروائی۔

جو کچھ نہ دیکھا کبھی سب کچھ دکھایا عشق نے
مکہ مدینہ چھوڑ کر کربلا رُلایا عشق نے

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ

معزز قارئین! حضرت بلال وہ شخصیت ہیں جنہوں نے عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ مقام

Marfat.com

پایا ہے کہ ان جیسے مقام کے حصول کے لیے ہر عاشق قیامت تک آرزومند رہے گا۔
حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی غلام تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں امیہ بن خلف سے خرید کر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کیا حضرت بلالؓ کا مقام عشق یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے ایک آہٹ سنی میں نے جبر ئیل سے دریافت کیا یہ کون ہیں انہوں نے جواب دیا یہ بلال رضی اللہ تعالیٰ ہیں۔

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے حضرت بلال سے نماز فجر کے وقت فرمایا! اے بلال مجھے بتاؤ کی تم نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا کون سا عمل کیا ہے جس کے متعلق دوسرے اعمال سے زیادہ اُمید رکھتے ہوں حضرت بلال نے عرض کی کہ میں نے تو کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اور باقی تمام اعمال سے اُمید دلانے والا ہو البتہ اتنی بات ضرور ہے جب بھی میں وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد تحیۃ الوضو نماز ضرور پڑھتا ہوں

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حور کا واقعہ

شب معراج سرکار دو عالم ﷺ جب فرشتوں کے جھرمٹ میں عالم ملکوت کی سیر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں تشریف لے گئے تو ایک جگہ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک حور کو رنج وغم میں مبتلا دیکھا اور حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا یہ حور کیوں رو رہی ہے؟ آخر اس کو کون سا دُکھ ستا رہا ہے جب جبریل علیہ السلام نے دریا فت کیا تو اس حور نے عرض کی کہ میں نے اس لیے اپنا یہ حال بنا رکھا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی رحمت بھری نگاہیں مجھ پر بھی پڑیں اور پھر اپنا حال عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں جب حور کو سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حال عرض کرنے کی سعادت مل گئی تو اس نے جُھک کر سلام عرض کرنے کے بعد اپنی سرگزشت سنائی کہ یا

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت کی حوروں میں حُسن و جمال کی ملکہ بنایا اگر میں بے نقاب ہو جاؤں تو دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اور جنت میں دوپہر کا اجالا ہو جائے یا رسول اللہ ﷺ ایک دن کا واقعہ ہے کہ اچانک میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ بروز قیامت ہر حور کو کسی نہ کسی جنتی شخص کے حوالے کیا جائے گا میرا بھی کوئی ضرور ساتھی ہو گا بالآخر میں نے خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کی کہ تیرا بے حد احسان کہ تو نے مجھے حوروں کی ملکہ بنایا ہے۔ اب میری خواہش ہے پوری کر دے کہ جنت میں میرا ساتھی کون سی ہستی ہو گی۔ رحمتوں کا دریا جوش میں آیا اور میری التجا قبول ہوئی حکم ہوا سامنے جو آئینہ رکھا ہے اسے ایک نظر دیکھ لو تیرے ساتھی کی جھلک نظر آ جائے گی یا رسول اللہ ﷺ جب میں دیوانہ وار آئینے کی طرف بڑھی تا کہ اپنے ساتھی کی جھلک دیکھ سکوں یونہی نگاہ اُٹھائی دل پر ایک بجلی گری اور آرزوں کا سارا تصور جل گیا اس وقت سے آج تک بے چین ہوں اور اس غم کی وجہ سے رو رہی ہوں کہ سیاہ فام کے ساتھ میرا کیوں جوڑا بنایا گیا اور میں کس طرح دائمی زندگی اس کے ہمراہ بسر کروں گی جب کہ اس کا تصور ہی میرے لئے وحشت ناک ہے سرکار دو عالم ﷺ نے مسکراتے ہوئے دریافت کیا اپنے ساتھی کا جو سراپا جو تو نے آئینے میں دیکھا ہے اس بارے میں کچھ بیان کرو اس نے عرض کی سر تا پاؤ مجسم سیاہی موٹے ہونٹ، چوڑے دانت، بھدا چہرہ، تنگ و تاریک پیشانی، چھوٹی چھوٹی آنکھیں جیسے ہی حور نے اپنے رفیق جنت کے بارے میں سرکار ﷺ کو بتانا شروع کیا اور حلیہ کے بارے میں بیان سماعت فرمایا تو سرکار نے سر مبارک اٹھایا اور جلال سے دیکھتے ہوئے فرمایا تو نے جو سراپا بیان کیا ہے وہ تو میرے پیارے بلال کا ہے ایک عاشق رسول کا سراپا ایک مومن وفا کش اور نگار خانہ ہستی کے ایک گوہر نایاب کو پا کر تو اپنی کم نصیبی کا شکوہ کر کے رو رہی ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ بلال میرا عاشق ہے میں نے اسے اپنی پلکوں کے

Marfat.com

سائے میں پناہ دی میرا بلال ایسی شان والا ہے کہ بروز قیامت اس کے جسم کی سیاہی حوران جنت کے رخساروں پر تل بنا کر تقسیم کر دی جائے وہ ایسا عاشق ہے کہ اس پر عشق ہی کی وجہ سے ہر آسائش نے منہ پھیر لیا ہے اپنے حسن و جمال کا غرور نہ کر ہو سکتا تو ستر ہزار نقاب الٹ کر میرے بلال کے سامنے آئے اور میرا بلال تجھے ناپسند کر دے سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان سن کر حور اضطراب شوق کی وجہ سے چیخ اٹھی سرکار ﷺ میری معذرت قبول فرمائیں میرا غم والم شکوہ شکایت جاتے رہے ہیں مجھے وہی بلال پسند ہیں میری خوش نصیبی تھی کہ سرکار دو عالم ﷺ کا عاشق زار میرے حصہ میں آیا آپ ﷺ نے اس کی معذرت قبول فرماتے ہوئے دُعائیں دیتے ہوئے آگے بڑھ گے۔

(زُلف وزنجیر، عاشق رسول ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ص ۶۲)

سرکار ﷺ نے فرمایا

سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ یَا بَلَالُ جنت تو حضرت بلال کی مشتاق ہے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کی چھت پر

فتح مکہ کے وقت حضور پاک ﷺ نے حضرت بلالؓ کو فرمایا کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو حالانکہ خانہ کعبہ کے پاس اس وقت دس ہزار صحابہ کرام موجود تھے لیکن خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دینے کی سعادت صرف حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہی نصیب ہوئی یہ مقام تھا عاشق رسول ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا بلال جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اکثر و بیشتر سرکار کی سواری قصویٰ نامی اونٹنی پر بیٹھنے کا شرف حاصل ہے جسے کوئی دوسرا شخص استعمال نہیں کر سکتا تھا یہ سعادت اسی عاشق رسول کے

Marfat.com

حصے میں آئی۔

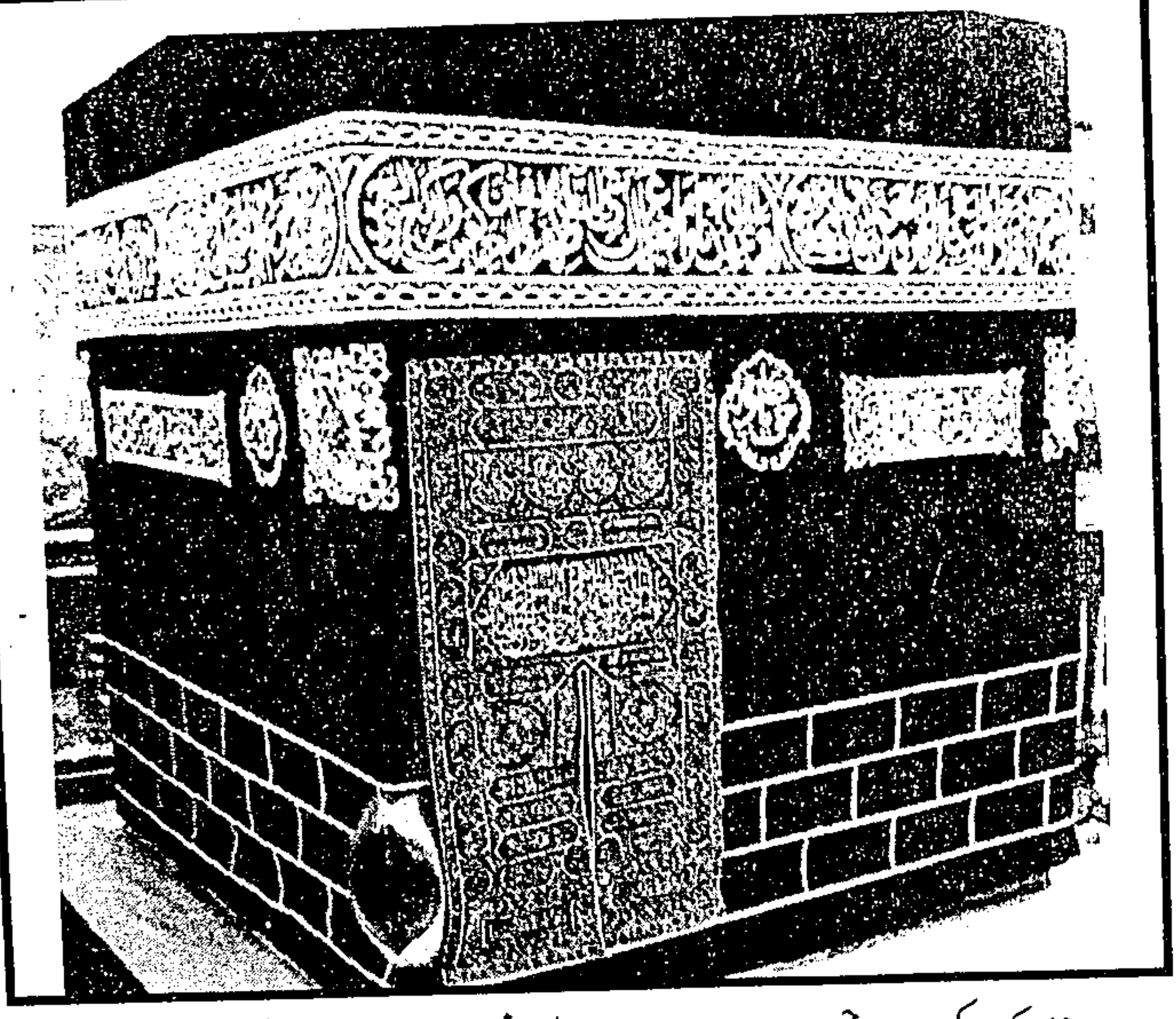

خانہ کعبہ کی چھت جس پر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چڑھ کر اذان دی

عاشق رسول حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ دمشق میں

اس عاشق رسول نے ۶۳ سال کی عمر میں ملک شام کے دارالحکومت دمشق میں وصال فرمایا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے ایک سال بھی زیادہ زندہ رہنا پسند نہ کیا آپ کی قبر انور ایک کمرے میں ہے آپ کی قبر انور کی پہلو میں حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی قبر انور ہے اس چار دیواری کے بالکل ساتھ دمشق (شام) میں حضرت بی بی سکینہ رضی اللہ عنہا (دخترِ سیدنا امام حسین) کا مزار مبارک بھی ہے اس عاشق رسول کی قبر پر آج بھی رحمتیں برس رہی ہیں۔

Marfat.com

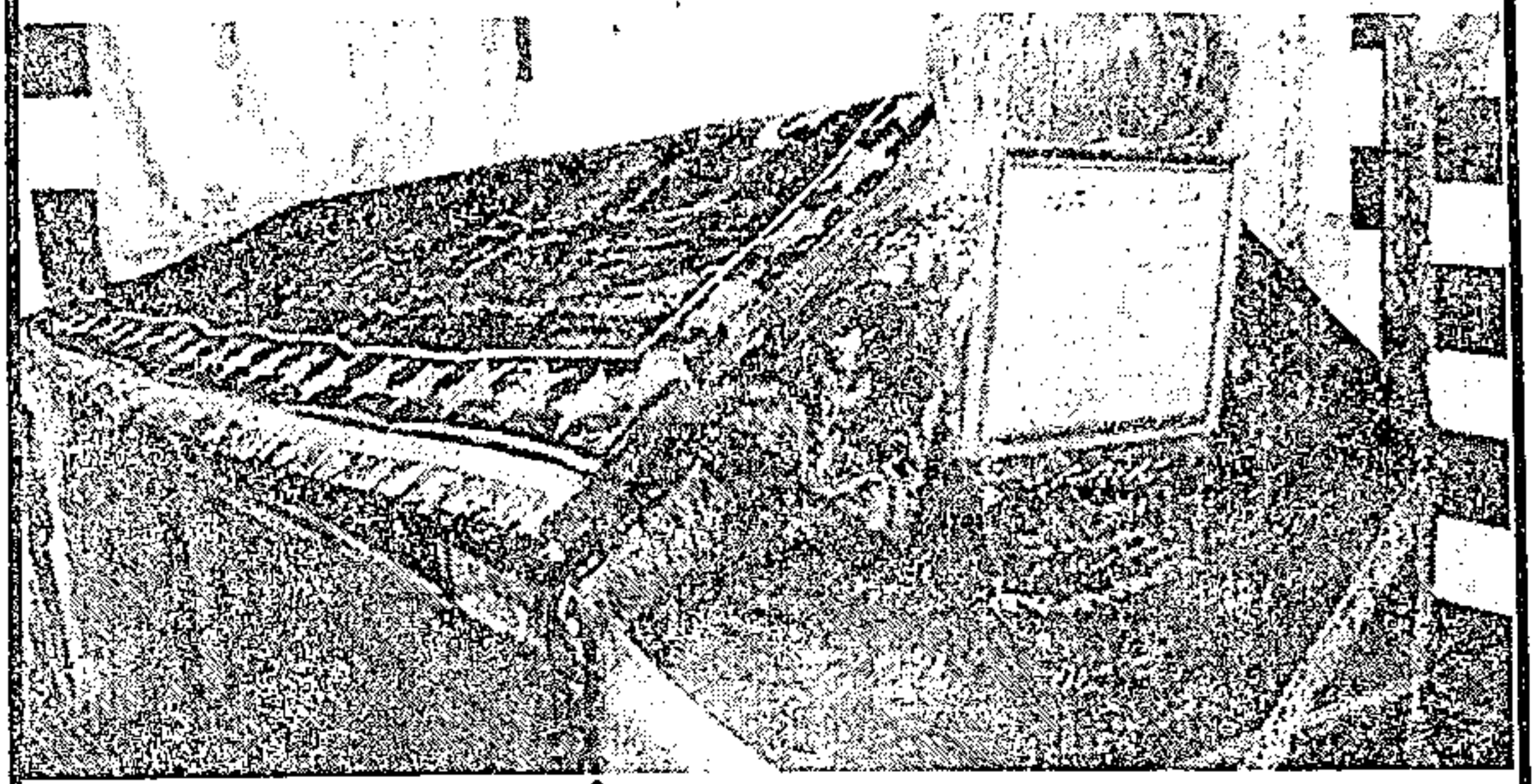

مزار حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

عاشق رسول حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مقام

معزز قارئین ! اب ایک ایسے عاشق رسول کا ذکر کیا جاتا ہے جس کے ذکر کے بغیر کتاب عشق رسول مکمل نہیں ہوگی اور جن کے عشق کا ذکر قیامت تک ہر عاشق کی زبان پر ہوتا رہے گا اس عاشق رسول کا نام اویس ہے اور قرن ایک گاؤں ہے جو ملک یمن میں واقع ہے آپ کے والد کا نام عبداللہ (عامر) ہے۔ آپ کے عشق کی انتہا یہ قلم لکھنے سے عاجز ہے۔

اللہ تعالیٰ جن کی قسم کو نہیں ٹالتا

معزز قارئین ! آپ کو یہ پڑھ کر حیرت ہوگی یہ دنیا میں عظیم مرتبہ و مقام پانے والا عاشق امیر کبیر نہیں بلکہ غریب شُتر بان تھا لوگ اس کی غریبی کا مذاق اُڑاتے اور دیوانہ کہتے تھے غربت کی وجہ سے ان سے کوئی رشتہ داری اور تعلق نہ رکھتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان کا کیا مقام ہے؟ اس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئیں مطالعہ فرمائیں

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بعض لوگ گرد آلود اور اُلجھے ہوئے بالوں والے اور دنیا والوں کے دروازے سے نہایت حقارت سے نکالے ہوئے اگر وہ خدا کی بارگاہ میں کسی امر کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو سچ کر دکھاتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

معزز قارئین !ان فقیروں کی حالت ظاہری دنیا میں جاننے کی بجائے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی اور باطنی زندگی کا مطالعہ کرنے سے اوران سے محبت کرنے سے ہی آپ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو جان سکتے ہیں

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے صحابہ کرام سے خواجہ اویس قرنیؓ سے ملاقات کا حکم دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا! ابوبکر تم اویس کو نہیں مل سکو گے۔

اور جب بالآخر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حج کے موقعہ پر اس عاشق رسول کی تلاش شروع کی تو آپ نے حج کے موقعہ پر آنے والے تمام مسلمانوں کو خطاب کیا اور فرمایا! تم میں سے جو یمن سے آئے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں پھر فرمایا جو قرن سے آئے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور بقایا بیٹھ جائیں تمام بیٹھ گئے لیکن ایک ضعیف آدمی کھڑا رہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اویس کو جانتے ہو اس بوڑھے آدمی نے کہا میں جانتا ہوں یہ شخص میرا عزیز ہے لیکن اس سے کم کوئی حقیر نہیں ہوسکتا وہ آبادی سے باہر رہتا ہے کسی کے پاس نہیں جاتا جب لوگ روتے ہیں تو وہ ہنستا ہے جب لوگ ہنستے ہیں تو وہ روتا ہے غم اور خوشی کچھ نہیں جانتا وہ ہمارے اونٹوں کا چرواہا ہے نہایت ہی ادنی آدمی ہے اس کی کم حیثیت ہے جو امیر المومنین کی شان کے خلاف ہے کہ آپ اس کو یاد فرمائیں اور شرف ملاقات بخشیں بوڑھے شخص کا جواب سن کر فاروق اعظم کی آنکھوں میں آنسوں جاری ہو گئے آپ نے اپنے آنسوؤں کو

Marfat.com

جذب کرتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں فرمایا ہاں میں ایسے شخص سے ملنا باعث فخر اور برکت سمجھتا ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے مستور بندوں کو اپنا دوست سمجھا ہے جن کے چہرے مرجھائے ہوئے بال بکھرے ہوئے' گرد آلود، شکم سوکھ کر پیٹھ سے لگ گئے ہوں جب وہ کسی بادشاہ کے پاس جاتا ہے تو درباری ان کو اندر نہیں جانے دیتے جب وہ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ کوئی نکاح نہ کرے' دنیا والے ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اگر اللہ کے برگزیدہ بندے بیمار پڑھ جائیں ان کی تیمارداری کے لیے نہیں جاتے۔ اگر گم ہو جائیں تو تلاش کے لیے نہیں نکلتے اگر اللہ کے پیارے مستور بندے مر جائیں تو ان کے جنازے کو پڑھنے کے لیے تیار نہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے (الاویس)

اور قلندری لاہوری اس حالت پر فرماتے ہیں!

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

حضرت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ عاشق رسول کے مقام کو اس طرح بیان فرماتے ہیں

(ع) عشق جنہاندے ہڈیں رچیا اوہ ہندے چُپ چپاتے ہو
تدوں قبول نمازاں باہو جد یاراں یار پچھاتے ہو
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں او پھر دے گنگ باتے ہو
او کردے وضو اسم اعظم دا تے دریا وحدت وچ پاتے ہو

معزز قارئین! حضرت خواجہ اویس قرنی اپنی عبادت ریاضت اور عشق میں اس قدر محو تھے کہ آپ کو اپنے کھانے، پینے کپڑوں، ظاہری زندگی کی ضروریات کا خیال نہ آیا صرف ایک ہی خیال تھا کہ

Marfat.com

(ج) جودم غافل سو دم کافر اسانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہُو
سُنا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا دل لایا ہو
اگر سانس لیں تو خدا اور اس کے حبیب کی یاد میں لیں

عاشقِ رسول ﷺ کا بیماری میں خدا کو یاد کرنا

معزز قارئین! عاشق رسول اپنے رب کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتا نہ ہی تاجدار مدینہ کے عشق سے۔ عشق رسول ﷺ اصل میں عشق الٰہی ہے۔ حضرت اویس قرنی کی بیماری میں ایک دُعا کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ اس عاشق رسول کے مقام سے بخوبی آگاہی ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تابعین میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا جس کا نام اویس قرنی ہے جب بیمار ہوگا تو اپنی بیماری کے لیے دُعا کرے گا مگر اس کی دعا سے بیماری کا نشان اس کی ہتھیلی پر رہ جائے گا تا کہ اسے دیکھے تو خدا کی رحمت وشفقت یاد رہے۔

حضرت خواجہ اویس قرنی کو پھلبہری (چنبل) ہوئی جب اس نے زور پکڑا تو اس وقت آپ نے بارگاہ الٰہی میں دُعا کی۔ اے اللہ میری بیماری دور کر دے لیکن اس کا نشان باقی رہے تا کہ رحمت خداوندی نہ بھول جاؤں پس اے عمر جس وقت تو اسے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا۔ (اللہ واکبر)

معزز قارئین! آپ نے خواجہ اویس قرنیؓ کا مقام حدیث کی روشنی میں پڑھا اور اس عاشق رسول کی بیماری کو اللہ پاک نے ٹھیک فرمایا بیمار شخص طریقہ حضرت خواجہ اویس قرنیؓ کو یاد کر کے سمجھ لیں اور بیماری سے جان چھڑائیں۔

Marfat.com

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور والدہ کی خدمت

معزز قارئین آئیں عاشق رسول کا مقام اور خدمت والدین کے متعلق دیکھیں حضرت خواجہ اویس قرنیؓ کو عاشقِ مصطفٰے ﷺ کا اعزاز فقط ماں کی خدمت اور عشق مصطفٰے کی وجہ سے ملا ہے اسی طرح حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ صرف اس وجہ سے اللہ کے ولی ہوئے کہ ماں نے پانی مانگا اور ماں سوگئی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ساری رات سخت سردی میں پانی لیے کھڑے رہے کہ پتہ نہیں ماں کب اٹھے اور پانی مانگ لے اور میں موجود نہ ہوں اور گستاخی والدہ میں شامل ہوجاؤں جب ماں اٹھی تو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی حالت دیکھی اور ساری رات کا کھڑا رہنا دیکھ کر اپنے بیٹے کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دُعا کی تو آپ ولی کامل بن گئے۔ آج عشق مصطفٰے ﷺ کی اس عظیم کتاب میں والدہ کا ذکر آ گیا ہے آپ عظمت وشان ماں بھی پڑھ رہے ہیں اور عاشق رسول کی خدمت بھی اور والدہ کی نافرمانی کے خوف سے بھی آگاہ ہو رہے ہیں

تاجدار مدینہ نے فرمایا تین شخص محشر میں میری زیارت سے محروم رہیں گئے

۱۔ میری سنت کا تارک ۲۔ والدین کا نافرمان ۳۔ جو شخص میرا نام سنے مجھ پر درود وسلام نہ پڑھے۔

معزز قارئین! زکوۃ دینے والے حج کرنے والے کرانے والے صدقہ خیرات دینے والے عاشق رسول ﷺ بننے کا دعوی کرنے والے پڑھ لیں اور سمجھ لیں کہ اگر ان تینوں علامتوں میں ایک بھی عادت اس کی ہوگی تو دیکھ لیں کہ ان کا مقام کیا ہے اور حدیث پڑھ لیں کہ وہ قیامت کے روز تاجدار مدینہ صاحب حوض کوثر، کالی کملی والے سرکار کی زیارت سے محروم رہیں گے اللہ ہم سب کو ان تینوں شخص جیسے بننے سے

Marfat.com

بجائے حضرت خواجہ اویس قرنی کے حالات، سیرت طیبہ کی تمام کتابوں میں درج ہیں کہ آپ کی والدہ بیمار تھی اور نابینہ تھی مگر وقت کی ولیہ تھی باپ بہت چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے تھے والدہ کی خدمت صرف خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ذمے تھی بڑا دل کرتا تھا کہ تاجدار مدینہ کی زیارت کی جائے تا کہ صحابی رسول کا مقام حاصل ہو لیکن ماں کا حکم تھا کہ میری خدمت کرو۔ایک مرتبہ ماں سے اجازت لی اور تاجدار مدینہ سے زیارت کرنے کے لئے آپ کے گھر مبارک گئے لیکن واپس آ گئے ماں کا حکم تھا کہ اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ملیں تو واپس آجانا آپ بغیر ملاقات کے واپس آ گئے بعد میں آپ پھر مدینہ پاک گئے لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے وصال فرما چکے تھے ملاقات نہ ہو سکی۔

(مثنوی مولانا روم، کشف المحجوب از داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ)

عاشق رسول حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی عبادت اور عشق رسول کا ذکر کرنا بھی اشد ضروری ہے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آج تک ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنے کا صحیح طرح سے وقت نہیں ملا جب سجدے میں جاتا ہوں تو رات ختم ہو جاتی ہے تین دفعہ سنت پوری کرنا ضروری ہے لیکن رات جلدی ختم ہو جاتی ہے میں فرشتوں کی طرح عبادت کرنا چاہتا ہوں کاش کہ ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ ایک رکوع اور ایک سجدے میں رات تمام ہو جاتی۔

معزز قارئین آپ نے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ عاشق رسول کی عبادت کے بارے میں پڑھا ایک ان کی عبادت ہے اور ایک ہماری عبادت ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو یاد کرنا

آئیں اس عاشق رسول کے بارے میں مزید مطالعہ کرتے ہیں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اپنے سچے عاشق کو کس طرح یاد فرماتے ہیں۔ایک روایت میں ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرط محبت میں آ کر اپنے پیراہن مبارک کھول کر سینہ مبارک یمن کی طرف کر کے فرماتے انی لَاَجِدُ نفس الرحمان من قبل الیمن ، میں نسیم رحمت یمن کی طرف سے پاتا ہوں (حدیث)

لوگ سرکار کے سینہ مبارک کی زیارت کے لیے ترس رہے ہیں لیکن آپ سرکار یمن کی طرف سینہ مبارک کر کے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کو زیارت سے مستفید فرما رہے ہیں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کو سرکار نے نفس رحمٰن کہہ کر پکارا ہے

عاشق رسول سے اپیل ہے کہ عشق رسول محبت رسول کا مظاہرہ کریں حدیث مبارکہ کی روشنی میں آپ کو یاد کروایا جاتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنبد خضریٰ میں آپ کو دیکھ رہے ہیں اگر آپ نیکی کریں گے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہونگے۔

سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا حضرت خواجہ اویس قرنی کے بارے میں بیان

حضرتِ عبدالقادر جیلانی بغدادی غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں جب لڑکے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرتِ خوجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو دیوانہ سمجھ کر پتھر مارتے تھے تو خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ بچوں کو کہتے تھے اگر پتھر مارنا ہی ہے تو چھوٹے چھوٹے پتھر مارو تا کہ میری ٹانگیں زخمی نہ ہوں اور میں تاجدار مدینہ کی سنت پر عمل کر کے نماز ادا کر سکوں اور پھر یہ بھی فرماتے پتھر کھانے کی سنت تاجدار مدینہ کی ہے جو مجھے نصیب ہوگی۔اللہ اکبر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کا کتنا خیال ہے۔

Marfat.com

تاجدار مدینہ کا جبہ مبارک اور حضرت خواجہ اویس قرنی سے دُعا

معزز قارئین! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم جاری فرمایا کہ میرا جبہ مبارک خواجہ اویس قرنیؓ کو دینا اور میری اُمت کے لئے دعا کروانا۔ مقام عاشق رسول کا یہاں مطالعہ کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق یارِ غار، حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں اور صحابی رسول بھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر کو فرما رہے ہیں کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا میں آخری نبی ہوں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ بڑی عظمت و شان والے ہیں صحابی ہیں کہ ذوالنورین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی کے ساتھ بیاہی گئی جبہ مبارک نہیں مل رہا حضرت علی داماد رسول ہیں والد امام حسن اور حسین بھی ہیں شیر خدا بھی ہیں ولیوں کے امام بھی ہیں لیکن تاجدار مدینہ اپنا جبہ مبارک صرف خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرما رہے ہیں اور دُعا کے لیے کہہ رہے ہیں ایک عاشق رسول جس نے اپنی زندگی میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات بھی نہیں کی اور صحابی رسول بھی نہیں لیکن عاشق رسول ہے ایک ایسا عاشق رسول ہے جس کے عشق کا کوئی ثانی نہیں جو فنا فی الرسول ہیں۔ اور مقامِ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فائز ہے۔

ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں میرا دوست خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہے اس طرح ایک اور حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایک شخص ہوگا جس کو اویس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تحقیق اس کی دُعا سے میری اُمت ربیع و مضر (یہ دو قبائل جن کی بکریوں کے ریوڑ تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ تھے) کی بکریوں کے بالوں کے برابر تعداد میں بخشی جائے گی۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے ایک روایت ہے اے عمر جس وقت تو اس سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا اور پیغام دینا کہ دُعا کرے (الاویس) سلام آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو جا رہا ہے۔

ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں سہیل یمنی یعنی خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کی دنیا میں مخفی ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ مستجاب الدعوات تھے۔

امیر المومنین عمر فاروق اور امیر المومنین علی شیر خدا کا

تاجدار مدینہ کا جبہ مبارک لے کر

خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کے پاس جانا

شرح مشکوۃ شریف میں ہے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن یمن کا تم سے ملے گا جس کا نام اویس ہوگا سوائے اس کی والدہ کے یمن میں اس کا کوئی نہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی متعدد روایات ملتی ہیں حضرت فاروق اعظم حضرت علی رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کے پاس تاجدار مدینہ کا جبہ مبارک لے کر اُمت کے حق میں دعا کروانے کے لئے نکلے۔

بعض نے ملاقات کے بارے میں وادی غرا اور وادی عرفات کا نام لکھا ہے بہر حال خواجہ اویس قرنی حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنھم کو مل گئے ملاقات کے وقت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نماز ادا کر رہے تھے اردگرد اونٹ چَر رہے تھے حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما آپ کے پاس کھڑے ہو گئے خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کو جلدی ختم کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے السلام علیکم کہا وعلیکم السلام کہہ کر جواب دیا سلام کہنے اور جواب ملنے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقصد کی طرف آئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے بڑی حلیمی اور آہستگی سے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں شتر بان ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا مجھے آپ کے روزگار کے متعلق کوئی تعلق نہیں بلکہ آپ سے ہے پھر فرمایا! میں عبداللہ (اللہ کا بندہ ہوں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شگفتہ لہجے میں فرمایا ہم بھی خدا کے بندے ہیں آپ اپنا نام بتائیں جو آپ کی والدہ نے رکھا ہے خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا آپ اپنا کام اور مقصد بتائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے ساری بات بتادی۔

المختصر آپ نے فرمایا آپ اپنا دایاں ہاتھ مبارک دکھائیں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے اپنا دست مبارک حضرت عمر فاروق کو دکھایا واقعی اس پر وہی نشان تھے جس کی بابت حضور پاک ﷺ نے واضح فرمایا تھا حضرت عمر فاروقؓ نے روحانی جذبات سے مغلوب ہو کر دست مبارک چوم لیا اور فرمایا بے شک آپ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں

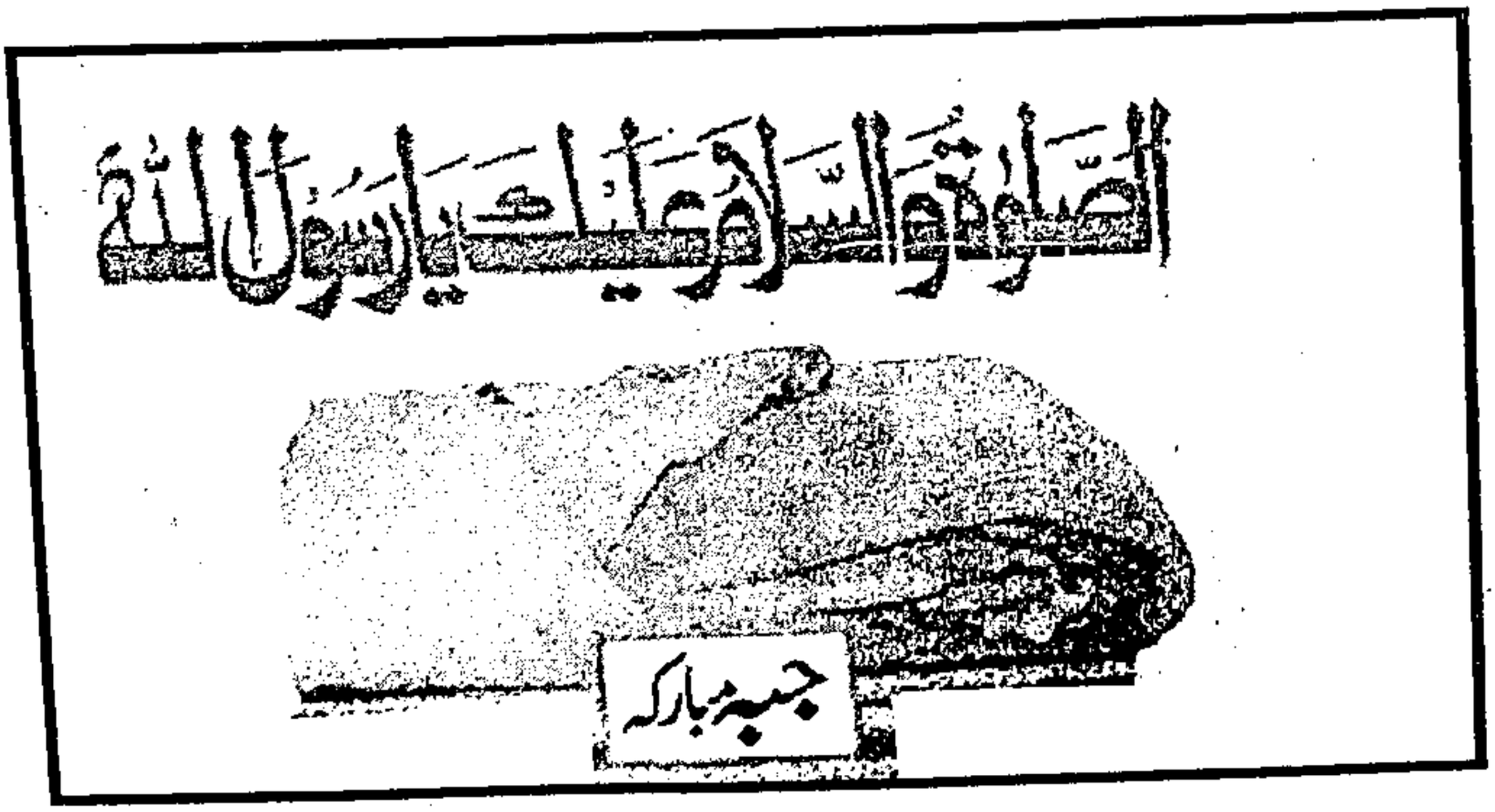

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان دُعا کو صرف اپنے لئے کبھی مخصوص نہیں کرسکتا پھر فرمایا بتائیں آپ کون ہیں جن پر رب ذوالجلال اور سرور کائنات ﷺ نے میرا حال کھولا ہے۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ خلیفۃ الوقت ہیں عمر فاروق اور میں علی ابن ابی طالب ہوں جب آپ نے یہ الفاظ سماعت فرمائے تو آپ اسی لمحے مودبانہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا! السلام علیکم امیر المؤمنین اور علی ابن ابی طالب خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

اس کے بعد امیر المومنین نے آنحضرت کا سلام پہنچایا اور فرمایا نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے لیے دُعا فرمائیں آپ نے بڑے درد بھرے لہجے میں سلام کا جواب دیا اور رونے لگے اور پھر فرمایا دُعا کے لیے آپ زیادہ بہتر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو یہ کام کرتا ہوں آپ بھی حضور پاک کی وصیت کے مطابق کام کریں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ دیر تک خاموش رہے اور پھر فرمایا عمر اچھی طرح غور کرو شائد کوئی اور ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق آپ ہی اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ ہی نے دُعائے مغفرت کرنی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی آخر الزماں سید البشر محمد مصطفٰے ﷺ اس دنیا فانی سے عالم ارواح میں تشریف لے گئے ہیں آپ ﷺ کی وصیت کے مطابق یہ جبہ مبارک لے لیں حضرت خواجہ اویس قرنی نے جبہ مبارک لیا سینے سے لگایا چوما اور پاس رکھ لیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات پر حیرانی ہے کہ عشق رسول ﷺ کے باوجود آپ ﷺ زیارت نہیں کر سکے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی

Marfat.com

اللہ عنہٗ نے فرمایا مین اس ذات باکمال میں اس قدر کھو گیا تھا کہ جانے نہ پایا اور آپ وصال پا گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ درہم لایا ہوں آپ قبول فرما لیں۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا میں نے شتر بانی کے ذریعے دو درہم کمائے ہیں اگر یہ ضمانت دے دیں کہ میں خرچ ہونے تک زندہ رہوں گا تو ان کو قبول کر لیتا ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور تعریفی کلمات ارشاد فرمائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا (مرقع) جبہ مبارک پہن لیں اور دعا فرمائیں۔

آپ نے جبہ مبارک کو سامنے رکھا اور سجدے میں چلے گئے اور دُعا کرنے لگے اے باری تعالیٰ یہ جبہ مبارک اس وقت تک نہیں پہنوں گا جب تک تو ساری اُمت محمدیہ کو بخش ﷺ دے نہ تیرے رسول ﷺ نے اپنا کام، عمر فارق نے اپنے کام، علی پاک نے بھی اپنا کام پورا کیا میں نے بھی اپنا فرض پورا کیا ایک صرف تیرا کام باقی ہے غائبانہ آواز آئی اُمت بخش دی گئی ہے جبہ مبارک پہن لیں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے جواب دیا ساری اُمت کی بخشش چاہتا ہوں ابھی یہ کہہ ہی پائے تھے حضرت عمر فاروق اعظم اور علی رضی اللہ عنہما آگے دیکھنے کہ اتنی دیر کیوں کر دی اور حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے آہٹ محسوس کی کہ وہ آ رہے ہیں تو آپ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کاش تم نہ آتے اور میں اس وقت تک جبہ نہ پہنتا جب تک ساری اُمت محمدیہ نہ بخشوا لیتا۔ پس حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ نے جبہ مبارک پہن لیا اور فرمایا ربیع اور مضر کی بکریاں کے بالوں کے برابر اللہ تعالیٰ نے مرقع مبارک کی برکت سے اُمت محمدیہ بخش دی ہے ذرا دیر اور انتظار کر لیتے تو ساری اُمت محمدیہ بخشی جاتی اللہ اکبر (الاویس)

Marfat.com

معزز قارئین! اس ملاقات کو کتاب کے موضوع کے مطابق ہی لیا جاتا ہے آپ نے ایک عاشق رسول کا مقام دیکھا کہ کس طرح نبی کریم ﷺ نے ایک عاشق کو جبہ مبارک عطا فرمایا اور اپنی اُمت کی بخشش کی دعا کروائی۔ چونکہ دعا مانگنے کا ذمہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کا تھا اور میں اکثر اپنی کئی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے دو رکعت نفل ایصال ثواب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کے لیے ادا کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ دُعا فرمائیں ایک دفعہ میری بہت بڑی مصیبت ٹل گئی جب میں نے مصیبت میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ کیوں کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ عاشق رسول بھی ہیں، جاں نثار مصطفیٰ بھی ہیں اور اللہ کے ولی بھی ہیں بعض کتابوں میں ان کے شہید ہونے کی روایت بھی ہے۔

عشق مصطفیٰ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

معزز قارئین! اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت کے لیے اس کتاب کو پڑھنے والے میرے مسلمان بھائیو! آئیں عشق حقیقی سے مرصع اس عظیم ہستی کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ آج پوری کائنات میں جہاں بھی محبانِ رسول کا نام آئے گا وہاں خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے عشق کے بھی چرچے ہوں گے ان کو سرکار سے کتنا عشق تھا آپ خود بتاتے ہیں کہ مجھے مدینہ پاک جانے کا وقت ہی نہیں مل سکا آپ حضور ﷺ کی محبت میں ہر وقت محو رہتے تھے۔ اور تصور آقا دو عالم ﷺ میں غرق رہتے۔

مقام عاشق مصطفیٰ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ نے تاجدار مدینہ کی محبت میں باپ کی محبت ٹھکرا دی تو اسی وقت حضور پاک ﷺ نے حرم میں جا کر قریش کے مجمع عام میں اعلان فرما

Marfat.com

دیا آپ سب لوگ آگاہ ہو جائیں آج سے زید میرا بیٹا ہے یہ مجھ سے وراثت پائے گا اس اعلان کے بعد مکہ کے لوگ حضرت زید بن حارث کو زید بن محمد پکارنے لگے (حضرت زید بن حارث، مکتبہ تعمیر انسانیت از ابن عبدالشکور)

قوم کو جس سے شفا ہو وہ دعا کون سی ہے
یہ چمن جس سے ہرا ہو وہ صبا کون سی ہے

عاشق رسول کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس عاشق کو وہ مقام دیا جو کوئی بھی در رسول سے نہ لے سکا آپ نے اپنے اس آزاد کردہ غلام اور اپنے منہ بولے بیٹے یعنی حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن سے کر دیا جو قریش کی معزز خاتون تھیں حضرت زینب حضور کی پھوپھی خدیمہ بنتِ عبدالمطلب سے تھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کا نکاح پڑھایا خود حضرت زید بن حارث کی طرف سے دس دینار اور (۶۰) درہم مہر ادا کیا چڑھاوے کے کپڑے دیے اور کچھ سامان دیا گھر کے لئے خرچ بھجوایا

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ رسول پاک کی نظر میں

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا

تم ہمارے بھائی اور محب خاص ہو (راوی براء بن عازب، بخاری شریف)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر حضرت زید بن حارث رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ہی اپنا جان نشین بناتے (ابن سعد)

Marfat.com

حضور پاک ﷺ نے حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنھما کو فوج کا کمانڈر بنا دیا۔

معزز قارئین تمام کائنات کی شخصیات کو اکٹھ کر لیں لیکن تاجدار مدینہ نے اپنے غلاموں اور ان کے بیٹوں کو دوسرے لفظوں میں اپنے سچے عاشق اور اس سچے عاشق کے بیٹے کو ملت اسلامیہ کی افواج کا کمانڈر بنا کر وہ مقام عطا فرمایا ہے جو قیامت تک کوئی حکمران مثال قائم نہیں کر سکتا ہے حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو 8 ہجری میں فوج کا کمانڈر تاجدار مدینہ نے بنایا جب کے اس وقت خالد بن ولیدؓ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جیسے لوگ ان کی قیادت میں تھے۔

(سیرت حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ، سرور عالم جلد نمبر ۲۔ صفحہ ۷۵۵)

اور اسی طرح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے اسلامی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا حالانکہ ان کے ماتحت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید اور دوسرے تمام جلیل القدر صحابہ کرام تھے اور ان کی موجودگی میں ایک غلام جو کہ عاشق رسول ہے اس کے بعد اسلامی فوج کی سپہ سالاری کا اعزاز دیا جا رہا اس عاشق رسول کو جس نے اپنے باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا بوجہ عشق رسول سرکار نے فرمایا تھا تم میں اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے ماں باپ سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (حضرتِ زید بن حارث، سرور عالم جلد نمبر ۲۔ صفحہ ۷۵۵)

مقام عاشق رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عاشق رسول ہیں وہ جب بھی کسی جنگ میں ایک سپاہی یا سپہ سالار افواج اسلامیہ جاتے تو عشق رسول کے جذبے سے جاتے اور ہمیشہ فتح کی خوشخبری لے کر آتے۔

Marfat.com

عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیف اللہ کا خطاب

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشق رسول سے سرشار ہو کر جہاد کرنے پر سیف اللہ کا خطاب دیا یہی وجہ کہ حضرت خالد بن ولید کو سیف اللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زہر پی لیا لیکن کچھ نہ ہوا؟

اس عاشق رسول کا یہ مقام ہے کہ ایک دفعہ صلح حیرہ میں (بروایت کلبی) ایک عیسائی پادری عبدالمسیح دشمن اسلام کے پاس زہر کی پڑیا تھی وہ اس لئے رکھی تھی کہ اگر اسے شکست ہوئی تو اسے پی لے گا ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ دشمن اسلام نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا اگر تم زہر کی شیشی پی لو اور تمہیں کچھ نہ ہو تو ہم شکست کو تسلیم کر لیں گے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ پڑیا لے لی دشمن اسلام سے نہر فرات کے کنارے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر کہا کہ بے موت کوئی نہیں مرتا اور اگر خدا کے حکم کے مطابق موت کا وقت نہ آیا ہو تو زہر کھا کر بھی انسان نہیں مر سکتا یہ کہتے ہی مجاہد اسلام حضرت خالد بن ولید نے

بسم اللہ خیر الاسماء العرض والسماء الذی لا مع اسمہ داء الرحمٰن الرحیم

پڑھ کر زہر پی لیا اور آپ کو کچھ نہ ہوا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو بغیر جنگ کے فتح نصیب ہوئی۔

(تاریخ طبری ص ۲۰۳۷، ۲۰۱۴، حیات خالد از عبدالرحمٰن شوق ص ۹۸، حب ص 175، ضیاالقرآن پبلی کیشنز)

معزز قارئین یہ ہے مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بسم

Marfat.com

اللہ پڑھ کر زہر کو پی لیا مگر کچھ اثر نہیں ہوا اس کی اصل وجہ قوت ایمان اور اپنے آقا سے عشق ہے آپ کو یقین تھا کہ کائنات کی ہر شے تاجدار مدینہ سے محبت کرتی ہے اور یہ اسلام کے مجاہد ہیں احترام سرور کائنات کی محبت کا تقاضا ہے کہ زہر صحابی رسول پر محبت رسول کی روشنی میں کچھ نہیں کر سکے گا۔ اس کی ایک مثال غار ثور میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنھا کے پاؤں پر سانپ ڈنگ پہ ڈنگ مارتا ہے لیکن جب تاجدار مدینہ کا لعاب دہن صدیق اکبر رضی اللہ عنھا کے پاؤں پر لگتا ہے تو زہر کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ فتح مکہ پر جب مسلمان مختلف سمتوں سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے ایک گھاٹی کی طرف سے آپ بھی داخل ہوئے حضور پُر نور ﷺ نے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا دیکھ کون ہے؟ فرمایا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنھا اِس پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا یہ خدا کا بندہ بھی کیا خوب ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۳۶۰۔ حیات خالد ص ۲۵۰)

ایک موقعہ پر حضور پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا خالد کو تم لوگ کسی قسم کی تکلیف نہ دو وہ خدا کی تلوار ہیں۔ جس کو اس نے کفار پر کھینچا۔

(اصابہ جلد ۲ ص ۹۹۔ حیات خالد ص ۲۵۱)

برادرانِ ملت یہ ہے عاشقِ رسول ﷺ کا مقام تاجدارِ مدینہ کی بارگاہِ اقدس میں اور دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسا عشق اور مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

مقام عاشق رسول اور حضرت مسعود درازی رحمۃ اللہ تعالیٰ

حضرت مسعود درازی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک بہت بڑے عاشق رسول گزرے ہیں آپ بلاد فارس کے حکماء میں سے تھے آپ کی محبت کی ایک انوکھی مثال ہے آپ کی عادت

Marfat.com

یہ تھی کہ جہاں مزدور لوگ آ کر اکٹھے ہوتے تھے آپ انہیں اپنے مکان میں لے جاتے تھے ان مزدوروں کو یہ گمان ہوتا کہ شائد تعمیرات کا کام ہوگا جس کے لئے ہمیں بلایا گیا ہے مگر مزدوروں کو بٹھا کر فرماتے کہ وضو کر کے درود و پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو آپ انہیں فرماتے اوور ٹائم لگاؤ اور پھر ان کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت فرماتے حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ اس مقام پر تھے کہ آپ کو جاگتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی

(سعادت الدارین ۱۳۷، فضیلت و عظمت درود شریف از سجادہ نشین داتا علی ہجویری، میاں عبد العلیم عابد)

مقام عاشق مصطفٰے حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بریلوی

معزز قارئیں جہاں پر عاشق رسول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مقام عشق مصطفٰے کا ذکر ہوگا وہاں پر ایک چوھدویں صدی کے امام تاجدار بریلوی کے عشق مصطفٰے" کے مقام کا بھی ذکر ضرور ہوگا ان کا مقام کیا ہے۔ شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری کی زبان سے معلوم کرتے ہیں۔

حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں غوث اعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ' کی زیارت ہوئی میاں صاحب نے عرض کی! اس وقت حضور آپ کے نائب کون ہیں ارشاد فرمایا بریلی میں امام احمد رضا خان بیداری کے بعد آپ بریلی شریف گے اور اعلیٰ حضرت کی کی زیارت سے مشرف ہوئے واپس آ کر اپنے مریدوں کو بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک پردے کے پیچھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں (ابرارِ خطابت از قاری ابرار احمد قادری ص ۲۲۳، جلد اول)

Marfat.com

پلا دو مجھ کو بھی پیمانہ حُب رسول کہ محبوب در خیر البشر امام احمد تم ہو

امام احمد رضا ایک ایسے عاشق رسول ہیں جو ایک ہزار کتاب کے مصنف ہیں ۲۵ صفر المضفر ۱۳۴۰ ہجری جمعہ کے دن دو بجکر ۳۸ منٹ پر بریلی شریف میں دنیا فانی سے پردہ فرما گئے اور بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ نے ۲۵ صفر کو خواب میں دیکھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں صحابہ کرام بھی تشریف فرما ہیں لیکن مجلس میں خاموشی طاری ہے جیسے کسی کے آنے کا انتظار ہے وہ بزرگ شامی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں فداک ابی وامی،۔۔۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کا انتظار ہو رہا ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے انہوں نے عرض کی ! احمد رضا کون ہیں؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں جب شامی بزرگ بیدار ہوئے تو امام احمد رضا کے بارے میں معلومات کی تو پتہ چلا کہ احمد رضا بریلوی بڑی عظیم شخصیت ہیں اور حیات ہیں جب وہ بزرگ ہندوستان سے بریلی شریف آئے اور امام احمد رضا سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو معلوم ہوا آپ ۲۵ صفر کو اس دنیا سے روانہ ہو چکے ہیں شامی بزرگ کو اس طرح معلوم ہو گیا کہ جس ہستی کا انتظار تھا اور جس تاریخ کو انتظار تھا اسی تاریخ کو امام احمد رضا خان بریلوی نے انتقال فرمایا۔

یہ ہے عاشق رسول کا مقام کہ انتقال کے وقت دربارِ اقدس میں انتظار ہو رہا ہے

معزز قارئین جب سرکار کی تڑپ دل میں بیٹھ گئی اور سرکار کی زیارت کی خواہش بڑھ گئی تو آپ مدینہ پاک اور روضہ انور کے سامنے مودبانہ حاضر ہوئے جب زیارت نہ ہوئی تو آپ نے یہ شعر روضہ انور کے سامنے پڑھا

کون پوچھے تیری بات رضا تجھ سے تو کُتے ہزار پھرتے ہیں

عاشقِ رسول کے محبت بھرے انداز کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام احمد رضا

Marfat.com

کو روضہ انور پر بیداری کی حالت میں اپنی زیارت سے نوازا یہ ہے مقام عاشق مصطفٰے کہ ظاہری حالت میں ۱۴ ویں صدی میں تاجدار مدینہ کی امام احمد رضا خان بریلوی کو زیارت ہو رہی ہے۔(اللہ اکبر) اس نگاہِ عنایت پر امام احمد رضا خان بریلوی یوں سلام پیش کرتے ہیں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مقام عاشق مصطفٰے اور حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ

معزز قارئین! عبدالرحمن بن ابی بکر المعروف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے عاشق رسول ہیں جنہوں نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں مجھے دو لاکھ حدیثیں یاد ہیں اگر مجھے اس سے زیادہ احادیث ملیں تو ان کو بھی یاد کر لیتا آپ ایک ایسے عاشق ہیں جن کے بارے میں رسول پاک ﷺ نے عالم رویاء میں آپ کو شیخ الحدیث کہہ کر مخاطب فرمایا شیخ شاذلی سے منقول ہے کہ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ سرور کائنات کے دیدار سے کتنی بار مشرف ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا ستر ۷۰ مرتبہ سے زائد بار سعادت حاصل ہوئی ہے۔(الخصائص الکبریٰ دیباچہ شمس بریلوی)

معزز قارئین آپ نے نبی پاک ﷺ کی حیات طیبہ پر خصائص الکبریٰ کے نام سے بہت ہی عظیم کتاب لکھی ہے آپ فرماتے ہیں جب مجھے کسی حدیث کے بارے میں ضعیف ہونے کی اطلاع ملتی تو میں حضور پاک ﷺ سے پوچھ لیا کرتا تھا

Marfat.com

کتنا عظیم عاشق رسول ہے ستر بار سے زائد ظاہری حالت میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

مقام عاشق مصطفٰے حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

معزز قارئین آئیں ایک ایسے عاشق رسول کے بارے میں پڑھتے ہیں جو کہ میرے مرشد بھی ہیں بلکہ سلطان العارفین ہیں مادرزاد ولی ہیں اور اُمّی ہیں آپ سے کسی بھی یونیورسٹی، درسگاہ میں دنیاوی تعلیم حاصل نہ کی ہے فنافی اللہ اور فنافی الرسول ہیں کہ عشق مصطفیٰ کی وجہ سے آپ ۱۴۰ روحانی کتابوں کے مصنف ہیں

مناقب سلطان میں درج ہے کہ آپ کے چہرہ مبارک پر کسی ہندو کی نظر پڑ جاتی تو فوراً مسلمان ہو جاتا تھا چنانچہ ہندوں کے ایک وفد نے آپ کے والد سے ملاقات کی اور عرض کی کہ جب آپ کا بیٹا باہر نکلے تو ہمیں اس سے پہلے بتا دیا کریں تا کہ ہم اپنے بچوں کو باہر نہ جانے دیں کیوں کہ ہمارے بچے باہو کے چہرے کو دیکھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔

معزز قارئین یہ ہیں مادرزاد ولی باہو کی کرامت عشق مصطفٰے کی وجہ سے کہ جن کے چہرہ کو دیکھ کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا جاتا اور کافر مسلمان ہو جاتے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حضرت سلطان باہو کی حاضری

معزز قارئین جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور عشق دل و دماغ کی تہ تک پہنچ جاتا ہے اور کسی چیز کی طلب سوائے محبوب کی محبت کے نہیں رہتی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی نصیب ہوتی ہے اور دیدار مصطفیٰ بھی ہوتا ہے۔ سلطان العارفین، عارفوں کے بادشاہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضری بھی حاصل کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت بھی اپنے

Marfat.com

نصیب میں سمیٹ کر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وادی سے مسرور ہو رہے ہیں۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں شورکوٹ شہر کے قریب ہی کھڑا تھا کہ اچانک ایک بارعب اور نور علیٰ نور چہرے والا سوار تشریف لایا اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے بٹھالیا میں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا۔

حضور آپ کون ہیں؟

فرمایا علی المرتضیٰ تمہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا ہے اور میں تمہیں لینے آیا ہوں باھو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذرا مقام تو دیکھیں بلانے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور لے جانے والا علی المرتضیٰ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ اور جانے والا سلطان الاولیا ہیں سواری مجلس محمدی میں پہنچی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ مجلس اہلبیت میں حاضر ہیں۔ آپ نے مجلس منور میں باری باری ملاقات فرمائی اور حاضرین کرام توجہ فرما کر چلے گے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلطان باہو کو اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر بیعت فرمایا۔

آپ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ کلمہ طیبہ تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا اور اوّل و آخر حال یکساں ہو گیا۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حسین کریمین کے قدم چومے اور غلامی کا حلقہ پہنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ در پر آنے والوں کو خالی ہاتھ مت لوٹانا تیرے فیض میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور ابدالاباد تک ترقی رہے گی کیونکہ یہ حکم سروری سرمدی ہے اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غوث الثقلین کے حوالے کیا سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی اپنے فیوض و برکات سے نوازا۔

Marfat.com

آپ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں۔

شد اجازت باہو را از مصطفیٰ
خلق را تلقیں بکن بہر خدا
دست بیعت کرو مارا مصطفیٰ
فرزند خود خواند ست مارا مجتبیٰ
خاکپائم از حسین و از حسن
معرفت گشت است مارا انجمن

(فیضان باہوص20 از صاحبزادہ الحاج سخی سلطان فیاض الحسن سروری قادری (چیئرمین) مشائخ کونسل پاکستان (سلطان الارادص204' زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت بیداری ص 75 جلد دوئم' عین الفقر از سلطان باہو)

کلام حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ عشق کے آئینے میں

(ج)جس دل عشق خرید نہ کیتا سو دل بخت نہ بختی ہُو
استاد ازل دے پڑھایا ہتھ وتس دل تختی ہو
برسرآیاں دم ناں ماریں جاں سرآولے سختی ہو
پڑھ توحید تاں تھیویں واصل باہو سبق پڑھیووقتی ہو
(ج)جیں دل عشق خریدنہ کیتا سودل درد نہ پھٹی ہو
اس دل تھیں سنگ پتھر جنگے جو دل غفلت اٹی ہو
جیں دل عشق حضور نہ منگیا سو درگاہوں سٹی ہو
ملیا دوست نہ انہاں باہو جنہاں چوڑنہ کیتی ترٹی ہو
(ج)جنہاں عشق حقیقی پایا موہوں نہ کچھ الاون ہُو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم نوں قید لگاون ہُو

Marfat.com

(ع)عشق دا پٹیاں کوئی نہ چھٹیابٹ سُٹیا مڈھ پہاڑوں ہُو
حق دا کلمہ عاشق پڑھدے حضرت باہُو بارکھیں فقردی ماروں ہُو
لہٰ ہُو غیری دھندے ہک پَل مول نہ رہندے ہو
(ع)عش تے پئے رکھ چڑھاں تھیں اک موم ہول نہ رہندے ہُو
جہڑے پتھروانگ پہاڑاں آہے اوہ لون وانگوں گل وہندے ہو
عشق سوکھا لاجے ہوندا باہو سبھ عاشق ہی بن بہندے ہو
(ع)عاشق پڑھن نماز پریم دی جس وجہ حرف نہ کوئی ہو
جیہاں کیہاں نیت نہ سکّے او رتھے دردمنداں دل ڈھوئی ہُو
اکھیں نیرتے خون جگردا اوتھے وضوپاک کریوئی ہو
جیبھ نہ ہلے تے ہوٹھ نہ پھڑکن باہو خاص نماز سوئی ہو
(ع)عاشق ہونویں تے عشق کمانویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہو
لکھ بدیاں ہزار الاہمے کرجانیں پاغ بہاراں ہو
منصورجیہے چک سولی دتّے جہیڑے واقف کل اسراراں ہو
سجدیوں سرنہ چاہئے باہوتو نیں کافر کہن ہزاراں ہو
(ع)عاشق دا دل موم برابر معشوقاں دل کاہلی ہو
طاماں ویکھے تڑتڑ تکے جیوں بازاں دی چالی ہو
بازبے چارا کیونکرآڈے پیریں پیسوں دوالی ہو
جیں دل عشق خرید نہ کیتا باہو دوہاں جہانوں خالی ہو
(ع)عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھرن ہمیشہ کھیوئے ہو
جنہاں جیندیاں جاں ماہی کول وتی اوہ دوہیں جہانہیں جیوئے ہو
شمع چراغ جنہاں دل روشن اوہ کیوں بالن دیوے ہو

Marfat.com

عقل فکر دی پہنچ نہ کائی باہو اوتھے قانی فہم کچیوئے ہو
(ع)عشق دی بازی ہر جا کھیڈی شاہ گداز سلطاناں ہو
عالم فاضل عاقل دانا کردا چاچیراناں ہو
تنبو کھوڑ لتھاوجہ ولدے چاچوڑیس حلوت خاناں ہو
عشق امیر فقیر منیندے باہو کیا جائے لوگ بیگاناں ہو
(ع)عاشقاں ہکو وضو جوکیتا روز قیامت تائیں ہو
وچہ نماز رکوع سجود رہندے سیخ صبا تائیں ہُو
اتھے اوتھے دوہیں جہانیں سبھ فقر دیاں جائیں ہُو
عرش کولوں سے منزل آگے باہو پیاکم تنہائیں ہُو
(ع)عاشق سوئی حقیقی جہڑا قتل معشوق دے مَنّ ہو
عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تلواروں کھنے ہو
جدوں دیکھے ران ماہی دے لگے اوسے بنے ہو
سچا عشق حسین علی داباھو سردیورانے بھُنے ہُو
(ع)عشق ماہی دے لایاں اگیں انہاں لگیاں کون بجھائے ہُو
میں کی جاناں ذات عشق دی کہے جہڑا دردچاجھکا دے ہُو
ناں خودسوئے ناں سوون دیوے ہتھلوں ستیاں آن جگاوے ہو
میں قربان تنہاں دے باہو جہڑاوچھڑے یارملاوے ہو
(ع)عشق اسانوں لسیاں جاتا کرکے آوے دھائی ہو
جدوں ویکھاں مینوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کائی ہو
مرشدکامل ایسا ملیا جس دل دی تاکی لاہی ہو
میں قربان اس مرشد باہوجس دسیابھیت الٰہی ہو

Marfat.com

(ع)عاشق نیک صلاحیں لگدے تاں کیوں اجاڑے گھرتوں ہُو
بال مواتا برہوں والا نہ لاندے جاں جگرنوں ہو
جاں جہاں سب بھل گیو نیں پئی لوٹی ہوش صبرنوں ہو
میں قربان تنہاں توں باہوجنہاں خون بخشیا دلبرنوں ہو

(کلام باہواز چوہدری برادرز)

ایک دفعہ ایک بارات والے راستہ بھول گئے آپ سے پوچھا گیا کہ ہم احمد پور جانا چاہتے ہیں راستہ بھول گئے ہیں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب کو ایک ہی نظر میں مدینہ پاک پہنچا دیا اور فرمایا یہ ہے احمد پور میں تو صرف ایک ہی احمد پور کو جانتا ہوں عاشق مصطفٰے کا مقام پڑھیں کہ دوران سفر آپ نے ایک مقام پر قیام فرمایا جہاں ایک بزرگ شیر شاہ درویش وہاں لکڑیاں وغیرہ لینے آ گئے ان میں سے ایک آپ کے قریب پہنچا تو اس کا قلب جاری ہو گیا اور اس کے دل سے اللہ اللہ کی آواز آنے لگی دوسرے کی بھی یہی حالت ہو گئی تیسرا بھاگ گیا اپنے مرشد کے پاس پہنچا اور تمام واقعہ بیان کیا چنانچہ حضرت شیر شاہ اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا آپ ٹیلے پر بیٹھے ذکر حق میں مشغول ہیں شیر شاہ نے فرمایا میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچہری میں جاتا ہوں مگر میں نے وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا آج رات دربار نبوی میں ہی تمام بات آپ پر آشکار ہو جائے گی چنانچہ رات کو جب پیر شیر شاہ دربار میں پہنچے تو حضرت سلطان باہو کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آستین سے باہر نکلا اور آپ کی گود میں کھیلنے لگا آنحضرت نے اسے بچے کی طرح پیار فرمایا ہے یہ بچہ باری باری خلفائے راشدین' صحابہ کرام، حضرت حسنین کریمین شیخ عبد القادر جیلانی اور دیگر حاضرین انبیاء و مرسلین اور اولیائے کاملین رضوان اللہ اجمعین کی گود

Marfat.com

میں کھیلتا رہا اور بعد ازاں وہ حضرت شیر شاہ سے کھیلنے لگا اور کھیلتے ہوئے ان کی داڑھی کے دو بال نکال لئے جس سے حضرت شیر شاہ نے درد محسوس کی پاس ادب کے نہ بول سکے اور پھر وہ بچہ حضور کی اور تمام حاضرین کی گود میں کھیلنے لگا حضرت رسول پاک ﷺ کی گود میں آ کر پھر غائب ہو گیا اگلے دن علی الصبح حضرت شیر شاہ اس ٹیلے پر پہنچے اور آتے ہی غضبناک لہجے میں کہا رات کو میں نے آپ کو دربار نبوی ﷺ میں نہیں دیکھا اس پر آپ نے ان کی داڑھی مبارک کے دونوں بال تھما دیے شیر شاہ نے اپنے ان بالوں کو دیکھ کر معذرت کی اور پھر ایک دوسرے کے ہمراز بن گئے قارئین کرام اس عاشق رسول کا مقام پڑھا کہ جس کا چہرہ دیکھ کر ہندو مسلمان ہو جاتے ہیں اور جس وقت چاہیں حضور کے دربار میں حاضر ہو جاتے ہیں آپ نے ساری عمر ایک بھی سنت کو نہیں چھوڑا ہے ایک بار آپ بیمار ہو گئے حکیم نے آنے سے انکار کر دیا کہیں مسلمان نہ ہو جاؤں باہو کی قمیض اس کو بھیجی گئی جب قمیض سونگی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

(ط) طالب غوث اعظم والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ہو
جیندے اندر عشق دی رتی سدا رہن کرلاندے ہو
جنوں شوق ملن دا ہووے لے خوشیاں آندے ہو
دو ہیں جہاں نصیب تنہا ندے باہو جہڑے ذاتی اسم کماندے ہو

یہی وجہ ہے آج حضرت سلطان باہو کی نسل پاک سے اس کے بیٹے اور میرے مرشد پاک حضرت سلطان فیاض الحسن سروری قادری خوشبوئے مصطفٰے لے کر تحفظ ناموس رسالت کی اذان اور نعرہ لے کر دنیا بھر میں مصروف ہیں اور پکار رہے کہ دنیا بھر میں کوئی مسلمان یتیم بچہ ہے وہ آستانہ حضرت سخی سلطان باہو کے دربار پر آ جائے اس کو رہائش بھی دوں گا کپڑے بھی دوں گا، لنگر بھی ملے گا اور پی ایچ ڈی تک تعلیم بھی مفت ملے گی اسے ممبر رسول پر بٹھا دوں گا پیر صاحب دربار باہو پر حسینی مسجد تعمیر کر رہے ہیں

Marfat.com

جہاں دس ہزار نمازی نماز ادا کریں گے درس وتدریس اور عشق مصطفیٰ بھی ہوگا۔

مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابا غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

میں آپ کو ایک عاشق رسول اور اپنے والد کے مرشد بابا غلام علی سرکار مرحوم مغفور آف جنڈیالہ کلساں تحصیل مرید کے جن کا دربار نارنگ منڈی کالا خطائی روڈ پر واقع ہے ان کے وصال کے وقت کا واقعہ عرض کرتا ہوں کہ ان کے آستانہ عالیہ پر سلطان باہو کے لخت جگر پیر سلطان ریاض الحسن سروری قادری گئے اور ان سے کہا کہ مجھے حضرت سلطان باہو نے حکم دیا ہے میرے مرید بابا غلام علی کا آخری وقت ہے ان سے جا کر پوچھو کہ اگر کوئی دنیا کی آرزو رہ گئی ہو تو بتاؤ اور اس کو پوری کر کے آؤ بابا غلام علی کے بیٹے صاحبزادہ عابد علی نے مصنف کو بتایا کہ بابا غلام علی نے کہا کہ کسی چیز کی تمنا نہ رہی ہے باہو نے سب کچھ دے دیا ہے بس اک مرشد کی زیارت و پیغام کی تمنا تھی وہ بھی پوری ہوگئی ہے بعد میں ایک چادر کے اندر بابا غلام علی اور سلطان ریاض الحسن سروری قادری کی راز و نیاز کی باتیں ہوئیں اور سلطان باہو کے بیٹے شورکوٹ واپس چلے گئے مصنف نے جب یہ بات سنی تو اس کی تصدیق کیلئے اپنے پیر بھائی محمد امین ولد محمد یاسین کے ہمراہ جھنگ دربار حضرت سلطان باہو گیا اور پیر ریاض الحسن سروری قادری جو میرے مرشد کے بھائی بھی ہیں سے عرض کی اور بابا غلام علی سے ملاقات کا سبب بھی دریافت کیا چنانچہ پیر ریاض الحسن سروری قادری نے مصنف کو بتایا کہ بابا غلام علی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور فیض یافتہ تھے اور بادشاہ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نارنگ منڈی بابا غلام علی سے ان کی آخری خواہش پوچھنے کیلئے بھیجا تھا میں قاصد باہوؒ بن کر گیا تھا یہ ہے ایک عاشق رسول بابا غلام علی کا مقام اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے مرید پر نظر شفقت۔ جس نے زندگی

Marfat.com

بھر کبھی جھوٹ نہ بولا ذکر پاک کی محفلیں کروائیں اور مسجد کے حوض میں پانی بھر بھر کہ لوگوں کو وضو کروایا۔

مقام عاشق مصطفٰے ڈاکٹر علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

معزز قارئین مذکورہ عشق مصطفٰے سے سرشار شعروں سے آپ کو بخوبی علم ہو گیا ہوگا کہ علامہ اقبال کتنے بڑے عاشق مصطفیٰ ہیں

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کی ایک تقریب میں محمد اقبال سے ڈاکٹر عبدالمجید نے پوچھا ڈاکٹر صاحب آپ حکیم الامت کیسے بنے ہیں علامہ اقبال نے فرمایا کہ یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں انہوں نے کہا وہ کیسے اقبال فرماتے ہیں کہ میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ سرکار کی بارگاہ میں درود پڑھا ہے سرکار کی محبت کی وجہ سے یہ مقام ملا ہے (روزنامہ نوائے وقت ۲۱ فروری ۱۹۸۸) میاں شیر محمد (شرقپوری) اپنے آستانے پر بغیر داڑھی کے کسی فرد کو نہیں ملتے تھے لیکن علامہ اقبال عاشق رسول تھے جس کی وجہ سے شرف ملاقات کے لیے میاں صاحب بے تاب تھے آج اقبال کو عشق مصطفی ﷺ کی وجہ سے وہ مقام ملا کہ پوری دنیا میں ان کو عاشقِ رسول ﷺ کے نام پر عظیم شاعر تصور کیا جاتا ہے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسٓ وہی طٰہٰ

Marfat.com

مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت قطب الدین بختیار کاکی؟

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وقت کے ولی کامل اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اس عاشق رسول نے اپنی زندگی میں ایک وصیت فرمائی جسے پڑھ کہ آج کے حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے اوران کو گریبان میں جھانکنے کی دعوت دیتا ہوں اوراس کتاب کے وسیلہ سے کردار وزیراعظم، کردار صدر مملکت بتانا چاہتا ہوں۔

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو وہ شخص غسل دے جس میں چار صفات موجود ہوں۔

1: کسب حلال کر کے کھایا ہو۔

2: عصر کی سنتیں اور تکبیر اولیٰ ترک نہ کی ہو۔

3: بے وضو کبھی آسمان کو نہ دیکھا ہو۔

4: جس نے کبھی حرام پر ازار نہ کھولا ہو۔

اب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت علماء کرام ،اولیاء اور نیک بندوں کی قطار کھڑی ہے لیکن کون ہے جو ان 4 صفات پر پورا اترے سب انتظار میں ہیں کہ کوئی ایسا ہے جو ان صفات پر پورا اتر سکے۔ سب اس نیک شخص کے انتظار میں ہیں جو بختیار کاکی کے جسد مبارک کو غسل دے۔

اسی اثناء میں ایک شخص صفوں کو چیرتا ہوا میدان میں آیا حاضرین نے دیکھا کہ یہ وقت کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش ہے فرمانروائے وقت اس حال سے آگے آیا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں اور سلطان پر کیفیت وجدانی طاری ہے اور گریہ زاری کے عالم میں یہ الفاظ زبان مبارک پر جاری ہیں۔

امروز پیش خلق خدا شرمندہ کردی سامعین اور حاضرین نے جب التمش کے یہ

Marfat.com

الفاظ سنے اوران کی پردہ داری نیک پن ظاہر ہوگیا تو وہاں موجود افراد پر رقت طاری ہوگئی حضرت قطب الدین بختیار کا کی نماز جنازہ بڑے خشوع وخضوع سے ادا کی گئی اورایک درویش صفت بادشاہ نے دنیا بھر کے بادشاہوں کو بادشاہ بننے کے اوصاف بتا دیئے یہ عظیم کرامت وصال کے بعد دنیا والوں نے دیکھی۔

یہ اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال تھا جو ماوراء النہر میں شب دوشنبہ 582 ہجری میں پیدا ہوئے جن کا تعلق حضرت امام جعفر کی اولاد سے ہے عمر ڈیڑھ سال تھی آپ کے والد سید کمال الدین وصال کر گئے جب عمر مبارک 4 سال چار دن کی ہوئی والدہ نے قلم دوات اور شرینی منگوائی صاف ستھرے کپڑے پہنائے ایک بزرگ ہمسائے کو کہا کہ میرے بیٹے کو کسی معلم کے پاس دینی تعلیم کیلئے لے جائے وہ مرد نیک آپ کو لئے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوگئی دریافت کیا کہ ان صاحبزادے کو کہاں لے کر جا رہے ہو بتایا کسی معلم کے پاس فرمایا ان کو میرے حوالے کردو میں کسی معلم کے پاس اسے لے کر جاؤنگا چنانچہ خواجہ بختیار کا کی کو حضرت مولانا ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں لے گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ ان صاحبزادے کی تربیت وتکمیل فرمائیں یہ کہہ کر بزرگ روانہ ہوگئے مولانا ابو حفصؒ نے سر پر ہاتھ شفقت سے پھیرا اور فرمایا کہ تم کیسے بختیار (مبارک بچے) ہو کہ تمہیں حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس لے کر آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری تحصیل وتکمیل کا حکم مجھے دیا ہے اسی روز سے آپ بختیار مشہور ہوئے چار روز میں حضرت بختیار کا کی نے محبت رسول اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت اور جذبے سے قرآن پاک حفظ کرلیا چار روز کی محنت کے بعد عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کے حافظ بن گئے۔

علم باطن کی تکمیل میں وطن چھوڑا حضرت معین الدین چشتی کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوئے 17 سال کی عمر میں خرقہ خلافت حاصل ہوا اور قطب دہلی کی مسند مرشد حاصل کی دہلی پہنچے تو ایک نانبائی کے مکان پر قیام کیا مگر حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری کی استدعا پر ان کے مکان میں تشریف لے گئے ہزاروں افراد مرید ہوئے عاشق رسول ﷺ کا توکل یہ تھا کہ کسی سے نذرانہ وغیرہ نہ لیتے تھے قرض لینا مناسب نہ سمجھتے تھے اسی روز سے ایک کاک گرم جائے نماز کے نیچے سے برآمد ہوا راز کھلتے ہی کاکی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

وصال سے قبل تین روز وجد طاری رہا اسی حال میں 14 ربیع الاول شریف 637 ہجری 52 سال کی عمر میں وصال پایا مزار مبارک مہرولی شریف سات سو سال سے قائم تھا کہ سکھوں نے ظلم وستم کرتے ہوئے اس دربار کو نقصان پہنچایا

(اولیائے چشت اور کلیہر کا چاند ص 38 از علامہ محمد منشاء تابش قصوری، ڈاکٹر ظہور الحسن شارب نذیر سنز پبلیشرز)

معزز قارئین یہ تھا عاشق رسول ﷺ کا مقام کے جنازہ کی شرط اور چار دن میں حافظ قرآن بننا اور حضرت خضر علیہ السلام کا خود اس عاشق رسول کا ہاتھ پکڑ کر اسے استاد کے درس میں دینا اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اللہ کی ذات اپنے عاشقوں کا کس قدر خیال فرماتا ہے یہ آپ نے پڑھا اور اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو التمش جیسا کردار عطا فرمائے (آمین!)

مقام عاشق رسول ﷺ حضرتِ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

معزز قارئین ملا عبدالرحمن جامی وہ عاشق رسول ہیں جن کو عشق مصطفیٰ میں وہ خاص مقام حاصل ہے اور اتنے بڑے عاشق ہیں کہ مدینہ پاک آنے سے پہلے تاجدار مدینہ نے رکوا دیا کیوں کہ اس عاشق رسول کے استقبال کے لئے دنیا کے نظام میں تبدیلی ناگزیر تھی دل تھام کر اس عاشق رسول کے مقام کو پڑھیں۔

Marfat.com

حضرت علامہ عبدالرحمن جامی جب بارگاہ رسالت میں حاضری کے لئے گے تو حضور ﷺ نے والی مدینہ کو حکم فرمایا کہ میرے عاشق کو شہر سے باہر روک لیا جائے جامی کو کئی بار روکا گیا ایک بار جامی نے سالار قافلہ سے کہا مجھے صندوق میں بند کر کے گنبد خضرٰی پر پہنچایا جائے چنانچہ سالار قافلہ نے آپ کو صندوق میں بند کر دیا ادھر گورنر مدینہ کو سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی تو وہ خود اس قافلہ عشق و محبت کے استقبال کے لئے شہر کے دروازے پر کھڑا تھا جس میں حضرت علامہ عبدالرحمن جامی چھپ کر داخل ہو رہے تھے اونٹ سے سامان اتارا گیا وہ سامان، سامان عشق و محبت تھا جو جامی کی شخصیت بن کر صندوق میں بند تھا نہایت ہی ادب سے پیغام محبوب پہنچایا گیا اور روک دیا گیا کچھ دنوں کے بعد حاضری ہوئی تو جامی لپٹ لپٹ کر فریاد کرتے رہے

(شواہد النبوت ۱۴۱، ابرار خطابت ۳۸۸)

اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت لے کر اس کتاب کو پڑھنے والے قارئین کرام یہ ہے عاشق رسول ﷺ کا مقام کہ تاجدار مدینہ ﷺ اپنے سچے عاشق کے استقبال کے پروٹوکول کو جانتے ہیں لیکن نظام کائنات قائم رکھنے کے لیے عاشق رسول کو مدینہ پاک میں داخل ہونے سے روکا جا رہا ہے عاشق ہو جامی جیسا اور محبوب ہو تو تاجدار مدینہ جیسا نہ کائنات میں اس جیسا کوئی عاشق ملے گا اور نہ کوئی ان جیسا محبوب ہو گا عاشق بھی عظیم اور محبوب بھی عظیم تر ہے عاشق بھی بے مثال اور محبوب بھی بے مثال۔

فارسی شاعر اور فارسی ادب کے امام 23 شعبان اعظم 872 قصبہ جام علاقہ خراساں (ایران میں پیدا ہوئے مولانا عبدالرحماں جامی عاشق رسول کا زمانہ 817 سے 898 ہجری تک کا ہے عشق مصطفیٰ کا یوں اظہار فرماتے ہیں

منم ادنیٰ ثناخوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
غلام از غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہست مہمان خداوند
دوعالم ہست مہمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تمامی انبیاء و اولیاء ہم
نمک خوردند ازخوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
گہنگارم سیہ کارم و لیکن
بدستم ہست دامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم حامد وحمدخداوند
خدائے ما ، ثناخوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہ تنہاہست جامی نعت خوانم خواہش
خدائے ماثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زرحمت کن نظر برحال زارم یارسول اللہ
غریبم بے نوایم خاکسارم یارسول اللہ
زِداغِ ہجر توکہ دلفگارم یارسول اللہ
بہار صد چمن درسینہ دارم یارسول اللہ
توئی تسکین دل آرام جاں صبروقرارمن
رُخ پرنور بنمابے قرارم یارسول اللہ
تورئی مولائے من ،آقائے من والی وجانِ من
توئی دانی کہ جُز تو کس ندارم یارسول اللہ
دم آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را
زلطف تو ہمیں امید وارم یارسول اللہ

Marfat.com

مولانا جامی صاحب کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کا ہے۔

وصل اللہ علیٰ نور کزوشد نور ہا پیدا
زمین ازحب اوساکن فلک درعشق اوشیدا
ازودرہر تنے زوقے وزودرھردلے شوقے
ازوبرھرزبان ذکرے وزودرھر سرے سودا
محمد احمد ومحمود وے راخالقش بستود
کزو شد بودھر موجود زوشد دیدہ ہا پیدا
اگرنام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رانیاوردے شفیعِ آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح ازغرق نجینا
نہ ایوب ازبلا راحت نہ یوسف شوکت وحشمت
نہ عیسیٰ آں مسیحادم نہ موسیٰ آں ید بیضا
دوچشم نرگینش راکہ مازاغ البصر خوانند
دو زلف عنبر ینش رآلہ واللیل اذا یغشیٰ
زسیر سینہ اش جامی الم نشرح لک برخواں
زمعراجش چہ می پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

(خوشبو مصطفیٰ ازمحمد یامین وارثی ص۔328)

اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی سفارش جامی نہ کی جاتی تو نہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی اور نہ نوح علیہ السلام ڈوبنے سے نجات پاتے

مقام عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غازی علم دین شہید

معزز قارئین میری عرصہ دراز سے خواہش تھی کی بیسویں صدی کے نوجوان عاشق

Marfat.com

رسول، دیوانہ رسول، خوشبوئے رسالت کے مزار میانی قبرستان لاہور میں حاضری دوں اور اس کی شہادت پر خراج تحسین پیش کروں اور درود وسلام پڑھ کر اس عاشق رسول کے قافلے کا سپاہی بن جاؤں اللہ کا صد بار شکر ہے جس نے مصنف کو عشق مصطفٰے ﷺ کے موضوع پر کتاب لکھنے کی سعادت عطا فرمائی اور حضور پاک ﷺ کی نظر رحمت کی وجہ سے اس کتاب (عشق مصطفیٰ) کے سلسلے میں مجھے غازی علم دین شہید کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

مورخہ 5-9-2013 کو مصنف، غازی علم دین شہید کے مزار پر بروز جمعرات حاضر ہوا سب سے پہلے غازی علم دین شہید کے مزار پر فاتحہ خوانی اور مزار کے اندر ہی نماز مغرب ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا پھر اپنے مرشد سلطان فیاض الحسن سروری قادری جگر گوشہ حضرت سلطان باہو کا سلام پیش کیا اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی، غوث پاک کا مرید ہونے کے ناطے غازی علم دین شہید کی قبر پر کھڑا ہو کر غوث پاک اور حضرت سلطان باہو کی طرف سے شہید کو سلام پیش کیا۔

معزز قارئین چونکہ غازی علم دین شہید جو بہت بڑے عاشق رسول ہیں چودھویں صدی کے قریب اور لاہور میں بطور شہید زندہ ہیں انکی تفصیل اس وجہ سے لکھ رہا ہوں کہ اس کتاب کو پڑھ کر آپ کا دل بھی چاہے کہ عاشق رسول ﷺ کی قبر پر جا کر آپ بھی خراج تحسین پیش کریں اور اس شخصیت سے محبت کا اظہار کریں جس سے آپ کے آقا تاجدار مدینہ محسن انسانیت نے کیا ہے میں غازی علم دین شہید کے مزار پر مؤدبانہ طریقے سے بیٹھ کر یہ تحریر عرض کر رہا ہوں جو ۱۹۰۸ کو لاہور میں پیدا ہوئے جنہوں نے تاجدار مدینہ کی شان میں گستاخی کرنے والے ہندوں ناشر راج پال کو قتل کر دیا اور زور زور سے آواز دی کہ میں نے حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے سے بدلہ لے لیا ہے اس نے برصغیر کی عظیم ہستی جانثار مصطفٰے تحفظ ناموس رسالت کا

Marfat.com

جھومر اپنے ماتھے پر سجایا غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے مشرقی دیوار پر غازی علم دین شہید کے خلاف جو FIR تحریر کی گئی تھی اس کی کاپی بڑے فریم میں لگا کر رکھی گئی ہے جس کی کاپی درج ذیل ہے اور ساتھ ہی میرٹ اخبار میں اس پورے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے اخبار بھی دیوار کے ساتھ لگائی گئی ہے غازی علم دین شہید قبر مبارک کے مشرق میں ان کے والد طالع مند متوفی ۱۹۴۲ اور والدہ کی قبر بھی ساتھ ہے دربار کے خدمت گزار نے غازی علم دین شہید کی بہت کرامات بھی مصنف کو بتائی لیکن اس کتاب کی طوالت کی وجہ سے تحریر کرنے سے قاصر ہوں مزار کے خدمت گزار محمد دین نے مصنف کو بتایا کہ اس جگہ پر (جہاں پر مصنف بیٹھا ہے) مفکر پاکستان علامہ اقبال آکر بیٹھا کرتے تھے اور عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو رنگ آپ کو ڈاکٹر محمد اقبال میں نظر آتا ہے وہ غازی علم دین شہید کی اس سنگت کی وجہ سے ہے غازی علم دین شہید کے دربار پر حاضری کی وجہ سے عشقِ مصطفٰے کی خوشبو نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ سالانہ عرس ۱۳۰ اور ۱۳۱ اکتوبر کو غازی علم دین شہید کے مزار پر سینکڑوں عاشقانِ رسول عشقِ مصطفٰے کی شمع لے کر آتے ہیں اور عشقِ مصطفٰے کی شمع یہاں سے روشن کر کے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا میری تمام عاشق رسول سے اس کتاب کے ذریعے عرض اور دعوت عشقِ مصطفٰے ہے کہ اس جانثار مصطفٰے کے دربار پر ضرور حاضری دیں اور ثواب دارین اور محبت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کریں

پولیس فارم نمبر 24-5(1) Better Copy of FIR (1929)

ابتدائی اطلاع رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر 60/1929 تھانہ کچہری ضلع لاہور۔ تاریخ وقوعہ مورخہ 04-01-1929 بوقت 2 بجے دن

Marfat.com

1	تاریخ وقت رپورٹ مورخہ 06-01-1929 بوقت 3 بجے	دوکان مہاشہ
2	نام سکونت اطلاع دہندہ مستغیث	بذریعہ بیان کرار ناتھ ولد برج لال ذات برہمن دوکان مہاشہ
3	مختصر کفیت جرم (بمعہ دفعہ) و مال اگر کچھ کھو گیا ہے 60/1929	راجپال ہسپتال روڈ نیوا نارکلی لاہور جرم 302 تعزیرات ہند
4	جائے وقوعہ فاصلہ تھانہ سے براہ راست	ہسپتال روڈ انار کلی بفاصلہ 1/4 میل جانب مشرق
5	کاروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا اس کی وجہ بیان کی جائے	کوئی توقف ہوا

دستخط اردو : عہدہ

جلال الدین سب انسپکٹر

ابتدائی اطلاع رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر 60/1929 تھانہ کچہری ضلع لاہور۔ تاریخ وقت و قوعہ مورخہ 06-04-1929 بوقت 2 بجے دن

اطلاع دہندہ کے دستخط یا انگوٹھا نشان: _____ افسر

تحریر کنندہ کے دستخط: _____

نوٹ: بیان کیا کہ قریباً 2.00 بجے دن میں دوکان میں بیٹھا کام کر رہا تھا مہاشہ کام کر رہا تھا مہاشہ راج پال دوکان کی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ملزم جس کے ہاتھ

Marfat.com

میں لمبی چھری تھی دوڑتا ہوا دوکان کے اندر آ گیا اور مہاشہ راج پال پر وار کرنا شروع کر دیا مہاشہ رولا کرتے ہوئے اپنے آپ کو بچانا چاہا نیز مہاشہ نے کتابوں کا بنڈل اٹھا کر ملزم کو مارا مگر اتنے میں ملزم نے مہاشہ پر وار کر لیا اور مہاشہ مر گیا اور ملزم بھاگ اٹھا میں نے رولا کیا مردمان ملزم کے پیچھے دوڑے میں بھی دوڑا مگر ملزم لکڑیوں کی دوکان میں اول داخل ہوا مگر پھر وہاں سے نکلا جس کو مسمّی دریا گرد پرمانند چند نے پکڑ لیا اور جلدی میں ملازمین پولیس پہنچ گئے ملزم جس کو حوالہ کر دیا گیا ملزم نے اپنا نام اس وقت علم الدین بتایا تھا نسبت ملزم دعویٰ ہے چھری موجود موقعہ پر ملی ہے یہ قاتل کے ہاتھ میں تھی۔ مورخہ 06-04-1929 کاروائی پولیس 2:00 بجے دن۔ انارکلی سے رحمت خاں کانسٹیبل نے ٹیلی فون پر اطلاع دی ہے کہ راج پال قتل ہو گیا ہے جلدی موقعہ پر پہنچو۔ چنانچہ میں دوڑتا ہوا موقعہ پر آیا علم الدین ولد طالع محمد ترکھان لاہور اندرون موچی دروازہ بازار سریاں والا لاہور ملزم گرفتار ہو چکا تھا۔ موقع پر قریب مہاشہ راجپال پر چھری آلہ قتل دستیاب ہو گی۔ مستغیث بیان بالا جس کو وہ درست تسلیم کرتا ہے نمبردار ترتیب ابتدائی رپورٹ ارسال ہے مورخہ 06-04-1929 جلال دین سب انسپکٹر صاحب کچہری لاہور دستخط اردو کاروائی تھانہ ولائیت علی کانسٹیبل قبضہ کاروائی تھانہ۔

لہٰذا بیان کرارنا تھ مندرجہ بالا مرتبہ چوہدری جلال دین سب انسپکٹر نمبر دار ترتیب ابتدائی رپورٹ لایا جس پر رپورٹ ابتدائی جرم 302 تعزیرات ہند مرتب کی گئی اور نمبر ابتدائی رپورٹ واصل رقعہ بخدمت جناب سب انسپکٹر صاحب بدست آرندہ واپس بھیجا گیا ہے رپورٹ خاص افسران بالا کو بھیجی گی ہیں۔

دستخط اردو: سید احمد شاہ محرر ہیڈ کانسٹیبل تھانہ کچہری لاہور

جناب عالیٰ!

Marfat.com

نقل بمطابق اصل ہے
ملک مشتاق (انسپکٹر تھانہ انارکلی لاہور
مورخہ 26-07-2014)

قائداعظم محمد علی جناح اور مقام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غازی علم دین شہید

غازی علم دین شہید وہ عاشق رسول ہیں کہ جن کا مقدمہ ہائی کورٹ میں قائداعظم محمد علی جناح نے لڑا جب آپ کے وکیل جرح کر کے بیٹھ جاتے ہیں بحث جیت جاتے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں نے اپنے آقا کا بدلہ لیا اور راجپال ملعون کو میں نے قتل کیا ہے غازی علم دین شہید وہ شخصیت ہیں کہ جن کی قبر مولانا ظفر علی خان نے اپنی زیرِ نگرانی کھدائی غازی علم دین شہید عاشق رسول کا یہ مقام ہے حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبال نے اپنے دست مبارک سے غازی علم دین شہید کو لحد میں اتارا بلکہ ایمان کی نظر سے دیکھا جائے تو قائداعظم وکیل غازی علم دین شہید کے اعزاز میں مشہور ہوئے ہیں
غازی علم دین شہید کی شان یہ بھی ہے کہ آپ اتنے پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن ملاقاتیوں کو قرآن کی آیتیں سناتے تھے اور جیل میں
قرآنی آیات بھی حفظ کر لیں یہ کس کی عنائیت تھی اور عاشق رسول کو یہ کیسا مقام عطا ہوا (اللہ اکبر)

غازی علم دین شہید کو جیل میں دیدار مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نواب دین وارڈن جیل کا بیان ہے کہ غازی علم دین کو 31 اکتوبر 1929 کو تختہ دار پر چڑھایا جانا تھا اور میں ان کے کمرے کا نگران تھا جیل کے اندر باہر انتہائی سخت پہرا تھا اردگرد کی کوئی چیز نظر نہ آتی تھی لیکن غازی علم دین شہید کا پرنور چہرہ صاف دکھائی دیتا تھا غازی علم دین شہید رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور سجدے کرتے رہے اس

Marfat.com

دوران ایک لمحہ کے لئے مجھے بھی غنودگی کا غلبہ ہوا مگر میں نے فوراً آنکھیں کھول دیں لیکن اب غازی علم دین شہید غیب تھے میں گھبرا گیا، وسوسے آنے لگے میری حیران اور پریشان نظریں چاروں طرف جائزہ لینے لگیں اور میں نے اسی بدحواسی کے عالم میں کال کوٹھروں کا مشاہدہ کیا جیل کی سلاخیں موجود تھیں دروازہ بدستور بند تھا اور کسی دیوار میں بھی شگاف نہ تھا میں نے پریشانی کے عالم میں دیکھا اور ملازموں کو آواز دینے لگا کہ جیل خانہ نور بن گیا تاریکی کی جگہ نور و نکہت کا سین رواں تھا میں نے دیکھا غازی علم دین شہید خشوع خضوع سے ایک مصلے پر بیٹھے نظر اوپر اٹھائے خاموشی کی زبان میں کسی سے محو گفتگو تھے اس وقت ایک نوارنی بزرگ کا دست مبارک ان کے سر پر تھا جب میں زیارت کے لئے سلاخوں کے قریب گیا آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔

آپکی شہادت کے دوسرے دن ایک بہت بڑا تعزیتی جلسہ چوک رنگ محل لاہور میں ملازم نواب دین نے اشک بار ہو کر آنکھوں اور گھبرائی ہوئی آواز میں جلسہ سے خطاب کیا کہ جب غازی علم دین شہید کو سزائے موت کا حکم ملا تو میں میاں والی جیل کی کوٹھریوں میں رکھا گیا تو میں پہرے دار کے طور پر متعین تھا وہاں آخری رات جس کی صبح غازی علم دین شہید کو پھانسی پر لٹکایا گیا رات کو کئی آوازیں آئی تھیں جیسے بہت سے لوگ باتیں کر رہے ہو میں بوکھلا سا گیا میں نے غازی علم دین شہید سے دریافت کیا کہ تم کس سے باتیں کر رہے تھے صبح ۶ بجے غازی علم دین شہید کو پھانسی دی جانی تھی ۲ یا ۳ بجے کے درمیان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک روشنی کی لہر آئی جس نے میری آنکھوں کو چمکا دیا میری آنکھیں روشنی کے سامنے نہ ٹھہر سکیں اور بند ہو گئیں پھر وہ روشنی غائب ہو گئی اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جب کوٹھری سے غازی علم دین شہید غائب تھے میں غم سے نڈھال ہو گیا اور رونے لگا کہ اب انگریزی حکومت غازی کی بجائے مجھے پھانسی پر لٹکا دے گی صبح ۴ بجے پھر وہی روشنی نمودار ہوئی اور جب میں نے کوٹھری

Marfat.com

کی طرف دیکھا تو غازی علم دین شہید موجود تھے میں روتے روتے ان کے پاؤں پر گر پڑا اور میری ہچکی بند ہوگئی اور کہا مجھے خدا کے لیے معاف کردو میں جانے انجانے میں تمہیں کیا کیا کہتا رہا آپ نے وہ کام کیا ہے جو کوئی نہیں کرسکا تم پر اللہ اور رسول کی رحمت کا سایہ ہے بیٹا میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں مجھے بتاؤ تم کہاں گئے تھے غازی علم دین شہید نے کہا میں تو یہیں پر تھا میں نے پھر کہا تمہیں حضور اکرم ﷺ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں مجھے بتادو غازی علم دین شہید آخر کار بتادینے پر مجبور ہوگئے اور کہنے لگے بزرگو سنو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے اپنے ہمراہ لے گئے ایسے مقام پر جہاں میں کبھی خواب میں بھی نہیں گیا اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو میں بیان کرسکوں وہاں مجھے رسول عربی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا حضور پاک ﷺ نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا اب تم آزادی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو آزاد سمجھو اگر تا قیامت عزت چاہتے ہو تو وہاں پہنچا دیا جائے لہٰذا میری خواہش پر یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

(اللہ اور اس کے رسول کا شہید از رائے محمد کمال)

معزز قارئین اس عاشق رسول کے کمرے میں جو پانی کا گھڑا رکھا گیا تھا اس میں سے جو بھی قیدی پانی پیتا تھا وہ صحت یاب ہوجاتا تھا۔

جب میانوالی میں غازی علم دین غازی کو جیل میں منتقل کیا گیا تھا تو میانوالی کے لوگوں نے آپ کے والد کو بتایا یہاں ایک مجذوب رہتا تھا جو کسی سے بات نہیں کرتا تھا لیکن رات کو وہ صدائیں دے رہا تھا لوگوں سچا عاشق رسول آگیا ہے ایک جگہ پر دو عاشق رسول نہیں رہ سکتے اور پھر یہ مجذوب غائب ہوگیا جو دوبارہ نظر نہ آیا۔

معزز قارئین یہ ہے مقام عاشق مصطفیٰ کہ حضور پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ غازی علم دین شہید کو پیش کررہے ہیں اور سرکار اپنے سینے سے

Marfat.com

لگا رہے ہیں اور تا قیامت اسے اعزاز سے نوازنے کی عنائیت ہو رہی ہے لیکن غازی علم دین شہید نے عشق مصطفےٰ میں پھانسی کی سعادت حاصل کی۔

غازی علم دین شہید اپنے عزیز و اقارب کو بتا رہے ہیں کہ مجھے جیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری قربانی کو قبول فرمایا ہے اور حضور پاک ﷺ کے دربار میں تیرا ذکر کثرت سے کیا جا رہا ہے یہ ہے مقام عاشقِ مصطفےٰ جو قیامت تک ہر عام و خاص کی زبان پر ہوگا۔

10

عاشق مصطفیٰ کے مزار پر چراغاں

غازی علم دین شہید نے عزیزوں کو وصیت میں فرمایا میری قبر ننگی ہو یعنی بند نہ ہو تا کہ باران رحمت (بارش) کی بوندیں اس پر آنے سے نہ رُکیں اور میری قبر کے چاروں کونوں پر گلاب کے چار گملے رکھنا آپ کی قبر پر آج بھی گلاب کے پھول کے نئے

Marfat.com

گملے چوبیس گھنٹے خوشبو کے لیے موجود رہتے ہیں اور قبر کی چھت نہیں ہے جو راقم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو میرے ملنے کی خواہش ہو تو درود شریف اور آیت کریمہ پڑھ کر اور خدائے کریم سے ملنے کی دعا کر کے سو جانا میں انشاءاللہ ضرور ملوں گا۔ پھانسی کے تختہ پر آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا! حاضرین بلاشبہ گستاخِ رسول کا قاتل میں ہوں میں نے اسے جذبہ عشق رسول سے سرشار ہو کر قتل کیا ہے آپ سب میرے کلمے کے گواہ رہو (اللہ اور اس کے رسول کے شہید) ۲۲ مئی کو اس عاشق رسول کو سیشن جج نے پھانسی کا حکم سنایا نتیجے کے طور پر مورخہ ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو غازی علم دین شہید کو میانوالی جیل میں پھانسی دے دی گئی اور عاشق رسول ﷺ جانثارِ مصطفیٰ ﷺ کے جسدِ خاکی کو امانت کے طور پر میانوالی جیل میں دفنا دیا گیا۔ کہ کہیں عاشقِ رسول ﷺ کی شہادت کے نتیجے میں عاشقانِ رسول ﷺ انگریز حکومت کا تختہ نہ اُلٹا کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قبرستان میانی شریف مزنگ لاہور میں غازی علم دین شہید کے مزار پر جانے کی توفیق عطا فرمائے

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحاء کی عزت پر
خدا شاہد ہے میرا ایمان کامل ہو نہیں سکتا

پھانسی کے نویں دن بعد میانوالی سے جب آپ کا جسد خاکی قبر سے باہر نکالا گیا تو اس عاشق مصطفیٰ کے چہرہ پر فتح کا تبسم تھا۔ عاشق مصطفیٰ کے جسم سے عشق مصطفیٰ کی خوشبو آ رہی تھی میاں والی جیل سے لاہور تک ہر اسٹیشن پر عاشق رسول کی گاڑی پر گلاب کے پھول نچھاور کیے گئے اور خراج تحسین پیش کیا گیا روزنامہ انقلاب میں لکھا ہے کہ غازی علم دین شہید کا جنازہ ساڑھے پانچ میل تک پھیلا ہوا تھا اور تقریباً چھ لاکھ افراد جنازے میں شامل تھے یہ بھی مشہور ہے کہ جناب غازی علم دین شہید کا جنازہ

Marfat.com

تیار تھا علامہ اقبال ایک کونے میں گُم سُم کھڑے تھے اور یہ کہہ رہے تھے۔

ساڈے نالوتے لوہاراں دا منڈا چنگا نکلیا اے اسی تاں گلاں کردے رہ گئے اے اُوہ بازی لے گیا! بعض لوگوں نے یہ کلمات کسی اور بزرگ کی طرف بھی منسوب کیئے ہیں

مقام عاشق مصطفیٰ

حضرت ابوعبداللہ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ

معزز قارئین سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عاشق رسول گزرے ہیں آپ کی کتاب دلائل الخیرات درود شریف کی بڑی ہی عظیم کتاب ہے جس کے پڑھنے اور وظیفے سے انسان کی مشکلات دور ہو جاتی ہیں اور زیارت رسول پاک کی امید بھی لگ جاتی ہے الحمد اللہ استاذ العلماء علامہ محمد منشاء تابش قصوری صاحب خطیب اعظم پاکستان نے مصنف کو یہ کتاب پڑھنے کی تحریری اجازت دے رکھی ہے حضرت جزولی کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی رہتی ہے کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے (مطالع المسرات)

حضرت شیخ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ۷۷ سال بعد ان کے جسد مبارک کو قبر سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک دیکھا گیا تو آپ کا کفن بھی میلا نہیں ہوا اور آپ بالکل صحیح وسالم ہیں جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔ جب 77 سال کے بعد جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنایا ہے یہاں تک کہ کسی نے برائے آزمائش آپ کے رخسار منبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھالی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی جیسے زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے یہ ساری بہاریں درود پاک کی برکت سے تھیں ۔

Marfat.com

زمیں میلی نہیں ہوتی زمن میلا نہیں ہوتا
محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

(آب کوثر ص نمبر ۲۱۳، مطالع المسرات ص ۴ فضائل درود وسلام ص 276)

آپ کی وفات صبح کی نماز کے دوسرے سجدے میں ہوئی اور آپ کو مسجد کے صحن میں دفنایا گیا۔

الحمدللہ میرے والد محمد حنیف بھٹی کی بھی اس کتاب کی تحریر کے دوران وفات ہوئی جب ہم نے ان کو غسل دے کر تخت پر لٹایا تو ان کا چہرہ فوری طور پر سُرخی مائل ہو گیا۔ موقع پر موجود قاری عبدالرحمان خطیب جامع مسجد افضل تحصیل مرید کے نے مصنف کے والد کے سُرخی مائل چہرے کو دیکھ کر کہا کہ یہ چہرہ تو عاشق رسول کا ہے ۔کیونکہ چہرہ مسکراتا ہوا نظر آرہا تھا چہرے کی رنگت ایسی تھی کہ جیسے کسی زندہ شخص کی ہوتی ہے۔علامہ اقبال فرماتے ہیں

نشان مردِ مومن با تو گویم چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

معزز قارئین میرے (مصنف) کے والد ثنا خوان رسول بھی تھے اور کلام باہو اس محبت سے پڑھتے تھے کہ سننے والا بے خود ہو جاتا تھا۔ وہ حضرت سلطان باہو کے مرید بابا غلام علی جنڈیالہ کلساں کے مرید تھے

ساری زندگی مرشد کی اطاعت ونظر شفقت میں اللہ ھو کا ذکر کرتے ہوئے گزار دی۔ جھوٹ اور فریب رزق حرام سے کنارہ کش رہے جس کے نتیجے میں ان کا وصال ان کے مرشد کے بیٹے صاحبزادہ عابد علی کی گود میں ہوا اور اس روز بھی حضرت سلطان باہو کا کلام پڑھتے پڑھتے طبیعت بوجھل ہوئی اور وصال فرما گئے۔ جب تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ان کی نبض کو ڈاکٹروں نے دیکھا تو ان کے مرشد کے بیٹے صاحبزادہ عابد علی سے ڈاکٹر نے کہا جان نکلنے کا وقت ہے لیکن کیسے باتیں کر رہا ہے۔ یہ ماجرا سمجھ میں

Marfat.com

نہیں آتا بہر حال یہ فقیر آدمی ہے چند منٹ بعد میرے والد کی روح پرواز کر گئی اور جسم میں کوئی تکلیف نہ ہوئی میرے والد صاحب کی قبر پر اللہ تعالیٰ ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے اپنے وصال سے چند روز قبل اپنی قبر کی جگہ پر نشان بھی لگوائے تھے پھر اسی جگہ پر ان کو دفنایا گیا اور کہا کرتے تھے کہ میرے وصال کا وقت آیا تو ڈاکٹروں کے پاس لے کر نہ جانا میری آخری سانس ڈاکٹروں والی نہیں ہے بلکہ میری موت روحانی ہے۔

معزز قارئین حضرت جزولی علیہ الرحمہ کی کتاب دلائل الخیرات جو تاج کمپنی نے ترجمہ کے ساتھ شائع کی ہے وہ نسخہ میرے پاس ہے یہاں ذکر صرف اس عظیم ہستی کا ہے اس لیے کیا گیا ہے کہ جو عاشق رسول ہوتے ہیں ان کو مرنے کے بعد بھی ایسی عزت ملتی ہے جو تحریر میں لائی جاتی ہے اسی طرح عاشق رسول قبر میں، حشر میں، میزان میں، آخرت میں، حوض کوثر پر، پُل صراط پر، بھی سرکار کی نظر شفقت میں ہوں گے اور سرکار اس پر قیامت کے روز بھی مہربانی فرمائیں گے۔ دلائل الخیرات شریف دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں ہر ملک کی زبان میں چھپ رہی ہے کراچی میں مجلس دلائل الخیرات شریف کئی قسم کی کئی زبانوں میں نہایت اعلیٰ معیار پر مسلسل شائع ہو رہی ہے

مقام عاشق مصطفٰے اور سیدا بوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاذلی بہت ہی جلیل القدر عاشق رسول ہیں ان کو تاجدار مدینہ نے اپنے عشق کی وجہ سے یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ! اے شاذلی تم میری امت کے لاکھ افراد کی مغفرت کرو گے یعنی ایک لاکھ افراد شاذلی کی وجہ سے جنت میں جائیں گے

معزز قارئین یہ مقام ان کو عشق مصطفٰے کی وجہ سے ملا ہے اور اس بات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ کے سچے عاشق کو یہ مقام بھی حاصل ہے کہ ایک لاکھ افراد

Marfat.com

کو جنت دلا سکتے ہیں کیوں کہ شاذلی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھتے تھے

مقامِ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

معزز قارئین اس دنیا میں کوئی بھی انسان اُس وقت تک ولی کامل نہیں بن سکتا ہے جب تک وہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہو۔

آئیں آج ایک ایسے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام پڑھتے ہیں جو والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حُسینی سیدزادے ہیں نام علی بن عثمان المعروف داتا علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری افغانستان (غزنی) میں ۴۰۰ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۴۶۵ ہجری کو لاہور میں وصال فرمایا۔

اس ولی کامل نے جب لاہور میں دریائے راوی کے کنارے قیام اپنے مرشد کے حکم سے کیا تو اس وقت لاہور میں ہندو راجاؤں کی حکومت تھی، جادوگروں اور شعبدہ باز لوگوں کا راج تھا لوگ اسلام کی بجائے ہندو مذہب اختیار کئے ہوئے تھے۔

ایک روز ایک عورت داتا علی ہجویری عاشقِ رسول کے پاس سے دودھ لے کر گزر رہی تھی آپ نے فرمایا معاوضہ لے لو اور دودھ دے دو لیکن اس عورت نے جواب دیا کہ اگر میں دودھ آپ کو دے دوں تو میری بقایا بھینسیں دودھ نہیں دیں گی یہ دودھ میں رائے جوگی کے لیے لے کر جا رہی ہوں آپ کو دودھ نہیں دے سکتی۔

داتا علی ہجویری نے فرمایا دودھ دے دو تو تیری بھینسیں زیادہ دودھ دیں گی۔ چنانچہ یہ عورت داتا علی ہجویری کو دودھ دے دیتی ہے اور جب گھر جاتی ہے تو گھر میں تمام برتن دودھ سے بھر جاتے ہیں اور بھینسوں کے تھنوں میں دودھ ختم نہیں ہو رہا یہ عورت علاقے کی تمام خواتین کو بتا دیتی ہے کہ داتا صاحب کو دودھ پیش کرنے کے باعث دودھ میں برکت آ گئی ہے پھر کیا ہوا تمام علاقہ کے مرد و عورتیں اپنے جانوروں کا دودھ داتا علی ہجویری کو دے دیتی تھیں اور داتا صاحب اپنے اخلاق و

Marfat.com

کردار اور نگاہِ ولائت سے ان لوگوں کو مشرف با اسلام کرتے رہے۔ آج بھی ان کے سالانہ عرس پر گوالے دودھ زائرین کرام کو دیتے ہیں اور دودھ کی سبیل فی سبیل اللہ لگ جاتی ہے۔

جادوگر ہوا میں اُڑنے لگا

معزز قارئین وہ جوگی جو شعبدہ بازی سے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیے ہوئے تھا داتا علی ہجویری کے اس مقام کو سن کر غصے سے پاگل ہو گیا اور مقابلے کے لیے اتر آیا۔ داتا علی ہجویریؒ کو آ کر کہا آپ مجھے جانتے نہیں کہ میرا کیا مقام ہے اور ہوا میں اُڑنے لگا۔

داتا علی ہجویریؒ نے اپنے جوتوں کو اشارہ کیا چنانچہ داتا علی ہجویری کے جوتے ہوا میں اُڑنے لگے اور رائے جوگی کے سر پر پڑنے لگے جب داتا علی ہجویری کے جوتوں نے اس جوگی کی خوب مرمت کر دی اور اس کی عقل ٹھکانے آ گئی تو نیچے آ کر اس نے داتا علی ہجویری کے پاؤں پکڑ لیے داتا مجھے معاف فرمائیں چنانچہ آپ نے اس کو کلمہ پڑھایا اور مسلمان ہو گیا اور آپ نے اس کا نام شیخ ہندی فرمایا اور یہ جوگی ساری عمر داتا علی ہجویری کا مریدِ خاص رہا اور اس کے بعد اس کی اولاد داتا علی ہجویری کے دربار کی مجاور آ رہی ہے۔

عاشقِ رسول ﷺ داتا علی ہجویری کی آمد کا جب لاہور کے گورنر راجہ راؤ کو پتہ چلا کہ یہ عاشقِ رسول ﷺ دینِ اسلام کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں تو غصہ سے سیخ پا ہو گیا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ اس عاشقِ رسول ﷺ کی جھونپڑی کو آگ لگا دو۔ جب سپاہیوں نے آگ لگانی شروع کی تو آگ نہ لگ سکی۔ بالآخر داتا علی ہجویری نے پوچھا کہ تم کون ہو تو سپاہیوں نے کہا ہمیں اس صوبے کے گورنر نے بھیجا ہے اور ہم آپ کی جھونپڑی کو آگ لگانا چاہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا لگاؤ، جب سپاہیوں نے دوبارہ آگ لگائی تو آپ نے اللہ کی ایسی ضرب لگائی کہ آگ گورنر رائے کے گھر کو لگ گئی۔ جب سپاہیوں نے گورنر کے محل

Marfat.com

کی طرف دیکھا تو آگ لگی ہوئی تھی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقام دیکھ کر واپس سپاہی ہوئے اور گورنر نے ولیِ کامل کی یہ کرامت دیکھ کر داتا حضور کی جھونپڑی میں آ گیا اور داتا علی ہجویری کے پاؤں میں آ کر معافی مانگ کر مسلمان ہو گیا۔

داتا علی ہجویری عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مسجد داتا صاحب بنوائی جس کے نزدیک چشمہ بھی اس وقت موجود ہے اور لوگ ولیِ کامل کی نظر والے چشمہ سے پانی لے کر جاتے ہیں ان کو یقین ہے کہ اس پانی میں شفاء ہے اور بیماریوں میں کمی آ جاتی ہے۔

مصنف کو ایک آدمی ملا اور اس نے کہا کہ مجھے کالا یرقان (ہیپاٹائٹس سی) تھا میں دوائی کی بجائے پانی چشمہ علی ہجویری گھر لے کر جاتا تھا اور پیتا تھا اس پانی کی برکت سے میری بیماری دور ہو گئی اور کالا یرقان ختم ہو گیا۔

اس مسجد کی تعمیر کے بعد تمام علماء کرام، مشائخ اور اہم علاقہ کی شخصیات کو مسجد میں نماز پڑھنے کی دعوت عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داتا علی ہجویری نے دی اور نماز کی امامت داتا علی ہجویری نے خود فرمائی۔ اس مسجد کی مغرب کی سمت پر لوگوں نے اعتراض کیا تھا اور کعبہ کی طرف سمت درست نہیں۔

داتا علی ہجویری نے تمام نمازیوں کو فرمایا کہ آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں چلے جائیں جب تمام نمازیوں نے آنکھیں بند کیں تو ان سب کے سامنے نگاہِ ولی کی وجہ سے خانہ کعبہ تھا تمام نمازیوں نے خانہ کعبہ دیکھا اور کعبہ کی سمت پر ان کے اعتراض اور شک کو دور کر دیا گیا۔

معزز قارئین یہ کتاب چونکہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ہے لیکن مقام عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیان کرنا ضروری ہے تا کہ دنیا والوں کو علم ہو کہ جب انسان عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جاتا ہے تو اس کو ایک عظیم اور بلند مقام اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب تاجدارِ عرب وعجم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عنایت ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مختصراً عرض کر دیتا ہوں کہ اس دربار سے فیض یاب ہو کر ولیِ کامل حضرت معین الدین چشتی اجمیر شریف گئے اسے مرکز بنایا چنانچہ ان کے ہاتھ پر نوے (۹۰) لاکھ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ جب داتا کے دربار پر چلہ کشی کی اور نگاہِ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض پایا تو فرمایا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

اور علامہ اقبال فرماتے ہیں

سید ہجویر مخدوم اُمَم مرقد اُو پیر سنجر را حرم

معزز قارئین یہ ہے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام جن کے دربار پر چوبیس گھنٹے قرآن مجید اور درود و سلام پڑھا جاتا ہے چوبیس گھنٹے داتا کا لنگر جاری ہے۔ ایشیاء کی یہ عظیم اور روحانی شخصیت جن کے دربار پر چوبیس گھنٹے کے دوران کوئی بھی بھوکا آجائے اس کو پیٹ بھر کر لنگرِ داتا علی ہجویری ملے گا۔

دنیا بھر سے لوگ لاہور میں اس عاشق رسول داتا علی ہجویری کے مزار پر آتے ہیں اور من کی مراد پاتے ہیں۔

کس شان سے رہتا ہے اللہ کا دیوانہ
انداز ہے شاہانہ سامان گدایانہ
ہے جو بھی کوئی ستایا ہوا زمانے کا
سہارا لیتا ہے داتا کے آستانے کا
نہ کام ہوسکا جس کا کوئی زمانے سے
وہ شاد کام اُٹھا تیرے آستانے سے
بخش دیتے ہیں ایک پل میں فقیروں کو شہنشاہی
یہ ادنیٰ سا کرشمہ ہے غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

Marfat.com

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
گنج بخشی ہے تیری مشہور ہم پہ کر کرم
کر کرم کروا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم

ترجمہ کشف المحجوب از محمد الطاف منیروی نائب خطیب مسجد حضرت داتا گنج بخش ص ۳۶ سے ۷۵ تک)، ابرار خطابت ص ۲۰۶، سیر الاخیار)

صوفی اسے کہتے ہیں جس کے ایک ہاتھ میں قرآن
اور دوسرے ہاتھ میں سنتِ نبوی ﷺ ہو

عاشق مصطفیٰ سید عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم رضی اللہ عنہ

معزز قارئین! اب اس عظیم ہستی کے مقام عشق کو پڑھیں جو حسنی اور حسینی سید زادے ہیں اور عاشق رسول ہیں غوث اعظم کے بارے میں ''بہجۃ الاسرار'' کی روایت کے مطابق اپنا وعظ شروع کیا ۵۲۱ کو نماز ظہر سے پہلے آپ فرماتے ہیں مجھے اپنے جد امجد ابو القاسم جناب رحمۃ للعالمین کی زیارت ہوئی حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے بیٹے تو لوگوں میں وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتا میں نے عرض کیا میں عجمی ہوں بغداد میں بڑے بڑے فصحاء ہیں ان کے سامنے کیسے کلام کی جرأت کروں اس پر رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا منہ کھول میں نے منہ کھولا تو حضور نبی پاک ﷺ نے سات بار اپنے نور سے یعنی لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا اے میرے پیارے بیٹے لوگوں کو نصیحت کرو اور حکمت سے اپنے رب کریم کے سیدھے راستے کی طرف بلائیں پس میں نماز ظہر پڑھ کر بیٹھ گیا خلقت کا مجھ پر ہجوم ہو گیا تھوڑے تامل کے بعد میں نے سر اٹھایا تو سامنے مولا علی پاک کو پایا آپ نے

Marfat.com

مجھے فرمایا اے میرے فرزند تو واعظ کیوں نہیں کرتا میں نے عرض کیا محترم میں کچھ گھبرا گیا تھا آپ نے فرمایا اپنا منہ کھول میں نے حکم کی تعمیل کی آپ نے چھ بار لعاب دہن منہ میں ڈالا میں نے عرض کی آپ نے سات بار کیوں نہیں ڈالا حضرت علی کرم وجہہ اللہ کریم نے فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے ایسا نہیں کیا اور آپ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے آپ کی مجلس میں سامعین کی تعداد ستر ہزار سے تجاوز کر گئی یہ شان ہے عاشق مصطفےٰ کی کہ ستر ہزار کا مجمع حضور غوث پاک کی تقریر سنتا تھا وہ بھی بغیر لاؤڈ سپیکر کے جس طرح پہلے شخص کو آواز سنائی دیتی ویسے ہی آخری صف والے تک آواز پہنچتی۔

حضرت ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ بہجۃ الاسرار میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر کئی انبیاء کرام کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں جلوہ افروز فرماتے دیکھا کیوں کہ ہمارے آقا اپنے غلاموں کی محفل میں تشریف لا کر اپنے غلاموں کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور انبیاء کرام کی ارواح مقدسہ زمین و آسمان میں اس طرح پھرتی ہیں جیسے دنیا میں ہوائیں چلتی ہیں۔

جنات، رجال الغیب اور حضرت خضر علیہ السلام تو اس محفل میں موجود رہتے تھے حضرت ابوسعید رحمۃ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے حاضر باشی کی وجہ پوچھی تو آپ نے جواب دیا کہ جو شخص اصلاح چاہے اس پر اس محفل کی ملازمت لازمی ہے۔

چار سو عالم، فاضل قلم دوات لے کر آپ کے فرمودات کو لکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ کئی دفعہ دوران واعظ آپ لوگوں کے سروں سے اوپر ہوا میں کئی قدم چلتے اور پھر اپنی کرسی پر واپس آجاتے تھے آپ کا ایک خادم ابو محمد عبداللطیف المعروف خطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ چند قدم ہوا میں اُڑے اور آواز دی اے خضر

Marfat.com

ٹھہر۔ آ محمدی کا کلام سن۔ پھر آپ اپنی جگہ پر تشریف لے آئے۔ جب آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابوالعباس بڑی تیزی کے ساتھ ہماری مجلس سے گزر رہے تھے اس لئے میں نے انْ سے وہ بات کہی جو تم لوگوں نے سنی اور وہ ٹھہر گئے اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام باقاعدگی سے حضور غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے تھے۔ سبحان اللہ کیا مقام عاشق مصطفیٰ ﷺ کا ہے۔

(شہنشاہ بغداد مصنف محمد لطیف نوشاہی)

چشتی سلسلہ کی مشہور تصنیف ''اقتباس الانوار'' (جس کے سرِ ورق پر ہے کہ اس کتاب کی بارگاہ سرور کونین ﷺ میں مقبولیت کی بشارت دی گئی ہے) میں تحریر ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت غوث الاعظمؓ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سرائے فانی سے عالم بقاء کی جانب روانہ ہوئے تو خواب میں میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

میں نے عرض کی حضور منکر نکیرؒ سے کیسے نجات ہوئی؟

آپ نے فرمایا! یہ نہ پوچھو کہ منکر نکیر سے کیسے نجات پائی بلکہ یہ پوچھو کہ منکر نکیر نے میرے ہاتھ سے کیسے رہائی حاصل کی۔

میں نے عرض کیا! ارشاد فرمائیں۔ فرمایا کہ جب دونوں فرشتے میرے سامنے اور مجھ سے پوچھا:

مَنْ رَبُّكَ

ترجمہ: تمہارا رب کون ہے؟

میں نے کہا کہ اسلام کی شرط یہ ہے کہ پہلے سلام اور مصافحہ کیا جاتا ہے' بعد میں بات چیت ہوتی ہے۔ یہ رسم تم نے کہاں سے نکالی ہے کہ سلام اور مصافحہ سے پہلے گفتگو شروع کر دی ÷ یہ سُن کر وہ پشیمان ہوئے اور آگے بڑھ کر میرے ساتھ مصافحہ

Marfat.com

کیا۔ جونہی انہوں نے ہاتھ ملایا میں نے ان کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا! پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔

اگر تم نے جواب شافی دیا تو پھر مجھ سے سوال کرنے کے حقدار ہونگے۔ انہوں نے کہا! اچھا آپ سوال کریں۔ میں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت آدم کو پیدا فرمائے اور اس کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کریں تو فرمایا!

وَاِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

(اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ ترجمہ کنز الایمان)

تو فرشتوں نے کہا تھا کہ کیا تو زمین میں اس کو پیدا کرے گا۔ جو خون خرابہ اور فساد برپا کرے گا اور ہم تیری حمد اور پاکی بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ فرشتوں کے اس جواب پر چند اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ حق تعالیٰ ہم سے مشورہ کر رہا ہے حالانکہ وہ اس امر سے پاک ہے۔

دوسری خطا ان سے یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے تمام انبیاء علیہم السلام پر فتنہ وفساد اور خون خرابہ کی تہمت لگائی اور یہ نہ سمجھا کہ ان میں سے بعض وہ ہونگے جو فرشتوں سے افضل ہوں نگے۔ تیسری بات یہ ہے کہ فرشتوں نے اپنے علم کو حق تعالیٰ کے علم پر ترجیح دی اور حق تعالیٰ پر اعتراض کر دیا۔ جس کی وجہ سے ان کو:

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے)

کا تازیانہ کھا کر دارِ ہدایت پر آنا پڑا۔

یہ سُن کر منکر نکیر نے کہا کہ یہ کلمات اکیلے ہم دو فرشتوں نے نہیں کہے تھے بلکہ

Marfat.com

تمام ملائکہ مقربین سے صادر ہوئے۔ آپ ہمیں چھوڑ دیں تا کہ ہم جا کر تمام فرشتوں کے ساتھ اس پر غور کریں اور جواب تیار کریں۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک کو جانے دیا جس نے فرشتوں کے سامنے یہ بات کہی۔ یہ سُن کر تمام فرشتے سرنگوں ہو گئے اور خاموش و متحیر رہ گئے۔

اس پر حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) پر اعتراض اس کی ساری اولاد پر اعتراض کے مترادف ہے۔

میرے محبوب کے پاس جاؤ اور اس خطا کی معافی طلب کرو جب تک وہ نہیں معاف کرے گا تم نہیں چھوٹ سکتے۔ چنانچہ سارے فرشتوں کی طرف سے انھوں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر معافی طلب کی۔ نیز اللہ تعالیٰ سے بھی معافی کا ایماء ہوا۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہ باری تعالیٰ میں عرض کی کہ خدایا میں اس شرط پر ملائکہ کے اس جرم کو معاف کرتا ہوں کہ قیامت تک میرے سلسلے کے تمام مریدین کی مغفرت ہو اور سوال منکر نکیر سے نجات ہو۔ جواب ملا کہ اے محبوب تو نے جو کچھ چاہا ہم نے دیا۔

(سیدنا غوث اعظم ص 44 از جلال الدین ڈیروی چشتی سیالوی، دار الفیض گنج بخش لاہور، محمد اطہر القادری، الجواہرات عن الزیارات ص 320،319 مکتبہ الرزاقیہ لاہور)

یہ تھا عاشق رسول حضرت غوثِ اعظمؓ کا مقام کہ قبر میں فرشتوں کو لاجواب کر دیا۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

ہر ولی کی گردن پر غوث پاک کا قدم مبارک ہے

بے شمار سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر ولی کی گردن پر ان کا قدم مبارک ہے۔

قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِی اللّٰه۔ آپ نے وعظ میں فرمایا تمام ولیوں کی گردن

Marfat.com

پر میرا قدم ہے پس یہ آواز تمام ہواؤں اور فضاؤں میں پھیل گئی چنانچہ جہاں بھی کوئی ولی تھا اس نے اپنی گردن کو جھکا لیا حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قَدَمك علیٰ رَاسی وَ عَیْنی'' حضور آپ کا قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہے اور اس وقت حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کی پہاڑیوں پر عبادت فرما رہے تھے ادھر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے اُدھر آپ کے قلب مبارک پر تجلیات الٰہی کا نزول ہو گیا۔ شہنشاہ بغداد نے جب یہ الفاظ ادا کئے قدمی هذا علی رقبة کل ولی اللہ تو ان کو سن کر 313 ولی اللہ نے دنیا کے مختلف مقامات پر اپنے سر جھکا لیے جناب ابوسعید قیلوی فرماتے ہیں اس وقت آپ کے قلب مبارک پر تجلیات الٰہی ہو رہی تھیں اور جناب سید المرسلین ﷺ نے آپ کو خلعت بھیجا تھا جو مجمع عام میں ملائکہ نے آپ کو پہنایا اس وقت ہوا میں رجال الغیب اور ملائکہ صف باندھے اس قدر کھڑے تھے کہ افق آسمان نظر نہیں آتا تھا اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی نہ تھا جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔

(بہجۃ الاسرار، قلائد الجواہر، شہنشاہ دبغداد ص 115-114)

حضور نے فرمایا میں نے بغداد میں دیکھا کہ میں کرسی پر بیٹھا ہوں اور حضور اکرم ﷺ سواری پر ہیں اور سواری پر اپنے ساتھ بیٹھے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت فرما رہے ہیں اے موسیٰ تمہاری امت میں بھی ایسا کوئی فرد ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں پھر حضور اکرم ﷺ نے وہ خلعت عطا فرمائی جو آپ ﷺ کے جسد اقدس پر تھی اور فرمایا یہ خلعت قطبیت ہے جو ابدال کو عطا کی جاتی ہے (قلائد الجواہر)

معزز قارئین! شہنشاہ بغداد عاشق مصطفیٰ کی شان، عظمت، مقام بہت بلند ہے اور مردوں کو قبرستان میں جا کر کہنا کہ اُٹھ میرے حکم سے اور مردے کو زندہ کرنا یہ بھی

Marfat.com

ایک عاشق مصطفیٰ کا مقام ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ' قبرستان میں جا کر مردے کو قبر سے زندہ کر کے ثابت کر رہے ہیں کہ یہ ایک حضور کے غلام کی شان ہے آقا کا مقام و مرتبہ کیا ہوگا۔ حضرت سلطان العارفین پیر سلطان باہو فرماتے ہیں۔

(س) سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
بیڑا میرا اڑیا وچ کپھراں دے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ھو
شاہِ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو
پیر جناں دے کامل باہو او کندھیں لگ دے تر کے ھو

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ آپ کی برکت سے کوئی شخص توبہ کے بغیر نہ مرے گا اور آپؓ کو یہ برکت بھی حاصل ہے کہ آپ کے مریدوں کے مرید سات پشت تک جنت میں داخل ہونگے اور آپ نے فرمایا میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات پُشت تک ہر ایک امر کا ذمہ دار رہوں گا اور مریدوں کے مرید سات پشت تک جنت میں داخل ہونگے اور فرمایا کہ اگر میرے مرید کا پردہ مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اسے چُھپا دیتا ہوں۔ ہم کو ہر لحاظ سے حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ہمتوں سے اپنے مریدوں کی حفاظت کریں اور ان کو برکتیں عطا کریں اور وہ خوش ہو جائیں۔ وہ شخص جس نے مجھے دیکھا ہے یا اس کو دیکھا ہے جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا ہے میں اس شخص پر حسرت کرتا ہوں جس نے مجھے نہیں دیکھا۔

(شہنشاہ بغداد صفحہ نمبر ۱۸۳، بہجۃ الاسرار)

روایت بہجۃ الاسرار، شیخ عبدالقادر محی الدین اربلی القادری" تفریح الخاطر کے باب اڑھٹھ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین شہنشاہ بغداد علیہ الرحمہ نے فرمایا جس نے کسی مصیبت میں مجھے پکارا تو مصیبت اس سے دور ہوگی اور جس نے کسی

Marfat.com

تکلیف میں میرے نام کی دہائی دی تو اسکی مصیبت ٹل گئی اور جس نے کسی ضرورت اور حاجت میں میرا وسیلہ پکڑا تو اس کی وہ ضرورت پوری کر دی گئی اور بالکل اس فرمان سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق یعنی ''جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو چاہیے کہ یوں ندا کرے یعنی پکار کر اونچی آواز سے کہے اے اللہ تعالیٰ کے بندو میری مدد فرماؤ۔ (کتاب الاذکار، امام نووی علیہ الرحمہ نے، شہنشاہ بغداد ص 132)

سیدنا عبدالقادر جیلانی نے شیطان کو شکست دی

معزز قارئین! حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بڑا ہی مشہور ہے اور اس نکتہ نظر سے ہم آگے بڑھیں گے کہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا یہ ایمان تھا جس چیز کو اللہ اور اس کا رسول حرام قرار دے قیامت تک کوئی انسان، کوئی جن، یا شعبدہ باز اسے حلال نہیں کر سکتا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور قیامت تک آپ کی نہ شریعت کو بدلا جا سکتا ہے اور نہ آپ کے فرمان کو کوئی بدل سکتا ہے سرکار اپنے اُمتی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''

آئیں اب اس واقعہ کو بڑے غور سے پڑھیں اور عاشق رسول کا مقام بھی دیکھیں حضرت غوث اعظم کے صاحبزادے ضیاء الدین ابوبکر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں دوران سیاحت ایک ایسے جنگل میں نکل گیا جہاں آب وہوا کا نام ونشان بھی نہ تھا مجھے کئی روز تک پانی بھی نہ ملا پیاس کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا اچانک میں نے سر پر بدلی کا ٹکڑا دیکھا۔

اس سے کچھ بوندیں مجھ پر پڑیں میں ان سے سیراب ہو گیا پھر میں نے ایک روشنی دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اس میں سے ایک صورت نمودار ہوئی

Marfat.com

جس نے مجھے پکارا میں تیرا پروردگار ہوں میں نے تیرے واسطے حرام چیزیں بھی حلال کردی ہیں۔ میں نے فوراً " اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم - پڑھا تو وہ روشنی ختم ہوگئی اور وہ صورت دھویں کی مانند دکھائی دینے لگی پھر میں نے اس صورت سے ایک نئی آواز سنی اے عبدالقادر تو نے اپنے علم سے میرے مکر سے نجات پائی ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر ولیوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔

آپ نے فرمایا: میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ نے مجھے اپنے فضل سے بچایا ہے۔

(سیرت غوث اعظم ص 57، ابرار خطابت ص 321)

امام احمد رضا کا کلام شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سرّ بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھوں پہ وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتّا تیرا
تجھے حسنی حسینی کہوں کہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
قسمیں دے دے کر کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا
مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا

Marfat.com

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن قاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
نبوی مینھ علوی فصل بتولی گلشن
حسنی پھول حسینی ہے مہکتا تیرا
نبوی ظل علوی برُج بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا
بحر و بر شہر و قریٰ سہل وحزن دشت وچمن
کون سے چک یہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا،وہ رضا بندہ رُسوا تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غوث کہ ہر غلوث ہے پیاسا تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پر نثار
شمع اک تو ہے کہ پرُوانہ ہے کعبہ تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدّام

Marfat.com

باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں پہ تو قدم تھا تیرا
دل اعداء کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خاصہ تیرا
(حدائق بخشش از امام احمد رضا خان بریلوی)

مقام عاشق رسول حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ:

معزز قارئین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ماننے والے عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے امام کے مقام کو پڑھیں اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جھوم جائیں حضرت داتا علی ہجویری لاہوری اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں:

میں ایک دفعہ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر سو رہا تھا خواب میں دیکھا کہ مکہ معظمہ میں ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب شبیہ کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بوڑھے آدمی کو گود میں لئے ہوئے ہیں جیسے بچوں کو محبت و پیار سے اٹھایا جاتا ہے میں نے آگے بڑھ کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور حیران تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُٹھایا ہوا ہے میرے دل کی بات کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان لیا اور فرمایا یہ تیرا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہے۔

معاذ رازی کہتے ہیں کہ مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو کہاں یاد کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے علم میں۔

Marfat.com

مقام عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شیخ شرف الدین بوصیریؒ

حضرت امام بوصیری نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ میں حاضری لگوانے کے لئے اور اپنی حالت زار تاجدار مدینہ کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے ایک ایسا قصیدہ شریف لکھا ہے ایک ایسا محبت کا ترانہ جس سے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کے سامنے رکھا گیا اس طرح لکھا ہے کہ آپ کا لکھا ہوا قصیدہ پاک آج ہر عاشق رسول کی زبان پر ہے جس کی ابتداء یوں ہوتی ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

میرے مولا تو اپنے حبیب پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیج جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

الحمداللہ یہ درود شریف مصنف نے دوران اعتکاف علامہ الحاج مقصود احمد قادری سابق خطیب جامع مسجد دربار داتا صاحب لاہور اور مسجد حیات النبی دربار بابا گاماحیات پر لیلۃ القدر کی رات کو ایک عاشق رسول سے مکمل سنا ہے اور وہ بھی داتا علی ہجویری کی مسجد میں اور اس روز بے شمار لوگ بوتلیں لے کر آئے تھے علامہ صاحب بیماری کے علاج کے لیے بوتل پر جو اس وقت کھلی ہوئی تھی دم کرتے تھے تا کہ اس پانی سے شفا مل جائے آج بھی بے شمار افراد کا یقین ہے کہ جب بیماری نا قابل علاج ہو جائے تو اس درود پاک جسے قصیدہ بردہ شریف کہتے ہیں جو ہر دینی کتب خانے سے مل جائے گا علاج ہو جاتا ہے چنانچہ ادھر آپ نے قصیدہ بردہ شریف لکھا ادھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور ایک چادر آپ کو عطا فرمائی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست شفقت سے آپ بالکل ٹھیک ہو گئے اور بیماری سے نجات مل گئی اگلی صبح کو ایک

Marfat.com

درویش امام بوصیری کے در پر آیا اور اسے کہا مجھے بھی وہی قصیدہ پاک سناؤ جو تم نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کو سنایا تھا تو امام بوصیریؒ نے جواب دیا کہ آپ اس وقت کہا ں تھے اس بزرگ نے جواب دیا میں اس وقت دروازے پر کھڑا سن رہا تھا معزز قارئین! امام بوصیری نے عشق مصطفیٰ کا تحریری اظہار فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحمتوں والی چادر بھی دی بیماری سے نجات بھی اور عشق مصطفیٰ کے سبب وہ مقام پایا کہ جس کی آج تک مثال نہیں ملتی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح عشق مصطفیٰ کی سعادت عطا فرمائے (آمین) (برکات بردہ ص 47، از فضل احمد عارف

قصیدہ بردہ شریف مترجم تاج کمپنی، تسکین القلوب ص 16 از احمد اصلاحی فضائل درود شریف ص 330 از مولانا جعفر ضیائی قادری مجموعہ وظائف ص۔ 215)

حضرت امام بوصیری نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادی میں وہ مقام حاصل کیا ہے کہ آج بھی عاشقان رسول وعظ کے دوران اپنی تحریروں محفل عشق مصطفیٰ کے دوران حضرت امام بوصیری کا ذکر کرتے ہیں آئیں اس عاشق رسول کو یہ مقام کیوں ملا کس عمل سے ملا حضرت امام بوصیری بیمار ہو گئے چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہو گئے فالج جیسی بیماری نے امام بوصیری کو چار پائی پر باندھ دیا زندگی محتاجی کی بن گئی لیکن حضرت امام بوصیری کا ایماں تھا کہ اگر دل میں عشق مصطفیٰ ہے اور رابطہ محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین سے ہو تو ہر بیماری کی زنجیریں کٹ جائیں گی اور اس مصیبت میں میرے کام وہی ہستی آئے گی جس کے بارے میں شاعر نے کہا ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

چنانچہ حضرت امام بوصیری نے ایسا عمل کیا جس عمل میں اللہ اور اس کا رسول اور کائنات کی ہر شے اللہ کی ساری مخلوق فرشتے بھی شامل ہیں جس کے بارے میں قرآن نے

Marfat.com

فرمایا!

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

(سورۃ الاحزاب آیت 56)

پس آپ نے قصیدہ بردہ شریف لکھا جس پر آقا دو عالم ﷺ نے امام بوصیری کو اپنی زیارت سے نوازا۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سعدی بہت بڑے عاشق رسول ہیں جن کی شاعری پر ''بوستان وگلستان ''شاہد وعادل ہیں جو اعلیٰ اخلاقی قدروں اور سبق آموز واقعات سے بھری ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی سال گزرنے کے باوجود آج بھی ان کی یہ تصانیف ان کا کلام ان کی سبق آموز حکایات عام وخاص کی زبان پر موجود ہیں اور انکی حب اہل بیت کی مثال نہیں ملتی بے شمار سیرت مصطفیٰ اور محبت مصطفیٰ کی کتابوں میں درج ہے کہ ایک روز امیر خسرو نے اپنے مرشد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے گزارش کی کہ حضرت جی آپ شیخ سعدی کا کلام پڑھتے ہیں لیکن میرا کلام کم پڑھتے ہیں حالانکہ میرا کلام بھی بہترین ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سن کر خاموش رہے کچھ دیر بعد فرمایا اے خسرو تم نے کلام تو لکھ لیا ہے اور سنا بھی دیا لیکن حضرت شیخ سعدی نے اپنے کلام کے دوران حضور پاک کی زیارت کی ہے اور زیارت کی وجہ اور اس کی برکت سے شیخ سعدی کے کلام میں عشق مصطفیٰ درد محبت مصطفیٰ کا نظارہ خوشبو مصطفیٰ ہے لہذا وہ جو عشق مصطفیٰ کی زیارت کی جھلک حضرت شیخ سعدیؒ کے کلام میں نظر آتی ہے وہ تم کہاں سے لاؤ گے یہ مقام جو شیخ سعدی کو تاجدار مدینہ نے دیا وہ مقام تم کہاں سے حاصل کرو

Marfat.com

گے معزز قارئین عاشق رسول ﷺ بن کر عزت کا مقام حاصل کرنا ہر صورت ضروری ہے اور نظر شفقت سے دیدار مصطفیٰ کا عنایت ہونا بھی ثابت ہے میری دُعا ہے کہ ہم سب کو حضور پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ (آمین)

شیخ سعدی کی حُب اہل بیت لکھ کر کتاب کو طوالت اور اصل موضوع کی طرف جانے کیلئے حضرت شیخ سعدی پر قلم کو بند کروں گا اور ان کے کلام کو مندرجہ ذیل تحریر کرونگا۔

معزز قارئین دل پر ہاتھ رکھ کر اور حضور پاک ﷺ کی اہل بیت کی محبت کی جھلک دل میں رکھ کر اس عبارت کو پڑھیں اور اس پر عمل کر کے اپنی آخرت کو کامیاب بنائیں

الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوہ تم ردکنی در قبول
من و دست دامنِ آل رسول

ترجمہ: اے اللہ حضرت طیبہ طاہرہ سیدہ زہرہ کی اولاد کے صدقہ میرا خاتمہ ایمان پر فرما اگر تو نے میری یہ دعا قبول نہ فرمائی تو حشر میں دامن اہل بیت پکڑ کر تیری بارگاہ رحمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

آپ کا ایک معروف کلام یہ بھی ہے

بلغ العلی بکمالہ　　کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع اوخصالہ

جب چوتھا مصرا مکمل نہ ہوا تو حضور پاک ﷺ نے اپنی زیارت عطا فرمائی تب چوتھا مصرا یوں مکمل ہوا۔ صَلُّوْ عَلیہِ وَ اٰلِہ

Marfat.com

مقام عاشق رسول امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

معزز قارئین کیمائے سعادت امام غزالی (ولادت ۴۵۰ھ) کی بہت مشہور و معروف کتاب ہے جو اعلیٰ اخلاق و اقدار اور فضائل درود پاک اور عشق مصطفیٰ پر مشتمل ہے۔ اُستاذ العلماء علامہ محمد منشاء تابش قصوری خطیب اعظم پاکستان نے اس کتاب کو سنہری عبارت کا نام دے کر اس کا ترجمہ کیا اور اس وقت جو واقعہ مقام عاشق مصطفےٰ میں تحریر کر رہا ہوں۔ یہ واقعہ شیخ العالم نے اپنی کتاب نادر المعراج میں نقل کیا ہے کہ تاجدار مدینہ نے فرمایا!

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

میری امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثل ہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شبِ معراج نبی کریم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ آپ فرماتے ہیں کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثل ہیں اس بات کی حقیقت جاننے کے لئے حضرت امام غزالی جو دنیا میں کئی صدیاں بعد (450 ہجری) کو تشریف لائے ان کی روح پاک کو حضور پاک ﷺ نے معراج کی رات طلب کیا آپ ظاہری حالت میں بنفس نفیس تشریف لائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوالوں کا جواب دیا یہ ایک عاشق رسول کا مقام ہے حضور پاک کے عاشقوں کا مقام ازل سے ہی لکھ دیا گیا پس اظہار عشق مصطفےٰ کر کے اپنی حاضری لگوانی ہے تا کہ اس دنیا میں بھی عشق مصطفےٰ اپنے ماتھے پر سجائے اور روز محشر کو سرکار کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر اپنی حاضری لگوائیں اسی طرح امام غزالی کی کتاب فوائد العقائد کو ایک بزرگ نے حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس کے سامنے اس کتاب کو پیش کیا سرکار نے تبسم فرمایا کہ غزالی کہاں ہے دربان خوش نصیب نے فوراً امام غزالی کو

Marfat.com

بلایا آتے ہی امام غزالی نے بارگاہ سید عالم میں سلام پیش کیا رحمت عالم نے شفقت و کرم سے سلام کا جواب دیا اور اپنا دست مبارک امام غزالی کی طرف بڑھایا تو امام غزالی نے فرط محبت سے ہاتھ مبارک چوم لیا اور اپنی آنکھوں پر لگایا پھر اپنے چہرے پر دست مبارک کو مس کرنا شروع کر دیا۔ (کیمیائے سعادت ترجمہ سنہری عبارت ص ۲۵ نادر المعراج ص ۱۸۸، از عباد اللہ شیخ العالم اکبر آبادی)

معزز قارئین یہ ہے امام غزالی کا عشق مصطفےٰ اللہ ہم سب کو امام غزالی کی طرح کا عاشق مصطفےٰ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

عاشق رسول کو حضور پاک ﷺ نے اپنا بھائی قرار دیا ہے

حضور پاک ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے فرمایا! ''کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں کاش ہماری ملاقات ہمارے بھائیوں سے ہو جائے'' تو صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میرے صحابی ہو اور تم میرے ساتھی ہو میرے بھائی تو وہ ہیں جو بعد میں آئیں گے اور ان کی خواہش ہو گی کہ وہ اپنے بیوی، بچوں، گھر بار الغرض ہر چیز کے بدلے وہ مجھے دیکھ لیں''۔ (صحیح مسلم)

بندہ اللہ کا محبوب کیسے بن سکتا ہے

مقام حجر اسود بوجہ عشق مصطفےٰ ﷺ

قارئین کرام! سید الانبیاء امام المرسلین ﷺ سے سچی محبت کرنے والے در رسول کے سچے عاشق تو آپ نے حضور پاک ﷺ کے امتیوں، ایمان والوں کی محبت مصطفیٰ اور عشق مصطفےٰ کی کیفیت کے بارے میں پڑھا یا شان و عظمت مصطفیٰ ﷺ ہے کہ آپ سے نہ صرف انسانوں نے ہی سچا عشق کر کے دنیا آخرت میں مقام پایا ہے بلکہ اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ نے ان پتھروں کو بھی عزت وعظمت دی ہے جنہوں نے آپ سے محبت کی ہے آپ سے عشق کیا ہے۔جس نے آپ کی ذات مقدسہ پر درود وسلام پیش کیا آج ہم ایک ایسے پتھر کے بارے میں پڑھتے ہیں جس کو حضور پاک ﷺ سے عشق کرنے کی وجہ سے وہ مقام ملا جس کو دیکھ کر حسرت پیدا ہوتی ہے اس پتھر کا نام حجر اسود ہے۔حضور پاک نے فرمایا حجر اسود جنتی یاقوتوں میں سے یاقوت ہے۔

تعارف حجرِ اسود

حجرِ اسود ایک پتھر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید تھا حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل کو فرمایا کہ ایک پتھر لاؤ میں خانہ کعبہ کے سامنے رکھ دوں اور جہاں پتھر رکھا جائے گا وہاں سے خانہ کعبہ کا طواف شروع کیا جائے گا چنانچہ جنت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام وہ پتھر لائے جسے حجر اسود کہتے ہیں اس پتھر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ میں اس مقام پر رکھ دیا جہاں سے حجاج کرام حج اور عمرہ پر جاتے ہیں تو اپنے طواف کا آغاز وہاں سے کرتے ہیں جہاں حجر اسود ہے۔

معتبر قائین تاریخ کی کتابوں میں درج ہے کہ جب خانہ کعبہ کو قبیلہ قریش نے تعمیر کیا اور حجر اسود کو رکھنے کے معاملے میں اہل قریش میں لڑائی ہونے کا اندیشہ ہو گیا تو متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا صبح جو اس دروازے سے خانہ کعبہ میں داخل ہو گا وہی اسے رکھے گا حضور پاک ﷺ چونکہ سب سے پہلے آئے اور آپ نے اپنی عظیم بصیرت وحکمت سے ایک کپڑا منگوایا اور چاروں کونے چاروں قبیلوں کو دے دیئے اور اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کے مقام پر رکھا کتنا عظیم پتھر ہے کہ آقا اس کو اپنے دست مبارک سے رکھ رہے ہیں تاریخ اسلام کے مطابق یہ واقعہ بعثت نبوی سے پہلے کا ہے

Marfat.com

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے روز پیدا ہوئے، پیر کے روز آپ نے اعلان نبوت فرمایا، پیر کے دن مدینہ منورہ پہنچے اور پیر کے روز حجر اسود کو نصب فرمایا اور پیر وار ہی آپ نے وصال فرمایا۔

(المسند ا / ۲۷۷، المعجم الکبیر للطبرانی 237/14 فضائل حجر اسود مقام ابراہیم ص ۳۲)

''جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجرِ اسود کو بوسہ دیا''۔

(بخاری شریف مترجم)

حجر اسود حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل آپ کی ذات مبارک پر درود وسلام پڑھتا تھا

حضورر پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا میں اب بھی اس کو جانتا ہوں۔

(صحیح مسلم فضائل باب فضل نسب نبی 1782/4)

معزز قارئین! اس حدیث مبارک کی روشنی میں بے شمار محدثین نے لکھا ہے کہ یہ پتھر حجر اسود ہے۔

مزید اس پتھر کے مقام کا مطالعہ کریں جس کو عزت صرف اس لیے مل رہی ہے کہ اس نے عشق مصطفیٰ کیا ہے اور اس کا مقام کتنا بلند و عظیم ہوا اس لیے مندرجہ ذیل ارشاد مبارک پیش خدمت ہے۔ امام زرقانی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حجر اسود دنیا میں اللہ کا ہاتھ ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں سے اس طرح مصافحہ کرتا ہے جیسے کوئی اپنے بھائی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت آپ نے اس پتھر کو بوسہ عنایت فرمایا تاجدار مدینہ اس پر دست مبارک رکھ کر اپنے چہرہ مبارک پر لگاتے جب آپ کسی سواری پر ہوتے تو عصا مبارک حجر اسود پر لگاتے اور بعد میں عصا مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ (فضائل حجر

Marfat.com

اسود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجرِ اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا

(بخاری شریف مترجم)

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ایک بار حضور پاک ﷺ کو لے کر حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے خانہ کعبہ پہنچی تو بہت رش تھا آپ ایک طرف بیٹھ گئی کہ رش کم ہوتا ہے تو بوسے کی سعادت حاصل کی جائے گی تھوری دیر کے بعد حجر اسود خود اپنی جگہ سے نکلا حضور اکرم ﷺ کے ہونٹ مبارک کا بوسہ لینے آ گیا کہ پوری کائنات میری طرف چل کر آتی ہے اور میں حضور ﷺ کی قدم بوسی کے لیے حاضر خدمت ہوں جب حضور پاک ﷺ اس پتھر کو بوسہ دیتے تو تمام صحابہ کرام نے جو بھی حجر اسود کو پاتے اس کا بوسہ لیتے یا اشارہ کر کے سنت رسول پوری کرتے (مسلم شریف)

حضرت سعید بن حنظلہ سے روایت ہے رائیت عمر قبل الحجر و ا التزمه وقال رائیت رسول الله بك حفينا (صحیح مسلم 926/2) میں نے حضرت عمر کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کے ساتھ لپٹے اور زور سے فرمایا میں نے رسول پاک ﷺ کو تیرے ساتھ بہت تعظیم کے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن حجر اسود اسی حالت میں آئے گا کہ وہ جبلِ ابی قبیس نامی پہاڑ سے بڑا ہوگا اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جس نے خلوص نیت سے بوسہ دیا ہوگا اس کی طرف سے کلام کرے گا یہ اللہ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ساتھ وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ فرماتا ہے

(صحیح ابن خزیمہ 221/4 المستدرک ۱ / ۷۵۴، ابن حبان۔۔ابن حجر اسماء والفعات)

معزز قارئین حجر اسود کی بڑی فضیلت ہے جس کی تفصیل کتاب فضائل الحجر الاسود مقام

Marfat.com

ابراہیم مصنف سائد بکداش میں آپ پڑھ سکتے ہیں ہم چونکہ اس بات پر مطالعہ کر رہے ہیں جو بھی کائنات کی چیز رسول پاک سے عشق کرتی ہے وہ کبھی بے مراد نہیں رہ سکتی کبھی بغیر تعظیم وعزت کے نہیں رہ سکتی اور کبھی انعام عظیم خاص کے نہیں رہ سکتی آئیں یہ بھی پڑھیے کہ حجر اسود کو تاجدار مدینہ کی ذات اقدس پر سلام پڑھنے سے اللہ اور اس کائنات کے مالک نے کیا انعام دیا ہے۔

حجر اسود پر اللہ تعالیٰ کا انعام

حجر اسود نے چونکہ اللہ کے حبیب پر بعثت سے قبل سلام پڑھتا تھا تعظیم مصطفیٰ ﷺ، عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے حبیب کے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو خانہ کعبہ کی دیوار پر اس حالت میں رکھوایا کے اس کے اردگرد چاندی لگوادی آپ خانہ کعبہ کے اردگرد غور سے دیکھیں خانہ کعبہ کی دیوار پر آپ کو حجر اسود ملے گا بلکہ ہر عمرہ کرنے والے مومن کی خواہش ہے کہ میں اس حجر اسود کو بوسہ دوں اور اپنے گناہ معاف کرالوں۔ یہاں بوسہ دے کر دعا کروں حجر اسود پر ہاتھ رکھ کر اپنی مغفرت کروالوں حجر اسود کو بوسہ دے کر اپنے آنسوں کے ذریعے اللہ کی رحمت حاصل کروں ایسا کیوں ہے اس پتھر کو اتنی تعظیم کیوں مل رہی ہے یہ سوال قیامت تک ہر انسان کے دل میں آئے گا پھر وہ دل گواہی دے گا کہ اس پتھر کو اس وجہ سے عزت ومقام مل رہا ہے کہ اس نے حضور پاک ﷺ کی زیارت کی ہے اور سرکار کی ذات پر سلام پڑھا ہے عشق کیا ہے خود چل کے تاجدار مدینہ کے لب مبارک کو مس کیا اور اللہ نے اسے دنیا میں عظیم مقام عطا فرمایا ہے معزز قارئین اگر ایک پتھر جس نے حضور پاک ﷺ پر سلام پڑھا اس کو اتنی عزت ملی کہ حضور پاک ﷺ فرط محبت سے اسے اپنے پیارے پیارے ہونٹوں کے بوسوں سے نوازا

Marfat.com

،اس کو عزت دی اور اللہ نے اس کو خانہ کعبہ کی دیوار میں لگوا دیا اور قیامت تک حاجی اس کو چھونے اور اس کا بوسہ لینے کی کوشش اور خواہش کا اظہار کر رہے ہیں اگر پتھر کو یہ مقام عشق مصطفےٰ کی وجہ سے ملا ہے تو ہم تو سرکار محسن انسانیت، رحمت للعالمین کے امتی ہیں ہم تو۔ لا الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے ہیں ہم تو سرکار کی آل واصحاب سے محبت کرنے والے ہیں ہم کیسے تاجدار مدینہ کی رحمت وشفقت سے محروم رہ سکتے ہیں جمعہ المبارک اور ہر وقت درود وسلام پڑھنے والے کیسے تاجدار مدینہ، سلطان عرب و عجم کے انعام سے محروم ہو سکتے ہیں ان شاء اللہ ہر عاشق مصطفےٰ ﷺ کو حضور پاک ﷺ کی قیامت کے روز زیارت ہوگی قبر میں بھی سرکار زیارت عطا فرمائیں گے اور حوض کوثر پر جام بھر بھر کر پلائیں گے۔

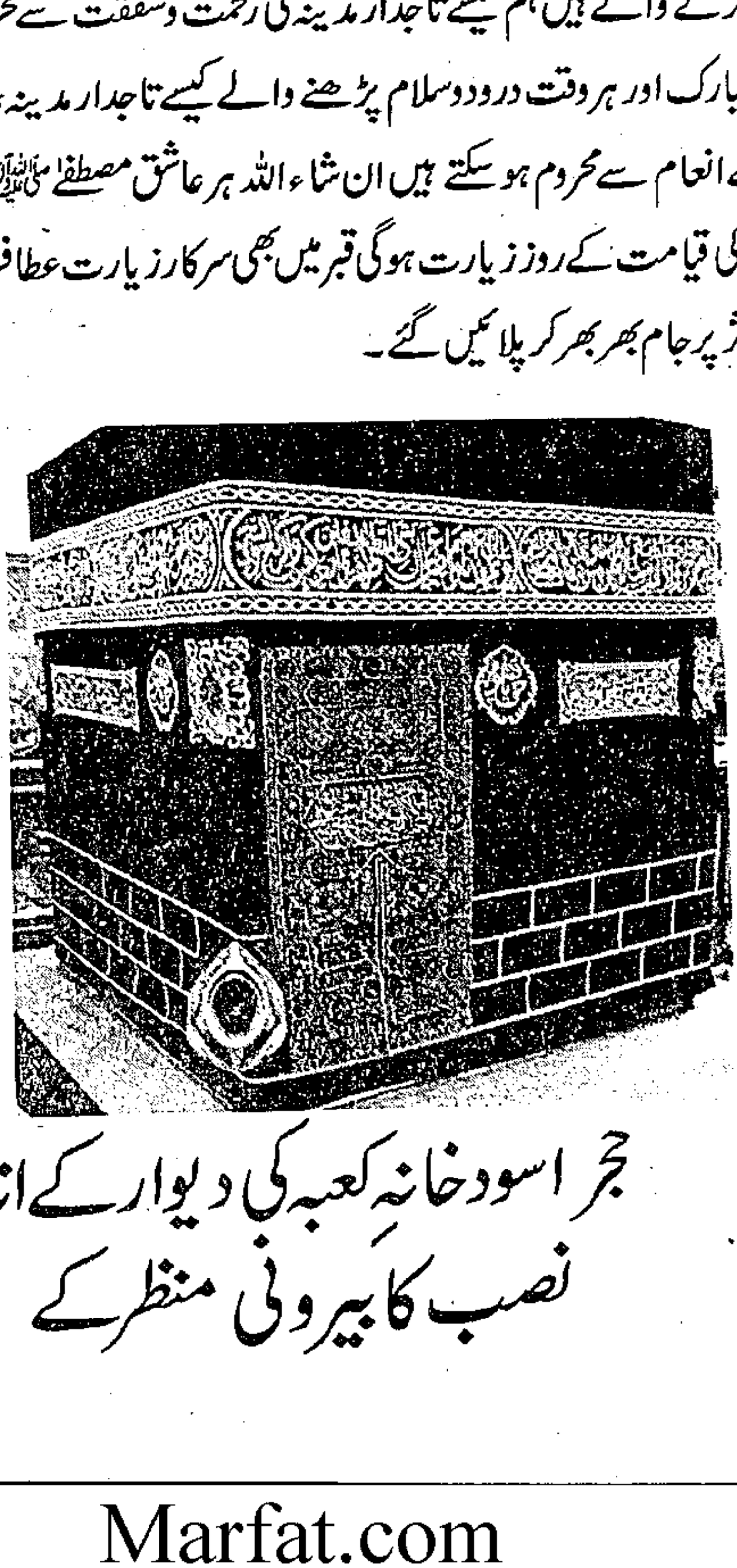

حجر اسود خانہ کعبہ کی دیوار کے اندر
نصب کا بیرونی منظر کے

Marfat.com

امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، عروہ رضی اللہ عنہ اور موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے ایک بڑا ہی محبت و ایمان افروز واقعہ نقل کیا ہے جو عاشقانِ رسول کے کیلئے مفید ترین ہے۔

خیبر میں ایک یہودی غلام ریوڑ چرایا کرتا تھا اس کے مالک کے قبیلے والوں نے حضور پاک ﷺ کے مقابلے میں جنگ لڑنے کیلئے ہتھیار اٹھا لیے اور اس غلام نے اپنے مالک کے قبیلے والوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے انہوں نے کہا کہ ہم اس شخص کے خلاف جنگ لڑنا چاہتے ہیں جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اس غلام نے ان کا ساتھ نہ دیا اور اپنا ریوڑ لے کر جنگل میں چرانے کیلئے باہر نکل گیا مسلمانوں نے اس کو گرفتار کر کے آقا دو عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ موسیٰ ابن عقبہ کہتے ہیں کہ وہ خود جانور لے کر سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اس کی سرکار دو عالم ﷺ سے ملاقات ہوئی اس نے عرض کیا آپ کیا کہتے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا! میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں نیز اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔

غلام نے پوچھا۔

اگر میں یہ شہادت دے دوں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا؟

رحمت دو عالم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا اگر تم ایمان لے آئے تو تجھے جنت ملے گی وہ غلام مسلمان ہو گیا اور عرض گزار ہوا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میں ایسا شخص ہوں جس کی رنگت کالی ہے جس کا چہرہ بے صورت ہے جس سے میرے پاس کوئی مال بھی نہیں اگر میں ان یہودیوں کے ساتھ جنگ کروں اور قتل کر دیا جاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

عاشق رسول ایک حبشی غلام کا مقام

بے شک اس نے پھر عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ یہ بکریاں میرے پاس ان کے مالکوں کی امانت ہیں میں ان کا کیا کروں؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کو لشکر سے نکال کر لے جاؤ اور ان کو کنکریاں مار کر ان کے مالک کی طرف بھگا دو اللہ تعالیٰ تیری امانت تیری طرف سے ادا فرمائے گا اس نے ایسا ہی کیا۔ حضور اس کی دیانت داری کے بارے میں سن کر متعجب ہوئے وہ بکڑیاں اکھٹی ہو کر بڑی تیزی سے اپنے مالک کی طرف چل پڑیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چرواہا انہیں ہانک کر لے جا رہا ہے چنانچہ بکریاں اپنے مالک کے پاس پہنچ گئیں۔

حبشی غلام مسلمانوں کی طرف جنگ کے میدان میں جاتا ہے اور یہودیوں کے خلاف عشق مصطفیٰ ﷺ کے جذبے سے لڑنا شروع کر دیتا ہے اسی دوران اسے ایک تیر لگتا ہے اور چنانچہ عاشق رسول شہادت کا رتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ مسلمان ہونے کے بعد اسے سجدے کا وقت بھی نہیں ملا۔ لیکن عشق رسول دل میں سجائے دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ جانثارِ مصطفیٰ ﷺ بن کر شہادت کا رُتبہ پا جاتا ہے۔

مسلمان اسے اٹھا کر اپنے لشکر کی طرف لے گئے رحمت عالم نے فرمایا اسے میرے خیمہ میں لے جاؤ اس عاشق رسول ﷺ کو سرکار دو عالم ﷺ کے خیمے میں داخل کر دیا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے، خیمہ میں اس سیاہ فام شہید کے پاس گئے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ حَسَّنَ اللّٰہُ وَ جْھَكَ وَ طَیَّبَ رِیْحَكَ وَ كَثَّرَ مَالَكَ

اے حبشی غلام تیرے چہرے کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بنا دیا ہے۔ مجھے ان

Marfat.com

کے بدن سے خوشبو آ رہی ہے۔

تیری بدبو کو خوشبو میں بدل دیا ہے اور تیرے مال کو بہت بڑھا دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے دو حوروں کو دیکھا ہے کہ اس کے چہرے پر لگی گرد کو جھاڑ رہی تھیں اور کہہ رہیں تھیں اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرہ کو خاک آلود کرے جس نے تیرے چہرے کو غبار آلود کیا اور اس شخص کو ہلاک کرے جس نے تجھے شہید کیا ہے

(ابن کثیر، السرۃ النبوۃ جلد ۳ صفحہ 361، متاع الاسماع جلد 1 صفحہ 239 ضیاء النبی صفحہ 334-333، انسائیکلو پیڈیا، اصحاب النبی)

معزز قارئین یہ تھا ایک سیاہ فام غلام جس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن گیا جس کے نتیجے میں اس کو شہادت کا رتبہ بھی مل گیا اور اس کے چہرے کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے خوبصورتی عطا فرما دی اور اس کے بدن کی بدبو کو خوشبو میں بدل دیا اور حوریں اس کے چہرے کو اپنی خوبصورت انگلیوں سے صاف کر رہی ہیں ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقعہ پر کیا خوب لکھا ہے۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عظیم روحانی بزرگ عاشق رسول تھے آئیں اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیسے ہوئی اور نماز میں سنت کی فضلیت کتنی ہیں اپنی سنتیں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی پیاری ہیں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالعہ کریں۔

پیر صاحب گولڑہ شریف حضرت مہر علی شاہ قدس سرہ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اس زمانے میں سواری کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا جب وادی حمرا پہنچے تو

Marfat.com

آپ تھکاوٹ سے چور تھے جاتے ہی لیٹ گے ۔پیر صاحب نے عشا کی نماز کے صرف فرض پڑھے اور سونے کا ارادہ کیا۔ دیکھا کہ حبیب خالق اکبر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزر رہے ہیں جب بالکل قریب پہنچے تو میری طرف سے پردہ کرلیا میں دوڑ کر آگے بڑھا اور عرض کیا۔ یارسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کیا غلطی ہوئی کہ آپ نے اعراض فرمایا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب تم ہماری سنتیں چھوڑیں گے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا ؟یہ سن کر پیر صاحب پر گریہ طاری ہوا دوبارہ عشاء کی پوری نماز پڑھی اور مندرجہ ذیل مشہور نعت کہی

(شیخ القرآن حضرت پیر محمد عبدالغفور چشتی ہزاوی رحمۃ اللہ علیہ از رانا منظور احمد خاں 32 زیارت نبی بحالت بیداری ص 53)

اج سک متراں دی ودھیری اے　　کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے　　اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چن بدر خشانی اے　　متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے　　مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں　　جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں　　جس شان تو شاناں سب بنیاں
لاہو مکھ تھیں مخطط برد یمن　　من بھانوری جھلک وکھاؤ سخن
ادھا مٹھاں گالیں الاؤ مٹھن　　جو حمرا دادی سن کریاں
اینہاں سکدیاں تے کرلاندیاں تے　　لکھ واری صدقڑے جاندیاں تے
لکھ واری صدقڑے جاندیاں تے　　لکھ واری صدقڑے جاندیاں تے

Marfat.com

شالا وت وی آون اوہ گھڑیاں سبحان اللہ ماا جملك ما احسنك ما اکملك
کتھے میر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جالڑیاں

(حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

معزز قارئین اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ولی کامل کے ان اشعار کی گہرائی میں آپ عشق رسول میں جا کر پڑھیں گے تو آپ کا دل وجدانی کیفیت میں آجائے گا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن ہوگی۔ نیز ایمان کو تقویت پہنچے گی اور آپ مقام عاشق رسول سے آگاہ ہو جائیں گے۔ پیر گولڑہ شریف کی ولادت یکم رمضان المبارک 1274ھ اور وصال 29 صفر المظفر 1356ھ بمطابق 11 مئی 1937ء ہے۔ اس عظیم روحانی شخصیت کا مزار گولڑہ شریف راولپنڈی اسلام آباد میں ہر خاص و عام کیلئے زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔ اور مزار مبارک پر انوار و تجلیات کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

جب تم ہماری سنتیں چھوڑیں گے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا ؟ یہ سن کر پیر صاحب پر گریہ طاری ہوا دوبارہ عشاء کی پوری نماز پڑھی اور مندرجہ ذیل مشہور نعت کہی

(شیخ القرآن حضرت پیر محمد عبدالغفور چشتی ہزاوی رحمۃ اللہ علیہ از رانا منظور احمد خاں 32 زیارت نبی بحالت بیداری ص 53)

اج سک متراں دی ودھیری اے — کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے — اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چن بدر شعشانی اے — متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے — مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں — جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان تو شاناں سب بنیاں
لاہو مکھ تھیں مخطط برد یمن — من بھانوری جھلک وکھاؤ سخن
ادھا مٹھاں گالیں .الاؤ مٹھن — جو حمرا وادی سن کریاں
اینہاں سکدیاں تے کرلاندیاں تے — لکھ واری صدقڑے جاندیاں تے
لکھ واری صدقڑے جاندیاں تے — لکھ واری صدقڑے جاندیاں تے
شالا وت وی آون اوہ گھڑیاں — سبحان اللہ ماجملك ما احسنك ما اكملك
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء — گستاخ اکھیں کتھے جالڑیاں

(حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

معزز قارئین اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ولی کامل کے ان اشعار کی گہرائی میں آپ عشق رسول میں جا کر پڑھیں گے تو آپ کا دل وجدانی کفیت میں آجائے گا اور عشق رسول ﷺ کی شمع روشن ہوگی۔ نیز ایمان کو تقویت پہنچے گی اور آپ مقام عاشق رسول سے

Marfat.com

آگاہ ہوجائیں گے۔پیر گولڑہ شریف کی ولادت یکم رمضان المبارک 1274ھ اور وصال 29 صفر المظفر 1356ھ بمطابق 11 مئی 1937ہے۔اس عظیم روحانی شخصیت کا مزار گولڑہ شریف راولپنڈی اسلام آباد میں ہر خاص و عام کیلئے زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔اور مزار مبارک پر انوار و تجلیات کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام کی محبت، ملائکہ اور جنات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درود خضریٰ

یہ ایسا درود پاک ہے کہ نہ فقط روضۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے بلکہ مرادِ دین پائی جاتی ہیں اور محبت میں یقیناً اضافہ ہوتا رہتا ہے فی الحقیقت درود خضریٰ ایک بڑی نعمت ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام کی محبت، ملائکہ اور جنات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین عشق رسول، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساری مخلوق نہیں کر رہی بلکہ مالک السمٰوات والارض، رب العالمین، اللہ تبارک وتعالیٰ بھی محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار فرما رہا ہے اللہ تعالیٰ پوری کائنات کو حکم فرما رہا ہے کہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء کرام اور رسولوں کو ان کے ناموں سے یاد فرمایا ہے اور یوں پکارا ہے یا آدم، یا نوح، یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا داؤد، یا عیسیٰ، یا یحییٰ، مگر اپنے حبیب کو بڑے پیارے اوصاف سے یاد فرمایا۔

تاجدار مدینہ کو خطابات سے اور دوسرے انبیاء کو ان کے ناموں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یاد کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب سے اتنی محبت ہے کہ آپ کے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب نہیں کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی نبی کی عمر کی قسم نہیں فرمائی سوائے تاجدار مدینہ کے۔

معزز قارئین! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا ہے

''اے محبوب تیری عمر کی قسم، اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری بقاء کی قسم''

ابن جوزی محدث زمانہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے آپ کے کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ساری مخلوق سے بڑھ کر معزز

Marfat.com

ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے زیادہ مکرم اور عزت والا کوئی پیدا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و رسل کی ارواح سے فرمایا

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

(پارہ ۳ سورہ الاعمران آیت ۸۱)

''اور یاد کرو جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں''۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

اس آیت مبارک میں سب سے پہلے اللہ کی ذات نے محفل میلاد کا ذکر فرمایا اور اپنے رسول کی محبت کیلئے عہد لیے تمام انبیاء کرام سے اور اس کام میں انبیاء کرام اور اللہ تبارک وتعالیٰ خود گواہ بن گئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے حبیب سے کتنی محبت ہے یہ اللہ تعالیٰ تمام انبیاء کرام پر واضح فرما رہا ہے اور اپنے حبیب کو یاد دلا رہا ہے (سبحان اللہ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

Marfat.com

اور جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کچھ حکم فرما دیں تو انہیں کچھ اپنے معاملے کا اختیار رہے۔

معزز قارئین تاجدار مدینہ سے عشق و محبت کا اظہار صرف انسانوں، پرندوں، درندوں، حشرات الارض، ملائکہ، جنات، پتھرو، درختوں اور پہاڑوں نے نہیں کیا بلکہ عشق کی اس وادی میں کائنات کے مالک رب العالمین اللہ تبارک وتعالیٰ بھی شامل ہیں اور اللہ کی محبت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کائنات کی تمام مخلوق سے زیادہ ہے آئیں محبت الٰہی کا قرآن پاک سے مطالعہ کرتے ہیں۔

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب (سورہ المائدہ) نور سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اطہر ہے

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور پیدا فرمایا پھر وہ نور اللہ کی قدرت سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی، نہ قلم تھا نہ بہشت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا، نہ زمین تھی نہ آسمان تھا، نہ سورج تھا نہ چاند تھا نہ جن تھا نہ انسان (نور سے ظہور تک)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾

(۲۶ پ سورۃ الفتح رکوع ۱، آیت نمبر ۸، ۹)

"بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنا تا تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو"

Marfat.com

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

''تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے''

(پ۹، سورۂ اعراف، رکوع ۹، آیت نمبر ۱۵۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

(سورۂ حجرات پ۲۶ رکوع ۱ آیت نمبر ۲)

''اے ایمان والو اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے کہیں تمہارے عمل اکارت جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو''

(کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے قسم کھائی کہ اب میں رسول اللہ ﷺ سے ایسے بات کرونگا کہ جیسے کوئی راز کی بات کہتا ہے علاوہ اس کے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ رسول اللہ ﷺ سے اس قدر آہستہ بات کیا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہوتی۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷

(سورۂ توبہ پارہ ۱۰، رکوع ۳ آیت نمبر ۱۷)

Marfat.com

''مشرکوں کو نہیں پہنچتا کے اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اُکارت ہے اور ہمیشہ آگ میں رہیں گے''

(کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ①

(۲۶ سورۂ حجرات رکوع۔۱ آیت نمبر ۱)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے''۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو یوں پکارا

''اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو'' (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۳۵)۔

''اے نوح! کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام ہو'' (پ ۱۱ سورہ ھود آیت نمبر ۴۸)

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۙ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا

''اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بے شک تو نے سچ کر دکھایا خواب''

(سورۂ الصّٰفّٰت پ ۲۳، آیت نمبر ۱۰۴)

''اے موسیٰ! اے عیسیٰ ابن مریم'' (سورۃ البقرہ، سورۃ مریم)

''اے داؤدؑ'' (پ ۲۳ سورۂ ص آیت ۲۶)

یٰزَكَرِیَّاۤ (پ ۱۶ سورۂ مریم ۱۸ آیت نمبر ۷)

یٰیَحْیٰی (پ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۱، آیت ۱۲)

لیکن بارگاہ الٰہی میں حضور ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب اور پیارا عزت و توقیر والا نہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ (پ ۲۲، سورۂ احزاب آیت نمبر ۴۵)

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
"اے رسول" (پ ۶ سورۂ مائدہ ع ۱۰ آیت نمبر ۶۷)

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ
اے جھرمٹ مارنے والے (پ ۲۹ سورۂ مزمل آیت نمبر ۱)

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
"اے بالا پوش اوڑھنے والے" (پ ۲۹، سورۂ مدثر آیت نمبر ۱)

يٰسٓ ۚ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ② (پ ۲۲ سورۂ یٰسین آیت نمبر ۱، ۲)

"حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو"

طٰهٰ ۚ ① مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ ②

"اے محبوب ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑھو"

(پ ۱۶، سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۱، ۲)

القاب کیسے کیسے خدا نے عطا کئے حضرت رسول پاک کو قرآن میں جا بجا
یٰسین کہیں پکارا طٰہٰ کہیں کہا حٰم ن ، کہیں والشّمس و الضحیٰ

☆ جو لوگ کہ تجھ کو حجروں کے باہر پکارتے ہیں وہ اکثر بیوقوف ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو ان کی طرف از خود نکلتا تو ان کے حق میں بہتر تھا۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ②

☆ "جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے"

(پ ۳۰ سورۂ کوثر آیت نمبر ۱ ترجمہ کنز الایمان)

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ

Marfat.com

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۙ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾

(پ۱۸ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷، ۸، ۹)

''وہ بولے اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا کیوں نہ اُتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا یا غیب سے انکو کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے اور ظالم بولے تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمہارے لئے بنا رہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے'' (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

''اور حکم مانو! اللہ کا اور حکم مانو! رسول ﷺ کا اور ہشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور حکم پہنچا دینا ہے''

(المائدہ آیت ۹۲ ترجمہ کنز الایمان)

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

''تو وہ جو اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کریں اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے''

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷ ترجمہ کنز الایمان)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو یقینا کہیں گے اللہ نے پھر کدھر

Marfat.com

یہ الٹے پھر رہے ہیں اور قسم ہے میرے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اس قول کی کہ اے میرے رب یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے پس (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رخ انور پھیر لیجئے ان سے اور فرمایئے تم سلامت رہو اور (اس کا انجام) ضرور جان لیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت میں ایک منافق اور گستاخ رسول کی نماز جنازہ پڑھنے سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا۔ رحمۃ للعالمین کسی سائل کا سوال رد نہ کیا کرتے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی جب بستر مرگ پر تھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اس نے التماس کی کہ جب وہ مر جائے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کی قبر پر تشریف فرما ہوں جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا جو مخلص مسلمان تھا حاضر ہوا اور اپنے باپ کے مرنے کی اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جاؤ اور اس کا جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر آؤ

اس نے عرض کیا

یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ خود کرم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے روانہ ہونے لگے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گزارش کی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس دشمن کی نماز جنازہ نہ پڑھیے اسی وقت جبرائیل علیہ السلام آئے اور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنایا

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾

''اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک یہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے''

Marfat.com

(پارہ نمبر ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۸۴ ترجمہ کنزالایمان)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾

''تم ان کی معافی چاہوں یا نہ چاہوں اگر تم ۷۰ بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا'' (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۸۰ ترجمہ کنزالایمان)

اللہ کریم کی محبت کو یہ گوارا نہ ہوا کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کی نماز جنازہ اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھائے لہٰذا روک دیئے گئے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

''جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں''

(پارہ نمبر ۵ سورۂ نساء آیت ۶۹ ترجمہ کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے محبت رسول میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سونے کے پہاڑ عطا کرنے کے لیے فرشتوں کو حکم دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام مکہ مکرمہ میں کوہ صفہ پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

اے جبرائیل! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر والے اس حال میں شام کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک مٹھی بھر آٹا اور ایک تھیلی بھر ستو بھی نہیں ہوتے۔

ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتگو ختم نہیں فرمائی تھی کہ آسمان سے ایک سخت خوفناک قسم کی آواز آئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے جبرائیل کہیں قیامت کے قیام کا حکم تو نہیں ہے عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ اسرافیل علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔

چنانچہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ جو ابھی گفتگو کی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے سنا ہے مجھے رب کریم نے زمین کی چابیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینے کیلئے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو سرزمین عرب کے تمام پہاڑ زمرد یاقوت اور سونے کے بن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو آپ کو نبوت کے ساتھ دنیا کی تاجداری عطا کردوں مگر آپ نے بنی عبد بننا پسند فرمایا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تواضع کی طرف اشارہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرتبہ فرمایا میں نبی عبد بننا پسند کرتا ہوں

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

Marfat.com

مِنْ رَّبِّهِمْ ط

''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے''

(پارہ ۲ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۴۴ ترجمہ کنز الایمان)

یہ واقعہ ہجرت کے ۱۷ مہینے ۱۵ رجب یوم دوشنبہ کو ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

''ایمان والو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ''

(پارہ ۹ سورہ الانفال آیت ۲۴ ترجمہ کنز الایمان)

وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے''۔

(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ آیت ۱۶ ترجمہ کنز الایمان)

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

''اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے'' (پارہ ۱۰ سورۂ توبہ آیت نمبر ۲۹ ترجمہ کنز الایمان)

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ

''کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول

Marfat.com

ہمیں'' (سورۂ توبہ آیت ۵۹ ترجمہ کنزالایمان)

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ

اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے اسے نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی (پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت ۳۷ ترجمہ کنزالایمان)

اے آدم (علیہ السلام) تم نے سچ کہا وہ میرے نزدیک 'احب الخلق'' ہیں اور تو نے ان کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے لہٰذا معاف کیا

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ

اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں (پارہ نمبر ۱۴ سورۂ الحجر آیت ۷۲ ترجمہ کنزالایمان)

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی

''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے''

(پارہ ۲۷ سورۂ النجم آیت ۳ ترجمہ کنزالایمان)

''اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝'' کیا ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سینہ کشادہ نہ کیا (پارہ نمبر ۳۰ سورۂ الم نشرح آیت ۱ ترجمہ کنزالایمان)

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ① وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ②

''مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو'' (پارہ نمبر ۳۰ سورۂ البلد آیت ۱۔۲ ترجمہ کنزالایمان)

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ⑰

''تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خاک جو تم

Marfat.com

نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے کے مسلمانوں کو اس پر اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے"۔

(پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۱۷ ترجمہ کنز الایمان)

اے محبوب ﷺ تمہاری اُمت کو زیادہ مال ہم نے یوں ہی عطا نہ کیا تا کہ بروز قیامت ان پر حساب لمبا نہ پڑے۔ ان کی عمریں لمبی اس لیے نہیں کیں وہ سخت دل نہ ہو جائیں۔ مرگ مفاجات سے بھی محفوظ رکھا تا کہ بغیر توبہ ان کا دنیا سے نکلنا نہ ہو اور نیا میں انہیں سب کے بعد اس لیے بھیجا تا کہ قبروں میں زیادہ دیر ٹھہرنا نہ پڑے (عشق رسول کریم)

☆ جب حضور اکرم محبوب خدا ﷺ کو اس دنیا میں پچاس سال بیت گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی محبت میں حضور اکرم ﷺ کو معراج کی سعادت کے لیے جبرائیل کو بھیجا جاؤ میرے محبوب ﷺ کو لے آؤ۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا (القرآن)

معزز قارئین! آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اپنے حبیب ﷺ سے محبت کی آیات قرآن مجید سے پڑھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کی حیات طیبہ میں دشمنان رسول منافقین رسول، گستاخانِ رسول کے انجام کے بارے میں بھی اپنے درد ناک عذاب کے بارے میں بھی اپنی ساری مخلوق کو بتایا اور جس نے اس کے محبوب سے محبت کی اس کے لیے جنت الفردوس، صادقین، شہدا، اور صالحین کے ساتھ شامل فرمایا اور عزت ومقام عطا فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے محبت کا اظہار قرآن پاک میں اپنے کلام مبارک سے کر دیا ہے۔

معزز قارئین! اللہ تعالیٰ کی محبت رسول تو اس وقت شروع ہو گئی تھی جب صرف

Marfat.com

اللہ کی ذات تھی اور نور محمدی ﷺ کی تخلیق کر کے سامنے رکھ کر محبت کا اظہار فرمایا اور حضور پاک ﷺ اپنے رب کی عبادت میں خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے رب کی زیارت فرماتے ہیں اللہ کی محبت ولادت رسول کے وقت، ہجرت مدینہ کے وقت جب باہر کفار دیکھ رہے ہیں اور سرکار مکہ مکرمہ کو چھوڑ رہے ہیں۔ اللہ کی محبت معراج پاک کے وقت کہ صرف اللہ ہے اور حضور پاک ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت جنگ بدر میں اسلام کی مدد کرتے وقت' اللہ کی محبت حضور پاک ﷺ کے بچپن میں' اللہ کی محبت سرکار دو عالم ﷺ کے بڑھاپے میں' اور جوانی کے عالم میں پوری مخلوق کے سامنے ہے اللہ کی محبت قرآن پاک میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ اللہ کی محبت تاجدار مدینہ کی اُمت کیلئے روز محشر میں میزان میں' نامہ اعمال' پل صراط کے وقت۔ اللہ کی محبت سرکار ﷺ کی اُمت کیلئے روز محشر کے وقت یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم و فضل ہم پر ہے۔ صرف حضور پاک ﷺ کی محبت خداوندی کی وجہ سے۔

معزز قارئین اللہ تبارک وتعالیٰ شہر مکہ مکرمہ کی قسم فرما رہا ہے وجہ حضور پاک ﷺ کا وجود پاک مکہ مکرمہ میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نظام میں عیسیٰ علیہ السلام واپس دنیا میں دوبارہ آئیں گے تو شریعت محمدی کے پابند ہوں گے اور امام مہدی کی اقتدا میں نماز ادا فرمائیں گے اللہ نے فرمایا اے محبوب اگر تمہیں پیدا نہ کرتا تو کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہو رہی ہے تو اللہ کے محبوب حضور اکرم ﷺ کے نام کے وسیلہ سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نمرود کی آگ گلزار ہو رہی ہے تو محبوب کی محبت اور ان کے ماتھے پر نور محمدی ﷺ کی وجہ سے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پر چھری نہیں چل رہی اور جنت سے جانور لا کر ذبح کیا جا رہا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچایا جا رہا ہے تو آقا دو عالم ﷺ کے نور اور اس

Marfat.com

نور کے ظہور ہونے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے اس قدر محبت ہے کہ کہیں معراج کروائی جارہی ہے اور معجزات نبوی کے تحت زمین وآسمان کے نظام کو تبدیل کیا جارہا ہے اور کہیں دین اسلام کی خدمت کے لیے امام حسین کو کربلا میں آزمایا جارہا ہے تو کہیں روز محشر شفاعت کرنے کا حق دیا جارہا ہے اور کہیں اپنے حبیب حضور اکرم ﷺ کی اُمت کی بخشش کا وعدہ کیا جارہا ہے

کفار کہہ رہے ہیں کہ اگر قرآن سچا ہے اور آپ ﷺ برحق ہیں تو ہم پر عذاب نازل ہو لیکن اللہ کی ذات فرمارہی ہے کہ اے محبوب آپ ان میں موجود ہیں ان پر عذاب نازل نہ کیا جائے گا۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جب مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ پاک تشریف لے آئے تو مکہ والوں پر قحط بھی آیا اور ان کے سردار مشرکین مکہ غزوات میں ہلاک بھی ہوئے اور ان کے اموال بطور مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم ہوئے اور قیدی بنائے گئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے حبیب سے اتنی محبت تھی کہ پاک ہستیوں سے آپ کے نور کو منتقل کیا گیا اور آپ کی ولادت پاک نیک خواتین اور نیک مردوں کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے نور کو منتقل فرمایا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو پانا ہے پہلے اس کے محبوب کو پائے۔

انسان کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلمہ میں پہلے نام آتا ہے انسان کا منہ پاک ہوتا ہے بعد میں اللہ کے حبیب کا نام آتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ساتھ اپنے حبیب کا نام رکھا ہے۔ جہاں اللہ ہوگا وہاں محمد ﷺ کا نام بھی ہوگا۔

Marfat.com

انبیاء کرام اور محبت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین اور ملت اسلامیہ کے عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرکار دو عالم رحمۃ للعالمین، محسن انسانیت، رہبر ورہنما خلق خدا، محبوب خدا، سردار الانبیاء، امام الانبیاء کی عظیم شخصیت ایک ایسی ہستی ہے کہ جن کیساتھ کائنات کی سب اشیاء نے محبت اور عشق کا اظہار کیا ہے اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسولوں، نبیوں نے بھی حبیب خدا، رحمت للعالمین، فخر کائنات، فخر موجودات، سبب کائنات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کیا ہے نہ صرف محبت کی ہے بلکہ اپنی اُمت کو، اپنی قوم کو اپنی زندگی میں اور اس دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اپنی زندگی کے آخری لمحات میں یہ وصیت ونصیحت کی ہے کہ:

اے میری قوم میرے بعد اگر تمہاری زندگی میں اللہ کے رسول جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا آئیں تو ان پر ایمان لے آنا ان کی سنت وشریعت پر عمل کرنا آئیں مختصراً سابقہ انبیاء کرام کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھتے ہیں۔

شبِ معراج پر جملہ انبیاء المرسلین اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت

جب آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام سے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) تشریف لائے تو آپ کی امامت میں نماز پڑھنے کیلئے تمام انبیاء ومرسلین منتظر تھے چنانچہ آپ مصلیٰ امامت جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی اقتداء میں سبھی نے نماز ادا فرمائی اس انتظار میں تھے کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ میں نماز کی امامت فرمائیں یعنی امام الانبیاء جماعت کرائیں گے اور پیچھے سے مقتدیوں میں حضرت آدم علیہ السلام جو باپ ہیں تمام انسانوں، رسولوں اور نبیوں کے، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفیں باندھے کھڑے ہیں۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ

Marfat.com

السلام نے محبت رسول میں مقام صخرہ پہ اذان پڑھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امامت کیلئے جبرائیل علیہ السلام نے آگے کیا۔

ابو یعلی اور ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت میرے سامنے آئی ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور ان سے باتیں کیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (معراج کی رات) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گورا، گھنگریالے بال والا درمیانہ قد تیز نظر دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گندمی رنگ، سیاہ بال، طویل القامت، قوی خلقت دیکھا اس واقعہ معراج کو چالیس سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے روایت کیا ہے لیکن حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنھما کے نام سرفہرست ہیں۔

(خصائص الکبری جلد اول ص 263 از علامہ جلال الدین سیوطی، سیرت رسول پاک از ابن اسحاق جلد اول 294، بارہ تقریریں از مولوی محمد شریف نوری ص 210، سیرت رسول ہاشمیؐ از عنایت ص 263، انوار الحدیث ص 362 از مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی، مسلم شریف

معزز قارئین یہ تھی انبیاء کرام کی محبت کہ امامت کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسول حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظام فرما رہے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام اذان پڑھ رہے ہیں اور اس موقع پر انبیاء کرام حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں باتیں بھی فرما رہے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اول اور آخر بھی ہے۔

سب انبیاء پہلے آئے یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے پیدا کئے گئے باقی سب بعد میں یہی وجہ ہے کہ آپ سب کے امام اور سردار الانبیاء ہیں اور یہاں پر امامت فرما رہے ہیں یوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول بھی ہیں اور آخر بھی خصائص الکبریٰ جلد

Marfat.com

اول میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا کہ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا تو حضرت کعب سے فرمایا کہ آپ نماز کہاں پڑھنا مناسب سمجھیں گے تو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہاں جہاں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تھی چنانچہ آپ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی جگہ پر نماز ادا کی۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

نماز اقصٰی میں تھا یہی سرّ عیاں ہو معنیٰ اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

حضرت آدم علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین ہر باپ کو اپنے بیٹے سے محبت ہوتی ہے اور اگر بیٹا اللہ کا رسول ہو تو اس کی امت سے بھی محبت یقیناً ہوگی حضرت آدم علیہ السلام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہاء محبت تھی بحیثیت اولاد محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا حضرت آدم علیہ سلام کے دل میں اور بحیثیت اولاد محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید اور نا قابل بیان تھی جب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کا ہی بیٹا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائرہ اسلام میں داخل کر رہا ہو اور قیامت تک اُمت محمدیہ کو جنت میں لے جانے کیلئے ہمہ وقت انتھک کوشش میں رہے ہوں تو اس اللہ کے حبیب سے کتنی محبت ہوگی آپ خود تصور کر لیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے ایک روز اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی لغزش کی معافی کیلئے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دُعا کی جو قبول ہوئی یوں کہ لغزش کے بعد 3 سو برس تک ندامت میں آسمان کو نہ دیکھا جب کہ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت پر رہتے یا پیشانی پر نور محمدی دیکھتے تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یارب العالمین

Marfat.com

یہ فرشتے میرے پیچھے اور آگے رہتے ہیں اور ذکر کرتے رہتے ہیں اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی ذات نے فرمایا کہ یہ فرشتے نور محمد ﷺ کی زیارت کرتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ اسے میرے سامنے رکھ دیں تا کہ اس نور محمدی ﷺ کی میں بھی زیارت کرلوں چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے ناخنوں اور شہادت کی انگلی پر نور محمدی رکھ دیا گیا اس طرح حضرت آدم علیہ السلام نہ صرف آقا دو عالم ﷺ کی زیارت فرماتے تھے بلکہ اس شہادت والی انگلی یا انگوٹھوں کو بوسہ دیتے تھے آج بھی آپ کا ہر عاشق نام سن کر انگوٹھوں کو چومتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور استقبال مصطفیٰ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے آسمان پر جب اس کے دروازے کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سوال و جواب کے بعد کھولا گیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا جب آسمان کا دروازہ کھلا تو میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر فرمائی (مسلم شریف)۔

جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا علیہا السلام کے پاس جانا چاہا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اس کا حق مہر بشکل درود پاک پڑھ کر ادا کرو چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے درود پاک 10 بار پڑھ کر آقا دو عالم ﷺ کی ذات اقدس پر میں اپنا حق مہر ادا کیا پھر جا کر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کا نکاح مکمل ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر درود پاک تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت؟

حضرت آدم علیہ السلام کا جب آخری وقت آیا تو آپ نے اپنے بیٹے اور نبی حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی۔ میرے بیٹے جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو محمد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی کیا کرو ان کا نام بھی لیا کرو کیوں کہ ان کی پیدائش اس وقت ہوئی جب میں روح اور مٹی کے درمیان تھا اور میں نے ساتوں آسمانوں پر کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی جہاں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ ہو میں نے اس نام کو جنت کے ہر مکان پر ہر مقام پر دیکھا ہے فرشتوں کی آنکھوں پر، جنت کے درختوں اور پتوں پر دیکھا ہے اور اپنی وصیت میں یہ بھی کہا کہ بیٹا نور محمدی تمہارے پاس امانت ہے جو پاک ہے اور اسے پاک اور نیک رحم اور جسم میں رکھنا۔

حضرت شیث علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کیا اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا کثرت سے ذکر کرتے تھے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس نور کی پاک پشتوں سے حفاظت کی اور کزائی روضہ الاحباب، وکتاب الاخبار میں درج ہے کہ یہ نور حضرت شیث علیہ السلام اور شیث سے حضرت ادریس علیہ السلام کی پیشانی پر روشن تھا۔ آپ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت تھی۔

حضرت نوح علیہ السلام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت نوح علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت ہی زیادہ محبت تھی آپ نے اپنی امت کو اپنی زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کی وصیت کر دی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام چونکہ آدم ثانی ہیں اور طوفان نوح کے بعد انکی ہی نسل نسل انسانی اور نسل انبیاء کرام بنی ہے۔

معزز قارئین!

جب حضرت نوح علیہ السلام کی 950 سال کی تبلیغ ان کی قوم پر اثر نہ کر سکی اور ان کی نافرمان قوم اپنے نبی حضرت نوح علیہ السلام کو مار کر لہولہان کر دیتے تھے اور

Marfat.com

انکی بیوی بھی پیغمبر اسلام اور اپنے خاوند عظیم کی عزت نہ کرتی تھی تو آپ نے ان کی تباہی کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کہنے پر ایک کشتی تیار کی۔اور اس کشتی کا طول 1000 گز اور عرض چار سو گز تھا اس کے ہر تختے پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ایک لاکھ چوبیس ہزار رسولوں کے نام لکھے گئے اور آخری تختہ پر محبت رسول ﷺ کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کے نام کے علاوہ جب چار تختے کم نکلے تو حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ چار تخت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ،حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، صحابہ اکرم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ جب تک ان چار یاروں کے تختے نہیں لگیں گے کشتی محفوظ نہیں ہوگی۔اور جس مومن کے دل میں محبت ان چار صحابہ کرام کے بارے ہوگی وہ دوزخ سے نجات پائے گا۔

چنانچہ محبت رسول سے کشتی تیار کی گئی اور کامیابی سے اس نے پانی پر سفر کیا۔

چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

اگر نام محمد را نیا ور دے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ ، نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف قسمت و جاہت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں ید بیضا

(سیدنا محمد عربی ص ۵۳۱، قصص الانبیاء از علومِ نبی ابن عنایت اللہ کمرئی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محبت رسول ﷺ

معزز قارئین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے بڑے مشہور ہیں حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل حضرت اسحاق علیہ السلام سے حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان سے یوسف علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے پیغمبر پیدا ہوئے اور

Marfat.com

حضرت اسماعیل علیہ السلام سے حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلاشبہ نمرود کی آگ سے نور محمدی ﷺ نے بچایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو باپ کے ہاتھوں ذبح ہونے' سے بھی نور محمدی نے بچایا کیونکہ ان کی پیشانی میں امانت کے طور پر نور محمدی ﷺ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آقا دو عالم ﷺ سے بڑی محبت تھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا شب معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے ارشاد فرمایا اے محمد ﷺ آپ اپنی اُمت کو بتا دیجئے کہ جنت ہموار اور وسیع جگہ ہے اور پھول اور بوٹے ہے ۔تا کہ سرکار کے امتی جنت کو پسند کریں ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کر لی تو یہ محبت رسول میں دعا فرمائی

''اے میرے پروردگار میرے فرزندوں میں یا میری اولاد میں سے ایک رسول معبوث فرما کہ ان کو تیری آیتیں سنائے اور کتاب وحکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے تو ہی غالب وحکمت والا ہے'' (سورۃ بقرہ 127 تا 129)

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت سرکار دو عالم میں عرض کر رہے ہیں میرے مالک میری نسل پاک میں اپنے نبی کو
(آقا دو عالم ﷺ) کو پیدا فرما۔

یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ہوں'' اور درود ابراھیمی آج سرکار کی پوری اُمت نماز میں پڑھتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمارے آقا کے ساتھ محبت اور ان کی ولادت کی دعا فرمائی اسی وجہ سے آقا دو عالم ﷺ کی ساری عمر امت درود وسلام آل ابراہیم پر بھیجتی

Marfat.com

رہے گی۔ نیز ہر سال امت محمدیہ سنت ابراہیم علیہ السلام پر قربانی کرتی ہے کیوں کہ انہوں نے ہمارے آقا دو عالم ﷺ کی ولادت کے لیے دُعا کی اور ان سے محبت کا اظہار کیا یہی وجہ ہے کہ مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے پاس ہے اور ہر مسلمان اس کی تعظیم کرتا ہے۔ کائنات کی ہر شے نے سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کا اظہار کیا قیامت تک ہر عاشق رسول ہر اس شے سے محبت کرتے رہیں گے۔ جن کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف ہوگی۔ خواہ حجر اسود ہو، شہد کی مکھی ہو، تبرکات مصطفیٰ ﷺ ہوں یا صحابہ اکرام رضوان ہوں۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور محبت رسول کریم ﷺ

حضرت داؤد علیہ السلام زبور شریف کی بڑی خوبصورت تلاوت فرماتے تھے ایک دن انہوں نے آقا دو عالم ﷺ کا نام محبت سے بلند آواز میں لیا تو چرندوں، پرندوں نے بھی اس کو گواہی دی اور پھر جب بھی تلاوت کرتے تھے محبت رسول ﷺ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ پرندے خوبصورت تلاوتِ زبور سننے کے لیے آجاتے تھے۔

اور حضرت داؤد علیہ السلام نے آقا دو عالم ﷺ کے نام کے ساتھ توبہ کی دعا فرمائی تو توبہ قبول ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محبت رسول کریم ﷺ

معزز قارئین حضرت موسیٰ کلیم اللہ بڑے ہی جلیل القدر اللہ کے رسول ہیں جو نبی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے۔

جب معراج کی رات رسول عربی ﷺ محبوب خدا اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاقات کر کے آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے راستے میں ملاقات ہوئی چونکہ

Marfat.com

انہیں سرکار دو عالم سے خاص محبت تھی اور آپ کی اُمت کے لیے بھی دل میں محبت کا بڑا جذبہ تھا

جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سرکار دو عالم ﷺ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ ﷺ کے پرودگار نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض فرمایا میں نے کہا رات دن میں ۵۰ نمازیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنے پرودگار سے کم کی درخواست کریں اس لیے آپ کی اُمت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے بنی اسرائیل کی آزمائش کی ہے۔ اور اس کا امتحان لیا ہے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا تو میں نے واپس جا کر عرض کی!

اے میرے پرودگار میری اُمت پر آسانی فرما تو اللہ نے میری اُمت پر پانچ نمازیں کم کردی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ آپ پھر اپنے پروردگار سے تخفیف چاہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں اپنے پرودگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا اور نماز کی تخفیف کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانچ نمازیں فرض کی جاتی ہیں۔ (مسلم شریف)

یعنی 50 سے 5 نمازیں ہوگئیں۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام راستے میں سرکار دو عالم ﷺ کا محبت سے انتظار کرتے رہے اور بار بار زیارت بھی فرماتے رہے وہ بھی زیارت ایسی کہ تاجدار مدینہ کے چہرہ انور سے اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات نظر آرہے تھے۔

ایک بار اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے تیری بینائی اور تیری زبان سے تیرے کلام نزدیک ہو جائے تو میرے محبوب پر درود پڑھو۔ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ قیامت کے روز تجھے پیاس نہ لگے تو میرے

Marfat.com

محبوب پر دورد پاک پڑھو چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ میرے بعد جب اللہ کے محبوب کا ظہو رہو جس کا نام احمد ہوگا اس پر ایمان لے آنا۔

حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے نبی موسیٰ کلیم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ جو شخص مجھے اس حال میں ملے کہ وہ احمد مجتبیٰ کا منکر ہو تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔

جب موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنائت ہوئی اور تورات کی تختیوں میں 70 صفات اُمت محمدیہ کی پڑھیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خدا اس اُمت کو میری امت بنا دے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اس اُمت کو تمہاری امت کیسے بناؤں وہ امت تو نبی آخر الزماں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے اللہ تو مجھے ہی امت محمدیہ میں سے بنا دے

(مدارج نبوۃ ص 157 باب چہارم جلد اوّل، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت سلیمان علیہ السلام اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سلیمان علیہ السلام کو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص محبت تھی۔ آپ نے جو بشارت اپنی قوم کو دی اس کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے محبوب اور میری جان ہیں۔ (تسبیحات سلیمان باب ۵، ۱۲)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کعبۃ اللہ میں قیام ونماز ظہر ادا فرمائی۔ پانچ ہزار اونٹ، پانچ ہزار گائیں، اور بیس ہزار دُنبے اللہ کی راہ میں قربان کیے اور پھر اپنی قوم

Marfat.com

اوراشراف ومعززین کومخاطب کر کے کہا کہ یہ وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوں گے۔

(عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص209)

حضرت سلیمان علیہ السلام اور نگینے میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینے میں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" نقش تھا۔(خصائص الکبری جلداول ص 21)

سرکار دو عالم نے فرمایا کہ ان کی انگوٹھی کے نگینہ کا رنگ آسمانی تھا۔اس پر (کلمہ پاک لکھا ہوا تھا) (خصائص الکبری جلداول ص ۲۱)

اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام والی انگوٹھی ہاتھ میں پہن کر حضرت سلیمان علیہ السلام امور سلطنت بہت اچھے طریقے سے چلاتے تھے اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس نہ ہوتی تھی تو دل کو سکون واطمینان نہ ہوتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ترین دور میں نبی تھے اور قرآن پاک کی تعلیم اور آیات مبارکہ کے مطابق آپ نے اپنی قوم کو بشارت دی میرے بعد نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

معزز قارئین یہی وجہ ہے کہ عیسائی، یہودی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارتیں جو اُن کے انبیاء کرام دیتے آرہے تھے وہ نشانیاں تورات اور انجیل کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھتے تھے تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے نیز قربِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور آپ شریعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنائیں گے۔

Marfat.com

امام مہدی کے ساتھ مل کر دجال کے فتنے کا خاتمہ کریں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے مطابق زندگی گزاریں گے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے معراج النبی کی رات مسجد اقصیٰ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات فرمائی اور بیت المقدس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں بھی فرمائی ہیں۔

ملائکہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین آئیں انسانوں، پرندوں جانوروں اور پتھروں کے علاوہ اللہ کے جلیل القدر فرشتے کا عشق مصطفیٰ اور محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک روز حضرت جبرائیل علیہ سلام نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ جب مجھے پیدا کیا گیا تو دس ہزار سال تک مجھے پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں گا دس ہزار سال کے بعد ندا آئی کہ اے جبرائیل تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرائیل (علیہ السلام) ہے میں نے فوراً عرض کی۔۔لبیک اللّٰھم لبیک۔۔یا اللہ میں حاضر ہوں اللہ نے فرمایا میرا تقدس اور پاکی بیان کرو میں نے دس ہزار برس یہ کیا پھر حکم ہوا میری بزرگی بیان کرو دس ہزار سال تک میں بزرگی بیان کرتا رہا اس کے بعد مجھے انوار عرش ظاہر ہوئے عرش پر۔لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا دیکھا دریافت کیا باری تعالیٰ حضرت محمد کون ہیں؟ ارشاد ہوا اے جبرائیل اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پیدا کرتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا بلکہ میں جنت، نہ دوزخ، نہ چاند، نہ ستارے، نہ سورج، کچھ بھی نہ تخلیق فرماتا اے جبرائیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھو چنانچہ دس ہزار سال تک آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھتا رہا اب راز ظاہر ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام

Marfat.com

کس کام کے لیے پیدا کیے گے ہیں معزز قارئین کرام یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سرکار کے عشق میں دس ہزار سال تک درود وسلام پڑھتے رہے۔
(فضیلت وعظمت درود شریف ص۔ 87 از میں عبدالعلی عابد سجادہ نشین دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور)

فرشتوں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جنگ اُحد میں کافروں سے لڑنا:

معزز قارئین!

فرشتے بھی اسی طرح عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں جس طرح غلامان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے لڑ رہے تھے اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسر پیکار تھے میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا نہ بعد میں یعنی وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام تھے۔
(متفق علیہ، مسند امام احمد بن حنبل، السبحانی فی دلائل النبوۃ، کشف الاسرار، محبۃ الموجودات لسید الابرار ص 151)

حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پُل صراط

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس کی دلی خواہش کے بارے میں پوچھا محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس نے اپنی نسبت تاجدار مدینہ کے ساتھ کرنے کے لیے فرمایا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خواہش ہے کہ روز محشر آپ کے امتی میرے بچھے ہوئے پروں پر سے گزر کر جائیں یعنی میرے پر ہوں اور آپ کے اُمتی اس پر سے گزریں (سبحان اللہ) یہ ہے عشق جبریل علیہ اسلام کہ ہم سب کے پاؤں اپنے

Marfat.com

مبارک پروں پر رکھوا کر روز محشر کو اپنا نام عاشقان رسول میں میں شامل کروانا چاہتے ہیں

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن اور فرشتوں کی خدمت؟

معزز قارئین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ایسی ہے کہ اعلان نبوت کے بعد صرف انسانوں نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا اظہار نہیں کیا بلکہ جس وقت تاجدار عرب وعجم اپنے بچپن میں پنگھوڑے میں تھے تو فرشتے جھولا جھلاتے رہتے تھے

(تفسیر مظہری جلد 6 ص 527)

براق کی خواہش اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار

اللہ تعالی نے جبریل کو حکم دیا کہ جنت سے براق محبوب کی سواری کے لیے لے جاؤ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب جنت میں جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنت میں چالیس ہزار براق موجود ہیں ایک سے ایک بڑھ کر حسین وجمیل ہیں آپ سوچتے ہیں کہ اسے ایک سے بڑھ کر ایک حسین وجمیل براق موجود ہیں مگر سرکار دو جہاں کے لیے کون سا براق لے جاؤں ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک نظر اٹھی کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کونے میں ایک براق سر جھکائے رو رہا ہے جبرائیل نے اس سے جا کر پوچھا اے براق کیا وجہ ہے کہ آج تو خوشی وشادمانی کا وقت پریشانی میں رو رہا ہے براق نے جواب دیا اے جبرائیل کسی کو اپنے رنگ پر مان ہوگا کسی کو اپنے حسن پر ناز ہوگا کسی کو اپنے قد پر فخر ہوگا مگر میرے پاس تو کچھ بھی نہیں اگر میرے پاس بھی حسن اور طاقت ہوتی یا میرا بھی کوئی رنگ ڈھنگ ہوتا تو میں بھی اُمید رکھتا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کیلئے مجھے منتخب کیا جائے گا مختصر یہ کہ اس براق کی عاجزی کام آگئی اللہ کے

Marfat.com

حکم سے اسی براق کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے لئے منتخب کیا گیا (معارج النبوۃ صفحہ ۴۰۰، ابرار خطابت ۳۲) یہ ہے ایک براق کی عاجزی اور سرکار سے سچی محبت جس کا انعام یہ ملا کہ اس کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے لئے منتخب کیا گیا اور یہ براق خوش قسمت بن گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں بھی سچا عشق مصطفےٰ پیدا کرے اور ہم بھی معزز بن جائیں۔

جنوں مل جائے قربت سوہنے دی
اوہ رب دے قریب ہو جاندا اے
انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے
جو اُمّی لقب ہوں وہ پڑھائے نہیں جاتے
ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا
بو جہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی درخواست؟

کتاب الشمائل میں ہے کہ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے بونداباندھی ہو رہی تھی آپ صحن میں آ گئے اور اس وقت کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے ، حضرت علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین کھڑے بارش کے منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے انہوں نے عرض کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائیں یا ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں؟

آپ نے فرمایا تم سبھی آجاؤ چنانچہ آپ صحن میں بیٹھ گئے دائیں جانب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دائیں زانوں مبارک پر حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو بیٹھایا بائیں کالی کملی تمام پر ڈال دی اور اس انداز میں جب حلقہ بن گیا تو

Marfat.com

آپ کے فرمان پر سبھی مل کر لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنے لگے اس حلقہ ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اتنا پسند فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا۔ آسمانوں میں اعلان کرو کہ تمام فرشتے اس حالت خاص کے ساتھ حلقہ ذکر کو ملاحظہ کریں۔

چنانچہ جبرائیل علیہ السلام حبیب کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے بعداز سلام حضرت جبرائیل علیہ السلام درخواست کی کہ مجھے بھی چادر میں جگہ مرحمت فرمائیں کیوں کہ اس انداز حلقہ ذکر سے انوار وتجلیات کے جلوے ظہور پذیر ہو رہے ہیں ان کا نور آسمانوں سے گذر کر عرش معلیٰ تک پہنچ رہا ہے۔ سدرہ المنتہیٰ اور جنت المعلیٰ ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ آپ پر جو میرا حق ہے اس کے تصدق مجھے کسی کونے میں تھوڑی سی جگہ مرحمت فرمائیں آپ نے فرمایا تمہارا مجھ پر کون سا حق ہے؟ جبرائیل علیہ السلام یوں عرض گزار ہوئے۔

☆ جب آپ کے جدّ امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نمرود لعنتی نے آگ میں ڈالا تو میں نے انہیں فضا ہی میں تھام لیا تھا۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب بھائیوں نے کنویں میں گرایا تو میں نے پانی میں پہنچنے سے قبل تھام لیا تھا۔

☆ میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چکی چلانے آیا کرتا اور جب آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ قلعہ خیبر کو اکھاڑنے کیلئے قدم بڑھایا تو میں نے معاونت کی تھی۔

☆ حضرت حسنین کریمین کا جھولا جھلایا کرتا ہوں۔

☆ چنانچہ اب یہ سنتے ہی آپ نے اپنی پشت کی جانب کالی کملی میں جبرائیل علیہ السلام کو جگہ مرحمت فرمائی پھر آپ نے حضرت جبرائیل کیلئے دریافت فرمایا بتاؤ اب کیا کیفیت ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے آج آپ کی یہ کالی کملی تمام

Marfat.com

اشیائے عرش وفرش پر فوقیت رکھتی ہے کہ حضور کی جلوہ گاہ سے تمام ملائکہ عرش وکرسی اور ہفت آسمان محو نظارہ ہیں۔ آج میری حاضری میری زندگی کا حاصل ہے یہی بات میرے لیے وجہ صد افتخار ہے اور کچھ دیر قیام کے بعد آسمان پر چلے گئے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا۔ سبھی جبرائیل علیہ السلام سے مصافحہ کریں۔ اور اس کے سینے کو بوسہ دیں کیوں کہ ان کا سینہ میرے حبیب ﷺ کی پشت مبارک سے مس ہوا ہے اور اچھی طرح جان لو کہ وہ تمہارا سب کا سردار ہے چنانچہ تمام فرشتے حکم الٰہی بجالائے۔

☆ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت اختیار کرنے کی بھی طاقت عطا فرمائی ہے جیسے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم بنت عمران والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

ترجمہ (وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا (سورہ مریم آیت نمبر 16)

حضرت جبرائیل علیہ السلام بالکل انسانی صورت میں، حضرت مریم علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے

☆ متعدد مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت دحیہ کلبی صحابی رسول ﷺ کی شکل وصورت میں حاضر ہوئے۔

☆ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمت میں فرشتے متعدد مرتبہ روزہ افطار کرانے کیلئے حاضر ہوئے۔

☆ حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت

Marfat.com

میکائیل علیہ السلام حسین وجمیل جوانوں کی صورت میں نازل ہوئے۔

(نفیس الوا عظین ترجمہ انیس الواعظین ص نمبر 42)

معزز قارئین یہ ہے اللہ کے جلیل القدر فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی محبت اور عشق مصطفیٰ کہ کالی کملی میں داخل ہونے کی درخواستیں تاجدار مدینہ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ کسی طرح مجھے بھی آپ کی زیارت مبارک سے فیض مل جائے

براق کو چالیس ہزار سال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز مشہور ایک کتاب زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس جلد دوئم صفحہ نمبر 436 میں تحریر کیا گیا ہے کہ

جب جبرائیل امین کو معراج النبی کے سلسلے میں جنت سے ایک براق لانے کا ارشاد ہوا تو وہ جنت میں گئے چالیس ہزار براق آراستہ پیراستہ تیار دیکھے جنکی پیشانیوں پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" نقش تھا ان سے الگ تھلگ ایک براق کو زار و قطار روتے ہوئے پایا نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سبب دریافت فرمایا براق نے کہا میں نے چالیس ہزار سال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن رکھا ہے اور آپ کی زیارت کے اشتیاق کے باعث مجھے کھانا پینا یاد ہی نہیں رہا بس یوں سمجھے شب روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر و فکر سے ہی لو لگا رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہی میری غذا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس براق کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے سفر معراج النبی کیلئے چن لیا اور اس کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کیلئے منتخب کر لیا۔

ایسی حالت اُس مکڑی کی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں غارِ ثور کہ منہ

Marfat.com

پر جالا بنالیا تھا اور اس سانپ کی زیارت کی کیفیت بھی ایسی تھی جس نے غارثور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ریکاوٹ ڈالنے پر ڈس لیا تھا (جس کی تفصیل ہجرت مدینہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں درج ہے) یہ سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی ایک جھلک کا نظارہ کرنے کے لیے غارثور کو اپنا مسکن بنا کر بیٹھا ہوا تھا۔

ایک فرشتے کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیز کی خدمت

حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری اپنی کتاب کشف المحجوب میں مندرجہ ذیل واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس سے ایک فرشتے کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی تصویر نظر آتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز جس کا نام زاہدہ ہے آپ کے پاس ذرا دیر سے آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے دیر سے آنے کا کیا سبب ہے؟

اس نے بتایا میں جنگل میں لکڑیاں اکٹھی کر کے ان کا گٹھا باندھ کر کھڑی تھی گٹھا میں نے ایک پتھر پر رکھا ہوا تھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ اُترا اس نے مجھے سلام کیا اور بتایا کہ وہ دروغہ بہشت ہے اس نے کہا کہ اے زاہدہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے آپ کی اُمت کو تین گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا گروہ بغیر حساب کتاب کے بہشت میں جائے گا اس کے بعد وہ آسمان کی طرف پرواز کر گیا تو میں نے لکڑی کا گٹھا اٹھانے کی کوشش کی لیکن مجھ سے نہ اُٹھا سکا اسی اثنا میں فرشتے نے میری طرف دیکھا تو مجھے مشکل میں دیکھ کر واپس آیا اور جس پتھر پر گٹھا

Marfat.com

رکھا تھا اس کو حکم دیا کہ لکڑی کا گٹھا بمعہ زاہدہ کو اٹھاؤ اور انہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے اتار دو چنانچہ پتھر مجھے اور گٹھے کو لے کر اڑا اور ہمیں ایک دروازے کے سامنے اتار دیا اس کے بعد زاہدہ کنیز نے حضور پاک ﷺ کو فرشتے کا پیغام دیا تو یہ سن کر حضور پاک ﷺ بڑے خوش ہوئے پھر زاہدہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا کر اس پتھر کو دیکھا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری امت میں بھی ایک ایسی عورت پیدا فرمائی جس کا مرتبہ حضرت مریم کے برابر ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک فرشتے نے حضرت مریم علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت دی تھی اسی طرح فرشتے نے حضرت زاہدہ رضی اللہ عنہا کو امت محمد ﷺ کی بخشش کی بشارت دی ہے۔

(فتح مبین، کشف المحجوب، افکار اولیاء پر فیسر محمد رفیق لون از صفحہ 686)

معزز قارئین! یہ تھا ایک جنت کے فرشتے کا عشق رسول ﷺ اللہ کا پیغام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیز کو دیا جا رہا ہے اور حضور ﷺ کی کنیز کو مشکل میں دیکھ کر پتھر کو حکم دیا جا رہا ہے کہ سرکار کی امتی اور سرکار کے عاشق رسول ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیز کی مشکل بھی فرشتے کو گوارا نہ ہے دوسری طرف حضور ﷺ اپنی زیارت انور پتھر جو کنیز کو لے کر آیا اسے عنایت فرما رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں۔

عشق مصطفیٰ ﷺ میں آنے والے پتھر کو زیارت عطا فرمائی جا رہی ہے تو سرکار ﷺ اپنے امتی کو کس قدر زیارت سے نوازیں گے اس کا حساب آپ خود کر لیں کیوں کہ حضور ﷺ اپنی امت پر بڑے روف رحیم ہیں۔

Marfat.com

جنات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنات کا ایمان لاکر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار کرنا

اس ہستی سے عشق ہے کہ جن سے جنات محبت کررہے ہیں اور ایمان بھی لارہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے رسول ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ خصائص الکبریٰ جلد اوّل میں تحریر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ ① یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

(سورۂ جن آیات 2,1)

''تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے'' (ترجمہ کنزالایمان)

جن نے کہا جاؤ جا کر سرکار کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر ایمان لاؤ

معزز قارئین صرف انسان پرندے، درندے، ملائکہ، حشرات الارض ہی نہیں بلکہ اللہ کی مخلوق جنات بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام اور عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرنا ان کے ایمان کا حصہ اور ان کی محبت کا ثبوت ہے۔

علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا ہے

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ایک روز امیر المومنین حضرت عمر بن

Marfat.com

خطاب خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور پوچھا کہ آپ میں سواد بن قارب ہے سب خاموش ہو گئے

اگلے سال پھر یہی سوال کیا میں نے عرض پیش کی یہ سواد کون ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ان کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب وغریب ہے اسی اثنا میں حضرت سواد بھی آ گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا اے سواد اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرو۔ اے امیر المومنین میں ہند میں تھا۔ ایک جن میرے تابع تھا ایک شب میں سویا ہوا تھا جن نے آ کر مجھے خواب میں کہا اٹھو اور بات سنو، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا آخری نبی ﷺ کو معبوث فرمایا ہے دوڑو اور اس پر ایمان لاؤ تین رات یونہی ہوتا رہا۔ اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی اور میں اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ پہنچا میں نے دیکھا کہ لوگ حضور پاک ﷺ کے آس پاس حلقہ بنائے بیٹھے ہیں جب سرکار دو عالم ﷺ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا اے سواد خوش آمدید۔

جو تجھے لے آیا ہے ہم ان کو جانتے ہیں میں نے چند شعر لکھے تھے عرض کی اجازت ہو تو پیش کروں۔ آپ ﷺ نے اجازت فرمائی میں نے عظمت رسول ﷺ میں قصیدہ پیش کیا۔ حضور اکرم ﷺ ہر اُس دل کی کیفیت کو جانتے ہیں جس دل میں عشقِ رسول ﷺ ہو۔

عاشق رسول جنّ کا جنازہ پڑھا

معزز قارئین آقا دو عالم ﷺ نے اپنے تمام عاشقان کو عزت ورحمت سے نوازے ہے خواہ عاشق رسول، انسان، حیوان، جمادات، نباتات، ملائکہ اور جنات میں سے ہوں۔

بس ایک محبت رسول اور عشق رسول ہی ایسا عمل ہے جو کائنات کی ہر شے کو انمول

Marfat.com

اور عزت والا بنا دیتا ہے ادھر عشق رسول میں گرفتار ہوا اُدھر نظر رحمۃ للعالمین سے سجا دیا گیا اور دنیا و آخرت میں عزت و اعلیٰ مقام حاصل کر گیا۔ جب کسی نے گستاخ رسول اور حرمت رسول، ناموس رسالت پر ناپاک حملہ کیا تو دنیا اور آخرت میں کتے کی شکل اور خنزیر جیسا چہرہ لے کر گیا دنیا و آخرت میں لعنت کا طوق گلے میں لٹکائے نشان عبرت بن گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو عشق رسول کا اسیر کر دے اور ذرہ بھر بھی بے ادبی اور گستاخی رسول ﷺ سے اُمت محمدیہ کو بچائے (آمین)

ملت اسلامیہ کے عاشقانِ رسول ﷺ آئیں ایک عاشق رسول جن کی محبت کے بارے میں پڑھتے ہیں جن کے عشق کی وجہ سے سرکار دو عالم ﷺ نے اسے یہ مقام عطا کیا کہ جن ہونے کے باوجود آپ ﷺ نے جن کا نمازِ جنازہ پڑھا۔ اور یہ جن حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے عاشقِ رسول ﷺ تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور میں مدینہ کی ایک پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ضعیف العمر شخص ہاتھ میں عصاّ تھامے آنکلا اسے دیکھتے ہی آپ ﷺ نے فرمایا یہ بنی آدم نہیں ہے بوڑھا ہمارے قریب آیا۔ عرض کی میں جن ہوں یارسول اللہ!

سرکار دو عالم نے فرمایا! تمہاری عمر کتنی ہے؟

جن نے کہا جس دن شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا میں پاس ہی کھڑا تھا اور قبیل نے ہابیل کو قتل کیا میں دیکھ رہا تھا۔ حضور میں نے تمام انبیاء کی زیارت کی ہے میری تمنا تھی کہ خدا اتنی عمر دے کہ آپ کی زیارت کر سکوں اور آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کی معافی مانگوں۔

Marfat.com

مجھ سے ملاقات کا تمہیں اتنا شوق کیوں رہا؟

اس لیے یارسول اللہ آپ امام الانبیاء ہیں محشر میں تمام انبیاء کی نگاہیں آپ پر مرکوز ہوں گی آپ سے پہلے تمام نبی آپ کی بشارت دیتے رہے وہ مجھ پر سلام پیش کرتے رہے لیکن میں انکار کرتا رہا۔ مجھے آپ کی اُمت میں شامل ہونے کی آرزو تھی بالا آخر میں نے شرف پا ہی لیا جن محبت رسول عشق رسول میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے مشرق و مغرب کی تمام مخلوق کو آپ کا تمنائی دیکھا۔ اللہ نے آپ کے غلاموں کے لیے جنت اور دشمنوں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں پہلے ہی سب کچھ جانتا ہوں پھر جن نے اسلام قبول کر لیا (کلمہ پڑھ کر آقا دو عالم ﷺ کا امتی مسلمان بن گیا۔ اسی وقت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بشارت دی کہ اس جن کی توبہ قبول ہو چکی ہے حضور ﷺ نے جن کو قرآن کی ایک سورت یاد کرا دی جن پھر عرض کرنے لگا۔

یارسول اللہ ﷺ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے لیے زمین پر ایک ایسا قبلہ بنایا ہے جس میں خشوع کے ساتھ عبادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا!

"ہاں وہ اللہ کا گھر ہے"

تو مجھے اس مقام پر لے چلیں یارسول اللہ حضور اکرم نے جن کا ہاتھ تھاما اور تین قدم رنجہ فرمایا حدیث مبارکہ بہ روایت انس بن مالک جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (البخاری، فضائل الصحابہ)

Marfat.com

ابھی چند ہی قدم چلے ہوں گے کہ جن کی قضا (آخری وقت آ گیا) اور جن انتقال کر گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن پر جنازہ پڑھا اس طرح وہ پروانہ رسول مغفور ہو کر دنیا سے اٹھ گیا ہم پہاڑی کے نیچے اُتر کر مدینہ آ گئے۔

اس واقعہ کو کئی دن گزر گئے ایک دن ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک عورت داخل ہوئی وہ حسن و جمال کی پیکر تھی اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں سلام پیش کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر ہمیں فرمایا کہ یہ عورت انسانوں میں سے نہیں ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیسے آنا ہوا؟

قدم بوسی کے لیے حاضر ہوئی ہوں یارسول اللہ۔

تم کون ہو؟

میں جنات میں سے ہوں آقا چند روز قبل میرے بزرگ جن آپ کے ہاتھوں مشرف بااسلام ہوئے تھے۔

ہاں مجھے یاد ہے۔

وہ میرے دادا تھے۔

بہت خوب! تو تم بھی اسلام قبول کرنے آئی ہو۔

جی حضور!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے کلمہ طیبہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام فرمایا پھر پوچھا۔ تم قبول اسلام پر کیوں آمادہ ہوئی؟ میرے اسلام لانے کا باعث ایک واقعہ ہے وہ کہنے لگی۔

مجھے چند روز ہوئے ارض ہند میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں گلاب کا ایک پودا دیکھا گہرے سرخ رنگ کے پھولوں پر نظر ڈالی۔ ہر پتی پر لکھا تھا محمد المصطفیٰ وعلی

Marfat.com

المرتضیٰ

آقا! ہوا کا ایک جھونکا آیا تو گلاب کی پتیاں آپ پر درود شریف پڑھنے لگیں میں جان گئی کہ کائنات کا ہر ذرہ آپ کی محبت میں اسیر ہے پھر کہا میں اسی وقت بے چین تھی کہ آپ کے قدموں میں حاضر ہو کر آپ کے دست انور پر اسلام قبول کرلوں۔

ہم سب اس کی باتیں بڑے غور سے سن رہے۔

حضور نے فرمایا!

تمہارا نام کیا ہے؟

عارفہ!

پھر اس نے اجازت چاہی اور نگاہوں سے اوجھل ہوگئی

کئی دنوں کے بعد عارفہ پھر حاضر خدمت ہوئی حضور نے فرمایا!

عارفہ اتنی دیر کہاں رہی ہو؟

یارسول اللہ میری بیٹی اُمید سے تھی اس کا خاوند گھر میں موجود نہ تھا اس لیے بڑی بیٹی کے ہاں ٹھہرنا پڑا آپ کی دعاؤں سے اس نے بچہ جنا ہے۔ زچہ و بچہ دونوں بخریت ہیں۔

آج فرصت ملی ہے تو حاضر خدمت ہوگئی ہوں۔ عارفہ تم نے سمندر کے عجائبات میں سے کوئی عجوبہ دیکھا۔

جی حضور!

عارفہ نے بتانا شروع کر دیا۔ یارسول اللہ میں ساتویں سمندر سے گزر رہی تھی میں نے شیطان لعین کو دیکھا وہ تکیہ لگائے پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ اس کا دایاں پاؤں بائیں گھٹنے پر اور دونوں ہاتھ سر کے نیچے تھے وہ برابر آسماں کو گھور رہا تھا اور کہہ رہا تھا پروردگار! محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کا واسطہ ڈال کر کہتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما

Marfat.com

میں نے ابلیس سے پوچھا تم ان ہستیوں کو جانتے ہو؟

اس نے کہا کیوں نہیں!

میں چوراسی ہزار ((84000 سال تک فرشتوں کے ساتھ مل کر عبادت کرتا رہا ہوں جب میں جنت میں جایا کرتا تھا تو درختوں کے پتوں پر نام محمد ﷺ مرقوم پایا کرتا تھا۔ میں ان سے کیسے اُمید توڑوں؟ عارفہ کی زبانی یہ واقعہ سن کر حضور اکرم رحمت دوعالم ﷺ مسکرائے اور فرمایا!

جو شخص ان اسماء کے ساتھ محبت رکھے اور قول وفعل میں ان کی پیروی کرلے اسے مبارک ہو

(جامع المعجزات ص 80 از الشیخ محمد واعظ الہادی ترجمہ عطاالمصطفیٰ جمیل ایم اے عربی)

معزز قارئین یہ تھا ایک جن کی محبت رسول جس نے تمام انبیاء کرام کی زیارت کی اور ہزاروں سال سے دل میں خواہش لیے ہوئے تھا۔ کہ آقا دوعالم ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت اگر نصیب ہوجائے تو اس کی زندگی کی آخری خواہش اور دل کو قرار مل جائے گا انبیاء اکرام اس پر سلام پیش کرتے رہے اور اپنی اُمت میں شامل ہونے کی دعوت دیتے رہے لیکن اسے تو آرزو تھی کہ آقا دوعالم ﷺ سردار انبیاء کا امتی بن جائے اور امت محمدیہ میں شامل ہوجائے۔

سرکار دوعالم ﷺ اپنے اس عاشق کو فرمارہے ہیں میں تمہارے بارے میں پہلے ہی سے سب کچھ جانتا ہوں۔

ملت اسلامیہ کے عشاق رسول یہاں پر تو آقا کی ولادت نہ ہوئی ہے لیکن اپنے غلاموں کے عشق رسول کو پہلے ہی سے جانتے ہیں اور عاشق کو جو آپ کی ولادت سے پہلے عشق میں مبتلا ہے جانتے ہیں۔

اور اب وہ عُشاق رسول جو سرکار کے وصال کے بعد عشق رسول میں آج بھی محو

Marfat.com

ہیں ان کو سرکار کتنی محبت سے جانتے ہیں ۔ اس کا جواب غازی علم دین شہید، عبدالرحمان، عامر چیمہ، حضرت امام احمد رضا بریلوی، داتا علی ہجویری لاہوری، حضرت سلطان باہو، حضرت جنید بغدادی، حضرت معین الدینؒ چشتی اور صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہم کے دربار پر جا کر ان کی روحوں سے سوال کر کے اس کا جواب حاصل کر لو۔

اس دنیا میں جتنے بھی عاشقانِ رسول ﷺ زندہ ہیں سب کا ایمان ہے کہ ان کی زندگیاں آقا دو عالم رحمت للعالمین، روف رحیم کی نظر شفقت میں ہے اور حضور انور مدینہ پاک میں جلوہ افروز ہو کر سنہری جالیوں کے اندر سے ہمیں دیکھ بھی رہے ہیں سماعت بھی فرما رہے ہیں ہم سے محبت بھی فرما رہے ہیں اور مدینہ پاک سے ہم پر رحمت بھی فرما رہے ہیں ۔ آپ نے اس واقعہ میں یہ بھی پڑھا کہ عاشق رسول ﷺ جن کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر دیکھ کر سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے نبوت والے ہاتھوں سے جن کا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک جن جواب عاشق رسول ﷺ بن گیا تھا اس پر جنازہ پڑھا کہ اس کو مقام مصطفیٰ ﷺ میں شان عظیم عطا کر دی۔

کتنا خوش نصیب یہ جن ہے کہ ہزاروں سال عشق رسول ﷺ کے جذبے کی وجہ سے اس کے ہاتھ کو سرور دو عالم ﷺ کے نورانی ہاتھ نے مس کیا اور اس کا ہاتھ سرکار دو عالم حبیب خدا ﷺ کے ہاتھ میں ہے اور اس کی روح اس کے آقا کے ہاتھ میں پرواز کر رہی ہے یعنی زندگی کا خاتمہ اس وقت ہو رہا ہے جب اس کے سامنے رُخ انور سرکار دو عالم ﷺ ہے اور آخر میں یہی نبوت والے ہاتھ عشاقان رسول ﷺ کے کام آئیں گے اور بوسیلۂ آقا دو عالم ﷺ آپ کے تمام عشاق جنت میں جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ) اور سرکار دو عالم کی اہل بیت سے محبت کرنے والوں کو سرکار دو عالم ﷺ

Marfat.com

مبارک دے رہے ہیں اور میں بھی اہل بیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے دعا کر رہا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی اہل بیعت کے صدقے مغفرت فرمائے اور اس کتاب کو رہتی دنیا تک عزت کا مقام عطا فرمائے اور اس کتاب کی پوری دنیا میں کئی زبانوں میں کامیاب اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

باب ششم

حضرت عبدالمطلب کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ

نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ

درود خاص

کوئی رنج یا مصیبت آجائے تو صدقِ دل سے اس درود پاک کو پڑھنے سے ہر قسم کی مصیبتیں، تکلیفیں اور رنج و غم ختم ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین ! حضرت عبدالمطلب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے قبل اور بعداز بعثت تاجدار مدینہ کے آپ کو ایسے اشارے مل گئے تھے جس سے آپ کو یقین ہو گیا کہ میرے بیٹے حضرت عبداللہ کے ہاں بیٹے کی ولادت باسعادت ہونے والی ہے جس کی ساری دنیا تعریف کرے گی اور بڑی عزت وشان والا ہوگا۔ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ساتویں روز حضرت عبدالمطلب نے تمام قریش کو مدعو کیا اور جانور ذبح کر کے عقیقہ کیا اور آپ نے اپنے قبیلہ کے لئے پُرتکلف دعوت کا اہتمام فرمایا جب وہ کھانا کھا چکے تھے تو انہوں نے کہا اے عبدالمطلب جس بیٹے کی اتنی خوشی میں آپ نے اس پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا ہے اور ہمیں عزت بخشی ہے یہ تو بتایئے کہ اس فرزند کا نام آپ نے کیا تجویز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے اس کا نام ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' تجویز کیا ہے ازراہ حیرت وہ بولے آپ نے اپنے اہل بیت میں سے کسی کے نام پر اس کا نام نہیں رکھا۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے اہل قریش کو بتایا۔

اَرَدْتُ اَنْ یُحْمَدَہٗ اللّٰہُ فِی السَّمَائِ وَ خَلْقُہٗ فِی الْاَرْضِ

(میں نے اس لیے اس کا یہ نام تجویز کیا ہے کہ تاکہ آسمانوں میں اللہ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولودِ مسعود کی تعریف کرے''

(ضیاء النبی ص 41)

حضرت عبدالمطلب نے اپنے اس عظیم یتیم پوتے کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا اور اس کی عظمت وشان اپنے خاندان والوں کو بتائی حضرت عبدالمطلب نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جتنی محبت کی، جتنا پیار کیا آج تک پوری دنیا میں حضرت عبدالمطلب جیسا کوئی دادا

Marfat.com

پیار کر سکا اور نہ ہی اپنے پوتے سے قیامت تک کر سکے گا۔

آیئے خانہ کعبہ کے خدمت گذار اور متولی حضرت عبدالمطلب کے پیار کی نوعیت کا مطالعہ کر کے اپنے دل کو عشق مصطفیٰ ﷺ کی خوشبو سے معطر کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ والد اور حضرت آمنہ والدہ کی وفات کے بعد حضرت عبدالمطلب کی کفالت میں حضور پاک ﷺ آ گئے۔

حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت اپنے پوتے سے کی اور ہمیشہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ رکھتے اور اپنے قریب جگہ دیتے تھے اور آپ کو اجازت تھی کہ جب چاہے اپنے دادا کے پاس چلے جاتے تھے اور حضرت عبدالمطلب کو اپنے پوتے آقا دو عالم ﷺ سے اتنی شدید محبت تھی کہ وہ آپ ﷺ کے بغیر کھانا نہیں تناول فرماتے تھے کبھی کبھی کھانا کھاتے وقت حضرت عبدالمطلب اپنے عظیم پوتے کو اپنی گود میں بٹھا لیتے تھے۔

روایت کے مطابق کعبۃ اللہ کی دیوار کے سائے میں قریش والے آپ کیلئے فرش بچھاتے تھے۔ آپ کی اولاد سمیت سب اس کے گرد بیٹھتے تھے اور ادب کی وجہ سے کوئی ان کی مسند پر قدم نہ رکھتا تھا مگر حضور پاک ﷺ جو اس وقت خوب تنومند تھے آ کر بلا تکلف اس فرش پر براجمان ہو جاتے آپ کے چچا انہیں ہٹانا چاہتے تو جناب عبدالمطلب فرماتے میرے بیٹے کو چھوڑ دو خدا کی قسم اس کی شان ہی کچھ اور ہے مجھے امید ہے کہ یہ ایسے بلند مرتبے پر پہنچے گا جس پر اس سے پہلے کوئی عرب نہیں پہنچ سکا۔ یہ بھی فرماتے تھے اس کا مزاج شاہانہ ہے پھر اپنے پاس بٹھا کر پیار کرتے آپ کی باتیں سن کر اور حرکات و سکنات دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سماتے ابن سعد نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک قبیلہ کے کچھ لوگ حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ قبیلہ قیافہ شناسی (یا علم خاص وغیرہ) میں ماہر سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو

Marfat.com

دیکھ کر جناب عبدالمطلب سے کہا کہ اس بچے کی خاص حفاظت کرنا کیونکہ ہم نے کوئی ایسا نشان قدم نہیں دیکھا جو مقام ابراہیم کے نشان قدم سے اس قدر مشابہ ہو جیسا کہ اس بچے کے قدم رکھتے ہیں اس وقت آپ کے چچا ابوطالب بھی موجود تھے جناب عبدالمطلب نے ان کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ جو بات یہ لوگ کہہ رہے ہیں اسے غور سے سنو اور اس کی حفاظت کرو اس سے ظاہر ہے کہ جناب عبدالمطلب اپنے بعد جناب ابوطالب کو منتخب کر چکے تھے۔ حضرت عبدالمطلب پہلے ہی حضور ﷺ کو دیکھ کر اپنے بڑھاپے کے دن گزار رہے تھے سیدہ آمنہ کے انتقال پر حضور ﷺ سے ان کی الفت نے اس طوفان کی صورت اختیار کر لی کبھی ان کی انگلی پکڑے حرم کی طرف جا رہے ہیں کبھی انہیں اپنے کندھوں پر اٹھائے کعبہ کے گرد طواف کر رہے ہیں اپنے فرزند دل بند کی عمر درازی اور بخت ارجمند کیلئے مصروفِ دعا ہیں کبھی اس چاند سے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر سو جان سے تصدق ہو رہے ہیں سوتے ہیں تو رات کو اپنے پہلو میں سلاتے ہیں ایک لمحہ کیلئے بھی جدا کرنا گوارا نہ تھا۔ ہمیشہ حضور ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھاتے آپ ﷺ کی سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے حضور ﷺ کی معصوم ادائیں دیکھتے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے۔

''حضرت عبدالمطلب کے زمانے میں بھی اس طرح شدید قحط پڑا تھا آپ اپنی قوم کے ساتھ جبل ابی قبیس پر دعا مانگنے کیلئے گئے تھے حضور ﷺ کی کمسنی کا عالم تھا آپ نے اپنے نور نظر کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا حضور ﷺ کے واسطہ سے دُعا مانگی جو فوراً قبول ہوئی حضور ﷺ کی عمر جب آٹھ سال (۸) کی ہوئی تو حضرت عبدالمطلب اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف چلے گئے عبدالمطلب کی عمر اس وقت ایک سو چالیس سال اور دوسری روایت کے مطابق ایک سو اسی سال تھی ان کی وفات پر کئی دنوں تک بازار بند رہے اور منڈیوں میں کاروبار بند رہا جب دفنانے کے لئے

Marfat.com

جانے لگے تو لوگوں نے ان کے آٹھ سالہ کمسن پوتے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھا کہ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

ابن سعد اور حافظ سخاوی نے ام ایمن کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سرہانے کھڑے رو رہے تھے بعد کے زمانے میں جب کئی اصحاب کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دادا کی وفات کا وقت یاد ہے؟ فرمایا ہاں میں اس وقت آٹھ برس کا تھا۔

(سیرت رسول ہاشمی ۱۰۲۔ ضیاء النبی ۹۷، ۱۱۰، جلد ۲، سیرت ابن ہشام ۱۹۵، جلد اوّل، سیرت النبی ابن کثیر ۲۴۱، جلد اوّل، سیرت النبی از دحلان ۸۷ جلد اوّل)

قارئین کرام! آپ نے خانہ کعبہ کی متولی اور خدمت گزار شخصیت حضرت عبدالمطلب کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت پڑھی اور میں دنیا بھر کے دادا کو حضرت عبدالمطلب جیسی محبت اپنے پوتے کو دینے کی دعوت و اپیل کرتا ہوں اور دنیا بھر کے پوتے کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اپنے دادا کا احترام اور محبت کرنے کی اپیل کرتا ہوں یہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اپنے دادا کو محبت کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پوری کی جائے اور بزرگوں کی دعاؤں کے ساتھ اپنی زندگی کو روشن و کامیاب بنانے کی درخواست کرتا ہوں۔ یہی اس کتاب کا سبق اور مقصد ہے۔

حضرت ابوطالب کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان کے بعد آپ کے حقیقی چچا حضرت ابوطالب کی محبت پڑھتے ہیں جس چچا نے اپنے یتیم بھتیجے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کر کے تاریخ اسلام میں اپنے نام کو سنہری حروف میں لکھا ہے۔

جناب ابوطالب کا اصل نام عبد مناف تھا بڑے بیٹے طالب کی وجہ سے ان کی

Marfat.com

کنیت ابو طالب مشہور ہوگئی ان کے بڑے بیٹے طالب کی حضور پاک ﷺ سے بڑی محبت تھی اور حضور پاک ﷺ کو بھی طالب سے بڑی محبت تھی ۔ حضرت ابو طالب اور ابولہب کے مزاج اور فطرت مختلف تھی حالانکہ وہ حضور کا ہمسایہ تھا اور صرف ایک دیوار کا فرق تھا۔

حضرت ابو طالب کھانا کھاتے وقت حضور پاک ﷺ کو ساتھ رکھتے جس کھانے میں حضور پاک ﷺ تناول فرماتے وہ کھانا جب سب مل کر کھاتے تو وہ کھانا ختم نہ ہوتا حضرت ابو طالب یہ دیکھ کر فرماتے کہ میرا بھتیجا بڑا مبارک ہے۔

حضرت ابو طالب کیلئے الگ مسند بچھائی جاتی کسی کو اس پر بیٹھنے کی جرأت نہ ہوتی لیکن حضور پاک ﷺ اس مسند پر تشریف فرما ہوتے حضرت ابو طالب فرماتے کہ میرے اس بھتیجے پر سرداری سجتی ہے۔

حضور پاک ﷺ بکریاں چرا کر اپنے چچا کی مالی امداد بھی کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک قیافہ شناس مکہ میں آئے مکہ کے لوگوں نے اپنے بچوں کو قیافہ شناس کو دکھایا اور حضرت ابو طالب نے بھی قیافہ شناس کو حضور پاک ﷺ کو دکھایا جب دوسرے بچوں سے فارغ ہوا تو اس قیافہ شناس نے حضور پاک ﷺ کو بار بار یاد کیا اور کہا کہ مجھے آپ سرکار کو دکھایا جائے حضرت ابو طالب نے قیافہ شناس کی اس بے چینی کو دیکھ کر حضور پاک ﷺ کو اس کی نظر سے غائب کر دیا آخر قیافہ شناس نے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ بہت بڑے آدمی بننے والے ہیں۔

حضور پاک ﷺ کا نکاح مبارک بھی حضرت ابو طالب کی وساطت سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوا قریش کے سب سے بڑے پہلوان رکانہ جسے کوئی بھی پچھاڑ نہ سکتا تھا حضور پاک ﷺ نے دو بار پچھاڑ کر اسے حیران کر دیا۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جناب ابو طالب نے نماز پڑھتے دیکھ لیا اور استغفار کرنے پر حضرت علی نے فرمایا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر ایمان لا چکا ہوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یہ الفاظ سن کر حضرت ابو طالب نے فرمایا کہ وہ تمہیں بھلائی کے سوا کسی دوسری چیز پر نہیں بتا سکتے تم ان کے ساتھ لگے رہو"

"عام دعوت اسلام کے زمانے میں قریش کے سرداروں نے باہم مشورہ کر کے جناب ابو طالب پر دباؤ ڈالنے کی بھرپور کوشش کی تا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت اور حفاظت سے کنارہ کش ہو جائیں چنانچہ وفد کی صورت میں آپ کے پاس آئے مگر آپ نے دانشمندی سے نرم جواب دے کر ان کو واپس کر دیا۔ (البدیہ والنہایہ) دوسری دفعہ پھر وفد لے کر آئے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکایت کی آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھایا مگر آپ نے اپنا طرز عمل بدلنے سے صاف انکار کر دیا۔

جناب ابو طالب نے وفد کے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ میں اسے اٹھا نہ سکوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو میں اپنا کام نہ چھوڑوں گا آخر یہ محسوس کر کے کہ مہربان چچا بھی ساتھ چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں تو رنجیدہ اور آبدیدہ ہو کر اٹھے جناب ابو طالب نے یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس بلایا اور کہا اپنا کام جاری رکھو اور جو کچھ کرنا چاہو کرو۔

خدا کی قسم میں کسی وجہ سے تمہیں دشمنوں کے حوالے نہ کروں گا۔ تیسری دفعہ وہ پھر وفد کی صورت میں آئے اس سے قبل ابو جہل نے پتھر مار کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے (معاذ اللہ) کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہ ہو سکا اس وفد کو کامیابی نصیب نہ ہوئی جب ایسا ہی وفد چوتھی دفعہ جناب ابو طالبؑ کے پاس آیا اور کہا یہ نوجوان لڑکا لے لو اسے اپنا بیٹا بنا لو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے حوالے کر دو۔ جناب ابو طالب نے کہا واللہ تم نے

Marfat.com

بدترین سودا کیا ہے اپنا بیٹا مجھے دیتے ہو کہ میں اس کی پرورش کروں اور میرا بیٹا مجھ سے مانگتے ہو کہ تم اسے قتل کر ڈالو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا جناب ابو طالب نے صاف کہہ دیا کہ اچھا جو تمہارا دل چاہے کرو تمہاری بات بڑھ گئی اور لڑائی ٹھن گئی ہے جناب ابو طالب نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو جمع کر کے انہیں آمادہ کیا کہ وہ سب حضور پاک ﷺ کی حفاظت کریں گے سب ساتھ دینے کیلئے کھڑے ہو گئے مگر ابولہب ان سے الگ رہا۔ جناب ابو طالب حضور پاک ﷺ کی حفاظت کرتے تھے ایک روز ان کو مکان پر نہ پایا تو انہوں نے اپنے قبائل کے نوجوانوں کو جمع کر کے سب کو مسلح کر دیا اور اوپر سے چادریں پہنا دیں سب کو کہا کہ حرم میں داخل ہو جاؤ تو ابو جہل اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہو تو کسی کو زندہ نہ چھوڑنا کیونکہ انہوں نے محمد ﷺ کو قتل کیا ہوگا راستے میں زید بن حارثہ مل گئے تو ان سے معلوم ہوا کہ حضور بخیر و عافیت ہیں دوسرے دن جناب ابو طالب حضور پاک ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر بنی ہاشم اور بنی المطلب کے نوجوانوں سمیت حرم میں قریش کے سرداروں کے پاس پہنچے اور کہا اے قریش معلوم ہے میں نے کیا ارادہ کیا تھا پھر سارا ماجرا بیان کر دیا نوجوانوں سے کہا ذرا اپنی چادریں ہٹاؤ انہوں نے ہٹا لیں تو سب کو ہتھیار نظر آئے پھر ابو طالب نے کہا خدا کی قسم اگر تم نے محمد ﷺ کو قتل کر دیا تو میں تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ ہم لڑ کر ختم ہو جائیں"۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے پھر کسی کو محمد ﷺ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں ہوئی جناب ابو طالب کا یہ آخری اقدام حضور ﷺ کی حمایت میں بہت بڑا اقدام ہے جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جناب ابو طالب نے جس محبت ،شفقت ہمدردی، بے پناہ حمایت و مدد کا مظاہرہ آخری دم تک حضور پاک ﷺ کے حق میں کیا اس کی مثال نہیں ملتی انہوں نے انتہائی مشکل اور پریشانیوں کے دور میں بھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا جیسا کہ مقاطعہ شعیب ابی طالب (گھاٹی) سے ثابت

Marfat.com

ہے انہوں نے اپنے سارے خاندان اور بنوالمطلب کے ساتھ تین برس کے طویل عرصے تک کفار مکہ کے محاصرے اور مقاطعے میں جس مصیبت اور تکلیف کے ساتھ وقت بسر کیا اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی مصیبت کے وقت تو اپنے پرائے سب ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور کوئی گوارا نہیں کرتا کہ کسی دوسرے عزیز کی خاطر (ایسی تکلیف) میں رہنا قبول کرے آپ نے جس صبر و استقلال اور مستقل مزاجی کے ساتھ تین سال کا طویل عرصہ صبر کیا وہ جناب ابو طالب کی زندگی کی ایک تابندہ مثال ہے حالانکہ انہوں نے خود اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن خاندان کے جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے بلکہ اپنی اولاد تک کی حوصلہ افزائی کرتے تھے یہ ثابت ہے کہ مکہ میں جناب ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے حمائتی اور مددگار تھے۔ آج جو لوگ حضرت عبدالمطلب اور حضرت ابو طالب کی عظمت و شان اور محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناواقف ہیں ان کی اصلاح کیلئے یہ محبت بھری تحریر کافی ہے۔

(جناب ابو طالب نے ۸۰ برس کی عمر میں انتقال کیا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے قیامت کے روز میری شفاعت اسے فائدہ دے گی۔

(سیرت رسول ہاشمی صفحہ ۲۵۶)

صحابہ کرام، اُمت مصطفیٰ اور غیر مسلموں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابہ کرام کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین آئیں سیکھتے ہیں صحابہ کرام سے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشق کیسے کیا جاتا ہے؟ عشق مصطفیٰ صحابہ کرام کی نظر میں کیا ہے؟ اپنے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محبت کا اظہار کرتے تھے اور یہ کتنی عظیم محبت تھی سرکار کی

Marfat.com

صحابہ کرام کے دل میں محبت کا طریقہ کیا تھا؟ محبت کا اظہار کیسے ہوتا تھا؟ سب سے پہلے اور سب سے عظیم عاشق رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کے بارے میں جانتے ہیں کہ ان کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا کا کوئی بھی مسلمان اگر عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب لکھے گا تو اس عشق ابتدا عاشق کی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کی جائے گی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی بھی ہیں سُسر مبارک بھی ہیں اور سرکار کے سچے عاشق بھی ہیں آیئے ان کے عشق کی کیفیت جانتے ہیں تا کہ ہمارے اندر بھی عشق مصطفےٰ کی شمع روشن ہو اور خوشبوئے مصطفےٰ سے اپنے دل و دماغ کو معطر کریں

جبر و تشدد اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوبکر صدیق جواں مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور اس وقت آپ کی عمر ۳۸ سال تھی۔ سرکار کے صحابی ہونے کے ناطے اور سچے عاشق رسول کے تعلق سے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک روز عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اسلام کی دعوت دینے کی سرعام اجازت فرمائیں لیکن اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۹ تھی اس وجہ سے پہلے تو سرکار نے جازت نہ دی لیکن حضرت ابوبکر صدیق کی دوبارہ خواہش کے پیش نظر آپ نے اجازت عنائیت فرمائی چنانچہ سب سے پہلے خانہ کعبہ میں جس صحابی رسول نے تبلیغ اسلام پر تقریر فرمائی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے دشمنان اسلام اور اہل قریش حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہادری کو دیکھ کر حیران اور پریشان ہوئے عقبہ بن ربیع قریشی نے پوری قوت سے آپ پر وار کیا

Marfat.com

چہرے پر ضرب لگائی آپ بری طرح زخمی ہو گئے۔آپ کے خاندان بنو تمیم آپ کو اٹھا کر گھر لے گئے آپ کی والدہ زخمی حالت میں اپنے لخت جگر کو دیکھ کر پریشان ہو گئی لیکن جب آپ کے خاندان والوں نے کہا کہ آپ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر ان کے ساتھ مل جائیں تو آپ نے کہا کہ میرے آقا کیسے ہیں؟ خاندان والوں نے کہا ہم اس کی بات کرتے ہیں اور یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتا ہے آپ کی والدہ کو کہا گیا آپ خود ہی اپنے بیٹے کو سنبھالیں آپ کی والدہ اور قریبی رشتہ دار کھانا کھانے پانی پینے کی درخواستیں کر رہے ہیں لیکن آپ کوئی بھی چیز حلق کے اندر لے جانے کے لیے تیار نہیں ہیں اور آپ والد کو کہتے ہیں کہ پہلے مجھے بتاؤ میرے آقا کیسے ہیں آپ ان کے گھر جا کر خیر دریافت کریں بالآخر آپ اپنی والدہ ام جمیل کے ہمراہ بنفس نفیس حضور کی بارگاہ میں آئے اور تاجدار مدینہ کے پاؤں مبارک سے چمٹ گئے حاضرین اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے سب پر عاشق مصطفیٰ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ایک رقت طاری تھی کیسا عشق مصطفٰے ہے کیسی صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت ہے کہ کھانا پینا بند کر دیا جب تک رُخ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھوں گا کچھ نہیں کھاؤں پیوں گا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی پر رَسول اللہ لکھوانا

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دی کہ اس پر "لَا اِلٰہَ اِلا اللہ" لکھوا دو آپ نے وہ انگوٹھی نقاش کو دے کر فرمایا اس پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھ دو جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں یہ انگوٹھی پیش کی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ انگوٹھی دیکھی تو اس پر تحریر لکھی ہوئی تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ابو بکرِ الصدیق آپ نے فرمایا
ما ھذہِ الزیادہ یہ زیادتی کیسی ہے؟ آپ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کلمہ تو میں نے لکھوایا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ابو بکر کا مجھے علم نہیں اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا یارسول اللہ آپ کے یارغار نے اللہ کے نام کے ساتھ آپ کا نام جدا کرنا پسند نہیں کیا تو مجھے بھی پسند نہ آیا کہ آپ کے نام کے ساتھ صدیق کا نام جدا ہو۔ (ابرار خطابت، ص ۴۱۸)

واقعہ معراج اور ابوبکر صدیق کی محبت

جب حضور پاک ﷺ کو اللہ نے ظاہری وجسمانی حالت میں عرش معلیٰ پر اپنی زیارت کروائی اور آپ کو معراج ہوئی آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا میرے اس عظیم واقعہ کی دنیا میں سب سے پہلے تصدیق کون کرے گا؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا ابو بکر صدیق لقب صدیق سب سے پہلے حضرت جبرائیل سے آپ کو ملا۔ جب تاجدار مدینہ ﷺ بیت اللہ گئے جہاں قریش کی نشست ہوئی آپ نے اپنے واقعہ معراج کا ذکر کیا فوراً ابوجہل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ آپ کے آقا معراج کا ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس پہنچا ہوں اور رات ہی رات میں آسمانوں پر پہنچا ہوں پھر واپس آیا ہوں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے آقا نے کہا ہے تو میں صدق دل سے تصدیق کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں جب اس واقعہ کی اطلاع حضور پاک ﷺ کو ملی تو آپ نے ابو بکر کو صدیق اکبر کے لقب سے نوازا اس طرح آپ کو دوسری بار صدیق کا لقب ملا یہ تھا عشق مصطفےٰ ﷺ کہ سرکار ﷺ کی زبان سے جو لفظ ادا ہوں اس پر صدق دل سے ایمان لانا اور سرکار کی زبان سے ادا شدہ الفاظ کی پاسداری کرنا ہی عشق رسول ﷺ ہے

Marfat.com

غارِ ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ ؟

معزز قارئین! اللہ اور رسول کی سچی محبت رکھنے والے میرے مسلمان بہن بھائیوں اور بزرگوں آئیں ایک اندھیری اور خوفناک غار میں عشق مصطفیٰ کی تصویر دیکھتے ہیں۔

غارِ ثور جبل ثور پر واقعہ ہے اور مکہ معظمہ سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر فاصلہ پر ہے یہ غار حشرات الارض کا مسکن تھا حضور پاک ﷺ تین دن تک اس غار میں یار غار کے ساتھ رہے مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے اس غار میں آرام فرمایا

ازل سے سو رہی تھی خاک کی توقیر جاگ اٹھی
یکا یک اس اندھیرے غار کی تقدیر جاگ اٹھی

تاجدار مدینہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے کندھوں پر سوار کر لیا اور اسی حالت میں غارِ ثور میں پہنچے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور کو غار کے باہر کھڑا کیا اور خود غار کے اندر جا کر خوب غار کو صاف کیا کیوں کہ یہ اس وقت تک حشرات الارض کا مسکن رہا تھا تن کے کپڑے پھاڑ کر تمام سوراخ بند کر دیئے پھر آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اندر تشریف لائیں آپ ﷺ غار میں داخل ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور آپ میری گود میں سر رکھ کر استراحت فرمائیں آپ نے التجا قبول فرمائی سیدنا صدیق اکبر نے دیکھا ایک سوراخ باقی رہ گیا ہے اور اس کے بند کرنے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے آپ نے اس پر اپنی ایڑھی جمادی ایک سانپ نے سوراخ میں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر ڈنگ مارا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کے باوجود اپنا پاؤں نہ ہٹایا مبادا کہ سرور کائنات ﷺ کے آرام میں خلل آئے جب شدت درد سے آپ کے آنسو حضور پاک ﷺ کے رُخ انور پر گرے تو سرکار کی آنکھ مبارک کھلی پوچھا کیا ہوا عرض کی یا رسول

Marfat.com

اللہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زخم پر اپنا لعاب دہن لگایا درد فوراً جاتا رہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری عمر بھر کی نیکیاں صدیق اکبرؓ کی ایک رات کی نیکیوں کے برابر ہیں (عظمت وشان یارِ غار)

معزز قارئین یہ ہے عشق مصطفیٰ کہ سانپ ڈنگ پہ ڈنگ لگا رہا ہے کہ میرا راستہ چھوڑ دو لیکن عاشق مصطفیٰ رخ مصطفیٰ پر نظریں جمائے ہوئے ہے جب رُخ مصطفیٰ سامنے ہو تو عاشق دنیا کی ہر نعمت کو ٹھکرا دے گا اور ہر مصیبت کو بھلا دے گا اور کہے گا

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

میرے مرشد سلطان العافین حضرت سلطان باہو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس حسین نظارے کو یوں بیان فرماتے ہیں

ایہہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو
لو ں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولا ہک کجاں ہو
اتناں ڈٹھیا کہ مینوں صبر نہ آوے تے میں ہور کدے ول بھجاں ہوں
مرشد دا دیدار اے باہو مینوں لکھ کڑوڑاں حجاں ہو

سبحان اللہ یہ ہے غار یار کا عشق جس کی قیامت تک کوئی مثال نہ مل سکے گی

غزوہ تبوک میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے غلام حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور کئی دیگر صحابہ نے جام شہادت نوش فرمایا عیسائی جو شام کی سرحد پر تھے انہوں نے قیصر روم کی سرپرستی حاصل کی اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں

Marfat.com

جب تاجدار مدینہ حضور پاک ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے مالی امداد طلب کی جس کے نتیجے میں حضرت عمر فاروقؓ نے گھر کا نصف مال پیش کیا اور خیال کیا اب میں خدا کی راہ میں مالی امداد دینے والوں میں حضرت صدیق اکبرؓ سے آگے نکل جاؤں گا۔

حضرت عثمان غنیؓ نے ۳ صد اونٹ اور ہزار دینار پیش کیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یار غار نے جب اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کی تو گھر کا سارا مال آقا کی خدمت میں پیش کر دیا (راقم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت کی کتاب میں یہ بھی پڑھا ہے) کہ جنگ تبوک کے وقت مالی امداد پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک دیوار پر ہاتھ پھیرا دیوار میں ایک چھوٹی سی سوئی تھی وہ بھی آپ نے دیوار سے اُتار کر مالی امداد میں شامل کر دی ابن عساکر کے مطابق چار ہزار درہم آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں پیش کئے تو محسن انسانیت نے فرمایا اے ابوبکر گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے ہو تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تاریخ اسلام میں وہ جملہ ادا کیا جو عشق و محبت کی وادی میں قیامت تک سنہری حروف سے لکھا جائے گا اور جس سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشق مصطفیٰ سے ہر عاشق رسول بخوبی واقف ہو جائے گا آپ نے فرمایا گھر میں اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کچھ نہیں ہے ڈاکٹر اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس محبت اور قربانی کو دیکھا اور فرمایا کہ میں کبھی بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں جا سکتا

معزز قارئین یہ ہے عشق مصطفیٰ کہ محبوب نے مالی امداد کا حکم فرمایا تو عاشق رسول نے گھر کی ہر چیز پیش کر دی کہ یہ مال تو ہے ہی میرے آقا کا میرا تو اور کچھ نہیں سوائے

Marfat.com

میرے آقا کی محبت کے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

معزز قارئین عشقِ مصطفیٰ کے جذبوں سے لبریز عشقِ رسول ﷺ پر لکھی جانے والی کتب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

''فضائل صحابہ واہلبیت'' از حضرت مولانا محمد علی حسین ''عظمت وشان غار یار'' از چوہدری نور احمد مقبول نقشبندی مجددی،

اس لشکر کی روانگی کے وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس جذبہ عشقِ مصطفیٰ کی تصویر پیش کی ہے قیامت تک کے عاشقوں کے لیے ایک سبق ہے آپ کے حکم کی تعمیل کس جذبے سے کرنی ہے کس عظمت سے کرنی ہے آئیں اس روحانی اور وجدانی لشکر کی روانگی کی تفصیل تاریخ اسلام کی روشنی میں پڑھیں حضور پاک ﷺ کے وصال کے بعد اہل مدینہ کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا متعدد جھوٹوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، عیسائیوں اور یہودیوں کی سازش سے نو دشمنان اسلام نے نئے علاقوں میں بغاوت کا پلان بنایا، کئی لوگ زکوۃ دینے سے انکاری ہوئے ان حالات میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بہت ہی دانشمدانہ اور ملت اسلامیہ کیلئے بہت اہم فیصلے کرنے تھے

خصوصاً اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لشکر کی روانگی

صحابہ کرام گھبرائے ہوئے تھے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اس وقت مسلمانون کی تعداد جو آپ کے سامنے ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک عرب کا کیا حال ہے اور کئی لوگ ٹوٹتے جا رہے ہیں اس لیے مناسب نہیں کہ آپ

Marfat.com

اس وقت لشکر کو روانہ کریں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مہم کی تکمیل کا حکم دیا جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں فرمایا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مدینہ اس طرح خالی ہو جائے کہ میں اکیلا رہ جاؤں اور مجھے درندے جنجھوڑ کر کھا جائیں میں اس وقت بھی اُسامہ کو حضور ﷺ کے حکم کے مطابق اس مہم پر روانہ کروں گا اور کسی حالت میں نہ روکوں گا۔"

حضرت صدیق اکبر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت کے اس قطعی حکم کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس لشکر میں سن رسیدہ اور تجربہ کار صحابہ شامل ہیں (حضرت ابوبکر اور عمر بھی نامزد تھے) اُسامہ ناتجربہ کار نوجوان ہیں اس لئے بہتر ہے کہ امیر لشکر کسی معمر آدمی کو بنا دیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غصہ قابو سے باہر ہو گئے اور فرمایا اے خطاب کے بیٹے رسول اللہ ﷺ نے اسامہ کو امیر لشکر بنایا ہے اور اب تم کہتے ہو کہ ان کو معزول کر دوں حضرت عمر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ جن لوگوں کو حضور ﷺ نے اس مہم میں جانے کے لیے فرمایا تھا وہ سب اُسامہ کے ساتھ جائیں اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے بہادران اسلام مقام جرف میں جمع ہوئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر فاروق کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے کہ لشکر اُسامہ جس کی تعداد ۵۰۰۰۰ ہزار تھی کو روانہ کیا جب شیخین جرف میں پہنچے تو سپہ سالار حضرت اسامہ گھوڑے پر سوار تھے لشکر اُسامہ کوچ کرنے کو تھا حضرت اُسامہ بن زید نے خلیفہ کو پیدل دیکھ کر کہا، خلیفہ آپ رضی اللہ عنہ بھی گھوڑے پر سوار ہو جائیں یا مجھے گھوڑے سے اُترنے کی اجازت فرمائیں اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا غازی کے ہر قدم کے عوض سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو درجے ترقی ہوتی

Marfat.com

ہے اور اس کے ساتھ سو گناہ معاف ہوتے ہیں۔

تم کو خدا کی قسم جو اُترو اور میں بھی ہرگز سوار نہ ہوں گا کیا ہوا اگر راہ خدا میں (عشق مصطفیٰ) میں کچھ دیر کے لئے میرے پاؤں گرد آلود ہوں پھر فرمایا اگر تم مناسب سمجھو تو عمر کو میرے پاس چھوڑ جاؤ مجھے ان سے مشورے کی ضرورت ہوگی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ اس پر بخوشی رضامند ہو گے حضرت ابو بکر نے یہ بھی ہدایت کی حضور ﷺ نے جیسا تم کو حکم دیا تھا ویسا ہی کرنا اور اس حکم کی تعمیل میں ذرا برابر کوتاہی نہ کرنا اس لشکر کی شان یہ تھی کی اُسامہ کے گھوڑے کی لگام جلیل القدر صحابی حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ تھامے ہوئے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول، خلیفہ ملتِ اسلامیہ حضرت عمر کو اپنے پاس مشاورت کے لئے رکھنے کی اجازت کمانڈر فوج اسلامیہ حضرت اُسامہ سے لے رہے تھے

چنانچہ یہ لشکر حضور پاک ﷺ کے وصال کے ۱۹ دن بعد روانہ ہوا اور فتح کی کامیابی لے کر اور دیگر صحابہ کرام کی شہادت کا بدلہ لے کر واپس مدینہ ۷۰ دن بعد آیا تو لشکر اسلام کے استقبال کیلئے خواتین و حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام موجود تھے حضرت اُسامہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے حضرت بریدہؓ پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور لشکر کے آگے چل رہے تھے یہ وہی پرچم مبارک تھا جو حضور پاک ﷺ رحلت پاک سے چند روز قبل حضرت اُسامہ کے سپرد کر گئے تھے جس کے متعلق اُسامہ کی روانگی کے مخالفین کو جواب دیتے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا جس پرچم کو رسول پاک ﷺ نے کھولا تھا میں اسے کس طرح لپیٹ کر رکھ دوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنی زندگی میں امیر لشکر بنایا تھا۔

Marfat.com

عقلِ سلیم اور عشق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تمام محدثین، مفسرین، دانشوروں کی رائے ہے کہ اگر اس وقت لشکر اسلام کو روک دیا جاتا تو یہ پہلی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی اور آنے والے لوگ کہتے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عاشق مصطفیٰ نے تاجدار مدینہ کا روانہ کیا ہوا لشکر روک دیا اور اپنے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی (استغفر اللہ) مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کی روانگی کا حکم دے کر نہ صرف عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیا ہے بلکہ قیامت تک آنے والے، مسلمانوں کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں جو حکم دیا تھا جو ہدایت دی تھی اس کی تعمیل قیامت تک کوئی نہیں روک سکتا ہے سرکار کے حکم کی تعمیل ہوتی رہے گی عاشقانِ رسول حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کرتے رہیں گے

ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اہل حق کے قافلہ سالار یار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
التجا تابش قصوری کی یہی ہے رات دن
یا الٰہی ہو عطا دیدارِ یار مصطفیٰ

(علامہ محمد منشا تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیق کا عشق

حضرت گنج کرم پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے، آپ نے فرمایا ایک مرتبہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فکر مند پایا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اتنے متفکر کیوں ہیں حضور شافی محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک رات پانی کی

Marfat.com

ضرورت ہوگی اس واقعہ کے ڈھائی سال بعد ایک شب کو آقائے تاجدارِ مدینہ ﷺ مسکینوں کے والی یتیموں کے ماوی اپنے کاشانہ اقدس سے باہر نکلے اور ایک طرف چل دیئے کچھ دور جا کر کھجوروں کے جُھنڈ میں کسی کو کھڑے پایا حضور سرور دو جہاں نے فرمایا کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہایت ہی مودب انداز میں عرض پیرا ہوئے حضور غلام بے دام ابو بکر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہاں کیوں؟ ،،حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور اُس دن سے یہاں پانی لیے کھڑا رہتا ہوں جس دن سے آپ نے پانی کی ضرورت کا ذکر فرمایا تھا تا کہ پانی کی ضرورت پوری کر سکوں اور آپ ﷺ فکر مند نہ رہیں پریشانی ختم ہو اللہ اکبر یہ انداز محبت اور عشق رسول صل اللہ علیہ وسلم دیکھ کر آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی

(تاریخ الخلفاء از علامہ جلال الدین سیوطیؒ، عظمت وشان یار غار ص ۴۳۵)

معزز قارئین یہ ہے عشق رسول ﷺ کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے پانی کی طلب کا ذکر کیا اور عاشقِ رسول ﷺ پانی لئے اڑھائی سال تک روزانہ درِ مصطفیٰ ﷺ کے باہر کھڑے رہے کہ کسی وقت بھی سرکار دو عالم ﷺ پانی طلب فرما سکتے ہیں (سبحان اللہ)

حضرت صدیق اکبر کا عشق بوقتِ آخری

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر انسان کو عشق صدیق رضی اللہ عنہ عطا فرمائے ابو بکر صدیق کے عشق کی انتہا یہاں تک ہے کہ آپ نے آخری وقت بھی اپنی بیٹی سے فرمایا بیٹی یہ بتاؤ کہ رسول پاک ﷺ کی وفات کس روز ہوئی آپ ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے یہ اس لیے کہ آپ کی یہ خواہش تھی کہ میرا کفن اور دن وفات بھی وہی ہو جو میرے آقا سے مطابقت رکھے۔

Marfat.com

سوموار کے دن سے محبت

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس روز انتقال کیا۔

فرمایا! سوموار کے دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا مجھے بھی اُمید ہے کہ میں اس روز وفات پاؤں گا۔

چنانچہ آپ نے سوموار کے روز ہی وفات پائی۔

(ابن کثیر 503-505 ابوبکر البیہقی، ضیا النبی صفحہ 819 دلائل النبوۃ جلد 7 صفحہ 231)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانو تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش بھی سوموار کے دن ہوئی۔ آپ کی بعثت بھی سوموار کو ہوئی مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی سوموار کو ہوئی مکہ المکرمہ کی فتح بھی سوموار کے دن ہوئی اور حضور اکرم ﷺ کا وصال بھی (سوموار) کو ہوا۔

(ص 233 ابن کثیر، ضیاء النبی ص 819 جلد سوئم)

محبت رسول ﷺ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پیدل چلنا:

معزز قارئین! عشق مصطفیٰ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پڑھ کر اور اپنے ایمان کو تقویت دیں اور عاشق رسول ﷺ کی محبت بھری اداؤں کو محبت رسول میں پڑھیں ہجرت مدینہ کے دوران حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کبھی آگے نکل جاتے ہیں کبھی پیچھے چلے آتے ہیں کبھی حضور ﷺ کے دائیں چلتے ہیں اور کبھی بائیں چلتے ہیں۔

حضور ﷺ نے صدیق اکبر کا یہ محبت والا انداز دیکھ کر فرمایا صدیق کیا ماجرا ہے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عاشق رسول ﷺ نے عرض کی سرکار جب دل

Marfat.com

میں خیال آتا ہے۔ کہ دشمن پیچھے سے نہ آ رہا ہو اور آپ پر حملہ نہ کر دے تو پیچھے چلا جاتا ہوں اور اگر خیال آتا ہے کہ آگے سے کمین گاہ میں نہ بیٹھے ہوں تو بھاگ کر آگے چلا جاتا ہوں کبھی دائیں جاتا ہوں اور کبھی بائیں کہ کہیں دشمن اپنے ناپاک ارادے سے دائیں بائیں سے حملہ نہ کر دے اگر حملہ ہوا تو میں ان حملوں کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ جہاں راستہ بڑا کٹھن ہوتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بیٹھا لیتے۔ (سبحان اللہ) کیا عشق ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اور کیسی قسمت ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جنہوں نے رفاقت کا حق ادا کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک عظیم عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حبیبِ خدا کی مدد فرمائی

(ضیاء النبی جلد ۳ صفحہ ۶۳، دلائل نبوت، جلد اوّل صفحہ ۴۷۷)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عشق میں محو تمام بنی نوع انسان کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں اور ان کے دل میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرنے کے لیے اس کتاب میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ' کا سچا عشق لکھنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور معزز قارئین کو وادی عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ' میں لے کر جاتا ہوں

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' اور وصال حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' کے عشق رسول کا یہ عالم تھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے صدمہ کو آپ برداشت نہ کر سکے پہلے تو تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے جو کوئی یہ کہے گا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال کر گئے ہے میں اس کا سر قلم کر دوں گا بعد میں جب صحابہ کرام نے قرآن پاک کی تلاوت کر کے ان کو تسلی دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا یقین آنے پر آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے

اپنے ماموں کا سر، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قلم کر دیا

جنگ بدر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے حقیقی ماموں ہشام بن مغیرہ نے میدان جنگ میں حضرت عمرؓ کا مقابلہ کیا آپ نے اپنی تلوار ایسی قوت سے اپنے ماموں کے سر پر چلائی کہ سر کو کاٹتی ہوئی جبڑے تک اتر گئی۔

فاروق اعظم کے اس بہادرانہ فیصلے سے قیامت تک یہ مثال بن گئی کہ جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے خواہ عام ہو یا کوئی اور رشتہ دار ہو عاشق مصطفےٰ کا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے رشتہ رہے گا تو اس کے ساتھ جو دامن مصطفیٰ کے سائے میں آئے گا اور عشق مصطفیٰ سے لبریز ہوگا۔

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہٗ گنبد خضریٰ کے سائے میں

معزز قارئین یوں تو ہر شخص کی خواہش ہے کہ مجھے روضہ انور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو اور میری آنکھوں کے سامنے سنہری جالیاں ہوں لیکن کیا قسمت اور کیا محبت ہے فاروق اعظم کی کہ (کل مدت خلافت ۱۰ برس ۶ ماہ اور چار دن ہے) آپ نماز فجر کی امامت فرماتے تھے جب آپ نے امامت مسجد نبوی میں شروع کروائی تو فیروز ابولؤلؤ مجوسی غلام نے چھ وار کئے جن میں سے ایک ناف کے نیچے پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فوراً حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر نماز کی امامت کے لیے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود زخم کے صدمہ سے نیچے گر گئے حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلا کر کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب سلام کہتے ہیں آپ سے اجازت مانگتا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں

Marfat.com

دفن کیا جائے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ کے پاس آئے وہ رو رہی تھیں حضرت عمر کا سلام کہا اور پیغام پہنچایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس جگہ کو میں اپنے لئے محفوظ رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے آپ پر ترجیح دوں گی حضرت عبداللہ واپس آئے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی بیٹے سے مخاطب ہوئے اور کہا کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے لئے اجازت دے دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' نے فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے لئے اہمیت والی نہ تھی جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اُٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا اور پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں اگر اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان لے جانا

(بخاری شریف حدیث نمبر 1303 مترجم جلد اول ص 564 کتاب الجنائز فرید بک سٹال لاہور)

ایک اور روایت ہے کہ عمر فاروق نے دوبارہ پھر حضرت عائشہ کے پاس پیغام بھیجا کہ شائد خلیفہ وقت کی وجہ سے اجازت دی گئی ہے لیکن دوبارہ پھر اجازت مل گئی اس طرح حضرت عمر فاروق اعظم کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں گنبد خضرٰی کے نیچے سنہری جالیوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پہلو اور حضور پاک ﷺ کے ساتھ بنائی گئی آپ محرم کی پہلی تاریخ بروز ہفتہ ۲۳ ہجری کو جام شہادت نوش فرمایا (الفاروق ص ۱۷۰ از علامہ شبلی نعمانیؒ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبر میں اُتارا آپ کے ذوق کے لیے بھی لکھ دیتا ہوں کہ اس عاشق رسول کے ذمے چھیاسی ہزار درہم کا قرضہ تھا جو اس طرح ادا کیا گیا کہ ان کے مکان کو فروخت کیا گیا یہ اس حکمران کی بات ہے جو تقریباً ساڑھے 22 لاکھ مربع میل کے امیر المومنین ہیں لیکن وصال کے وقت آپ کے ذمے 86 ہزار درہم کا قرض ہے۔

Marfat.com

معزز قارئین یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ ہے کہ آپ نے اپنی آخری آرام گاہ کو اپنے آقا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے کی آرزو کی یہ آپ کے عشق کی انتہا تھی

محبوبِ ربِ عرش ہے اس سبز قُبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے
کیا مقدر ہے صدیق و فا روق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

عشق رسول میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پرنالہ لگوادیا:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کیلئے اپنے گھر سے مسجد نبوی کی طرف نکلے راستہ میں سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جب آپ اس گھر سے گزرے تو اس کا پرنالہ کا پانی مسجد نبوی کے صحن میں گر رہا تھا یہ کیفیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گراں گزری تو انہوں نے پرنالہ اُکھاڑ دیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پرنالہ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگایا تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ مجھ پر سوار ہوں اور سوار ہو کر پرنالہ دوبارہ لگائیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے کندھوں پر سوار کروا کر دوبارہ اس پرنالے کو لگوادیا جس کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگایا تھا۔ سبحان اللہ کیسا عشق کمایا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔

Marfat.com

عاشق رسول اور رسول اکرم ﷺ کی ظاہری عمر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک وصال کی وقت 63 سال تھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی عمر بھی 63 سال کی تھی حضور ﷺ نے بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ میں دس سال مدینہ میں قیام کیا اور 63 سال کی عمر پائی۔

(ضیاء النبی جلد ۳، صفحہ 819)

اس طرح عاشق رسول سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو کا بھی وصال ۱۱۰۲ ہجری مطابق ۲ مارچ ۱۶۹۱ بروز جمعرات، دور محی الدین اورنگزیب عالمگیر 63 سال کی عمر میں ہوا۔ اور عاشق رسول ﷺ کی طرح سرکار کی زندگی سے ایک دن بھی زیادہ زندگی نہ گزاری۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صرف ایک کھجور عنایت کرنا:

سچے عاشق رسول ہمیشہ ہر چیز عشق رسول ﷺ میں کرتے ہیں اس کا ایک بڑا ہی مشہور واقعہ درج ذیل ہے "حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خلافتِ فاروقی میں خواب دیکھا فجر کا وقت ہے مسجد نبوی میں پہنچے تو حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو دیکھا حضور انور ﷺ کے آگے کھجوروں کا طباق رکھا ہے حضور ﷺ نے ایک کھجور مجھے عطا کی ساتھ ہی آنکھ کھل گئی مسجد نبوی میں پہنچا اور کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جماعت کرا رہے ہیں میں نے ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لی دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھجوروں کا طباق رکھا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک کھجور دی میں نے کھالی اور پھر دوسری کی طلب کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ نے تو

Marfat.com

تمہیں ایک ہی کھجور دی تھی اگر دو دیتے تو میں بھی تجھے دو دیتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تعجب سے دریافت کیا آپ کو کیسے معلوم ہوا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے جو خواب میں دیکھا تھا میں بیداری کے عالم میں دیکھ رہا تھا۔

(مشکوۃ شریف جلد ہشتم (اردو ترجمہ تشریح)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذوالنورین کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین : آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفٰے پڑھا آئیں اب تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عشق مصطفٰے کا مطالعہ کر کے اپنے اندر عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسا حیاء اور عشق رسول پیدا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کاتب وحی بھی، صحابی رسول بھی اور داماد رسول بھی ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیوں کا نکاح آپ کے ساتھ ہوا ہے۔ آپ سیرت کی بے شمار کتابوں میں اور بہت سے مستند مصنفین نے شیعہ کی معتبر کتاب فروع کافی جلد سوم، کتاب الروضہ ص ۱۵۰ میں واقعہ صلح حدیبیہ کے بارے میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے پاس گئے مشہور ہو گیا کہ وہ قید کر لیے گئے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسلمانوں سے بیعت لی اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر عثمان کیلئے رکھا مسلمانوں نے جب یہ کہا کہ عثمان کو مبارک ہو وہ طواف کعبہ میں مشغول ہو گئے ہیں تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عثمان ایسے نہیں کے میرے بغیر طواف کر لیں (شان صحابہ رضی اللہ عنہم)

اُدھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان دیکھیں کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اور قریش مکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دعوتِ طواف خانہ کعبہ دے رہے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف تو نہ کرنے دیں گے لیکن آپ کو طواف کعبہ کی اجازت

Marfat.com

دیتے ہیں لیکن عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمانِ رضی اللہ عنہٗ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر طواف کعبہ قبول نہیں کیا دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ عثمان میرے بغیر طواف نہیں کرے گا لہذا آپ نے مکہ کے سرداروں کو صاف جواب دیا کہ عثمان اپنے آقا کے بغیر طواف نہیں کریں گے سبحان اللہ کتنی محبت اور عشق ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے آقا کے بغیر طواف کعبہ سے انکار کر رہے ہیں جب لوگوں نے واپسی پر طواف کی مبارک باد دی تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں ایک سال بھی مکہ میں پڑا رہتا پھر بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر طواف خانہ کعبہ نہ کرتا

حضرت عثمان غنی کی دعوت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کی بڑی خواہش تھی کہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دوں چنانچہ ایک روز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کی دعوت کو قبول فرمایا اپنے گھر سے عثمان رضی اللہ عنہٗ کے گھر پیدل چل رہے تھے اسی دوران حضرت عثمان غنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو گن رہے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کے اس عمل کو دیکھ کر فرمایا اے عثمان کیا کر رہے ہو؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی! یا رسول اللہ میں آپ کی رہائش گاہ سے لے کر اپنے گھر آمد تک آپ کے قدم گن رہا ہوں اور آپ کے ہر ایک قدم کے بدلے میں اللہ کی راہ میں ایک ایک غلام آزاد کروں گا۔۔

سبحان اللہ کتنا عشق اور کتنی محبت ہے سرکار کے عاشق ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کر رہے ہیں۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ

Marfat.com

میری دُعا ہے کہ تمام قارئین اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام امتیوں کے گھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحمتوں والا قدم مبارک آئے (امین)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تبسم فرمایا:

ایک روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کے بعد تبسم فرمایا صحابہ کرام نے تبسم کی وجہ پوچھی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذوالنورین نے فرمایا میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کے بعد تبسم کرتے ہوئے دیکھا تھا آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آ گئی اور میں نے بھی مسکرا دیا۔

حضرت عثمان غنی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو مس کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تھا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت رضوان میں اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا تو پھر ساری عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو ہمیشہ پاک صاف رکھا۔

ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علم میں بات آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اس وقت کھانے کیلئے کچھ نہیں آپ فوراً گئے اور ضروریات زندگی کی اشیاء بازار سے خرید کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی اے اُم المومنین جب کبھی ایسی ضرورت پڑے تو عثمان کو یاد کر لینا (سبحان اللہ)

مدینہ منورہ میں ایک ہی کنواں تھا جس کا مالک ایک یہودی تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ اس کنویں سے عام مسلمان بھی پانی پئیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کنویں کو خرید کر مسلمانوں کیلئے عام کر دیا اس طرح مسجد نبوی کی توسع کا معاملہ آیا نمازی زیادہ ہو گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش تھی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مزید زمین خرید کر اسے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل

Marfat.com

کرادیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ قطعہ خرید کر مسجد کے نام وقف کر دیا آپ کو حضور پاک ﷺ کے وصال پر اتنا صدمہ ہوا کہ آپ نڈھال ہو گئے۔ غم رسول میں کمزور ہو گئے چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی (سبحان اللہ) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عشق رسول پر قربان جاؤں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ اور تعظیم مدینہ

معزز عاشقان رسول حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو عشق مصطفیٰ ﷺ میں اعلیٰ مقام حاصل تھا اور آقائے دو عالم ﷺ سے خاص محبت تھی جب خلیفہ وقت بنے اور شر پسند عناصر بلوائیوں نے ان کی رہائش مدینہ پاک کا محاصرہ کر لیا اور ان کو شہید کرنے کا پلان بنالیا اس حالت کو دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو حکم جاری کیا کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کی حفاظت کریں اور ان کے مکان پر ان کی ڈیوٹی لگادی شر پسند اور بلوائی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کے مکان کی پشت سے اندر داخل ہوئے۔

اس دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کو بہت سے افراد نے مشورہ دیا کہ آپ مدینہ پاک چھوڑ دیں اور بعض نے یہ بھی مشورہ دیا کہ آپ فوج کو طلب کر لیں آپ خلیفہ وقت ہیں ہزاروں کی تعداد میں فوج آپ کے ساتھ وفادار ہے لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ نے عشق مصطفیٰ ﷺ میں سے کہا کہ خواہ میرا سر تن سے جدا ہو جائے میں در رسول ﷺ نہیں چھوڑ سکتا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کے فوج بھیجنے کے مشورہ پر جواب دے دیا کہ میں مدینہ پاک میں خون ریزی پسند نہیں کرتا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کا یہ بھی خیال تھا کہ اگر فوج کو طلب کیا گیا تو مدینہ پاک، عزت والے شہر میں قتل و غارت ہوگی جو پسند نہ کی محبت اور عشق رسول ﷺ میں

Marfat.com

جب کہ بعد میں آنے والے وقت میں یزید نے اس کے برعکس کام کیا اور مدینہ پاک پر چڑھائی کرائی جس کے نتیجے میں تین دن تک مسجد نبوی میں اذان نہ ہوئی اور مدینہ پاک کی۔ حرمتی ہوتی رہی۔

بہرحال مصر کے بلوائیوں نے شورش کی، ایک روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ نے بلوائیوں کے سامنے رقت انگیز تقریر کی لوگو!

میں خدا کی قسم دے کر تمہیں پوچھتا ہوں کہ تم کو نہیں معلوم جب رسول خدا مدینہ تشریف لائے تھے تو مسجد بہت تنگ تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس زمین کے قطعہ کو کون خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کرتا ہے اس کو جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی اس وقت میں نے اس ارشاد کی تعمیل کی اور زمین کو خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا آج تم اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے مجھے روکتے ہو میں خدا کی قسم دے کر تم سے سوال کرتا ہوں کیا تم کو نہیں معلوم کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو یہاں بیر رومہ کے علاوہ مدینہ پاک میں پانی کا کوئی کنواں نہیں تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کنویں کو خرید کر کون مسلمانوں میں وقف کرے گا اس کو جنت میں اس سے بہتر ملے گا میں نے اس کو ایک یہودی سے خرید کر ہر خاص و عام کیلئے وقف کر دیا اور آج تم اس کنویں سے مجھے پانی پینے سے روکتے ہو کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی غزوات کا سامان پورا کیا تھا سب نے کہا سچ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ج 1 ص 70)۔

لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تقریر کا ظالموں پر کوئی اثر نہ ہوا آپ نے شہادت کی تیاری کر لی اور مدینہ پاک میں قتل غارت گری نہ ہونے دی اور فوج کو طلب بھی نہ کیا خود جان بچانے کی خاطر مدینہ پاک در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ چھوڑا۔ چنانچہ جمعہ کے دن روزہ رکھا اور قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی ظالموں نے داماد رسول

Marfat.com

ﷺ کی ریش مبارک پکڑ لی۔

کنانہ بن بشیر نے اس زور سے پیشانی مبارک پر لوہے کی لاٹھی ماری کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلو کے بل گر پڑے زبان مبارک سے بسم اللہ توکلت علی اللہ نکلا اور خون کا فوارہ کلام اللہ کے اوراق پر گر گیا عمرو بن الحمق نے سینہ پر چڑھ کر مسلسل کئی وار کئے آپ کی زوجہ حضرت نائلہ سے نہ دیکھا گیا وہ بے تابانہ اپنے خاوند کو بچانے کیلئے دوڑیں ان کی تین انگلیاں ظالموں کے وار سے کٹ گئیں اور سودان بن حمران نے لپک کر شہید کر دیا شہادت کے وقت آپ یہ تلاوت فرما رہے تھے۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾

یہ حادثہ جمعہ کے دن ۱۸ ذی الحج ۳۵ ہجری کو پیش آیا دو دن عاشق رسول ﷺ کی لاش بے گور و کفن پڑی رہی۔ کابل سے مراکش تک کے حکمران کورات کی تاریکی میں خفیہ طور پر جنت البقیع میں ۱۷ آدمیوں کی مختصراً جماعت نے سپرد خاک کیا اور قبر کا نشان حفاظت کے پیش نظر مٹا دیا گیا آپ کی عمر اس وقت 82 سال تھی مدت خلافت 12 سال چند دن ہے

(ابن سعد ص ۵۱ ج 3، تاریخ اسلام از معین الدین احمد ندوی ص 259 حصہ اول دوئم طبری و ابنِ اثیر وغیرہ)

رسول اکرم ﷺ نے اپنے اس عاشق کو یہ مقام عطا فرمایا کہ میری قبر انور اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک (جنت البقیع) کے درمیان سے جو گزرا وہ جنتی ہے۔

(خطاب علامہ الحاج محمد منشاء تابش قصوری مسجد بابا گا ماحیات جمعۃ المبارک 10 اکتوبر 2014)

معزز عشاق رسول ﷺ یہ تھا ایک عاشق رسول کا مدینہ طیبہ کا احترام اور در رسول کو نہ چھوڑنے کا جذبہ کہ جان جاتی ہے تو چلی جائے عاشق رسول ﷺ در مصطفیٰ

Marfat.com

نہیں چھوڑیں گے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی قبر اور اپنی قبر انور کے درمیان سے گزرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہادت کے بعد بھی مقام وعزت سے نوازا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کے عشق سے کوئی ذرہ عطا فرمائے (آمین!)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ واقدی اور دیگر کتب سیرت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ ملک شام قوم جبلہ کے مقابلے کے لیے تھوڑی سی فوج لے کر تشریف لے گئے لیکن وہ ٹوپی جس میں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بال مبارک تھا گھر بھول گئے وقت مقابلہ رومیوں کا بڑا افسر مارا گیا اس وقت جبلہ نے تمام لشکر کو یکبارگی حملے کا حکم دیا صحابہ کرام کی اتنی پریشان کُن حالت تھی کہ رافع بن عمر طائی نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آج یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری سب کی موت آ گئی ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا واقعی یوں ہی محسوس ہو رہا ہے افسوس آج ٹوپی گھر بھول آیا ہوں جس میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک ہیں۔ ادھر یہ حالت تھی اُدھر حالات سے باخبر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلامی فوج کے امیر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہٗ کو خواب میں فرمایا تم سو رہے ہو اُٹھو فی الفور خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کی مدد کے لیے روانہ ہو جاؤ تمام لشکر اس وقت تیار ہو کر بڑی تیزی سے روانہ ہو گیا۔ راستے میں ایک سوار کو دیکھا جو بڑی تیزی سے جا رہا ہے امیر لشکر نے چند سواروں کو حکم دیا کہ اس سوار کے بارے میں معلوم کرو۔

لہذا انہوں نے اس سوار کے قریب جا کر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

Marfat.com

سوار نے جواب دیا کہ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کی بیوی اُمِ تمیم ہوں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہٗ نے سفر کی وجہ پوچھی تو کہنے لگیں جب پچھلی رات آپ نے اعلان کیا کہ خالد بن ولید دشمن کے گھیرے میں ہیں اُن کی مدد کے لیے تمام لشکر تیار ہو جائے تو مجھے خیال آیا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ جنگ میں ناکام نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کے پاس آقا دو عالم ﷺ کے بال مبارک ہیں لیکن اچانک آپ کی اس ٹوپی پر میری نظر پڑی جس میں موئے مبارک تھے۔

لہٰذا میں اسی وقت روانہ ہوگئی تا کہ یہ مبارک ٹوپی ان تک پہنچاؤں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہٗ نے ان کو لشکر میں شامل کر لیا۔

صحابہ اپنی زندگیوں سے مایوس ہو چکے تھے اچانک تکبیر کی آواز بلند ہوئی آپ نے دیکھا کہ ایک عظیم بہادر ہے جو رومیوں کو بھگا رہا ہے آپ نے ایک سوار کے قریب ہو کر پوچھا تم کون ہو آواز آئی میں آپ کی بیوی ہوں آپ کی ٹوپی لائی ہوں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کی خوشی کی انتہا نہ رہی آپ نے ٹوپی لی اور پہن کر حملہ کیا تو اسی وقت تمام کافر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہٗ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے موئے مبارک کو ہاتھ میں پکڑ کر ارشاد فرمایا

جس نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے۔

(کنز العمال ۲، ۲۷۶، شاہکار ربوبیت ص ۱۵۵، ۱۵۴)

معزز قارئین جو غلام اپنے آقا ﷺ کی ٹوپی میں موئے مبارک کی اتنی تعظیم اور اس سے محبت کرتے ہیں ان کے دل میں اپنے آقا ﷺ کی کتنی محبت ہوگی۔

Marfat.com

حضرت علی شیر خدا اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین آئیں! اب حضرت علی شیر خدا کا عشقِ مصطفیٰ کا مطالعہ کرتے ہیں اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادی میں قدم رکھتے ہیں۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی نماز عصر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سیرت اور عشقِ مصطفےٰ کے بارے میں لکھی گئی تمام کتابوں میں یہ واقعہ مستند تواریخ سے درج ہے مقام صہبا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زانو پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے تھے زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے آپ کو منور فرما رہے تھے نماز کا وقت جا رہا تھا عقل کہتی تھی کی اے علی تیری نماز قضاء ہو رہی ہے عشق کہتا تھا کہ آقا کی زیارت سے چہرہ نہیں ہٹانا سرکار کی زیارت ہی عبادت ہے اسی دوران سورج غروب ہو گیا بہر حال دل میں ایک ہی خیال تھا کہ اگر زانو ہٹایا تو سرکار کے آرام میں خلل آئے گا نماز قضا ہو گئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی نماز کے بارے میں عرض کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے سورج واپس پلٹ آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نماز عصر وقتِ مقررہ پر ادا فرمائی۔

میں قربان جاؤں اس عاشق مصطفی کی نماز کی ادائیگی پر کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اللہ نے اپنے نظام قدرت میں تبدیلی فرما کر سورج کو لوٹا دیا علی کا ایمان تھا کہ زیارت مصطفیٰ بھی عبادت ہے۔ آج ہماری کتنی نمازیں قضا اور کتنی ادا ہوئی ہیں اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

معزز قارئین! حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے عشق اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں کہ ''جس کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا اس کے گھر والے اور مال برباد ہو گیا جس نے نمازِ عصر ترک کر دی اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے'' (روایت حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حدیث 522,523 صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول) عشق مصطفیٰ میں نماز کی بھی قربانی دے رہے ہیں یہی وجہ ہے سلطان باہو علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہو
منگن ایمان شرماون عشقوں دل نو غیرت ہوئی ہو
جس منزل تے عشق پچاوے ایمان نوں خبر نہ کائی ہو
میرا عشق سلامت رکھیں باہو ایمانوں دیاں دھروئی ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عشقِ مصطفیٰ میں ایک اہم فیصلہ

سہیل بن عمر قریش کی طرف سے نمائندہ بن کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا مصالحت کی گفتگو ہوئی صلح حدیبیہ میں جب معاملات طے پا گئے تو اب انہیں تحریر میں لانے کی ضرورت محسوس ہوئی سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت مولا علی شیر خدا کو صلح نامہ لکھنے کے لئے بلایا وہ کاغذ اور قلم لے کر بیٹھ گئے بسم اللہ کے بعد حضور ﷺ نے صلح نامہ کی عبارت کو یوں تحریر کروایا۔ ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ۔ یہ وہ دو نکات ہیں جن پر محمد رسول اللہ نے مصالحت فرمائی اتنا ہی فقرہ حضرت علی لکھنے پائے تھے کہ سہیل نے مداخلت کرتے ہوئے کہا!

یہ کاغذ ہمارے اور آپ کے درمیان مشترک ہے اس پر کوئی ایسی عبارت نہیں لکھی جا سکتی جس میں فریقین میں سے کسی کو اختلاف ہو ہم اگر آپ کو رسول اللہ ہی تسلیم کر لیتے تو اس مصالحت کی ضرورت کیوں پیش آتی اس لئے آپ معاہدہ کی عبارت سے رسول اللہ کا کا لفظ کٹوا دیں اور اس کی جگہ ابن عبداللہ لکھوائیں حضور پاک ﷺ نے یہ سوچ کر مصالحت میں کوئی فتنہ نہ واقع ہو حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ رسول اللہ

Marfat.com

کا لفظ کاٹ دو اور اس کی بجائے ابن عبداللہ لکھ دو بارگاہِ رسالت میں حضرتِ علی کا جذبہ اطاعت شعاری محتاج بیان نہیں ہے آپ نے سرکار کے رُخ انور پر اپنی نماز کو نثار کر دیا تھا حضرت علی کو جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹا دو تو ان کا جذبہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکم کی تاب نہ لا سکا فرط الم سے دل کو ایسی ٹھیس لگی کہ دل گھائل ہو گیا آپ نے کہا خدا کی قسم میں ہرگز آپ کا نام مبارک نہیں مٹاؤں گا سہیل بن عمرو کے اصرار پر جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ کہا تو غیرت جلال سے حضرتِ علی کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حالت اضطراب میں وہ اپنی تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھنا ہی چاہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے کاغذ اور قلم لے لیا اور خود ہی اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لفظ مٹا کر اس جگہ ابنِ عبداللہ لکھ دیا انسان اس مقام پر حیران رہ جاتا ہے وہ نبی جو اُمی ہیں آپ نے ایک لفظ پڑھ کر مٹایا اور دوسرا لفظ خود لکھ دیا۔ حضرت علی کا یہ انداز جواب منزل عرفان عشق کے مسافروں کے لئے ایک بہترین مشعل ہے۔

(زلف وزنجیر؛ مسلم شریف جلد دوئم کتاب الجہاد والسیر حدیث 1514 ص 669 مطبوعہ شبیر برادز؛ بے مثل نبی کے بے مثل واقعات ص 107؛ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ مترجم)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا ہے پریشان حال دکھائی دے رہے ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وجہ پوچھی تو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا سرکار جب آپ کا رُخ انور نظر نہیں آتا تو دل بیتاب ہو جاتا ہے اور فوراً آپکی زیارت کر کے دلی چین حاصل کر لیتا ہوں اور ایک خیال دل کو بیقرار کر دیتا ہے کہ آپ جنت کے عظیم مقام پر فائز ہونگے اور میں جنت کے نیچے مقام پر ہونگا اگر آپ نظر نہ آئیں تو وہ جنت میرے کس کام کی؟

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فریاد سن کر خاموشی اختیار کر لی اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لیکر حاضر ہوئے کہ ہم عاشق رسول کو صدمہ نہیں پہنچنے دینگے بلکہ ان کو اپنے محبوب کی سنگت میں رکھیں گے (محبت والے محبت والوں کیساتھ رہیں گے)۔

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یہ پسند نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار سے ایک عورت کو قتل کروں عاشق رسول کی صدا:

جنگ اُحد کے دن سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا۔

کون آدمی اس تلوار کو اس شرط پر لے کہ وہ اس کا حق ادا کرے۔

ایک مشہور بہادر سپاہی حضرت ابودجانہ سماک بن فرشؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟

فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس سے تو دشمن پر پے در پے وار کرے یہاں تک کہ یہ ٹیڑھی ہو جائے ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں اس شرط پر یہ تلوار لینے کیلئے تیار ہوں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تلوار انہیں عطا کر دی۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ اُحد میں ایک کافر کو مسلمانوں سے جنگ میں للکارتے ہوئے پایا میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اس کا انتظار کر رہا ہے اور اس نے سر پر خود پہنا ہوا ہے اس صحابی نے اس پر اس طرح سے تلوار ماری کہ گردن کو چیرتی ہوئی اس کی پشت کو چیرتی ہوئی اس کی ٹانگوں سے نکل گئی اس کا آدھا جسم ایک طرف اور آدھا دوسری طرف درھم سے زمین پر گر گیا پھر اس مجاہد نے اپنے سر سے نقاب اٹھایا اور مجھے کہا کہ اے کعب کیسا منظر تھا جو تم نے دیکھا

Marfat.com

میں ابو دیجانہ رضی اللہ عنہ ہوں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ ابوسفیان کو دیکھا کہ وہ اپنی شرانگیزیوں سے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا رہی ہے وہ ایک مرتبہ ابو دیجانہ کی تلوار کی زد میں آ گئی اور ابو دیجانہ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا میری ملاقات ابو دیجانہ سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ ہندہ کو قابو کرنے کے بعد آپ نے اسے کیوں چھوڑ دیا آپ نے عشق رسول ﷺ میں جواب دیا کہ

مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ میں حضور ﷺ کی تلوار سے ایک عورت کو قتل کروں اور عورت بھی وہ جس کا اس وقت کوئی یار و مددگار نہ تھا۔

عشق مصطفیٰ ﷺ اور حضرت سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ

معزز قارئین آئیں عشق بلال رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں اور کتاب عشق، رسول ﷺ اس وقت تک مکمل نہ ہوگی جب تک سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی محبت بیان نہ کی جائے۔

امام حسین کریمین کے حکم پر دوبارہ اذان بلال شروع ہوئی

جب آپ دوبارہ ملک شام سے واپس مدینہ آئے مدینے والوں کو اطلاع ہوئی کہ مؤذن رسول آیا ہے سب نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اذان دینے کی درخواست کی لیکن آپ نے فرمایا کہ میں چہرہ مصطفیٰ دیکھے بغیر اذان نہیں دے سکتا چنانچہ مدینہ کے لوگوں نے امام حسین اور امام حسن کو درخواست کی کہ آپ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے کہیں کہ وہ اذان سنا دے تب حسنین کریمین کی درخواست پر حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی میٹھی زبان سے اذان دی ادھر اللہ اکبر بلند ہوا اور ادھر اہل مدینہ کے دل ہل گئے ہر کوئی اذان سننے کے بعد مسجد نبوی میں آ رہا ہے اقبال اذان بلال کو عشق کا ترانہ کہتا ہے

Marfat.com

اذان ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک نظر نہ آیا تو بلال پھر بے ہوش ہوگئی اور ملک شام کو چل پڑے بلال رضی اللہ عنہ تیرے عشق مصطفیٰ کو سلام عشق بلال زندہ باد۔

حضرت امام حسین کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین آئیں کائنات کے عظیم عاشق مصطفی کی محبت کا مطالعہ کرتے ہیں ایسی محبت جو بچپن میں، کربلا کے میدان میں، نیزے کے اوپر قرآن پاک کی تلاوت میں نظر آتی ہے

بچپن میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں منبر شریف پر بیٹھ کر خطاب فرما رہے تھے کہ حسین رضی اللہ عنہ مسجد کے اندر تشریف لاتے ہیں اپنے نانا کی طرف آرہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف سے نیچے آکر محبت وشفقت میں حسین کو تھام لیتے ہیں
یہ ہے حسین کا عشق مصطفیٰ بچپن میں سرکار کی زیارت کے لئے مسجد میں تشریف لا رہے ہیں

حضرت حسین تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے مبارک پر

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے مبارک پر میں امام حسین اکثر بیٹھ جاتے تھے اور تاجدار مدینہ مدینے کی گلیوں میں سیر کرواتے تھے جس سے حسین رضی اللہ عنہ کی آقا سے محبت کا مضبوط اظہار ہوتا ہے۔

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہٗ دوران نماز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ مبارک پر

سیرت نگاروں نے امام حسین کی سیرت میں لکھا ہے کہ جب امام حسین ۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی امامت کروا رہے ہوتے تو حضرت حسین حضور پاک کے پشت مبارک پر بیٹھ جاتے سرکار سجدہ مبارک کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین کے اُترنے کا انتظار فرماتے یوں سجدہ دراز ہو جاتا

معرکہ کربلا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین امام حسین رضی اللہ عنہ نے عشق مصطفی کا اس انداز سے اظہار کیا کہ تمام کائنات کا عشق ایک طرف اور حسین کا عشق ایک طرف امام حسین نے عشق مصطفیٰ کا طریقہ سکھایا اور عشق کی عملی تصویر دکھادی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اللہ کے دین سے محبت کر کے عشق مصطفٰے کی مثال دے دی کہ اس محبت میں اپنی جان، علی اصغر کی جان اور سارے رشتہ داروں کی قربانی بھی ادا کرنی پڑھے تو حسین انکار نہیں کرے گا امام حسین کا عشق عملی عشق ہے امام حسین کی محبت پوری کائنات نے میدان کربلا میں دیکھی میرے آقا کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ کہ میرے حسین کو میدان کربلا میں شہید کیا جائے گا ان الفاظ کی پاسداری میں سب کچھ قربان کر دینا ہی عشق حقیقی ہے میری دعا ہے کہ اللہ ہر مومن کو حسین کے عشق کا ایک ذرہ عطا فرمائے۔ (آمین)

بات جب آ جائے ضمیر کے سودے کی
ڈٹ جاؤ حُسین کے انکار کی طرح

Marfat.com

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کا امیر ترین نوجوان تھا جب ان کے کان میں آقا کی آواز پہنچی اسلام قبول کیا اس کے بھائی اور خاندان والوں نے اسے کہا اپنے آقا کی غلامی چھوڑ دو لیکن آپ نے عشق مصطفیٰ کا دامن چھوڑنے سے انکار کر دیا چنانچہ اس کے خاندان نے اس کے کپڑے اُتار لیے آپ ایک چھوٹا سا ٹاٹ لپیٹ کر آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب انہوں نے ہجرت کی اور مدینہ پاک آئے تو ان کے پاس چھوٹی سی چادر تھی۔

ایک بار حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے کہ حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ گزرے اور سلام کیا آپ سیدھے ہو کر نہیں چل سکتے تھے کیونکہ چادر چھوٹی تھی اور آگے سے کانٹے لگا رکھے تھے اگر سیدھا ہوتے تو پردے کا مسئلہ بن جاتا تھا اللہ کے رسول جن کی نظر میں دنیا کی قدر و قیمت نہیں جب آپ کو اس حالت میں دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگے اور فرمایا میرے ساتھیوں مجھے اس مکہ کے جوان کی زندگی یاد آ گئی جب یہ جاتا تھا تو بہترین سواری پر چڑھ کر، ریشمی پوشاک پہن کر۔۔۔ زلفوں کو عطر اور خوشبو لگا کر دائیں بائیں دوستوں کے جھرمٹ میں تو دنیا دیکھتی تھی کہ مصعب کی سواری آ رہی ہے لیکن آج اس عاشق رسول کی حالت یہ ہے کہ رسول اللہ کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں چنانچہ جنگ بدر میں جب اللہ نے مدد کی ۳۱۳ سے ایک ہزار کا لشکر شکست کھا چکا لاشوں کے ڈیر لگ گئے کافروں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تین سو تیرہ مجاہد چھوٹے بڑے بچے چھا گے فرشتے مدد کو آئے، حق جیت گیا

آج حضرت معصب بن عمیر خوش تھے اور تلوار لے کر میدان میں چل پڑے حالانکہ رسول اللہ کی محبت نے اسے بے نیاز کر دیا تھا لیکن آج دیکھ رہا تھا کہ قیدیوں کو باندھا

Marfat.com

جارہا ہے اور باندھے کا مطلب یہ ہے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیں گے اتنے میں ایک قیدی پر نظر پڑی تو باندھے والے سے کہا اسے ذرا کس کر باندھ کیوں کہ مکے کے اندر اس کا بہت بڑا کاروبار ہے اس کی ماں بڑی امیر ہے لہذا اپنے بیٹے کو چھڑوانے کیلئے بڑی رقم بھیجے گی جس سے اسلام امیر ہوگا اور اس سے ہتھیار خریدے جائیں گے قیدی جو الٹا پڑا ہوا تھا اس نے جب دیکھا تو پہچان گیا اور اس نے کہا کہ اے مصعب تو میرا سگا بھائی ہے تیری اور میری ماں ایک ہے تیرا اور میرا باپ ایک ہے اکھٹے رہنا ایک چولہے پر اکٹھے کھانا وہ ماں تجھے بہت یاد کرتی ہے بہن بھائی بڑا یاد کرتے ہیں برادری اور خاندان بڑا یاد کرتے ہیں یعنی دل ہلا دینے والی یادیں اور باتیں مصعب کو یاد دلائی جارہی ہیں لیکن جب عاشق رسول اللہ کی راہ پر چل نکلتا ہے اور رسول اللہ کی محبت میں موجزن ہو جاتا ہے تو پھر نازک رشتے اس کے پاؤں کی زنجیر نہیں بن سکتے چنانچہ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے زوردار آواز میں کہا خاموش رہ زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ تو اس وقت میرا بھائی نہیں بلکہ میرا بھائی تو وہ ہے جو تجھے باندھ رہا ہے آج کے دن تیرا میرا کوئی تعلق نہیں

(بندہ اللہ کا محبوب کیسے بن سکتا ہے) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہٗ نے جنگ اُحد میں اس طرح لڑے کہ آپ کے ہاتھ میں پرچم اسلام تھا جو سرکار دو عالم ﷺ نے عطا کیا تھا اور اس پرچم کی حفاظت حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہٗ اپنی جان سے بھی زیادہ کر رہے تھے دوران جنگ حضرت مصعب پر ایسا وقت بھی گزرا کہ دشمن اسلام کے وار سے ان کا ایک بازو کٹ گیا آپ نے سرکار دو عالم ﷺ کا عنایت کیا گیا پرچم اسلام دوسرے ہاتھ میں تھام لیا اور جب ان کا دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو عشق رسول ﷺ میں اس پرچم اسلام کو اپنے سینے سے لگا لیا اور علم کو گرنے نہیں دیا کیونکہ اسے عطا کیا تھا آقا دو عالم ﷺ نے بعد میں ان کے بھائی نے علم کو سنبھال لیا

Marfat.com

حتی کہ آپ نے محبت مصطفیٰ ﷺ میں اپنی جان قربان کردی اور آپ راہ حق اور حضور پاک ﷺ کی محبت میں جام شہادت نوش فرما گئے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے اس عاشق کی لاش کے قریب ہو کر فرمایا!

لوگوں ان کی زیارت کرو ان کے پاس آؤ اور اسے سلام کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روز قیامت تک جو کوئی ان پر سلام بھیجے گا وہ اس کا جواب دیں گے۔ (شہدائے عہد نبوی، حُب رحمۃ للعالمین)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا سوشل بائیکاٹ اور درد بھری کہانی

تین صحابی حضرت کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع سستی کے باعث جنگ تبوک میں شریک نہ ہو سکے خود ہی بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ذاتی زمین تھی تبوک کا سفر دور کا تھا اور گرمی بھی شدید تھی اسلئے حضور پاک ﷺ نے اعلان فرما دیا تھا تا کہ لوگ تیاری کرلیں چنانچہ صحابہ کرام کی کثیر تعداد حضور کے ساتھ ہو گئی میں بھی سفر کی تیاری کا ارادہ صبح کرتا مگر شام ہو جاتی اور کسی قسم کی تیاری کی نوبت نہ آتی میں اپنے دل میں خیال کرتا کہ مجھے وسعت حاصل ہے جب پختہ ارادہ کروں گا تیاری فوراً ہو جائے گی اسی طرح کئی دن گزر گئے بلکہ حضور نبی پاک ﷺ روانہ بھی ہو گئے اور مسلمان آپ کے ساتھ ساتھ تھے مگر سامان سفر تیار نہ ہوا پھر مجھے خیال آیا کہ ایک دو روز میں تیار ہو کر لشکر کے ساتھ جا ملوں گا اسی طرح آج کل پر ٹالتا رہا حتیٰ کہ حضور پاک ﷺ تبوک جا پہنچے وقت گزر گیا جب مدینہ منورہ میں اِدھر اُدھر دیکھتا تو وہی لوگ ملتے جن پر نفاق کا داغ لگا ہوا ہے۔

ادھر حضور پاک ﷺ نے تبوک پہنچ کر دریافت فرمایا کہ کعب نظر نہیں پڑتے کیا بات ہوئی بنی سلمہ کا ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ اس کو حسن و جمال کے ناز نے

Marfat.com

روکا۔ حضرت معاذ نے کہا تو نے غلط کہا ہم جہاں تک سمجھتے ہیں وہ اچھے آدمی ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت فرمایا اور کچھ ارشاد نہ فرمایا حتی کہ چند روز میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واپسی کی خبر سنی تو مجھے رنج وغم ہوا اور فکر پیدا ہوئی دل میں۔۔چھوٹے چھوٹے عذر آتے تھے تا کہ عذر سے جان بچالوں پھر کسی وقت معافی کی درخواست کرلوں گا اس بارے میں اپنے گھر کے سمجھ دار لوگوں سے مشورہ کیا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تو میرے دل نے فیصلہ کیا کہ بغیر سچ کے کوئی چیز نجات نہ دے گی اور میں نے سچ سچ عرض کرنے کی ٹھان لی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز تحیہ المسجد پڑھتے اور وہاں تھوڑی دیر تشریف رکھتے لوگوں سے ملاقات فرماتے چنانچہ حسبِ معمول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے منافق آکر جھوٹے عذر کرتے اور قسمیں کھاتے رہے سرکار انکے ظاہر حال کو قبول فرماتے اتنے میں، میں بھی حاضر ہوا اور سلام کیا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناراضگی کے انداز میں تبسم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعراض فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے اعراض کیوں فرمایا خدا کی قسم میں نہ تو منافق ہوں اور نہ ہی میرے ایمان میں تردد ہے ارشاد فرمایا یہاں آئیں میں قریب ہو کر بیٹھ گیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں کسی دنیا دار کے پاس اس وقت ہوتا تو مجھے یقین ہوتا کہ میں کوئی نہ کوئی بات بنا کر خلاصی پالیتا لیکن مجھے بات کرنے کا طریقہ اللہ نے عطا فرمایا ہے قریب ہے کہ اللہ کی ذات پاک آپ کے عتاب کو زائل کردے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سچ ہی عرض کرتا ہوں مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں اس سے قبل کسی زمانے میں صاحب مال وجاہ نہ تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر فرمایا اب چلے جاؤ تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

خودفرمائے گا میں وہاں سے اٹھا تو میری قوم کے بہت سے لوگوں نے مجھے ملامت کی میں نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا تھا اگر کوئی عذر کر کے حضور سے استغفار کی درخواست کرتا تو حضور کا استغفار میرے لئے کافی تھا میں نے ان سے پوچھا کوئی اور بھی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو لوگوں نے بتایا کہ دو شخصوں کے ساتھ اور بھی ایسا معاملہ ہوا ہے انہوں نے بھی ایسی گفتگو کی انہیں بھی ایسا جواب ملا ہے جو تجھے ملا۔ ایک حلال بن امیہ دوسرا مرارہ بن ربیع میں نے دیکھا دو صالح شخص اور دونوں بدری صحابی ہیں وہ بھی میرے شریک حال ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے روک دیا صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی اس طرح تعمیل کی کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور کی ممانعت پر لوگوں نے ہم سے بولنا چھوڑ دیا اور ہم سے اجتناب کیا گویا دنیا ہی بدل گئی حتی کہ زمین باوجود اپنی وسعت کے ہمیں تنگ معلوم ہونے لگی سارے لوگ اجنبی معلوم ہونے لگے در و دیوار بیگانے ہو گے مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ میں اس حال میں مر گیا تو حضور نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں گے اور خدانخوستہ آپ کا وصال ہو گیا تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایسا ہی رہوں گا نہ مجھ سے کوئی کلام کرے گا نہ میری نماز جنازہ پڑھے گا کیونکہ حضور کے ارشاد کی خلاف ورزی کوئی نہیں کر سکتا ہے غرض ہم تینوں نے ۵۰ دن اس حال میں گزارے میرے دوسرے ساتھی شروع ہی سے اپنے گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے میں سب میں قوی تھا چلتا پھرتا اور بازوروں میں جاتا نماز میں شریک ہوتا مگر مجھ سے کوئی بات نہ کرتا حضور کی محفل میں حاضر ہو کر سلام کرتا اور بہت غور سے خیال کرتا کہ حضور کہ ہونٹ مبارک سلام کے جواب میں ہلیں ہیں یا نہیں؟ حضور مجھے دیکھتے بھی ہیں کہ نہیں جب میں مشغول ہوتا تو حضور مجھے دیکھتے اور جب میں ادھر متوجہ ہوتا تو حضور چہرہ مبارک پھیر لیتے اور میری جانب سے اعراض فرما لیتے غرض

Marfat.com

یہی حالات گذرتے رہے اور مسلمانوں کا باتیں بند کر دینا مجھ پر بھاری ہو گیا میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی دیوار پر چڑھتا وہ میرے چچازاد بھائی تھے اور ان کے مجھ سے تعلقات بھی بہت زیادہ تھے میں نے اوپر چڑھ کر سلام کیا تو انہوں نے بھی سلام کا جواب نہ دیا میں نے اس کو قسم دے کر پوچھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے انہوں نے اس کا جواب نہ دیا میں نے دوبارہ قسم دی اور دریافت کیا وہ پھر بھی چپ رہے میں نے تیسری مرتبہ قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے صرف اتنا ہی کہا اللہ اور اس کا رسول جانے یہ کلمہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے میں وہاں سے لوٹ آیا اسی دوران میں ایک مرتبہ مدینے کی گلیوں سے گذر رہا تھا ایک کسان جو شام سے مدینہ منورہ اپنا اناج فروخت کرنے آیا تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ کوئی کعب بن مالک کا پتہ بتائے لوگوں نے اس کو میری طرف اشارہ کر کے بتایا وہ نصرانی میرے پاس آیا اور غسان کے کافر بادشاہ کا خط مجھے لا کر دیا اس میں لکھا ہوا تھا ہمیں معلوم ہوا ہے تمہارے آقا نے تم پر ظلم کر رکھا ہے تجھے اللہ اذیت کی جگہ نہ رکھے اور ضائع نہ کرے تم ہمارے پاس آجاؤ ہم تمہاری مدد کریں گے حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں میں نے یہ خط پڑھ کر اِنَّا لِلّٰہ وِاِنَّا اِلیہ راجعون پڑھا کہ میری حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ کافر بھی مجھ میں طمع کرنے لگے ہیں اور مجھے اسلام سے ہٹانیکی تد بیریں ہونے لگی ہیں ایک مصیبت اور آئی اور اس خط کو میں نے ایک بار تنور میں ڈال دیا اور سرکار سے جا کر عرض کی یارسول اللہ اب تو آپ کے اعراض کی وجہ سے کافر بھی مجھ میں طمع کرنے لگے ہیں اس حالت میں ہم پر چالیس روز گزرے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد لے کر آیا کہ اپنی بیوی کو بھی چھوڑ دو میں نے دریافت کیا کہ کیا منشا ہے اس کو طلاق دے دوں کہا نہیں بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کر اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی قاصد کی معرفت یہی کلمہ

Marfat.com

پہنچا میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا تو اپنے میکے چلی جا اور جب تک اللہ اس امر کا فیصلہ نہ فرمادے وہی رہنا ہلال بن امیہ کی بیوی حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی حضور ہلال بہت بوڑھے شخص ہیں اور کوئی خبر گیری کرنے والا نہ ہوگا تو ہلاک ہوجائیں گے اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ان کا کچھ کام کاج کر دیا کروں حضور نے فرمایا اچھا تجھے اس بات کی اجازت ہے مگر قربت نہ ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کی طرف تو ان کا میلان بھی نہیں جس روز سے یہ واقعہ پیش آیا ہے آج تک ان کا یہ وقت روتے ہی گزر رہا ہے حضرت کعب فرماتے ہیں اس حال میں دس روز اور گزر گئے ہم سے بات چیت میل جول چھوٹے ہوئے پورے پورے پچاس دن گزر گئے میں نے ۵۰ دن کی صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھ کر نہایت ہی غمگین بیٹھا تھا کہ زمین مجھ پر بالکل تنگ تھی اور زندگی دوبھر ہو رہی تھی کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک زور سے چلانے والے نے آواز دی کہ کعب خوشخبری ہو تم کو میں یہ سن کر سجدے میں گر گیا اور خوشی کے مارے رونے لگا اور سمجھا کہ ناراضگی دور ہوگئی حضور پاک ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد ہماری معافی کا اعلان فرمایا جس پر ایک شخص نے پہاڑ پر چڑھ کر زور سے آواز دی جو سب سے پہلے پہنچ گئی اس کے بعد ایک صاحب گھوڑے پر سوار تھا میں نے اپنے کپڑے۔ اس بشارت دینے والے کے نذر کیے اور پھر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری لیکر لوگ گئے جب مسجد نبوی میں گیا لوگ خدمت اقدس میں حاضر تھے مبارکباد دینے کے لیے دوڑے اور سب سے پہلے طلحہ بن عبیداللہ نے مجھے مبارکباد دی اور مصافحہ کیا جو ہمیشہ ہی یاد رہے گا۔ میں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام کیا تو چہرہ انور خوشی سے کھل رہا تھا خوشی کے انوار چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے حضور ﷺ کا چہرہ خوشی کے وقت چاند کی طرح چمکنے لگتا تھا میں نے عرض کی

Marfat.com

یارسول اللہ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میری جتنی جائیداد ہے وہ سب اللہ کے راستے میں صدقہ ہے اس لیے کہ یہ امارت وسامان اس مصیبت کا سبب بنی تھی حضور ﷺ نے فرمایا اس میں تنگی ہوگی کچھ حصہ اپنے پاس بھی رہنے دوں میں نے عرض کیا بہتر ہے کچھ حصہ میرے پاس بھی رہنے دیا جائے مجھے سچ ہی نے نجات دی اس لیے میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔

(بخاری شریف ص709 ج2 حدیث نمبر 1544، کتاب المغازی مترجم؛ درمنثور، فتح الباری، روح البیان، صحابہ کا عشق رسول ص113)

معزز قارئین یہ ہے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی لغزش اور سچ بولنے کی فتح اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ کے حبیب نے اپنے صحابی کے لئے اللہ سے مغفرت حاصل کی۔اس سے ثابت ہوا کہ حکم رسول ﷺ کی نافرمانی' عدم تعمیل نا قابل تلافی جرم ہے۔

اور یہ بھی حقیقت ہے جب کسی سے تاجدار مدینہ ناراض ہوں تو اس سے رشتہ دار، بہن بھائی اور معاشرے کا ہر فرد بھی ناراض ہو جاتا ہے اور لوگوں کی محبت حضور کے لیے ہے اور ناراضگی بھی حضور کے لئے۔آپ نے پڑھا کہ جس فرد سے آپ ﷺ ناراض ہیں اس سے ہر کوئی ناراض ہے آج آپ سب اس واقعہ کو سامنے رکھ کر اپنے دوستوں اور اپنے تعلقات پر نظر ثانی کریں کہ آپ کی دوستی کسی ایسے فرد کے ساتھ تو نہیں جس سے تاجدار مدینہ ناراض ہیں اور کسی ایسے آدمی سے اٹھنا بیٹھنا تو نہیں جو گستاخ رسول ہو اور گستاخ اہل بیت ہو اگر آپ نے میرے اس سوال کا جواب تلاش کر لیا تو آپ کے اندر حقیقی عشق مصطفیٰ پیدا ہوگا اور آپ سچے عاشق رسول بن جائیں گے اور یہ بھی دیکھیں کہ اس غزوہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سارا مال دے کر عشق مصطفیٰ کی انتہا کر دی اور کعب نے سستی کر کے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا آج وقت ہے کہ

Marfat.com

سنت مصطفیٰ، محبت مصطفیٰ، تعظیم مصطفیٰ ارشاد مصطفیٰ پر فوری عمل کر کے عاشق رسول بنا جائیں اور اپنا نام حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت والوں میں لکھوائیں۔ حضرت کعب نے 50 ہجری کو 77 سال کی عمر میں وفات پائی ان سے 180 حدیث مروی ہیں آپ نے پانچ بیٹے چھوڑے۔

حضرت حسان کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حسان رضی اللہ عنہ بہت بڑے عاشق رسول ہیں ان کے عشق کی انتہا اور عشق مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ اپنے نعتیہ اشعار کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بھی پڑھتے اور اپنے شعروں سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انعام حاصل کرتے تھے آج بھی ان کے نام سے بکثرت نعت خواں نے انجمنیں بنائی ہوئی ہے آپ بڑی محبت سے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نعت شریف پڑھنے کی سعادت پاتے رہے آپ کے کلام کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

جب سخت تاریک رات میں آپ کی پیشانی انور ظاہر ہوتی ہے تو وہ اندھیری رات میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ۲۲۶ ج ۱، زرقانی شریف 91/4، کمال و جمال حبیب از مولانا منور حسین عثمانی، ص 90)

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرما دیا ہے جس نے بھی اس نور مبارک کا نورانی فیض حاصل کیا وہی ہدایت پا گیا (نسیم الریاض ۳۷۵ ج ۳) حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں ممبر رکھوا دیتے تھے حضرت حسانؓ اس ممبر پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھتے تھے اور نعت سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسرور ہوتے۔

اب آنکھیں کس کام کی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدا!

حضرت قاسم بن محمد راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کی بینائی جاتی رہی لوگ

Marfat.com

ان کی عیادت کیلئے آتے۔ جب ان کی بینائی ختم ہونے پر افسوس کا اظہار کرنے لگے تو انہوں نے کہا میں ان آنکھوں کو فقط اس لیے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعے مجھے نبی کریم ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا تھا اب چونکہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے اس لیے مجھے آنکھیں بھی مل جائیں تو خوشی نہ ہوگی۔

یہ ہے عشق مصطفیٰ ﷺ کہ آنکھیں صرف دیدار مصطفیٰ ﷺ کیلئے اگر دیدار نہیں تو آنکھیں کس کام کی۔

ایک طرف نماز دوسری طرف رُخ مصطفیٰ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ ایام وصال آقا دو عالم ﷺ میں جب نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے سپرد ہوئے تمام صحابہ کرام صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے قدرے آفاقہ محسوس کیا تو آپ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہمیں دیکھنا شروع فرمایا ہم نے دیکھا آپ ﷺ مسکرا رہے ہیں اور آپ کا چہرہ انور خوب چمک رہا ہے حضور پُر نور ﷺ کے دیدار کے بعد اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آپ کے دیدار کی خوشی میں ہم نے ارادہ کر لیا کہ نماز کو بھول کر آپ کے دیدار ہی میں محو ہو جائیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ یہ خیال کرتے ہوئے مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ آئے کہ آپ ﷺ جماعت کرانے کیلئے تشریف لا رہے ہیں ان پر کیف لمحات کی منظر کشی بخاری شریف میں کچھ اس طرح کی گئی ہے جب پردہ ہٹا اور آپ کا چہرہ انور دیکھا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

(صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول حدیث نمبر 644,645 کتاب الاذان ص 336,337)

Marfat.com

مسلم شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں ہم مبہوت ہو کر رہ گئے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا اپنی جگہ کھڑے رہو شیخ ابراہیم ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر صحابہ کرام کے اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قریب تھا کہ صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفایاب ہونے کی خوشی میں متحرک ہو جاتے حتی کہ انہوں نے نماز توڑنے کا ارادہ کر لیا اور سمجھے کہ شائد ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے تشریف لا رہے ہیں لہٰذا ہم آپ کا سارا راستہ خالی کر دیں چنانچہ بعض صحابہ خوشی کی وجہ سے کود پڑے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے باب التفات فی الصلوٰۃ کے تحت صحابہ کرام کی والہانہ کیفیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

''اور مسلمانوں نے نماز ترک کرنے کا ارادہ کر لیا یہاں تک کہ آپ نے نماز پوری کرنے کا حکم دیا'' مولانا احمد علی سہانپوری نے اس روایت کا ترجمہ اور فوائد ان الفاظ میں تحریر کیے ہیں۔

مسلمانوں نے آپ کی محبت کی خوشی اور سرور میں اپنی نماز چھوڑنے کا ارادہ کر لیا یہ روایت واضح کر رہی ہے کہ پردے کے ہٹتے ہی صحابہ کرام نے اپنی نظروں کو درِ اقدس کی طرف کر دیا تھا کیونکہ صحابہ کرام اگر اس طرف متوجہ نہ ہوتے تو آپ کے اشارے کو نہ دیکھ سکتے حالانکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کو دیکھ کر اپنی نماز پوری کی

(نور الابصار بذکر النبی المختار)

معزز قارئین! یہ ہے عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کا کہ ایک طرف رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری طرف فرض نماز اور نماز کی ادائیگی میں قربان جاؤں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام پر اُدھر رُخ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے دوران نظر آیا اور اِدھر دل کی

Marfat.com

دھڑکنیں تیز ہوئیں عشق کا وار چلا نہ نماز کی خبر رہی اور نہ نماز کی فکر رہی اُدھر نظارہ مصطفیٰ ﷺ آیا ادھر نماز کی ادائیگی کے قواعد وضوابط دل سے اوجھل ہو گئے ۔ ادھر رُخ مصطفیٰ ﷺ نظر آیا اُدھر دل کی دھڑکنیں سمندری لہریں بن کر مچلنے لگیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے!

رُخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں
بے خطر کو دپڑا آتش نمرود میں عشق
عقل تھی محو تماشائے لبِ بام ابھی

عقل تو ابھی سوچ رہی ہے لیکن عشق نے آتش نمرود میں چھلانگ بھی لگادی

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولت عطا فرمائے (امین)

احترامِ یدِ مصطفیٰ ﷺ

معزز قارئین ایک صحابی صرف اس وجہ سے اپنے بال نہیں کٹواتا کہ اسکے سر پر سرکار دو عالم ﷺ کا دست مبارک لگا ہوا ہے۔

حدیث صحیح میں ہے کہ جناب ابو محذورہ رضی اللہ عنہٗ کے سر کے بال اگلے حصہ کے اتنے لمبے تھے کہ اگر بیٹھے بیٹھے ان کو کھولتے تو زمین پر لگ جاتے کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ بال کٹواتے کیوں نہیں تو عاشق مصطفیٰ ﷺ نے کہا ان سے ایک یاد وابستہ ہے چونکہ ان بالوں پر حضور پاک ﷺ کا دست مبارک لگا ہے لہٰذا میں ان کو کیسے کٹوا سکتا ہوں (اللہ اکبر) 100 برس عمر پائی تمام بال سفید رہے لیکن جس حصہ پر دست رسول ﷺ پھیرا گیا وہ بالوں کا حصہ سیاہ رہا۔ (آداب رسول ص 110، الشفاء شریف، بے مثل رسول ﷺ کے بے مثل واقعات ص 81)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر کا عشق مصطفیٰ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما بہت بڑے عاشق رسول ﷺ تھے ان کا یہ معمول تھا کہ وہ ممبر نبوی کی اس جگہ جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوا کرتے تھے اپنے ہاتھ کو اس ممبر کے ساتھ مس کرتے (چھوتے) اور پھر اس ہاتھ کو محبت کے ساتھ اپنے چہرے پر مل لیتے۔ (نورالابصار ص109)

ہاتھ آئے اگر خاک ترے نقش قدم کی
سر پر کبھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں
(حسرت موہانی)

حضرت عمر کے لخت جگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما 10 ہجری میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر سرکار دو عالم ﷺ کے ہمراہ تھے سرکار دو عالم ﷺ کا وصال گیارہ ہجری کو ہوا اور اس وصال پر حضرت عبداللہ اس قدر شکستہ دل ہوئے کہ عمر بھر کوئی مکان، کوئی باغ نہ بنایا جب بھی آقا دو عالم ﷺ کی یاد آتی آنکھیں پُرنم ہو جاتیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی جاری ہو جاتی آپ نے 84 سال میں وفات پائی آپ سے 1630 احادیث مروی ہیں اور آپ کا قول ہے کہ جب تک حدیث پر عمل نہیں کر لیتا حدیث کسی کو نہیں سناتا حضرت عبداللہ بن عمر نے عشق رسول میں ساٹھ حج اور ایک ہزار عمرے ادا کئے عشق رسول ﷺ کا یہ عالم ہے کہ آقا دو عالم ﷺ نے ایک مقام پر اپنی سواری کو چار چکر لگوائے تو آپ نے بھی اتباع رسول ﷺ میں چار چکر لگائے عشق رسول ﷺ میں سرکار دو عالم ﷺ کی طرح بسنتی رنگ کی جوتی اور زرد رنگ کا لباس پہنتے تھے ہر وقت پانی کا مشکیزہ اپنے کندھوں پر رکھتے تھے اور ان درختوں کو پانی دیتے تھے جن درختوں کی نسبت حضور پاک ﷺ سے تھی ایک دفعہ

Marfat.com

حضرت اسامہ کے بیٹے محمد کو دیکھا ان سے لپٹ کر زاروقطار رونے لگے کیونکہ محمد کو دیکھ کو آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آ گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقش پا کی کی تلاش میں رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مسجد میں جاتے آپ نقش پا کی تلاش میں پیچھے پیچھے رہتے اور جہاں کہیں آپ کی اونٹنی کے پاؤں مبارک کے نشان مل جاتے اپنی اونٹنی روک لیتے جب لوگوں نے اس بارے میں پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں اس واسطے اپنی اونٹنی کو روک لیتا ہوں کہ خدانخواستہ میرے اونٹنی کے پاؤں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کے پاؤں کے اوپر نہ آجائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کے پاؤں کی اتنی تعظیم کرتے ہیں تو یہ عاشق رسول عبداللہ ابن عمر ہیں تو حضرت عمر فاروق اپنے آقا والی دو جہاں کی کس قدر تعظیم کرتے ہوں گے اس کا آپ خود اندازہ کرلیں اور عاشق رسول کی محبت کی نوعیت بھی سمجھ لیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر ہر وقت محبت کی پیاس سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کر کے بجھاتے تھے۔

حج کے سفر میں اس راستے سے جاتے تھے جس راستے سے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ میں اُتر کر نماز ادا فرماتے تھے حضرت عبداللہ ابن عمر بھی ذوالحلیفہ میں لازمی نماز پڑھتے تھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مقام پر قیام فرماتے تھے حضرت عبداللہ ابن عمر بھی اسی جگہ قیام راستے میں فرماتے تھے۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد قباء میں کبھی پیدل اور کبھی سواری پر تشریف لے جاتے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسا کرتے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ المکرمہ میں داخل ہونے سے قبل بطحا میں تھوڑا سا آرام فرما لیتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر بھی ایسا کرتے تھے۔ حضور پاک

Marfat.com

ﷺ چونکہ کسی کی دعوت رد نہ کرتے تھے اس محبت کی وجہ سے حضرت عبداللہ ابن عمر بھی کسی کی دعوت رد نہ کرتے تھے تا کہ سرکار ﷺ کی سنت پوری ہو جائے اور اُسوۂ حسنہ پر عمل ہو سکے۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا عشق بھی بے مثل تھا۔ ہر وقت محبت رسول ﷺ میں محو رہتے، قسم خدا کی مدینہ جنہوں نے دیکھا ہے میں ڈھونڈلوں گا وہ آنکھیں ہزار آنکھوں میں منفرد ہے (شاعر لکھنوی)

صحابی رسول ﷺ نے جنگ میں آپ ﷺ کے جسم کو اپنے جسم سے ڈھانپ لیا یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ ہیں کہ ایک جنگ میں جب کافروں نے تاجدار مدینہ کی طرف تیروں اور تلواروں سے حملہ کر دیا تو اس وقت اس عاشق رسول ﷺ نے اپنے جسم سے حضور اکرم ﷺ کو ڈھانپ لیا اور جنگ میں حضور پاک ﷺ کا سپاہی اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کا دفاع کرتا رہا یہ عاشق رسول ﷺ آپ سے اس طرح لپٹ گئے کہ تیر اس جانثار مصطفیٰ ﷺ کو لگتے رہے تیروں کی بارش ہو رہی ہے لیکن یہ عاشق حضور پاک ﷺ سے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر ڈھال بنا ہوا ہے بالآخر دشمن کے پے در پے وار سے اس جانثار کو شہادت کا مقام حاصل ہوا اس نے اپنی جان اللہ کے حوالے کر دی اور شہید ہو گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے عاشق رسول ﷺ کے بارے میں فرماتا ہے۔

''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ اپنے کئے گئے عہد کو اچھی طرح نبھایا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت میں سچے ثابت ہوئے اپنے محبوب رسول ﷺ کی سلامتی کیلئے بڑی فراخدلی کے ساتھ اپنے مال اپنی اولاد اور اپنی جانیں نچھاور کر دی۔

حضرت حنظلہ کی جانثاری:

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہٗ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی لوگ جہاد پر جا رہے تھے

Marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کا حکم جاری فرما دیا تھا۔
حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فوراً جہاد میں شامل ہو گئے اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے جنگ کے بعد جب شہیدوں کو تلاش کیا گیا تو
حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے صحابہ کرام بھی پریشان ہو گئے کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر مبارک آسمان پر اٹھائی آپ تبسم فرمانے لگے اور فرمایا چونکہ حنظلہ رضی اللہ عنہ پر غسل واجب تھا تو اللہ کے فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ اسی دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو (غسیل الملائکہ) کا لقب عطا فرمایا۔
محبت عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے انہیں یہ مقام حاصل ہے کہ فرشتے اسے غسل دے رہے ہیں اور اس عاشق رسول نے یہ نہیں دیکھا کہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے جان کو عزیز رکھوں لیکن اس نے عشق کو سلامت رکھا محبت رسول میں جان کی قربانی اپنا ایمان سمجھا۔

وضو کا پانی اور صحابہ کرام کا عشق

معزز قارئین! صحابہ کرام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت والی ہر چیز سے بے انتہا محبت تھی کہ آپ جب حجام سے بال مبارک کٹواتے تھے تو صحابہ کرام کے درمیان موئے مبارک حاصل کرنے کیلئے آپس میں جنگ کا سماع ہوتا تھا۔ ہر کسی کی خواہش تھی کہ مجھے موئے مبارک مل جائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ وضو کا پانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کرتے تھے صحابہ کرام پانی کی طرف لپکتے ہیں جس کو اس میں سے ذرا بھی پانی نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی
(صحیح بخاری شریف مترجم جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 366 ص 244)
اسی طرح جب آپ وضو کا پانی استعمال کرتے تو صحابہ کرام وضو کا پانی لے کر اپنے

Marfat.com

چہرے پر مل لیتے آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس عمل کا محرک کیا ہے صحابہ کرام نے عرض کی! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت آپ ﷺ نے فرمایا جن لوگوں کو اس بات کی خواہش ہے وہ اللہ اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ جب بات کریں تو سچ بولیں جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو بحفاظت مالک کے حوالے کردیں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

سیرت نگار ذکر کرتے ہیں جب آپ ﷺ مقام حدیبیہ میں وضو فرما رہے تھے قریش کی طرف سے بھیجے گے سفیر نے جب دیکھا کہ صحابہ کرام آپ ﷺ کے وضو کا پانی اپنے چہروں پر مل رہیں بس یہ دیکھ کر جب یہ سفیر واپس مکہ گیا تو اس نے مکہ والوں سے کہا کہ اے قریش کے سرداروں تم اس نبی سے کیا لڑو گے جن کے جانثار تو وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیتے وہ عاشق اپنے نبی ﷺ کا خون مبارک کیسے زمین پر گرنے دیں گے (سبحان اللہ)

آئینے کی سرکار دو عالم ﷺ سے محبت

عشق حقیقی بھی بڑا عجیب ہوتا ہے جب عشق پروان چڑھتا ہے تو محبوب کے چہرے کی زیارت ہی اس کے دل کا قرار اور روح کا سکون بن جاتا ہے۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک ایسا آئینہ تھا جو حضور پاک ﷺ کے زیر استعمال رہا اس کو جب دیکھا جاتا تو اس میں صرف حضور پاک ﷺ کا چہرہ مبارک نظر آتا تھا۔ جس آئینہ مبارک سے حضور پاک ﷺ کنگھی مبارک کرتے تھے اس آئینہ کو حضور پاک ﷺ سے عشق ہو گیا اور اس نے اپنے اندر ہمیشہ کیلئے تاجدار مدینہ سرکار دو عالم ﷺ کے روئے انور کو محفوظ کرلیا۔

حضرت علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں صحابہ کرام حضور پاک ﷺ

Marfat.com

کے منبر شریف اور مصلے مبارک کو دیکھ کر دل کا سکون حاصل کر لیتے تھے اور بعض تو محبت رسول میں آبدیدہ رہتے وہ اپنی روح کی تسکین کیلئے اُم المومنین حضرت میمونہ کے حجرہ مبارک میں چلے جاتے اور وہاں پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ مبارک دیکھنے کی درخواست کرتے جب آئینہ مبارک دکھایا جاتا تو آئینہ مبارک میں اپنی شکل کی بجائے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور نظر آتا تب جا کر ان کے دل کو سکون ملتا اور انہیں ایسا محسوس ہوتا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے جلوہ افروز ہیں۔ روایت ہے

ان بعض الصحابه احب ان یری رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاء الی میمونه رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت له مراته منظر فیها رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم یری صورة نفسه

(عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم از نواز رومانی ناشر محمد حفیظ البرکات شاہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، روح المعانی 39:22، عشق رسول از ڈاکٹر محمد طاہر القادری ص 135، شاہکار ربوبیت از مولانا مفتی محمد خان قادری ص 146)

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبلہ بدل گیا

معزز قارئین! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی آرزو تھی کہ نماز کیلئے قبلہ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے تا کہ مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کے دل میں یہ آرزو دیکھ کر نماز کے دوران ہی بذریعہ وحی قبلہ بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ قبلہ بنا دیا۔ آپ کے صحابہ کرام نے جس وقت دیکھا کہ سرکار نے قبلہ کا رُخ بدل لیا ہے۔ اسی وقت صحابہ کرام نے تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبلہ بدل لیا۔ یعنی بیت المقدس سے منہ بیت اللہ کی طرف کر لیا

Marfat.com

معزز قارئین! یہ ہے وہ مسجد جس کو مسجد قبلیتن یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں۔ آئیں وجدانی عشق کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک اور مسجد میں جاتے ہیں۔ ایک بتانے والا مسجد میں آکر بتاتا ہے کہ اس وقت جب کہ نمازی رکوع میں ہیں اور منہ بیت المقدس کی طرف ہے میں اللہ کے رسول کے پیچھے نماز پڑھ کر آرہا ہوں کعبہ بدل گیا ہے تو تمام نمازیوں نے نہ عقل دوڑائی نہ سوچ عشق مصطفیٰ ﷺ میں فوراً تمام نمازیوں نے بیت المقدس کی طرف سے منہ ہٹا کر خانہ کعبہ کی طرف کرلیا اس لئے کہ ہمارے آقا ﷺ نے بیت اللہ کو قبلہ بنادیا ہے لہٰذا ہم فوراً اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف کرتے ہیں اللہ اکبر یہ ہے سچا عشق، سچی محبت رسول، سنت رسول پر عمل میں ایک لمحہ بھی نہ سوچا اور اپنا چہرہ بیت اللہ شریف کی طرف کرلیا۔

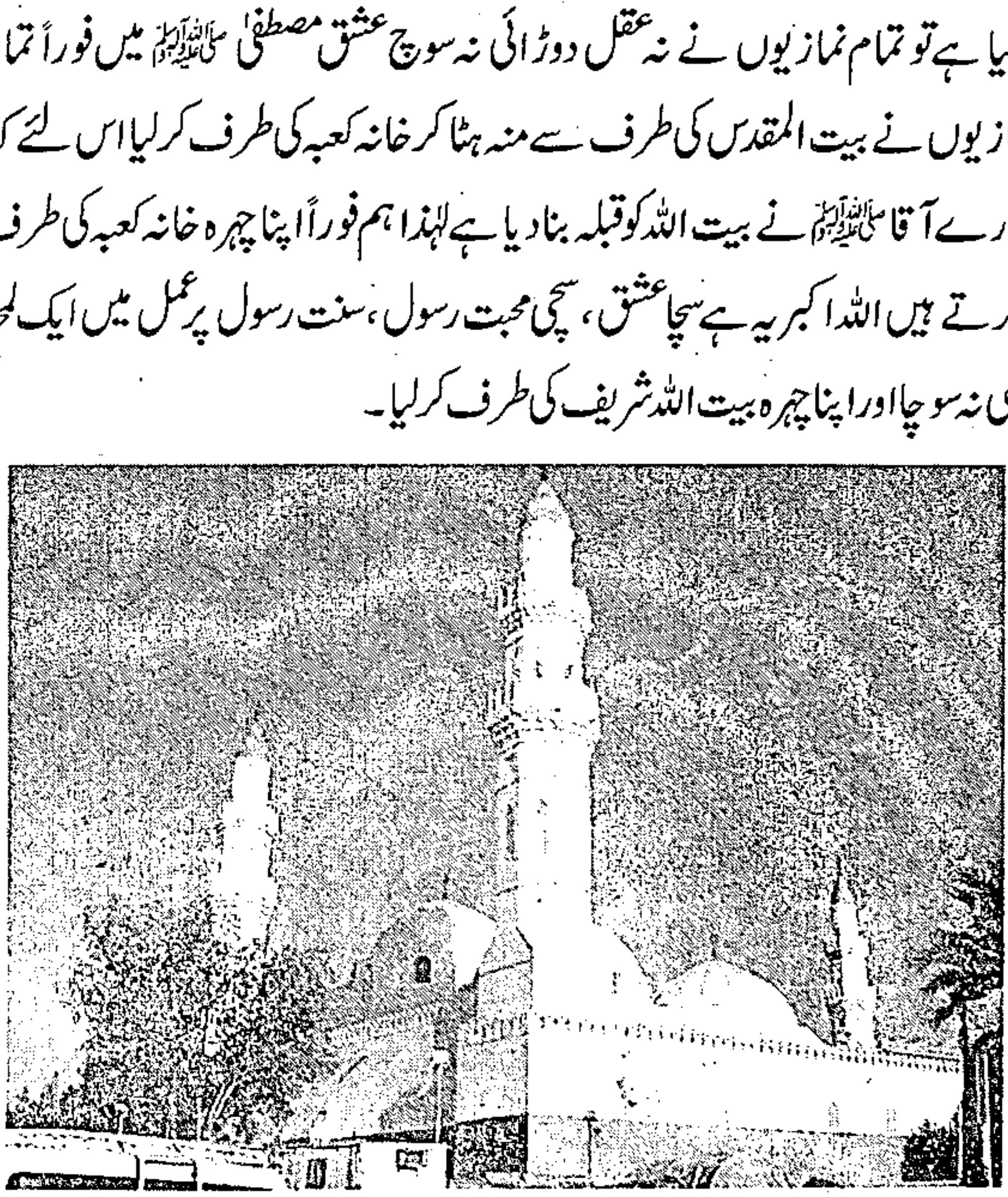

مسلمانوں کا قبلہ اوّل مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تھی جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے
حضور ﷺ کی خواہش پر اللہ تعالیٰ نے تبدیل کر کے خانہ کعبہ کو قبلہ بنادیا
اس مسجد میں نماز کے دوران چہرہ خانہ کعبہ کی طرف کردیا گیا اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں

Marfat.com

صرف محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ہے

معزز قارئین عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دامن میں محبت وعشق سنبھالے ہوئے ہوتا ہے اسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، ان نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی محبت رسول میں ہی نظر آتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''تو نے قیامت کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے''؟

عرض گزار ہوئے

میں نے قیامت کیلئے اتنی زیادہ نمازوں، روزوں، اور صدقات کے ساتھ تیاری نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا!

''تو اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا'' (بخاری شریف باب علامۃ الحب فی اللہ)

ان مبارک الفاظ پر صحابہ کرام جس قدر خوش ہوئے اس کا بیان حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی سنیئے فرماتے ہیں۔ اسلام لانے کے بعد آج تک کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے آپ کا فرمان سن کر ہوئے کہ محبت کرنیوالے کو محبوب کی رفاقت نصیب رہے گی اور پھر وہ خوشی میں جھوم اٹھے اور کہنے لگے۔ اگر میں ان پاکیزہ ہستیوں جیسا عمل نہیں کر سکا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت ضرور رکھتا ہوں امیدوار ہوں کہ اس محبت کی بناء پر ان کی رفاقت نصیب ہوگی۔

(اولاد کو سکھاؤ محبت حضور کی از ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی سابق وزیر اطلاعات سعودی عرب)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ میں وصال کی خواہش:

صحابہ کرام کی خواہش شدید عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھی کہ ان کو موت بھی آئے تو

Marfat.com

مدینہ پاک میں آئے۔ چنانچہ ایک روز حضرت سعد بن ابی وقاص بہت بیمار ہو گئے اور خواہش تھی کہ مکہ میں وصال نہ ہو چنانچہ بیماری سے بے حس ہو کر دل کے سکون کیلئے حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تاجدار مدینہ نے سعد بن ابی وقاص کو آبدیدہ دیکھ کر فرمایا۔

روتے کیوں ہو؟

عرض کی معلوم ہوتا ہے ایسی زمین کی خاک قسمت میں آ گئی ہے جس کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر ترک کر چکا ہوں۔ (ہجرت مدینہ)

تاجدار مدینہ ﷺ نے ان کو تسلی دی اور ان کے دل پر ہاتھ رکھ دیا اور تین مرتبہ فرمایا اے اللہ سعد کو صحت عطا فرما۔ اس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص صحت مند ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک نئی زندگی عطا فرمائی۔

محبت رسول ﷺ اور برادرِ حقیقی

عاشقِ رسول حضرت سعد بن ابی وقاص کی نظر میں عشق رسول ﷺ سے بڑھ کر کوئی رشتہ نہیں تھا ان کا حقیقی بھائی عتبہ بن ابی وقاص جنگ احد میں سرکار دو عالم ﷺ کے چہرے انور کو زخمی کر چکا تھا جس کی وجہ سے ان کے دل میں اپنے بھائی کیلئے سخت دشمنی تھی اور ہر وقت اس کے خون کے پیاسے رہتے تھا۔ ایک دفعہ فرمایا۔ خدا کی قسم میں عتبہ سے زیادہ کسی کے خون کا پیاسا نہیں ہوں۔

محبت کا یہ تقاضہ ہوتا ہے کہ محبوب پر نثار ہو جائے اور اس کیلئے موقعہ کی تاک میں رہتا ہے خاص طور پر جب دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو آپ ﷺ کافی دیر سے جاگ رہے تھے تب اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔

"کیا اچھا ہوتا اگر میرے اصحاب میں سے آج رات کو کوئی پہرا دیتا۔

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابھی فقرہ مبارک مکمل نہیں ہوا تھا کہ اسلحہ کی جھنکار سنی سرور کونین ﷺ نے پوچھا۔

''کون ہے؟''

عرض کی: سعد

''تم کیسے آئے''

عرض کی

یارسول اللہ ﷺ از خود خیال آیا کہ آج آپ ﷺ کی حفاظت کرنا چاہیے اس فرض کو ادا کرنے کیلئے حاضر خدمت ہو گیا ہوں۔

آپ ﷺ اپنے جانثار کی محبت سے بے حد خوش ہوئے اور دعا فرمائی۔ (عشق رسول کریم ﷺ)

حضرت سیدنا زبیر بن العوام کا عشق رسول ﷺ

محبوب خدا کی شخصیت میں کیسی کشش ومقناطیست ہے کہ حلقہ بگوش اسلام ہونے کے ساتھ ہی آپ ﷺ مرکز محبت وعشق بن جاتے ہیں صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ پر مر مٹنے کو سعادت تصور کرتے ہیں ناموس رسالت پر جان قربان کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اذیت رسول عربی ﷺ پر محبت ماہی بے آب ہو جاتی ہے اور اذیت پہنچانے والے عاشق رسول ﷺ کی جان کے درپے رہتا ہے حضرت سیدنا زبیر بن العوم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی تبلیغ سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اس وقت ان کی عمر 16 سال تھی ایک بار افواہ اڑی کہ حضور ﷺ کو کفار نے گرفتار کر لیا یہ سنا تو آپ تڑپ اٹھے تلوار بے نیام اور مجمع عام کو چیرتے ہوئے آستانہ مقدس پر حاضر ہوئے رسالت مآب ﷺ نے دیکھا تو پوچھا زبیر یہ کیا؟ ننگی تلوار لے کر کیوں آرہے ہو؟

Marfat.com

عرض کیا!

مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں لہٰذا قوت صبر ہاتھ سے نکل گیا یہ سماعت فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حد خوش ہوئے اور ان پر صلوٰۃ بھی پڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سے خوش ہوتے تو فرماتے "اللھم صل علی فلاں"

یعنی اے اللہ فلاں شخص پر رحمت نازل فرما اور حضرت زبیر بن العوم رضی اللہ عنہ اور ان کی تلوار کیلئے دعا کی۔ یہ پہلی تلوار تھی جو جانثاری میں ایک بچے مُحبّ کے ہاتھ بے نیام ہوئی تھی۔ (عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت سیدنا انس بن مالک اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت کی راہیں صدا بہار پھولوں سے آتی رہتی ہیں جب عاشق ان پر حاوی ہوتا ہے تو پہلے قدم پر ہی وہ مسرور رو بے خود ہو جاتا جیسے جیسے وہ ان راہوں پر آگے بڑھتا اس کی زندگی پھولوں کی طرح خوشبودار اور رنگین ہو جاتی ہے دنیا کی آسائشیں اس کے وجود سے رفتہ رفتہ نکلتی جاتی ہے اور وہ فراق محبوب میں محو رہتا ہے اور اسی کے خیالوں میں مست رہتا ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گلدستہ اخلاق میں چار پھول ایسے نازل ہوئے تھے کہ جن پر ساری خوبصورتی کا انحصار تھا وہ تھے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اتباع سنت، امر بالمعروف، حق گوئی، ابھی 10 برس کے نابالغ بچے تھے اور جوش محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اٹھ کر کاشانہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے آنکھوں کو مشرف کرتے تھے صبح کی روشنی میں کمسن بچہ بستر راحت سے اٹھتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامان وضو مہیا کرنے کیلئے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہیں تھی، شمع نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پروانہ وار فریفتہ تھے آقا نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک آواز

Marfat.com

ان کے قلب میں نئی روح پھونک دیتی تھی ایک روز انہوں نے محبوب ﷺ کی زبان درخشاں سے سنا

"محبت کرنے والا محبوب کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا۔ تو کہنے لگے اگرچہ میں ان پاکیزہ ہستیوں کی طرح عمل نہ کر سکا مگر میں آنحضرت ﷺ اور حضرت شیخین کے ساتھ محبت رکھتا ہوں اور امید ہے کہ اسی محبت کی بنا پر ان کا ساتھ نصیب ہو جائے گا۔

محب کی نظر میں آثارِ محبوب کی جان سے زیادہ قدر و منزلت ہوتی ہے اور وہ اس کیلئے سرمایہ ہوتے ہیں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ وہ آثار مصطفیٰ ﷺ سے تبرک حاصل کرتے تھے نبی کریم ﷺ کی صلوٰۃ کی جگہوں کا قصد کئے جاتے تھے ان راستوں کو ڈھونڈتے جن راستوں پر اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کے قدم لگے تھے۔ آپ ﷺ کے پیالے میں بطور تبرک پانی پیتے تھے اور حضرت سیدنا انس بن مالک کے پاس راحت انس و جان ﷺ کا ایک پیالہ تھا حضور اکرم ﷺ کی علالت نے ہر صحابی رسول ﷺ کو غمگین و آبدیدہ کر رکھا تھا۔ محبوب ﷺ علیل ہو تو عشاق کو کس طرح چین نصیب ہو سکتا تھا علالت کے تین یوم گزر چکے تھے تمام عاشقانِ رسول اللہ ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پریشان ہیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قیامت کو رسول اکرم ﷺ کا ساتھ ہوگا تو عرض کروں گا حضور ﷺ کا ادنیٰ غلام انس حاضر ہے۔ آپ جب زیادہ بے چین و قرار ہو جاتے تو اپنے آقا و مولا ﷺ کے تبرکات نکال لاتے اور دل کی تسکین حاصل کرتے۔

وقت گزرتا رہا آتش محبت و عشق رسول اللہ ﷺ میں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قدر سوختہ کر دیا تھا کہ کوئی لمحہ ایسا نہ گزرتا تھا جب

Marfat.com

ذکر محبوب ﷺ نہ کرتے تھے لاریب قرب محبوب جب فراق محبوب سے بدل جاتا تو زندگی کے لمحات انتہائی تلخ ہو جاتے ہیں اور محب اندر ہی اندر گھلنا شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ کا حال اس سے مختلف نہ تھا محبوب ﷺ سے شرف ملاقات کا خیال روز گہرا ہوتا جا رہا تھا اور انہوں نے دنیا سے آخرت کیلئے راحت سفر باندھ لیا اب اپنے آقا و مولا ﷺ کے قدموں میں حاضر ہونے کا وقت آ گیا جس کا بے قراری سے انتظار تھا۔

وصال سے قبل اس عاشق صادق نے اپنے شاگرد حضرت ثابت کو وصیت کی اے ثابت یہ میرے آقا ﷺ کے مقدس موئے مبارک لے لو وصال کے بعد اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ حضور اکرم ﷺ کا عصا مبارک میرے پہلو اور کرتہ کے درمیان رکھ دینا اور جب میرے کفن اور میت کو خوشبو لگاؤ تو پسینہ سرکار دو عالم ﷺ اس میں ضرور شامل کر لینا اور پھر یہ غلام اپنے آقا ﷺ کے پاس دیوانہ وار چلا گیا۔

(عشق نبی کریم ﷺ، سیرت انصار جلد اول ص 142) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ کو حضور پاک ﷺ نے دعا دی تھی کہ الٰہی انس کو کثیر مال اور اولاد دے اور اسے جنت میں داخل کر دعا کے نتیجے انہوں نے 94 ہجری میں 103 برس کی عمر میں وفات پائی 80 لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں ان سے 1286 احادیث مروی ہیں۔

حضرت امیر حمزہ کا عشق رسول ﷺ

معزز قارئین جب عشق کا رنگ چڑھتا ہے تو حقیقی بھائی بھی اس کے سامنے کچھ نہیں ''مکہ کی فضاء ظلم و جبر کے ان سیاہ بادلوں کو گھیرے ہوئی تھی کہ اچانک ایک نورانی بجلی چمکی اور راستہ روشن ہو گیا یعنی حضرت امیر حمزہ چچا حضور نبی کریم ﷺ مسلمان ہو گئے ان کے اسلام لانے کا واقعہ بڑا عجیب ہے ایک روز ابو جہل کوہ صفا کے نزدیک

Marfat.com

رسول اللہ کے پاس سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت اذیت پہنچائی اور سخت الفاظ کہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور کچھ بھی نہ کہا لیکن اس کے بعد اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر پتھر دے مارا جس سے ایسی چوٹ آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون بہہ نکلا۔ پھر وہ خانہ کعبہ کے پاس قریش کی مجلس میں جا بیٹھا۔ عبداللہ بن جدعان کی ایک کنیز کوہ صفا پر اپنی آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کمان حمائل کیے شکار سے واپس تشریف لائے تو اس نے ابوجہل کی ساری حرکت کہہ سنائی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غصے سے بھڑک اٹھے۔ یہ قریش کے سب سے طاقتور اور مضبوط جوان تھے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ماجرا سن کر ایک لمحہ ترک کے بغیر دوڑتے ہوئے اور یہ فیصلہ کئے ہوئے آئے کہ جوں ہی ابوجہل کا سامنا ہوگا اس کی مرمت کر دیں گے چانچہ مسجد حرام میں داخل ہو کر سیدھے اس کے سر پر جا کھڑے ہوئے اور بولے سر میں خوشبو لگانے والے بزدل تو میرے بھتیجے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں بھی اس کے دین پر ہوں۔

اس کے بعد کمان ابوجہل کو اس زور سے ماری کہ اس کے سر پر بدترین قسم کا زخم آ گیا اور ابوجہل کا چہرہ لہولہان ہو گیا ابوجہل کے قبیلے بنومخزوم اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قبیلے بنو ہاشم کے لوگ ایک دوسرے کے خلاف بھڑک اٹھے لیکن ابوجہل نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کر دیا کہ ابوعمارہ کو جانے دو میں نے واقعی اس کے بھتیجے کے ساتھ بدتمیزی کی تھی۔

(الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمان مبارک پوری، تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضلیت)

تم سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی　　یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اے ذوق نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے　　سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

حضرت علامہ مولانا حافظ مشتاق احمد سلطانی اپنے ویڈیو خطاب میں فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ جب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے بعد خانہ کعبہ کی طرف جاتے ہیں تو حضور پاک ﷺ خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے تشریف فرما ہیں اور آنکھیں آبدیدہ ہیں جب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کو دیکھ کر عرض کرتے ہیں اے بھتیجے میں نے تمہارا بدلہ لے لیا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا میں بدلہ لینے نہیں آیا۔

اور اپنی خواہش کا اظہار کیا اور فرمایا میری خوشی یہ ہے کہ آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ تاجدار مدینہ کی خواہش پر حضرت امیر حمزہ نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا اور عاشق رسول ﷺ بن گئے آپ ﷺ نے اپنے چچا کو بغل گیر کر لیا۔

قارئین کرام! یہ وہی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں غزوہ اُحد میں ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے وحشی بن حرب سے شہید کروایا تھا اور آپ ﷺ کے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ شکم کاٹ کر نکالا، چبایا لیکن نگل نہ پائی اور حضرت امیر حمزہ کی لاش کی بے حرمتی کی گئی آپ کے کان کاٹ دیئے گئے ناک، ہونٹ کاٹ دی گئیں۔ انگلیاں کاٹی گئی جنہیں دیکھ کر حضور پاک ﷺ کے آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ کے دل کو بہت تکلیف دی گئی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی دیگر شہدائے اُحد بھی آپ میں ساتھ مدفون ہیں (چالیس جان نثار ص 33 از طالب ہاشمی)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں لکھا ہے کہ 37 سال بعد 40 ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے حکم پر اُحد کی طرف سے نہر نکالی گی تو کھدائی کے دوران بہت سے صحابہ کرام کی لاشیں صحیح سلامت نکلیں اسی سلسلے میں اتفاق سے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر بیلچہ لگ گیا تو آپ کے پاؤں سے خون کی چھینٹیں اس طرح نکلی جس طرح زندہ آدمی کے جسم سے زخم کے وقت خون نکلتا ہے
(چالیس جانثار ص 36)

Marfat.com

یارسول ﷺ میرا بیٹا قبول فرمائیں؟

معزز قارئین! یہاں پر میں تمام دنیا کی ماؤں کو دعوتِ عشق رسول ﷺ دیتا ہوں یورپ، ایشیا اور پورے عالم کے لیڈروں، جرنیلوں، رہبر ورہنماؤں، دانشور اور مذہبی سکالرز، مذہبی رہنما، مذہبی پیشوا، وہ پادریوں وہ غیر مسلم اخبارات وکتابوں کے رائٹرز جنہوں نے آقا دو عالم ﷺ کی ناموس وعصمت پر اپنے مذموم مقاصد کیلئے گستاخی کی اور سرکار ﷺ کے حقیقی کردار سے نا آشنائی اور اپنی گندی ذہنیت، تعصب کے باعث گستاخانہ خاکے شائع کیے ان کی آنکھیں کھولنے اور تعصب اور مذہبی مخالفت، کی پٹی اُتارنے کیلئے اور ان کے ضمیر کو جنجھوڑنے کیلئے اور سرکار دو عالم ﷺ کی شان وعظمت کا پٹہ ان کی گردن میں ڈال کر ان کی بے بنیاد مخالفت سے ان کو روکنے کیلئے ایک ماں کی عشق رسول ﷺ میں لبریز دلی خواہش اور آرزو کا ذکر کرتا ہوں جس کے گھر میں کوئی مرد باقی نہ رہا اور خدمت رسول ﷺ کے جذبے نے اس کو گھر میں بے قرار کیا ہوا ہے اپنے آقا ﷺ کی محبت میں اس کے چہرے پر آنسوں کی جھڑی لگی ہوئی ہے اور رورہی ہے کہ میں آقا ﷺ کی خدمت میں جہاد کیلئے کیا پیش کرو مدینہ کی گلیوں، بازاروں، محلوں میں جہاد کی تیاری ہورہی، مائیں اپنے بچوں کو دلہنیں اپنے خاوندوں کو، بہنیں اپنے بھائیوں کو جہاد رسول ﷺ اور سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حکم رسول ﷺ پر ان کی جان قربان کروانے پر تیار بیٹھیں ہیں میرے پاس تو کچھ نہیں سوائے ایک معصوم اور چھوٹے بچے کے وہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ نبوی میں میں حاضر ہوجاتی ہے اپنے بیٹے کو سرکار دو عالم ﷺ کی گود میں ڈال دیتی ہے یارسول اللہ ﷺ میرے اس پیارے بچے کو جہاد کے لیے قبول فرمالیں حضور پاک ﷺ ماں کی محبت کے جذبے کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ معصوم بچہ جہاد پر کیسے جاسکتا ہے۔ ماں عرض کرتی ہے

Marfat.com

اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بچے اس مجاہد کو عنائت فرما دیں کہ مجاہد اسلام کی جان پر جب کفار کے تیر چلیں گے اور تیروں کی بارش ہوگی تو یہ مجاہد میرے بیٹے کو آگے کرے گا اور میرا بیٹا تیروں کے روکنے کے کام آئے گا (تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت 604' زلف وزنجیر)

سبحان اللہ اس ماں کی خواہش ہے کہ دشمن اسلام کا وار ہو تو بیٹا مجاہد کے لے ڈھال کا کام کرے گا۔ دشمن رسول کی فوج کے مقابلے میں میرا انھا اور بڑھاپے کا سہارا بیٹا کام آئے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر میں لڑنے والی فوج میں شہید کی ماں کے طور پر روزِ محشر میں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ مجھے نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائے بیٹا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جانثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز حاصل کر کے اپنے سینے پر شہید کا تمغہ سجالے۔ میرا سب کچھ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر قربان ہو جائے یہی میری زندگی کا حصول اور تقاضائے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ (اللہ اکبر)

صحابی رسول نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرکہ محبوب رکھا

مسند احمد بن حنبلؒ میں تحریر ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' سے بلا تکلف لے لیتے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ' بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر میں کھانے پر لے آتے تھے ایک دن حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھانے میں سرکہ رکھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرکہ کے بارے میں فرمایا:

"سرکہ نصف سالن ہے"

قارئین آقا کے یہ الفاظ سماعت کریں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی سرکہ رکھا آج بھی بے شمار عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرکے سے محبت کرتے ہیں اور اسی طرح

Marfat.com

شہد کو بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزت دی اور بے شمار عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد بھی اپنے گھر میں برکت کے طور پر رکھتے ہیں اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔

علاج نہیں کرواؤنگا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدا

حضرت ابوعون عبداللہؒ بڑے نیک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے کچھ دن بعد ان کی ولادت ہوئی اس عاشق رسول کو بہت افسوس تھا کہ ان کی ولادت آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں نہیں ہوئی اور یہ آرزو تھی کہ ان کی ولادت اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے قبل ہوتی تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے صحابی رسول بن جاتے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بننے کی ہر عاشق کی خواہش ہے مگر صحابی رسول صرف وہی انسان بن سکتا ہے جس نے ایمان کی حالت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت کی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں ایمان لانے والا صحابی کہلایا اور اب کسی خوش نصیب کو آپ کی زیارت ہو تو وہ صحابی نہیں بن سکتا

حضرت ابوعون عبداللہ رضی اللہ عنہ دل میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (نیت سے) سو گئے لیکن قسمت جاگ اُٹھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنی زیارت سے نوازا جب صبح آنکھ کھلی تو زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب خوشی کی انتہاء نہ رہی خوشی اور مسرت کے عالم میں صبح مسجد کی طرف بھاگے اور اسی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی مدہوشی میں گر پڑے جسم پر کافی چوٹیں آئیں

گھر والوں نے ان کا علاج کرانے کی کوشش کی مگر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگنے والے زخم کو نشان امتیاز سمجھتا تھا اور ان زخموں پر فخر تھا کہ یہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی

Marfat.com

میں لگے ہیں چنانچہ اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا علاج کرانے اور گھر والوں کو منع کر دیا کہ میں ان کا علاج نہیں کرواؤنگا۔

(طبقات ابن سعد حصہ دوم ص 29، تہذیب التہذیب جلد 5 ص 327 حب رحمۃ للعالمین ص 222)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین عاشق رسول اپنی زندگی میں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھ کر اپنی روح کی تسکین اور دل کا قرار حاصل کرتے تھے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے روضۂ انور پر جا کر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرتے تھے اور اپنے دل کا چین حاصل کرتے تھے ایسے ہی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے قرار اور بے تاب ہوئے تو فوراً آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے پر حاضر ہو جاتے۔

حضرت امام احمد بن حنبل تحریر کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے روضہ انور کے ساتھ اپنے چہرے کو مس کیا اور اپنی تسکین کیلئے اپنے چہرے کو روضہ انور سے رگڑنا شروع کر دیا دیوانوں کی طرح اپنے چہرے کو روضہ انور کے ساتھ لگائے رکھتے مروان بن الحکم امیر مدینہ اس وقت موجود تھا اس نے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ایوب انصاری کو دیکھ کر کہا کہ تمہارا یہ فعل خلاف سنت ہے۔

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاکم وقت کے یہ الفاظ سن کر جواب دیا جو آج عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے اور پڑھے جاتے ہیں "اے مروان میں کسی اینٹ اور پتھر کے پاس نہیں آیا بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے مطابق 70 ہزار فرشتے صبح اور 70 ہزار فرشتے رات کو روضہ انور پر حاضر ہوتے ہیں اور برکت کیلئے اپنے پروں کو روضہ انور

Marfat.com

کے ساتھ مس کرتے ہیں۔(آبِ کوثر)

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اجالا کر دے

عاشق رسول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا
ویرانہ میں وصال اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد

31ھ یا 32ھ کے ایام حج میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے لوگ حج کیلئے روانہ ہو گئے تھے اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس صرف ان کی رفیقہ حیات اور ایک لڑکی موجود تھی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر نزع کی حالت طاری ہوئی تو ان کی اہلیہ رونے لگیں ابوذر نے نحیف آواز میں پوچھا روتی کیوں ہو"

اہلیہ نے جواب دیا آپ ایک ویرانہ میں دم توڑ رہے ہیں نہ میرے پاس اتنا کپڑا ہے کہ آپ کو کفن دے سکوں نہ میرے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے کہ آپ کی ابدی خوابگاہ (قبر) تیار کر سکوں"

اس واقعہ سے قبل حضرت ابوذر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ان کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک یاد تھی کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں سے ایک شخص صحرا میں جاں بحق ہو گا اور اس کے جنازے میں مسلمانوں کی ایک جماعت باہر سے آ کر شرکت کرے گی اس وقت جو لوگ موجود تھے وہ سب شہری آبادیوں میں وفات پا چکے ہیں اب صرف میں ہی باقی رہ گیا ہوں اور کوئی وجہ نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کا عمل نہ ہوں تم باہر جا کر دیکھو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمانوں کی کوئی جماعت ضرور آئی ہو گی پاس ہی ایک ٹیلہ تھا۔ حضرت

Marfat.com

ابوذر رضی اللہ عنہٗ کی زوجہ اس پر چڑھ کر انتظار کرنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد دور گرد اڑتی نظر آئی۔

پھر اس میں سے چند سوار نمودار ہوئے جب قریب آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے انہیں پاس بلا کر کہا بھائیو! قریب ہی ایک مسلمان سفر آخرت کی تیاری کر رہا ہے اس کے کفن دفن میں میرا ہاتھ بٹاؤ قافلے والے نے پوچھا وہ کون شخص ہے جواب دیا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ ابوذر کا نام سنتے ہی قافلے والے بے تاب ہو گئے اور ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں پکارتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ ادھر ابوذرؓ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا جان پدر ایک بکری ذبح کرو اور گوشت کی ہنڈیاں چولہے پر چڑھا دے کچھ مہمان آنے والے ہیں جو میری تجہیز و تکفین کریں گے جب وہ مجھے سپرد خاک کر چکیں تو ان سے کہنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ نے آپ کو خدا کی قسم دی ہے کہ جب تک آپ یہ گوشت نہ کھالیں یہاں سے رخصت نہ ہوں۔ جب قافلے والے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ کے خیمہ میں داخل ہوئے تو ان کا دم باقی تھا۔

اکھڑی ہوئی آواز میں فرمایا تم لوگوں کو مبارک ہو تمہارے یہاں پہنچنے کی خبر کئی سال پہلے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔

(محبان رسول صفحہ 154)

Marfat.com

معزز قارئین ! اس واقعہ کو تحریر کرنے کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ وفات اور نزع کے وقت بھی صحابہ کرام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی شدت سے یاد آتی تھی۔

ابھی وفات ابوذر رضی اللہ عنہ نہیں ہوئی پہلے ہی فرما دیا ہے۔

''ابوذر رضی اللہ عنہ اکیلے ہی چلتے ہیں اکیلے ہی فوت ہونگے ور قیامت کے دن اکیلے ہی اٹھیں گے''

حضرت ابوذرؓ کا ایمان تھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا ظہور ہو کر رہے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے عشق کا یہ عالم تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں صحیح الاسلام کا لقب عطا فرمایا۔ (محبان رسول صفحہ 151)۔ ایک دفعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حضرت عیسیٰ کا زہد دیکھنا چاہے وہ ابوذر کو دیکھ لے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کے لئے صحابی رسول کی درخواست :

صحابی رسول حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک بار کسی دوسرے ملک شام یا یمن گئے وہاں پر انہوں نے دیکھا کہ نصاریٰ اپنے بزرگوں کو سجدہ کر رہے ہیں انہوں نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔؟

نصاریٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم سے پہلے نبیوں کے سلام کرنے کا یہی طریقہ تھا۔ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم آپ کو بھی سجدہ کر سکتے ہیں؟

Marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ان لوگوں نے جس طرح اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے اسی طرح اپنے نبیوں پر تہمت لگائی ہے اگر کسی انسان کو سجدہ کرنا روا ہوتا تو میں عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے بہتر سلام کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔ یہ ایک دوسرے کو السلام وعلیکم کہنا جو اہل جنت کا طریقہ ہے۔

وصال کے وقت عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرکار کی زیارت کیلئے ہجرت

قارئین کرام ہم چونکہ ہجرت مدینہ کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں دیکھ رہے تھے سرکار دو عالم مکہ والوں کے ظلم و ناانصافی کے باعث اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار اور سچے، سُچے صحابی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی کچھ مکہ مکرمہ میں ہی تھے جو بعض وجوہات کی بنا پر مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کر سکے۔

آئیں ان کا غم عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منظر میں دیکھیں۔ جدائی آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت پڑھیں، غم ہجر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دید سرکار دو عالم کی تڑپ کی آواز سنیں کہ کس طرح سرکار کی مکہ سے روانگی کے بعد ان کیلئے دنیا تاریک ہوگئی اور ان کا جینا مشکل ہوگیا۔

صحابی رسول جندع بن ضمرہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں بیمار ہو گئے خود مکہ مکرمہ میں ہیں اور اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ مجھے اس شہر سے نکال کر لے جاؤ، بچوں نے کہا کہ اس حالت میں آپ کو کہاں لے جائیں۔ حضور کی جدائی میں زبان سے تو کوئی لفظ ادا نہیں ہوتا تھا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا کہ مجھے مدینہ پاک میرے آقا کی طرف لے جاؤ، بچوں نے اپنے باپ کی چارپائی اٹھائی اور

Marfat.com

مدینہ پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل پڑے ابھی عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قافلہ مکہ سے 10 میل کی مسافت پر بنی غفار کے تالاب کے نزدیک گیا تھا کہ اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری سانس لیا اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی

اللہ تبارک وتعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ جبرائیل علیہ السلام اللہ کا یہ پیغام مدینہ لے کر حاضر ہو گئے۔

مَنْ یَّخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ

جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے تا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے جائے پھر آلے اسکو (راستہ میں) موت تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر واجب ہے
(انساب الاشراف جلد صفحہ ٦٥، ضیاء النبی صفحہ ۱۳۲ جلد ۳)

دوسرے صحابی قبیلہ بنو خذاعہ سے تعلق رکھتے تھے جن کا نام حمزہ بن عیص یا العیص بن ضمرہ بیان کیا گیا۔

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے خاندان کو حکم دیا کہ ان کی چارپائی کو مدینہ پاک کی طرف لے جائیں اور میری چارپائی اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی جائے جب یہ مریض عشق کے مقام تک پہنچا جو مکہ سے صرف چھ میل کے فاصلے پر ہے تو اس کی موت کا وقت آ گیا اس نے اپنی جان اللہ کے سپرد کی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وصال پا گیا

(انساب الاشراف، جلد ا صفحہ ۲٦٥، ضیاء النبی جلد سوئم صفحہ ۱۳۳، ۱۳۲)

قارئین کرام یہی عشق کی انتہا یہی زندگی کا آخری سانس ہے جو محبت رسول کی نذر کر دیا ہے اور عشق کے نشے میں گھر بار چھوڑ کر شہر آقا کی طرف دل و دماغ ہے اولاد

Marfat.com

کو چھوڑ کر بیوی بچوں کو چھوڑ کر عاشق رسول ﷺ کا مسکن مدینہ طیبہ ہی ہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ میں زندگی کا خاتمہ ہر عاشق رسول کی دعا اور فریاد ہے۔

جب مدینہ کا مسافر کوئی جاتا ہو
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں
دو قدم بھی نہیں چلنے کی مجھ میں طاقت
عشق کھنچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں

(امیر مینائی)

عاشق رسول ﷺ نے زہر آلودہ گوشت کو نہ تھوکا:

قارئین کرام زینب جو حارث کی بیٹی سلام بن مشعم کی بیوی اور حرب کی بہن یہودیہ نے جب سرکار دو عالم ﷺ قلعہ قموص میں فاتحانہ انداز سے داخل ہوئے بھنا ہوا گوشت بطور ہدیہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔

جب حضور ﷺ نے اس پکی ہوئی بکری کا بازو اٹھایا اور اس کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا۔

دوسری طرف اس دسترخوان پر حضور ﷺ کے ہمراہ بشر براء صحابی رسول ﷺ نے آقا دو عالم ﷺ کو دیکھ کر دسترخوان سے زہر آلود گوشت کا ایک ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالا اسے چبایا پھر نگل لیا زہر بڑا سخت قسم کا تھا ایک روایت کے مطابق اس واقعہ کے کچھ دن بعد وفات ہوئی حضرت بشر نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو معزز و محترم بنا کر مبعوث فرمایا ہے جب میں نے لقمہ منہ میں ڈالا مجھے پتا چل گیا تھا کہ یہ زہر آلود ہے لیکن میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ حضور کی موجودگی میں اس کو تھوک دوں مبادا کہ حضور ﷺ کے مزاج نازک پر میری یہ حرکت گراں گزرے

Marfat.com

اس لیے میں نے اس لقمہ کو نگل لیا۔

حضرت بشر رضی اللہ عنہ اس زہر خوارنی سے وفات پا گئے تو حضور ﷺ نے بطور قصاص اس یہودن کو موت کے گھاٹ اتروادیا۔

(تاریخ الخمیس، جلد ۲ صفحہ ۵۲، ضیاء النبی صفحہ ۲۴۶ جلد چہارم)

سبحان اللہ اس عاشق رسول کے جذبے پر قربان جاؤں کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی لیکن حضور ﷺ کے مزاج پر اپنی حرکت گراں نہ گزرنے دی۔ سرکار ﷺ نے زہر آلود گوشت تناول فرمایا اس نے بھی ساتھ ہی تناول فرمایا اور نگل گیا تا کہ دسترخوان کے آداب بھی پورے ہو سکیں اور سرکار کی موجودگی کا بھی احترام ہو سکے۔

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان و مال اولاد سے پیارا

عاشق رسول اور مہر نبوت کا بوسہ

قارئین کرام آئیں ایک ایسے عاشق رسول ﷺ جس نے کہا کہ مجھے سرکار دو عالم ﷺ نے چھڑی ماری تھی میں بھی چھڑی سے اسی طرح اپنا بدلہ لینا چاہتا ہوں لیکن اس کے عشق میں نیت کچھ اور تھی آئیں عشق مصطفیٰ ﷺ کے آئینے میں اس عاشق رسول ﷺ کے محبت بھرے انداز کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام سے خطاب فرما رہے ہیں طبیعت بہت ناساز ہے صحابہ کرام اپنے کندھوں سے سہارا دیئے ہوئے ہیں تاجدار مدینہ نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے لے سکتا ہے (مفہوم)

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں

Marfat.com

وقت مجھے چھڑی ماری تھی میں بھی اس طرح اپنا بدلہ لینا چاہتا ہوں (حضور علیہ الصلوٰۃ السلام خطاب فرما رہے تھے کہ ان کو چھڑی ہلاتے ہوئے لگ گئی تھی تاکہ لشکر کی لائن سیدھی ہو کیونکہ ان کا پیٹ بھرا ہوا تھا حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو اجازت ہے عکاشہ نے عرض کیا میں اسی چھڑی سے بدلہ لوں گا جو آپ نے مجھے ماری تھی چنانچہ وہ چھڑی حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھی وہ منگوائی گئی اب تمام صحابہ کرام پریشان اور سب کی آنکھوں میں حضور ﷺ کے اس رونما ہونے والے واقعہ پر آنسو تھے کہ حضور ﷺ کو کوئی شخص چھڑی مارے آقا پر تو عاشق رسول کب برداشت کر سکتے ہیں۔

بعض روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور کئی صحابہ کرام عرض کر رہے تھے کہ اے عکاشہ تم ہمیں چھڑی مار لو جتنا چاہو ہم کو مار لو۔ اپنا دل ٹھنڈا کر لو ہمیں مار کر اپنے انتقام کی آگ ٹھنڈی کر لو لیکن ہماری جان سے پیارے آقا دو عالم ﷺ سے بدلہ نہ لو لیکن حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ تیار نہ ہوئے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے حکم پر عکاشہ چھڑی لے کر بدلہ لینے کیلئے سرکار دو عالم ﷺ کے نزدیک آتا ہے تمام صحابہ کرام غمزدہ اور پریشان ہیں جب تاجدار مدینہ کی کمر پاک سے کپڑا اُٹھتا ہے تو سرکار دو عالم ﷺ کی مہر نبوت کو دیکھ کر عکاشہ فوراً اپنی چھڑی پھینک دیتے ہے اور محبت و عشق کی پیاس بُجھانے کیلئے سرکار دو عالم ﷺ کی مہر نبوت کو چوم لیتے ہیں اور صدا بلند کرتے ہیں کہ میں مہر نبوت کو چوم کر اور سرکار دو عالم ﷺ کے نورانی جسم کو اپنے منہ سے مس کر کے جہنم کی آگ سے بچنا چاہتا تھا اور اپنی محبت کی پیاس بجھانا چاہتا تھا تمام صحابہ کرام اس تاجدار مدینہ کے غلام دیوانے اور عاشق کے اس جذبے کو دیکھ کر آبدیدہ ہو جاتے ہیں اور اس کی محبت کی داد دیتے ہیں۔ (سبحان اللہ کتنا عشقِ رسول ﷺ ہے)

Marfat.com

جس سمت بھی اٹھیں مری مشتاق نگاہیں
اے رحمت عالم تیرا دیدار کروں میں

کدو شریف بیچنے والے عاشق کے چہرے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک:

قارئین کرام! آئیں ایک ایسے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی نوعیت کا مطالعہ کرتے ہیں جو ایک غریب اور سبزی فروش ہے اور اپنے عشق کی وجہ سے روزانہ کدو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کا جذبہ لیے ہوئے ہیں حضرت زاہر سبزی فروش کو جب علم ہوا کہ سرکار دو عالم کدو شریف کو بہت پسند فرماتے ہیں تو اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا ناغہ سرکار دو عالم کی خدمت میں کدو پیش کرنا شروع کر دیئے ایک روز سرکار دو عالم نے اس کی اس محبت کے نتیجے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ہم بھی اس کو انعام سے نوازیں گے جب حضرت زاہر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے کھجوریں عطا فرمائی۔

اب اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ کھجور کھا کر اس کی گٹھلیاں اپنی جیب میں ڈال لیں اور روزانہ سبزی منڈی میں ایک طرف کدو فروخت کرتا تھا اور دوسری طرف ان کھجور کی گٹھلیوں کو لوگوں کو دکھاتا تھا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کھجوریں عنایت فرمائی تھیں اور یہ گٹھلیاں وہی ہیں۔ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی کھجوروں سے نکلی ہیں اور اعلان عام کرتا تھا کہ تاجدار مدینہ کا میں غلام ہوں اور میں ان کا یار ہوں۔ لوگ ان الفاظ کو سن کر مذاق کرتے تھے تو یہ عاشق رسول دل آزاری پر روتا تھا۔ ایک شخص نے آکر اس ساری صورت حال سے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ کیا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس غم کو دور کرنے کے لیے سبزی منڈی میں تشریف

Marfat.com

لے گئے جہاں پر یہ عاشق رسول ﷺ آوازیں دے رہا تھا کدو لے لو، کدو لے لو، سرکار دو عالم ﷺ نے محبت بھرے انداز سے زاہر کی پشت کی طرف سے دھیمے دھیمے انداز میں قدم اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیئے اور فرمایا۔ میں کون ہوں؟

اس محبت بھرے الفاظ کو سن کر زاہر نے بڑی زور سے آواز دینا شروع کر دی کدو لے لو، بڑے پیارے کدو سرکار نے دوبارہ پھر فرمایا میں کون ہوں زاہر نے اور بلند آواز سے صدائیں شروع کر دی کدو لے لو بڑے اچھے کدو بڑے بہترین کدو۔

جو تیری یاد میں گزرے وہی پل زندگی ٹھہرے
ورنہ ساری گھڑیاں سارے لمحے ایک جیسے ہیں

اب سرکار دو عالم ﷺ کا سینہ مبارک زاہر کی پشت کے ساتھ لگا ہوا تھا اور زاہر دست نبوت کی خوشبو لے رہا تھا اور دل میں خیال تھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی خوشبو والے ہاتھ قیامت تک میرے چہرے پر رہیں اور اس دست مبارک کی انوار تجلیات سے مستفید ہوتا رہوں۔

اب سرکار ﷺ کے بار بار کہنے پر بھی توجہ نہ کر رہا تھا اسے یقین تھا کہ اگر میں نے کہہ دیا کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے حبیب ہیں تو سرکار دو عالم ﷺ کے ہاتھ اس غلام کے چہرے پر سے فوراً اٹھ جائیں گے بالآخر حضور ﷺ اپنے دست مبارک کو ہٹاتے ہیں اور سر عام زاہر کی محبت اور عشق کے دعویٰ کو حقیقت میں بدل کر اس کی نہ صرف دلجوئی فرماتے ہیں بلکہ ہر خاص و عام کو مطلع کرتے ہیں کہ زاہر کوئی غریب الوطن اور بے سہارا نہیں ہے یہ ہمارا غلام ہے ہم اس کے آقا ﷺ ہیں۔

سبحان اللہ کیسی سعادت اور عشق پایا ہے ایک سبزی والے نے اور کتنی محبت سے نوازا ہے سرکار دو عالم ﷺ نے اس عاشق رسول ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اسی طرح کی محبت اور سرکار کی زیارت عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ شاہی مسجد دہلی (بھارت) میں

جامع شریعت وطریقت امام الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے شاہی مسجد دہلی میں پہلے سال تراویح میں جب قرآن پاک ختم کیا تو اچانک ایک شخص زرہ پہنے ہاتھ میں علم لیے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ (پیغمبر قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ تشریف فرما ہیں حاضرین یہ سن کر دم بخود رہ گئے اور عالم حیرانی میں دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

نام دریافت کیا تو فرمایا کہ 'میرا نام ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ ہے' حضور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج عبدالعزیز قرآن ختم کر رہا ہے ہم اسے سننے کیلئے جائیں گے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے بھیج دیا تھا اس لیے دیر ہوگئی یہ فرما کر حضرت ابویرہرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ سب کی نظروں سے غائب ہوگے۔

(زیارت نبی بحالت بیداری حصہ اوّل ص 30، فتاویٰ عزیزی حصہ اوّل صفحہ 8، کمالات عزیزی صفحہ نمبر 9، نواب مبارک علی خان نے 1289ھ ہجری 1872ء میں لکھی کتب خانہ مجیدیہ بوہر گیٹ ملتان)

قارئین کرام انیسوی عیسوی میں صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ بھارت میں مسجد شاہی دہلی میں آسکتے ہیں تو امام الانبیاء سردار الانبیاء کی عظمت وشان کا کیا عالم ہوگا۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ وعلیہ وسلم کسی بھی وقت اور کہیں بھی سچے عاشق کے پاس تشریف لا سکتے ہیں۔

حضرت کعب بن زہیر مزنی اور نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک

قارئین کرام جب انسان کو اپنے محبوب سے محبت ہو جاتی ہے تو اس کی چھوڑی یا

Marfat.com

استعمال ہوئی سب چیزوں سے بھی محبت ہو جاتی ہے بلکہ اس کو کسی بھی قیمت پر بیچنے کیلئے وہ تیار نہیں ہوتا اور اگر محبوب فخر کائنات، سردار الانبیاء ہو، تاجدار مدینہ عرب وعجم ہو، محبوب خدا ہو، محسن انسانیت ہو، آقا دو عالم حضرت محمد ﷺ ہو تو اس عظیم ہستی کی چھوڑی ہوئی یا استعمال شدہ چادر وغیرہ فروخت کرنے کا کوئی عاشق کیسے تصور کرے گا اس کی تو یہ خواہش ہوگی کہ یہ چیز میری موت کے وقت میرے ساتھ ہو اور میری قبر میں بھی میرے ساتھ ہو کہ اس کی برکت سے مجھے قبر میں بھی فائدہ ملے گا۔

ایسی ہی ایک چادر کے بارے میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں تحریر کرتے ہیں اور اس کو محمد ضیاء اللہ خاں نیازی نے اپنی کتاب حب رحمت للعالمین ﷺ کے ص 177 میں درج کیا ہے۔ حضرت کعب بن زہیر مزنی کے پاس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی چادر تھی جس کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم کے عوض خریدنا چاہا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک طرف اپنی شدید ضرورتوں کی تصویریں تھیں تو دوسری طرف ایک ایسی برکت والی چادر جو دونوں جہانوں میں تاجدار مدینہ اور اللہ کے محبوب کی دی ہوئی تھی۔ اب عقل کہہ رہی ہے کہ یہ چادر فروخت دس ہزار درہم بہت بڑی رقم ہے اور عشق کہہ رہا ہے اے کعب رضی اللہ عنہ یہ سرور مدینہ کی نسبت والی چادر اگر تیرے ہاتھ سے نکل گئی تو پھر کبھی خوشبوئے مدینہ والی چادر تجھے نصیب نہ ہوگی یہ نسبت والی چادر دونوں جہانوں کے خزانوں سے بہتر اور عظیم تر ہے دس ہزار درہم ٹھکرا دیئے اور چادر رسول اکرم ﷺ کو اپنے دامن میں سمیٹ لے چنانچہ عشق کی پکار کو سنتے ہوئے حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے چاد نبی کریم ﷺ والی دو جہاں کی دس ہزار درہم میں فروخت کرنے سے صاف انکار کر دیا یہ چادر اب بھی کمرہ نمبر 12 توپ کاپی استنبول (ترکی) سلطان محمد قاسم کے بنائے

Marfat.com

گئے محل میں ایک طلائی صندوق میں محفوظ رکھی گئی ہے میری دعا ہے کہ ہر عاشق رسول ﷺ کو تبرکات رسول اور اس چادر مبارک کو دیکھنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین!

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

کا مسجد نبوی میں نماز پڑھنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد نبوی سے ایک میل کے فاصلے پر ہے سخت گرمی ہو یا سخت دھوپ و سردی ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور عشق رسول ﷺ کی لگن سے چلتے چلتے ایک میل کا فاصلہ طے کر کے مسجد نبوی میں جاتے ہیں اور پانچوں نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرتے ہیں۔

ایک دفعہ مسجد نبوی کے نزدیک چند گھر خالی ہوئے تو حضرت جابر بن عبداللہ نے وہاں اپنی رہائش تبدیل کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز کیلئے آنے میں ہر قدم پر ثواب ہوتا ہے چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ نے ارادہ ترک کر لیا اور بقایا ساری عمر ایک میل کا فاصلہ طے کرتے ہوئے مسجد نبوی میں آتے تھے آقا دو عالم ﷺ سے اتنی محبت تھی کہ باوجود آنکھ سے کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا بینائی کمزور تھی لیکن عشق رسول ﷺ کی طاقت بہت طاقتور ہے یہی وجہ ہے کہ بینائی سے محروم ہونے کے باوجود حضرت جابر بن عبداللہ باقاعدگی سے اپنے گھر سے ایک میل کا فاصلہ طے کر کے مسجد نبوی میں آ کر نماز ادا کرتے تھے۔

یہ تھا عشق رسول ﷺ کہ پانچوں وقت حضور اکرم ﷺ کی محبت مسجد نبوی میں کھینچ لاتی ہے عاشق رسول کے سفر کا حساب کیا جائے تو ایک میل کا نہیں روزانہ پانچ میل آتے اور پانچ میل جاتے، دس میل کا سفر عشق مصطفیٰ ﷺ، ہجر مصطفیٰ ﷺ،

Marfat.com

جدائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدل کیا جارہا ہے تا کہ دل کو سکون مل جائے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بھی ہو جائے اور یہ کام ایک دن یا دو دن یا ایک ہفتہ، ایک ماہ، ایک سال جاری نہیں رہا بلکہ عشق مصطفیٰ میں روزانہ 10 میل کا سفر کر کے مسجد نبوی میں نماز پڑھنا اور زیارت رُخ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا ان کی زندگی کے آخری سانس تک جاری رہا ہے

آج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں مسجد تک جانا بھی مسلمانوں کو محال ہے خواہ اذانیں مسجد سے روزانہ پانچ بار ہمارے کانوں میں پڑیں اللہ تعالیٰ ہر شخص کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسجد میں جانے کی توفیق فرمائے کیوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور مومن کی معراج ہے ایک معراج ہے کہ جس کو ہم معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں ایک معراج یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور جب کوئی مومن نماز پڑھتا ہے تو اسے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے معراج کا تحفہ ملتا ہے اور عاشق لوگ تو ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ نہیں کرتے جب تک ان کو معراج رب العالمین نہیں نصیب ہو جاتی۔

ائمہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب آئیں اور ائمہ کرام کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ فرمائیں

امام احمد رضا خاں بریلوی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کلام الٰہی میں شمس الضحیٰ ترے چہرہ نورفزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

Marfat.com

کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہرو کلام وبقا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح ا میں
تو ہی سروردو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
یہی عرض ہے خالقِ ارض وسماء وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ تیرا
مجھے ان کو جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خُلد کو جس کی صفا کی قسم
تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوہ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزو علا کی قسم
مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

(حدائق بخشش مصنف امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں — دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کیے ہم نے — آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
ان کی ایما سے دونوں باغوں پر کیا؟ — خیل لیل ونہار پھرتے ہیں
ہر چراغ مزار پر قدسی — کیا پروانہ وار پھرتے ہیں
اس گلی کا گداہوں میں جس میں — مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
جان میں جان کیا نظر آئے — کیوں عدد گردغار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میرے آنکھوں میں — دہشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر — لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں

Marfat.com

وردیاں بولتے پھرتے ہیں ہر کارے　　پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں
رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم　　مول کے عیب دار پھرتے ہیں
پائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں　　پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سن　　مال ہے راہ مال سے رہوار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی　　گُرگ بہر شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم　　جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

جب دوسری مرتبہ امام احمد رضا بارگاہ مصطفی میں حاضر ہوئے تو آپ نے زیارت کے لئے یہ اشعار پیش کئے

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا　　تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں

(حدائق بخشش از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس سچے عاشق کو بیداری کی حالت میں اپنی زیارت سے نواز۔

(حیات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ص 44 سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از علامہ بدرالدین احمد رضوی قادری ص۔ 290 زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت بیداری ص۔ 66 از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈوکیٹ مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور)

معزز قارئین دل چاہتا ہے کہ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدائق بخشش کتاب کا سارا کلام لکھ دوں لیکن کتاب کے موضوع کے لحاظ سے آخری کلام بشکل نعت فکر رضا۔ ایمان رضا۔ عشق رضا کی تصویر پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

Marfat.com

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے
مدینہ کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
توزندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے
ترا کھائیں تیر ے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے
رہے گایوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے
اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے
رضانفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

(حدائق بخشش از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مزید بیان فرماتے ہیں

نعمتیں بانٹنا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کے غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے آقا مرے مولا تیرے قربان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پر قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اور تم پر میرے آقا کی عنائت نہ سہی
منکرو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

امام رضا قیامت تک بندے کو دوسروں کے در کا بھکاری بننے سے بچانے کیلئے ایک مفید مشورہ دیتے ہیں

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

Marfat.com

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری؟

معزز قارئین میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے (امین)

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درِ اقدس کے لیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں اور درِ اقدس پر یوں سلام پیش کرتے ہیں۔

السّلام علیکم ! ایھا النبی السّلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،السّلام علیکم یا خیر الخلائق ، السّلام علیکم یاسید المرسلین وخاتم النبین ،السّلام علیك یا امام المتقین، السّلام علیکم یا رحمۃ اللعٰلمین، السّلام علیکم یا شفع المذنبین ، السّلام علیکم یاحبیب اللہ ،

اے صراط المستقیم کی طرف رہنمائی فرمانے والے آپ پر سلام، سلام ہو آپ پر اے وہ ذات جس کی تعریف اللہ نے خلق عظیم، روف ''رحیم'' سے کی ہے سلام ہو آپ پر اے وہ ذات جس کے سامنے پتھروں نے اللہ کی تسبیح کی، کھجور کا تنا فراق میں رویا، سلام آپ پر وہ ذات جس کی اطاعت اور جس کی خدمت میں صلوۃ وسلام عرض کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا، آپ پر سلام ہو تمام انبیاء و مرسلین پر۔ اللہ کے صالح بندوں پر اللہ کے مقرب فرشتوں پر۔ آپ کی آل و ازواج مطہرات، امہات المومنین اور آپ کے تمام صحابہ پر سلام ہو کثرت کے ساتھ دائماً جس کی رضا رب کریم کی رضا ہے آپ پر اللہ کا فضل و کمال ہو، میں اللہ کے ایک ہونے اور آپ کے نبی و رسول اور مخلوق میں سب سے بہتر ہونے کی گواہی دیتا ہوں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ

Marfat.com

نے اللہ تعالیٰ کا پیغام مخلوق تک پہنچا دیا۔ امانت ادا کر دی امت کی راہنمائی فرمائی، ظلمت کو آپ نے دور فرمایا، محبت قائم فرمائی، اللہ کی راہ میں جدوجہد کا حق ادا کر دیا۔ دلائل کو واضح فرمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی مبارک کتاب میں آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(سورۃ التوبۃ پارہ 11، آیت 128)

"اے لوگوں تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے ہیں تمہاری مشقت ان پر گراں گزرتی ہے وہ مومنوں کیلئے حریص اور روف رحیم ہیں۔

یارسول اللہ ﷺ آپ پر میرے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں ملائکہ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کا سلام ہو۔ اللہ آپ کو مقام وسیلہ اور فضلیت اور مقام محمود عطا فرمائے جس کا وعدہ فرما رکھا ہے آپ کو وہ درجہ فرمائے جس سے بڑھ کر سوال نہ کیا جا سکے۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لاتے ہیں ان تمام پر جو تو نے نازل فرمایا ہم نے رسول کی فرمانبرداری کی ہم کو شاہدین کے ساتھ لکھ۔ اے اللہ اپنے پیارے بندے اور رسول نبی ﷺ پر رحمتیں نازل فرما آپ کی آل، ازواج، ذریت پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

جو شخص اس کو یاد نہ کر سکے یا وقت کم ہو تو اس میں سے بعض حصہ ضرور پڑھے (السلام علیک یارسول اللہ) ایک عاشق رسول ﷺ آپ کے در پر حاضری کو اس

Marfat.com

انداز میں پیش کرتا ہے۔

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول اللہ ﷺ
اب آ پڑا ہوں آپ کے در پر یا رسول اللہ ﷺ
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی آپکا گناہ گار یا رسول اللہ ﷺ
ذات پاک کی رحمت و شفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسول اللہ ﷺ
کیا ڈر ہو اس کو لشکر عصیاں و جرم سے
تم سا شفیع جب ہو مددگار یا رسول اللہ ﷺ
ہو آستانہ آپ کی امداد کا جبیں
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول اللہ ﷺ

(مولانا حاجی امداد مہاجر مکی)

Marfat.com

اولیاء اللہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام اور اس کا انعام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ عراق میں بہت بڑے بزرگ اور ولی گزرے ہیں آپ ولایت سے قبل ایک بڑے مشہور و معروف پہلوان تھے بادشاہ کے دربار میں بڑا مقام تھا۔

ایک روز ایک بادشاہ کا درباری آکر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دیتا ہے کہ ایک کمزور سا شخص آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کُشتی لڑنا چاہتا ہوں اس آدمی کو بہت سمجھایا گیا کہ تم ایک بڑے ہی طاقتور پہلوان سے کیسے لڑوں گے جبکہ تم خود بہت کمزور ہو لیکن وہ کمزور شخص نہ مانا۔ بالاخر کشتی کا اعلان کر دیا جاتا ہے لوگ کشتی دیکھنے کیلئے میدان میں آجاتے ہیں غریب و امیر اور بادشاہ سلامت بھی میدان میں موجود ہیں۔ کشتی شروع ہوتی ہے لیکن کشتی کے آغاز ہی میں کمزور آدمی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہتا ہے کہ میری طرف کان کرو اور دھیان سے میری بات سنو حضرت جنید بغدادی پہلے تو خاموش رہتے ہیں لیکن بعد میں اپنے کان اس آدمی کی طرف کر دیتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ آدمی کہتا ہے کہ میں کوئی پہلوان نہیں ایک سید زادہ ہوں مفلسی، بھوک، اور غربت کی وجہ سے کشتی لڑنے آیا ہوں۔ اگر آپ چاروں شانے چت ہو جائیں تو مجھے کشتی جیتنے کا انعام ملے گا جس کے نتیجے میں میری گھر کی غربت دور ہو گی اور گھر والوں کو روٹی ملے گی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سید زادے کے یہ رقت انگیز الفاظ سن کر چاروں شانے چت ہو جاتے ہیں اور سید زادے جیت جاتے ہیں

Marfat.com

چنانچہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کُشتی ہار جاتے ہیں۔ کیونکہ سیدزادے نے کشتی سے پہلے حضرت جنید بغداد رحمۃ اللہ علیہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے تمہیں فتح کی دستار بندی کرواؤں گا۔اب جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ یہ کشتی ہار گئے ہیں لیکن آداب رسولِ اور آداب خاندان سادات تعظیم سادات کی وجہ سے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پا گئے۔

اسی رات حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زیارت سے نوازتے ہیں اور جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مبارک سینے سے لگاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

جنید تم نے میرے خاندان کے ایک فرد کی عزت کا تحفظ کیا ہے خود شکست سے دو چار ہوئے تمہارے لیے فتح اور کرامت کی دستار لے کر آیا ہوں آج سے تمہیں علم و عرفان کی مسند پر قائم کیا جاتا ہے

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ میں 16 سال تک حصولِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اپنے نفس پر سختیاں کرتا رہا۔آپ میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کہ ساری عمر خربوزہ نہیں کھایا اس خیال سے کہ معلوم نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسے کھایا ہو؟

ایک بار جب حج کے لئے گئے تو صرف مکہ مکرمہ میں ہی رہے مدینہ منورہ نہ گئے اور ادب ملحوظ رکھا کہ دونوں زیارتیں ایک ساتھ نہ کیں۔

اگلے سال جب مدینہ منورہ حاضری دی درود وسلام پڑھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا بایزید رحمۃ اللہ علیہ جائیں اور اپنی ماں کی خدمت بجالائیں۔

خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری

شہنشاہ ولائیت حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل 14 رجب 537 ہجری ودشنبہ کو قصبہ سنجر مضافات خراسان میں صبح صادق کو پیدا ہوئے 15 سال کی عمر میں آپ کے والد سیدنا غیاث الدین حسن نے 552 ہجری میں انتقال فرمایا اور اسی سال آپ کے والدہ سیدہ ام الوریٰ بنت سید داؤد نے وفات پائی اسی سال آپ کو حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ سے معرفت کی دولت حاصل ہوئی

اس عاشق رسول نے مکان و باغ سب کچھ راہ خدا میں صرف کیا بخارا اور سمر قند سے تعلیم حاصل کی اور قرآن پاک حفظ کر کے حافظ قرآن بنے۔ 559 ہجری بروز ہفتہ حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے کاشرف حاصل کیا ہوئے۔

اپنے مرشد کے ہمراہ بیت اللہ شریف حاضری دی۔ پھر مدینہ طیبہ میں عشق رسول میں حاضر ہوئے تو آپ کے مرشد نے آپ کو حکم دیا کہ بارگاہ رسالت میں سلام پیش کر چنانچہ جب آپ نے اپنے مرشد کے حکم اور عشق رسول میں اپنا سلام تاجدار مدینہ کی بارگاہ میں پیش کیا تو انہیں روضہ اقدس کے مکیں نے ان الفاظ سے نوازا وعلیکم اسلام یا قطب المشائخ فی البر و البحر آواز سنتے ہی پیر و مرشد نے فرمایا معین الدین درجہ کمال تک پہنچ گیا ہے جب آپ غزنی سے لاہور مخدوم علی بن عثمان المعروف داتا علی ہجویری ولی کامل شہنشاہ ولائت کے دربار پر پہنچے اور چلہ کشی کی جس کے نتیجے میں آپ پر ولی کامل کی نگاہ شفقت عنائت ہوئی تو تمام انوار و تجلیات اور کائنات کے علوم اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہا کو پہنچ گئے۔ داتا علی ہجویری لاہوری کے دربار سے رخصتی کے

Marfat.com

وقت داتا علی ہجویری کے مقام ومرتبہ کو ان الفاظ سے بیان کیا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

اور بعد میں داتا علی ہجویری کی نگاہ کا فیض لیتے ہوئے اجمیر شریف گئے ولی کامل نے 90 لاکھ غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ وہاں آج بھی اسی ولی کامل کے دربار اجمیر شریف میں ہندو سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ دربار عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہو کر من کی مراد پاتے ہیں یہ ولی کامل 633 ہجری بعد نصف شب 97 سال کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔

مولانا الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

بزرگوں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ
مگر چاہے ان سے لینے کا ڈھب کچھ
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

(اولیائے چشت اور کلیر کا چاند ص 28)

امیر ملّت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

حافظ غلام حسن کا بیان ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے آرہے ہیں اور آپ کا ہاتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں ہے حافظ صاحب نے اعلیٰ حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کا ارادہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ پہلے ان سے مصافحہ کریں یہی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا تو کلمہ پڑھتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پیر کی شان دنیا کیا جان سکتی ہے اللہ اور اللہ کے رسول جانتے ہیں کہ ان کے مراتب کتنے بلند ہیں جتنی خدمت انہوں نے دین کی کی ہے اس زمانے

Marfat.com

میں کسی اور نے نہیں کی۔

(سیرت امیر ملت صفحہ 148، افکار اولیاء 240)

شعراء کا عاشقانہ کلام

معزز قارئین عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کائنات کی ہر شہ محو ہے شاعر بھی اس محبت کا اظہار کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایا تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

شرق اور غرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کو
نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا

اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

ایک بار پھر طیبہ سے فلسطین میں آ
راستہ تکتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

(از احمد ندیم قاسمی)

علامہ اقبال اور عشق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اوّلین ہے عشق

Marfat.com

عشق نہ ہو تو شرع ودیں بُت کدۂ تصورات
صدق خلیل بھی ہے عشق صبرِ حسین بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدرو حنین بھی ہے عشق
لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تونے طلوع آفتاب
شوکت سنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب وجستجو عشق حضور واضطراب

اقبال عشق رسول کی طاقت پر نازاں اور پورے یورپ کی سیر کرنے کے بعد یوں کہتا ہے

خیرہ نہ کرسکا مجھے دانش جلوۂ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ ونجف
تیری نظر میں ہیں تمام میرے گذشتہ روز وشب
مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے علم نخیل بے رطب
تازہ مرے ضمیر میں معرکہ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰ عقل تمام بولہب
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے
کی محمد سے وفاتونے تو ہم تیرے ہیں

Marfat.com

یہ جہاں ہے چیز کیا لوح وقلم تیرے ہیں
وہ دانائے سبل ختم رُسل مولائے کل جس نے
غبارراہ کو بخشا فروغ وادی سینا

علامہ اقبال اور تبلیغ عشق رسول کا اس طرح اظہار کرتے ہیں

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

اعظم چشتی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا انداز طلب کتنا حسین ہے

(خوشبو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 301)

خالد محمود خالد کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
تم سا تو حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی

Marfat.com

یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اے ظرف نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی
(محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی از شفیق مرزا محمد عضیف طٰہٰ ص 142)

محمد علی ظہوری کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

معزز قارئین دنیائے اسلام کے نامور ثنا خوان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیئے گئے اشعار ملاحظہ ہوں

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کر نبی کی نعت لحد میں اتار دو

محمد علی ظہوری عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملت اسلامیہ سے درخواست کر رہے ہیں کہ میں آپ سے دعاؤں کی آرزو نہیں کرتا بلکہ۔۔۔۔

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو پڑھ کر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعت لحد میں اتار دو

اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال نظر آجاتا ہے تو ظہوری رحمۃ اللہ علیہ وجد کے عالم میں پکار اُٹھتے ہیں

دیکھا ابھی ابھی ہے نظر جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت اُدھار دو
سنتے ہیں جان کنی کا ہے لمحہ بہت کٹھن
لے کر نبی کا نام یہ لمحہ گزار دو
میرے کریم میں ترے در کا فقیر ہوں

Marfat.com

اپنے کرم کی بھیک مجھے بار بار دو
گر جیتنا ہے عشق میں لازم یہ شرط
کھیلو اگر یہ بازی تو ہر چیز ہار دو
یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت لحد میں اتار دو
یہ جان بھی ظہوری نبی کے طفیل ہے
اس جان کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صدقہ اتاردو

ایک اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی صدا

معزز قارئین جب ماسوائے دیدار محبوب کے اور کوئی شے دل کو اچھی نہ لگ رہی ہو وہ عشق کی خوشبو اور مہک روح کی غذا بن جائے تو عاشق رسول گلی و بازاروں میں اس طرح صدائے عشق کی خوشبو لگاتے ہوئے گذرتے ہیں۔

کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یارسول اللہ
تمہیں ہو بے سہاروں کا سہارا یارسول اللہ
غریبوں کے ہیں داتا بے کسوں کے آپ والی ہیں
محبت آپ کی دل میں مگر یہ ہاتھ خالی ہیں
ادھر بھی اپنی رحمت کا اشارہ یارسول اللہ
پکارا ہے مدد کو یانبی ہم بے گناہوں نے
تمہارے در پر جا کر بھیک مانگی بادشاہوں نے
ہمیں بھی آسرا ہے آپ ہی کا یارسول اللہ
بنے بگڑی ہماری ہم بھی ہیں قسمت کے ماروں میں

Marfat.com

تمہیں امت ہے پیاری اور آپ اللہ کے پیاروں میں
بچالو ٹوٹنے سے دل ہمارا یارسول اللہ
کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یارسول اللہ
تمہیں ہو بے سہاروں کا سہارا یارسول اللہ
یا رسول اللہ یا رسول اللہ یارسول اللہ

مریض عشق کی اس کیفیت کو عاشقِ رسول شکیل احمد بدایونی علیہ الرحمہ نے یوں اپنے لفظوں میں بیان کر کے عشق کی انتہا تک پہنچا دیا ہے آپ سے درخواست ہے کہ اس کو بار بار پڑھیں

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

جناب خالد محمود صاحب بہت بڑے نعتیہ کلام لکھنے والے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اپنے جذبات اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو اس طرح بکھیرتے ہیں

عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسبت میرا تو اک یہی آسرا ہے
کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

Marfat.com

شعراء کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا الطاف حسین حالی کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیاء ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پر قرنوں سے تھا جہل چھایا
بھر دی آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
اُدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا
تری صورت تیری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

حافظ لدھیانوی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلی علیٰ کہتے کہتے
جو اٹھوں تو کہتا اُٹھوں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو بیٹھوں تو صلی علیٰ کہتے کہتے

Marfat.com

جیئے مصطفیٰ ، مصطفیٰ کہتے کہتے
مریں ہم تو صلی علیٰ کہتے کہتے
کٹے عمر یا مصطفیٰ کہتے کہتے
قضا آئے صل علیٰ کہتے کہتے

عبدالستار نیازی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی
دور تھے تو زندگی بے کیف تھی بے رنگ تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی
تھا میری دیوانگی میں بھی شعور احترام
میرے آقا کو میری دیوانگی اچھی لگی
یوں تو کہنے کو گزاری زندگی میں نے مگر
در پہ آقا کے جو گزری وہ گھڑی اچھی لگی
آج محفل میں نیازیؔ نعت جو میں نے پڑھی
عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بڑی اچھی لگی

پرائمری سے بھی کم تعلیم خاتونِ شاعرہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نگاہِ کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دور ہوں میں تیرے شہر سے
دل بھی بے چین ہے میرا
سہہ سہہ کر ہم تھک گئے ہیں

محبت نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرا رکھ لو بھرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بس اتنا ہے غم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میری آنکھیں ہیں نم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

چھپائیں گے کملی میں ہم کو دنیا کے ستم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تیرا در دیکھنے سے پہلے مٹا دو یہ زخم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرا رکھ لو بھرم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُن لو دل دی پُکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در تے بُلا لو اک بار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غم خواراں دا غم خوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یاراں دا دلدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرو سب نوں پیار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کس نوں دل دا حال سناواں تیرے سوا کس پاسے جاواں
دُکھ سہہ سہہ گئی ہار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رو عرضاں گزاراں میں
ہر دم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوں پکاراں میں دے دو اپنا دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وگڑیا یا کم بن جاوے میرا دیکھ لو میں روضہ تیرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آ جاوے دل نوں قرار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر دو کرم دا اِک اشارہ
کر لواں میں روضے دا نظارہ دیکھاں تیرا دربار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ شاعرہ خود لکھنے سے قاصر ہے لیکن عاشقانِ رسول سے شعر لکھواتی ہے۔
(زرینہ شاہین)

سلاطین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمود غزنوی کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سلطان محمود غزنوی بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے آپ کو اتنا پیار تھا کہ جب ہندوستان سومنات کے مندر گرانے کا واقعہ آیا تو آپ کو آفر کی گئی کہ اس کے بدلے آپ تول کر سونا لے لیں بت کو نہ توڑیں تو آپ نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرمایا کہ حشر کے دن میں بت فروش نہیں بت شکن کہلانا پسند کروں گا۔

Marfat.com

اس طرح ایک بار آپ نے اپنے پیارے غلام ایاز کے بیٹے کو پسر ایاز کہا تو وہ اپنے باپ کے پاس یہ سوال لے کر حاضر ہوا کہ آج سلطان غزنوی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے پسر ایاز کیوں کہا ہے چنانچہ ایاز نے اپنے آقا محمود غزنوی کی خدمت میں عرض کی اے میرے سلطان آپ نے میرے بیٹے کو پسر ایاز کہا ہے اس کا نام جو بڑا ہی احترام اور محبت والا ہے۔اس نام سے کیوں یاد نہیں کیا؟

محمود غزنوی نے فرمایا ایاز میں نے جب تیرے بیٹے کو پسر ایاز کہا کہ وضو کیلئے پانی لاؤ میں باوضو نہیں تھا اور تیرے بیٹے کا نام محمد ہے اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام کو آج تک بے وضو زبان سے ادا نہ کیا ہے ہمیشہ باوضو ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ہے۔

(آداب رسول ص 122 تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت ص 584،644)

اس لیے وضو کے بغیر میرے عشق نے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادا کرنا پسند نہ فرمایا تیرا بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام تھا (سبحان اللہ) کتنی محبت اور کتنی تعظیم لفظ محمد کے ساتھ محمود غزنوی کو ہے ہم سب کو ہر اس شخص کو تعظیم کے ساتھ بلانا چاہیے جس کا نام محمد سے شروع ہوتا ہو اسے تعظیم کے ساتھ آواز دینا ہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔جیسے محمد عبداللہ، محمد فاروق، محمد علی (محمود غزنوی کا اس غلام ایاز کا مزار رنگ محل چوک لاہور میں ہے راقم نے کئی بار اس کے مزار پر فاتحہ خوانی کی ہے)

کسی عاشق رسول نے کیا خوب فرمایا!

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہزار بار مشک وگلاب سے اپنا منہ صاف کرلوں پھر بھی اس قابل نہیں کہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا کر سکے

از خدا خواہیم تو فیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

Marfat.com

جب لیا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے دعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے
مرکز منزل کی طلب راہنما سے پہلے
ذکر محبوب سنا کر ذکر خدا سے پہلے
دم آخر آقا کی زیارت ہو گی
ایک دن آئیں گے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضا سے پہلے
حق سے کرتا ہوں دُعا پڑھ کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود
یہ وسیلہ بھی ضروری ہے دعا سے پہلے
ہم نے بھی اس در اقدس پر جمائی ہے نظر
جس جگہ منگتوں کو ملتا ہے صدا سے پہلے

(تجلیات)

شاہ حبشہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انعام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب قریش کا وفد مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے خلاف شاہ حبشہ کو نہ کر سکا اور مسلمانوں کے وفد کے سربراہ خطیب اسلام حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے دین کے بارے میں شاہ حبشہ کو کفار کے مقابلے میں اچھے طریقے سے مطمئن کر چکے تو علامہ ابن کثیر نے یہاں مسند امام احمدؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ نجاشی نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور جس ہستی کے پاس سے تم آئے ہو اسے بھی مرحبا کہتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں یہ وہی رسول ہیں جن کی آمد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی میرے ملک میں جہاں چاہو قیام کرو

Marfat.com

خدا کی قسم مجھے اگر حکومت کی مجبوریاں نہ ہوتیں تو میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفش بردار بنتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرانے کی سعادت حاصل کرتا۔

(سیرت ابن کثیر صفحہ 1 جلد دوئم)

شاہِ حبشہ نے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تم جاؤ اور میرے ملک میں آرام سے رہو جس نے تمہارے ساتھ بدکلامی کی اس پر میں تاوان لگاؤں گا یہ جملہ اس نے تین بار دہرایا اور پھر کہا کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں تم سے کسی ایک کو ان کے حوالے کردوں اور مجھے اس کے بدلے میں سونے کا پہاڑ دے دیں پھر بادشاہ نے اپنے درباری سے کہا کہ مکہ والوں نے جو تحائف دیئے ہیں سب انہیں واپس کردو۔ اس طرح یہ دونوں مکہ کے نمائندے اور دشمنانِ اسلام ناکام و نامراد اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۳۵۶، ۳۶۱، جلد اوّل، سیرت ابن کثیر صفحہ ۲۲ جلد دوئم)

علامہ ابن کثیر نے اس واقعہ کے ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہٗ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نجاشی کے دربار میں تشریف لے گئے تو انہوں نے شاہی دربار کے آداب کے مطابق بادشاہ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ سر اٹھائے ہوئے اس کو اسلام علیکم کہا۔ بادشاہ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تم نے شاہی دربار کے آداب کے مطابق مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

ہم اللہ کے بغیر اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ اہل جنت جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو وہ اس طرح ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں انہیں الفاظ سے ہم نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا۔

(سیرت ابن کثیر صفحہ ۱۸۔۱۹۔ جلد دوئم)

Marfat.com

نجاشی نے اپنے درباریوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ

اللہ تعالیٰ نے جب میرا ملک مجھے واپس لوٹایا تو اس نے مجھ سے معاوضہ نہیں لیا (استغفر اللہ) اس سے اس نے ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نجاشی کا باپ حبشہ کا بادشاہ تھا اور یہ نجاشی اس کا ایک اکلوتا بیٹا تھا نجاشی کا ایک چچا تھا جس کے بارہ لڑکے تھے حبشہ کے لوگوں نے سوچا کہ ہم نجاشی کے باپ کو قتل کر دیں اور اس کے بھائی کو اپنا بادشاہ بنالیں تو اس کے بارہ لڑکے ہیں اگر ان میں سے کوئی فوت بھی ہو جائے تو اس کا جانشین شاہی خاندان سے ہمیں مل جائے گا اور یکے بعد دیگرے مدت دراز تک وہ یہاں کی حکومت سنبھالتے رہیں گے چنانچہ انہوں نے نجاشی کے باپ کو قتل کر دیا اور اس کے بھائی یعنی نجاشی کے چچا کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ نجاشی اپنے چچا کے پاس نشوونما پاتا رہا یہ بڑا عقلمند اور زیرک تھا اس کا چچا امور حکومت میں اس پر اعتماد کرتا تھا جب اہل حبشہ نے دیکھا کہ اس نے اپنے چچا کے دل و دماغ پر تسلط جما لیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کو اپنا جانشین بنا دے آخر یہ بادشاہ بن گیا تو اسے معلوم ہوا کہ ہم اس کے باپ کے قاتل ہیں یہ ہم سب سے انتقال لے گا چنانچہ وہ نجاشی کے چچا کے پاس گئے اور اس سے مطالبہ کیا کہ یا تو اس نوجوان کو قتل کر دو یا اس کو ملک بدر کر دو۔ ہمیں اس سے اندیشہ ہے کہ وہ برسر اقتدار آ کر ہمارا صفایا کر دے گا۔ اس نے کہا ظالمو! کل میں نے اس کے باپ کو قتل کیا اور آج میں اس کو قتل کر دوں۔ یہ کہاں کا انصاف اگر تم مجبور کرتے ہو تو میں اسے ملک بدر کر دیتا ہوں چنانچہ وہ اس کو لے کر بازار میں گیا وہاں ایک شخص کے ہاتھ چھ سو درہم کے بدلے اس کو فروخت کر دیا اس نے اسے کشتی میں بٹھایا اور اپنے وطن کو لے چلا اسی رات بادل آ گئے بادشاہ بارش میں کھڑا تھا کہ بجلی گری

Marfat.com

جس سے وہ جانبر نہ ہوسکا اس کے سارے لڑکے سخت نالائق تھے ان میں سے کوئی بھی حکومت کی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل نہ تھا۔ اب حبشہ والے بڑے فکر مند ہوئے کہ وہ کس کو اپنا بادشاہ بنائیں یہی طے پایا کہ نجاشی جس کو انہوں نے فروخت کیا ہے اس کو تلاش کیا جائے اور اس کو اپنا حکمران بنایا جائے چنانچہ اس تاجر کی تلاش میں وہ نکلے کوشش کے بعد وہ تاجر مل گیا۔ نجاشی کو اس کے قبضہ سے انہوں نے لے لیا اور اس کو آکر تخت نشین کر دیا لیکن تاجر کو وہ قیمت واپس نہ کی جو اس نے ادا کی تھی تاجر ان کے پاس آیا اور اس نے کہا یا تو میرا روپیہ مجھے واپس دو یا میں بادشاہ سے تمہاری شکایت کرتا ہوں انہوں نے کہا تمہیں کچھ نہیں دیں گے اس نے کہا کہ اب میں تمہاری شکایت بادشاہ کے سامنے کروں گا چنانچہ وہ بادشاہ کے پاس گیا اس کی خدمت میں جا کر گذارش کی کہ میں نے بازار سے ایک غلام خریدا تھا جس کی قیمت 6 سو درہم ہم نے ادا کی تھی، جب میں وہ غلام لے کر اپنے گھر روانہ ہوا تو انہوں نے میرا تعاقب کر کے مجھے پکڑ لیا مجھ سے وہ غلام چھین لیا گیا رقم میری مجھے واپس نہ کی ہے نجاشی نے کہا قوم! یا تو اس تاجر کی رقم واپس کر دو ورنہ اس کا غلام اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دے گا اور جدھر اس کا جی چاہے گا اسے لے جائے گا قوم نے وہ قیمت اس کو واپس کر دی۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نجاشی نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب میرا ملک واپس کیا تو مجھ سے معاوضہ نہ لیا اور میرے بارے میں لوگوں کی بات نہیں مانی (سیرت ابن ہشام صفحہ ۳۶۱۔ ۳۶۲ جلد اوّل) امام بیہقی نے لکھا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے نجاشی کی طرف گرامی نامہ میں اس کو اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی اور مسلمان مہاجرین سے حسن سلوک کی اسے تلقین بھی فرمائی۔

اگرچہ مسلمانوں کو نجاشی کے زیر سایہ ہر قسم کا آرام و سکون میسر تھا۔ یہ آزادی سے اپنی عبادات بجالاتے اپنے معبود برحق کے ذکر اور یاد میں مصروف رہتے۔ کوئی

Marfat.com

ان کو منع کرنے والا نہ تھا البتہ ایک حادثہ سے انہیں دو چار ہونا پڑا ان کے دو ساتھی عبداللہ بن جحش اور سکران بن عمرو بن عبد شمس نے وہاں عیسائیوں کے مزین و آراستہ گرجے دیکھے پادریوں کے رہن سہن کو ملاحظہ کیا ان کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور انہوں نے اسلام کو چھوڑ کر نصرانیت کو اختیار کر لیا اس حادثہ سے یقیناً ان کے مسلمان ساتھیوں کو قلبی رنج ہوا ہوگا۔

ان دونوں کی بیویاں بھی ان کے ہمراہ تھیں عبداللہ کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ تھیں اور سکران کی زوجہ کا نام سودہ بنت زمعہ تھا یہ دونوں پکی مومنہ تھیں نہ انہیں کلیسا کی زینت و آرائش متاثر کر سکی اور نہ ان کے خاندان کا ارتداد انہیں اپنے عقیدہ سے متزلزل کر سکا وہ بڑی ثابت قدمی سے اسلام پر ڈٹی رہیں۔ حضرت سودہ نے اپنے خاوند کے بدلے ہوئے تیور دیکھے تو وہ اسے وہیں چھوڑ کر فوراً مکہ واپس چلی گئیں اور حضرت ام حبیبہ نے بھی اپنے خاوند سے اسی وقت قطع تعلق کر لیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نیک بندیوں کو ایثار کا یہ صلہ دیا۔ کہ دونوں نے ام المومنین ہونے کا شرف پایا۔ حضرت ام حبیبہ کا عقد تو وہاں ہی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا گیا اور نجاشی نے اپنی گرہ سے چار سو دینار بطور مہر ادا کر دیا اور بڑی عزت وقار کے ساتھ انہیں حضور کی خدمت میں مدینہ طیبہ میں بھیج دیا اور حضرت سودہ کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد شرف زوجیت بخشا صحیحین میں ہے کہ جس دن نجاشی نے انتقال کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس کے وصال کی اطلاع دی اور ارشاد فرمایا۔

مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰى اَخِيْكُمْ اَصْحَمَ

آج ایک نیک بخت آدمی وفات پا گیا ہے اٹھو اپنے بھائی اصحم کی نماز جنازہ پڑھو۔

Marfat.com

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کی معیت میں شہر سے باہر جنازگاہ میں تشریف لے گئے صفیں بنائی گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر اس کیلئے مغفرت کی دعا مانگی۔ یہ غائبانہ نماز جنازہ نہیں تھی بلکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے سامنے دیکھ رہے تھے۔

نیز اس سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ اور جن عظیم خواتین نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں دین اسلام کو نہ چھوڑا سرکار دو عالم نے ان کو مومنین کی ماں ہونے کا مقام عطا فرما دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ بیان کرتے تھے کہ نجاشی کی وفات کے بعد اس کی قبر سے نور نکلتا دیکھائی دیتا رہا۔ (ضیاء النبی صفحہ ۳۶۵ سے ۳۳۹ تک جلد دوم)

حضرت قائداعظم محمد علی جناح کو زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا ہوئی

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کو زیارت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا ہوئی اس عظیم زیارت کو پروفیسر محمد رفیق لون صاحب نے اپنی کتاب افکار اولیاء میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

''حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پاکستان کا جھنڈا عطا کیا ہے یہ خواب 1946ء میں دیکھا گیا مولانا حسرت موہانی نے اس خواب کی تائید کی اور فرمایا قائداعظم راتوں کو اٹھ کر بحالت سجدہ رو رو کر قیام پاکستان کیلئے دعا کیا کرتے تھے۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ زیارت کا تعلق ظاہر سے زیادہ باطن سے ہوتا ہے۔ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت بیداری کے مصنف محمد عبدالحمید صدیقی ایڈووکیٹ نے دو دفعہ زیارت سرکار دو عالم کا ذکر کیا

Marfat.com

ہے۔ کہ قائداعظم کو دو دفعہ زیارتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی۔

(سیرت النبی بعد از وصال النبی جلد 2 واقعہ نمبر 312، افکار اولیاء صفحہ 552، زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت بیداری جلد دوئم ص، ۱۰۵)

معزز قارئین! اس پاک وطن کا جھنڈا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائداعظم کو عطا کیا اور ستائیسویں ماہ رمضان کی شب جسے قرآن مجید نے ''لیلۃ القدر'' سے متعارف کروایا ہے جو جمعرات تھی اور صبح جمعۃ المبارک کا دن تھا بمطابق 14 اگست 1947ء کو یہ وطن معرض وجود میں آیا اور اس کی آبیاری اور اس کا تحفظ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمے ہے اور تحفظ پاکستان عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا ہے

تبرکات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

صحابہ کرام کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موئے مبارک

تمام صحابہ کرام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ آپ جب حجام سے اپنی زلفوں کو بنواتے تو سرکار کے موئے مبارک کے حصول کے لیے ایک جنگ کا سماع ہوتا ہر کسی کی خواہش ہوتی تھی کہ اسے سرکار کے موئے مبارک عنائیت ہو جائیں اور جب سرکار تھوکتے تھے تو صحابہ کرام اس لعاب کو اپنے چہرے پر مل لیتے تھے جب آپ آرام فرماتے تو آپ کے پسینے کو شیشی میں رکھ لیا جاتا تھا اور اس کی خوشبو دنیا کی تمام خوشبوؤں سے بہتر ہوتی تھی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور موئے مبارک

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلام کے بہت بڑے سپہ سالار ہیں ان کو جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موئے مبارک ملا تو آپ نے اسے اپنی دستار میں رکھ لیا اور اس کی برکت سے جس جنگ میں بھی جاتے تو اللہ فتح و نصرت عطا فرماتا تھا۔

Marfat.com

ایک دفعہ جنگ کے دوران آپ کی ٹوپی گر گئی سپاہی جان لینے اور دینے میں مصروف تھے لیکن آپ ٹوپی ڈھونڈ رہے تھے لوگوں نے کہا اے خالد ہر کوئی جنگ میں مصروف ہے اور تم کیا ڈھونڈ رہے ہو آپ فرماتے ہیں میں اپنی جنگی کیپ کو تلاش کر رہا ہوں کیونکہ اس میں سرکار کا موئے مبارک ہے اس کا ادب بہت ضروری ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ۱۰۰ سے زائد جنگیں لڑیں اور فتوحات حاصل کیں۔

(الشفاء شریف 2/619 شاہکار ربوبیت ص 153)

حضور پاک ﷺ کی نسبت سے عاشقانِ رسول ﷺ کی محبت

معزز قارئین! عاشقانِ رسول ﷺ نے نہ صرف تاجدار مدینہ ﷺ سے عشق مصطفیٰ ﷺ کیا بلکہ جس چیز سے جس بستر سے، جس کالی کملی، جبہ مبارک، ہو تخت جس پر حضور ﷺ کو وصال کے وقت غسل دیا گیا، وہ چارپائی جو آخری وقت میں آپ کے ساتھ تھی، وہ نعلین مبارک، دستار مبارک، موئے مبارک، قمیض مبارک، عصا مبارک جو سرکار کے استعمال میں رہا عاشق مصطفیٰ ﷺ نے اس کی بھی تعظیم کی۔ اس سے محبت کا اظہار کیا۔ عقیدت کا اظہار کیا اور اس کو بوسے دے کر عشق مصطفیٰ ﷺ کی پیاس بڑھائی روحانیت، برکات حاصل کی اور اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھا۔ آج بھی تقریباً ساڑھے چودہ سو 1450 سال گزرنے کے باوجود اگر کسی کے پاس حضور پاک ﷺ کا موئے مبارک ہے تو اس نے ہزار پاک کپڑوں، زعفران، اور کستوری میں لپیٹ کر شیشے میں رکھا ہے۔

موئے مبارک کی زیارت

راقم الحروف نے تقریباً 5 سال قبل اپنے مرشد حضرت پیر سخی سلطان فیاض الحسن سروری قادری، صدر مشائخ علمائے کونسل، تحریک تحفظ ناموس رسالت پاکستان کے

Marfat.com

چیئرمین کے آستانہ عالیہ حق باہو ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں ایک عظیم سالانہ محفل نعت میں تاجدار مدینہ کے موئے مبارک کی زیارت کی جو ایک شیشہ کے اندر رکھے تھے اور تمام عاشق رسول ﷺ درود وسلام پڑھتے ہوئے قطار اندر قطار اس موئے مبارک کی زیارت کر رہے تھے مصنف نے خود دیکھا کہ دو موئے مبارک شیشے کے اندر تھے اور ان موئے مبارک کی بھی آگے شاخیں نکلی ہوئی تھیں جیسے موئے مبارک کی ابتدائی حالت میں اس کی پرورش ہوتی ہے اور آپ ﷺ کے موئے مبارک دیکھتے ہی وجد طاری ہو جاتا ہے اور بے ساختہ زبان سے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسّلامُ علیک یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسّلامُ علیک یا حبیب اللہ ﷺ

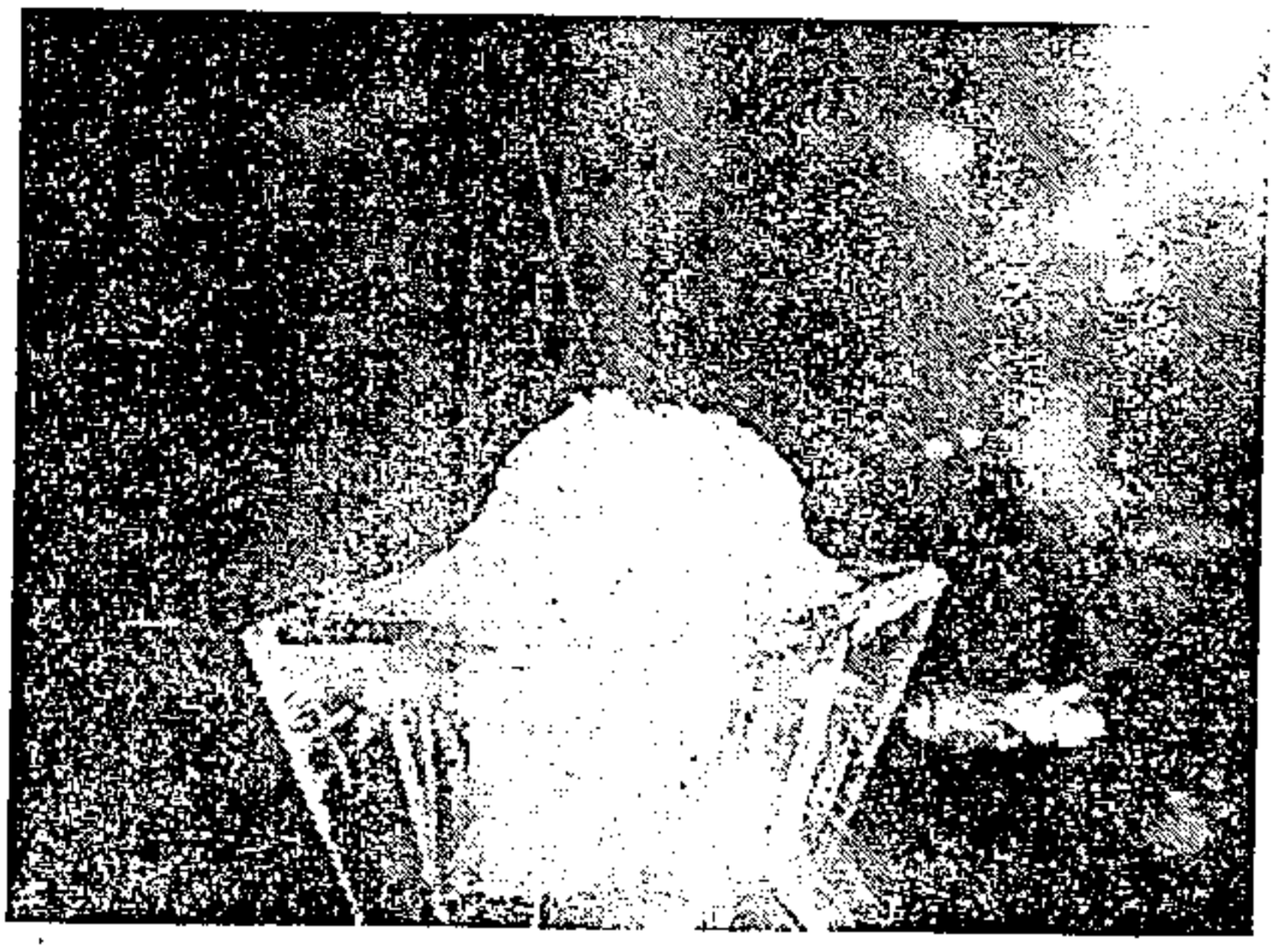

حضور نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک

آب کوثر کے مصنف مفتی محمد امین صاحب نے (آبِ کوثر) کے صفحہ نمبر 217 سیریل نمبر 69 میں ایک بڑا ہی ایمان افروز واقعہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دیلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم کے بارے میں تحریر فرمایا ایک بار مجھے بخار لاحق ہوا اور

Marfat.com

بیماری طول پکڑ گئی حتی کہ زندگی سے نا اُمید ہو گیا اس دوران مجھے غنودگی ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائیں ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا رسول اکرم ﷺ تیری عیادت کیلئے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے۔ لہٰذا اپنی چارپائی کی پائنتی تو پھیر لو تا کہ تمہارے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔ یہ سن کر مجھے افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارے سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو انہوں نے چارپائی کا رخ بدلا ہی تھا کہ شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا کَیْفَ حَالُكَ يَابُنَيَّ ''اے میرے بیٹے کیا حال ہے''

اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے میرے آقا ﷺ نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور ﷺ کا پیرہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر یہ حالت سکون میں بدل گئی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکار دو عالم ﷺ کہ بال مبارک (موئے مبارک) دستیاب ہوں کرم ہو گا اگر آقا ﷺ مجھے یہ دولت عنائیت فرمائیں بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور اکرم ﷺ (میری خواہش سے) مطلع ہوئے آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔ پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ (بال مبارک) میرے پاس رہے گے یا نہیں؟ تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے بعد ازاں سرکار دو عالم ﷺ نے صحت کلی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام آ گیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں

Marfat.com

غمگین ہو کر پھر دربار رسالت کی طرف متوجہ ہوا اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہیں سے لے لو۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ پر نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی۔

لہٰذا حاضرین نے سمجھا شائد موت کا وقت آ گیا ہے اور وہ رونے لگے نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی اس لیے اشارہ کرتا رہا پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ وہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر سیدھے کھڑے ہو جاتے (سبحان اللہ)

ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزہ کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضا مند نہ ہوا لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مودب ہو کر ہاتھوں میں اٹھائے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ صحن میں دھوپ تھی اور بادل کا موسم نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا جبکہ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آ کر سایہ کر دیا دوسرا بھی تائب ہوا تیسرے نے کہا کہ اب بھی امر اتفاقی ہے۔ تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر ایمان لے آیا۔

کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کیلئے آئے میں موئے مبارک والے صندوق کو باہر لایا کافی لوگ جمع تھے میں نے تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہو تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے

Marfat.com

(غسل والا) اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ، دوبارہ طہارت کر کے آؤ جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دنیا مہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد ﷺ

(بیدم وارثی)

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک مبارک بال مجھے بھی عنایت فرمادیا۔ والحمد اللہ رب العالمین (انفاس العارفین صفحہ 39) اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو موئے مبارک کا احترام اور زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ بہت بڑے عاشق رسول ﷺ گزرے ہیں ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد کے پاس حضور پاک ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا اس موئے مبارک سے اتنی محبت کرتے تھے کہ اس کو کبھی آنکھوں پر لگاتے تھے اور کبھی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیتے تھے۔ جب کبھی بیمار ہوتے تھے تو اس موئے مبارک کو پانی میں ڈال کر پانی پیتے تھے اور شفاء یاب ہو جاتے۔

سبحان اللہ کتنا مبارک اور برکت والا موئے مبارک حضور پاک ﷺ کا ہے کہ اسے پانی میں ڈالیں تو وہ بھی شفاء بخش بن جاتا جس سے ہر قسم کی بیماری ختم ہو جاتی تھی۔

Marfat.com

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ نعلین مبارک کو سینے کے ساتھ لگائے رکھتے

خوش قسمت ہیں وہ عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی قسمت میں نعلین مبارک کو سینے سے لگانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ کا یہ معمول تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر، مسواک اور نعلین پاک اٹھاتے تھے، محمد بن یحییٰ اور حضرت قاسم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نعلین مبارک پاؤں مبارک سے اتارتے اور اپنی آستینوں میں (سینے کے ساتھ) چھپا لیتے اور جب تک سرکار تشریف فرمانہ ہوتے، نعلین مبارک اٹھائے رکھتے اور جب آپ کھڑے ہوتے تو نعلین مبارک پہناتے۔ یہی وجہ سے کہ عبداللہ بن مسعود نے سرکار کی خدمت کی وجہ سے جو مقام حاصل کیا ہے وہ نا قابل بیان ہے آپ کو صاحب نعلین کہتے ہیں ڈاکٹر اقبال کو کسی نے کہا تھا کہ یہ جوتا میں مدینہ پاک سے لایا ہوں تو اقبال نے پکڑ کر اسے اپنے سر پر رکھ لیا اور کہا کہ تو مدینہ پاک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر سے لائے ہو اس شہر کی نسبت سے اس جوتے کو میں سر پر رکھوں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا اور لب ہائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگنے والا مشکیزہ

حضرت محترم اُم سلمہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک مشکیزہ تھا اور یہ گھر کی ایک کھونٹی سے لٹکا ہوا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو سرکار دو عالم نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے منہ مبارک لگا کر پانی نوش فرمالیا میں نے مشکیزے والی اتنی جگہ کاٹ لی ہے اور مشکیزے کے اس ٹکڑے کو اپنے

Marfat.com

پاس برکت کے حصول کیلئے محفوظ کرلیا۔

فَقَطَعْتُ فَمُ الْقِرْبَةِ تَتَبُّعًا مَّوْضِعَةَ بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(ضیاالقران جلد 5 ص۔559 سبل الہدیٰ جلد 7 ص۔364)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثناءخوان رسول کی ہمشیرہ حضرت کبشہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور میرے گھر میں لٹکے ہوئے چمڑے کے مشکیزے سے منہ مبارک لگا کر پانی نوش فرمایا میں نے وہ مشکیزے کا ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس برکت کے لیے رکھ لیا۔

معزز قارئین! آپ نے حضرت کبشہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا جو حسان بن ثابت کی بہن تھیں کی محبت رسول کا مطالعہ کیا انہوں نے کس طرح اور کتنی زیادہ عزت اس جمادات اور بے زبان ٹکڑے کو دی جس سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک مس ہوئے۔

قرآن وحدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ جس چیز کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک مس کریں وہ محفوظ کرلو لیکن محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر کسی کو چمڑے کا مشکیزہ مل گیا ہے جس سے لب ہائے مبارک لگے ہوں۔تو اس نے اپنی جان سے زیادہ اس کی حفاظت کی اگر کسی کو موئے مبارک مل گے اس نے ٹوپی میں رکھ کر اسے جنگ میں ساتھ لے گیا تا کہ اس کو جنگ میں فتح بھی ملے اور اس کی جان کی حفاظت بھی ہوجائے۔جس کے سر مبارک پر دست مبارک رکھ دیا تو اس نے ساری عمر سر کے بال نہ کٹوائے، کسی کو پسینہ مبارک مل گیا تو اس نے تمام دنیا کے بنائے ہوئے

Marfat.com

عطر کا مقابلہ کرنے کیلئے اور محفلوں۔شادیوں کے لئے اپنے پاس رکھ لیا۔کسی کو لعاب مبارک مل گیا تو اس نے اپنے منہ پر مل کر اپنے آپ کو خوش نصیب بنالیا۔کسی کو بستر مبارک نعلین ،مل گیا تو اس نے اس کو تبرک کے طو پر محفوظ کر لیا کسی کو ناخن مبارک مل گئے تو اس نے اپنے چہرے مبارک پر اور اپنی قبر میں رکھ لیا۔کسی کو عصا مبارک مل گیا تو اس کو اپنی قبر میں امتحان میں پاس ہونے کیلئے رکھ لیا۔کسی کو تخت جس پر امام انبیاء کو غسل دیا گیا تھا وہ مل گیا تو کثیر رقم سے خرید لیا تا کہ اس کی برکت سے اس کی قسمت جاگ جائے کسی کے سامنے ہجر اسود آ گیا تو اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا کہ اس کے ساتھ ہمارے آقا اور سردار کے لب مبارک لگے ہیں کسی کو برتن اگر ایسا مل جائے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر استعمال رہا ہے تو یہ اس نے ایسا سنبھالا کہ اس کی نسلوں کے پاس محفوظ رہا۔

آپ اسلامی دنیا کی لائبریریوں میں عشاق رسول ﷺ کے گھروں میں ۔بادشاہی مسجد لاہور میں اور کئی مقامات پر ایسی اشیاد یکھ سکتے ہیں جو تقریباً چودہ سو سال سے بھی زائد عرصے سے ان عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبھال رکھیں ہیں جن سے ہر دور کے لوگ زیارت سے مستفیض ہوتے رہے ہیں۔

عاشقان رسول قیامت تک سرکار دوعالم صلی اللہ وعلیہ وسلم کے ساتھ نسبت والے تبرکات سے محبت کرتے رہے گے اور اگر تبرکات سے اتنی محبت ہے تو دنیا والو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ان عاشقوں کو کتنی محبت ہوگی آج حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ناموس رسالت کے تقدس کی حفاظت کرنے کیلئے یہ عاشق سر پر کفن باندھے ہمہ وقت تیار ہو کر محبت رسول کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور تبرکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین بنو امیہ کے دور میں ایک ایسا حکمران بھی آیا جو کہ نہ صرف ایک انصاف پسند، متقی و پرہیز گار تھا بلکہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تھا جسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعمال شدہ اشیاء سے بہت محبت تھی اس کے عشق کی انتہاء یہاں تک تھی کہ اس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات کو زیارت کیلئے ایک خوبصورت کمرے میں سجا دیا اور اس کمرے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر، ترکش، چکی، پیالہ، گدا اور عصا مبارک رکھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سمندر بن کر دل میں ٹھاٹھیں مارتی تو آپ اسی وقت اس مبارک کمرے کے دروازے کو کھولتے اور اس زیارات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دل کو قرار دیتے اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے۔

عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کمرے کو روزانہ کھولنا اور اس کی زیارت کرنا ان کا معمول تھا جب کبھی قریش کا گروہ دیکھتے تو ان کو بھی دعوت دے کر زیارات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نوازتے تھے نیز لوگوں کو کہتے یہ اس ہستی کی میراث ہے جس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت بخشی۔ (سیرت عمر بن عبدالعزیز ص 216)

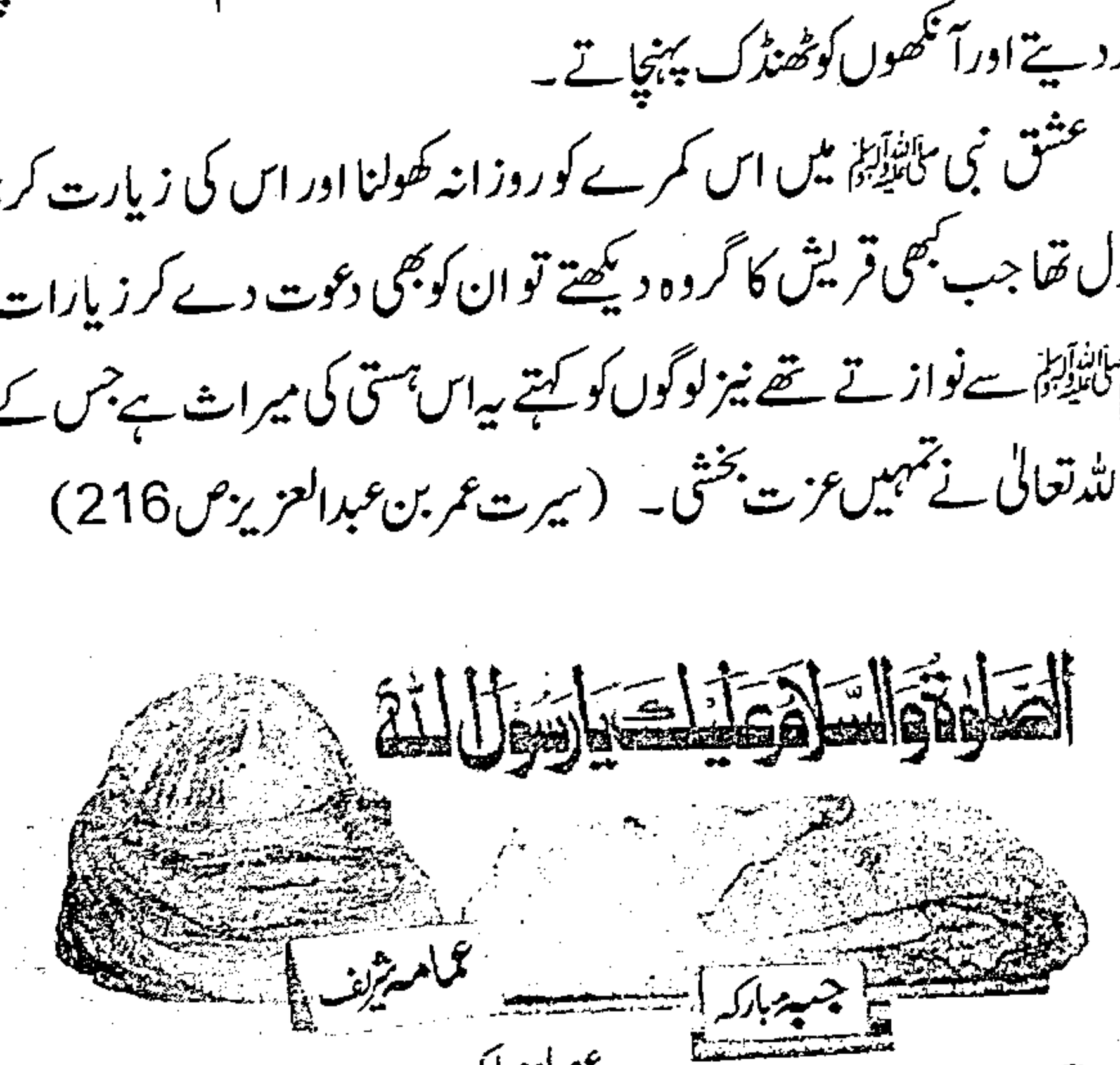

Marfat.com

ایک صحابیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابیہ رضی اللہ عنہا کی فریاد اللہ کے رسول کا کیا حال ہے؟

جنگ احد کے بعد مدینے میں صحابہ کرام کی شہادتوں کا ذکر عام ہوگیا اتنے میں ایک صحابیہ آئی اسے بتایا گیا کہ تمہارا خاوند شہید ہوگیا ہے اس نے کہا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" رسول اللہ کا کیا حال ہے مجھے بتائیں اسے پھر بتایا گیا کہ کہ تمہارا باپ شہید ہوگیا ہے اس نے کہا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" مجھے بتائیں رسول اللہ کا کیا حال ہے؟ بتایا گیا کے سرکار بالکل ٹھیک ہیں اور پہاڑ کے ٹیلے پر تشریف فرما ہیں اس نے کہا مجھے قربانیوں کی پرواہ نہیں اگر حضور صحیح وسلامت ہیں تو مجھے کوئی غم نہیں ایمان ہے اور محبت مصطفیٰ ہے۔

محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیوی بچوں کی قربانی

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے جب ہجرت کی تو اس کے سسرال والوں نے اسی کی بیوی کو چھین لیا اور اس کے بیٹے کو بھی چھین لیا کہ ہم اپنی بیٹی اور بچوں کو نہیں جانے دیں گے تو ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تین سو میل کا سفر کر کے محبت رسول میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے اور اپنے خاندان کی جدائی کی پرواہ نہ کی۔

سبحان اللہ کیسا عشق ہے کہ سرکار کا عاشق بیوی بچوں کو چھوڑ کر سرکار کے دامن اقدس سے لپٹ گیا ہے

دامن مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا　　جس کے حضور ہوگئے اس کا زمانہ ہوگیا

وصال کے بعد بھی بخشش کی امید

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ

Marfat.com

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

(النساء: ٦٤)

اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو وہ آپ کی خدمت میں آجائیں اللہ سے معافی مانگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو معاف فرما دیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ امام ابوجعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کہ جب ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہو چکے تو ایک اعرابی آپ کی خدمت میں حاضری کیلئے آیا جب اسے آپ کے وصال کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے رونا شروع کر دیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ کا یہ پیغام ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ (اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں)

میں نے اپنی جان پر ظلم کیا آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ میری بخشش کے لیے اللہ کے حضور سفارش فرما دیں اس پر قبر انور سے آواز آئی اے اعرابی اللہ تجھے معاف فرما دیا۔

(در رسول کی حاضری، مفتی محمد خان قادری ص 65)

قارئین کرام عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر انور میں زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے وسیلے سے رحمت فرماتا ہے۔

روضہ انور پر ایک صحابیہ کی قابل رشک موت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ ایک عورت میرے پاس حاضر ہوئی اور مجھ سے کہنے لگی۔ حجرہ انور ھول دیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس کی

Marfat.com

زیارت کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے حجرہ کا دروازہ کھول دیا وہ عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار اقدس دیکھ کر اتنا روئی کہ روتے روتے وصال فرما گئی ہوگئی۔

یہ ہے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہا کہ سرکار کے فراق اور ہجر میں آنسوں کی جھڑی لگی اور روح پرواز کر جائے کہ اس چہرے مبارک کے علاوہ کوئی اور چہرہ نہیں اچھا لگتا یہی آخری زیارت اور زندگی کا حصول ہے (سبحان اللہ)

بچوں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادران اسلام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق نہ صرف نوجوان اسلام، بزرگان دین ، پرندوں، چوپاؤں، اور حشرات الارض و ملائکہ مین ہے بلکہ ملت اسلامیہ کے بچے بھی عشق رسول میں کسی سے پیچھے نہیں

حضرت ابن ابی عمرو المدنی رضی اللہ عنہ ایک ننھے صحابی رسول ہیں عرض کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور فرمایا یہ اللہ کے حبیب ہیں پس یہ سنا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دیوانہ وار چلا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلی مبارک کو پکڑ لیا اور بطور برکت اسے مس کیا۔

مولانا محمد علی جوہر کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا محمد علی جوہر تحریک پاکستان کے ہیرو ہیں اور آپ کو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت تھی اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ان کے عشق محبت اور ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

یہ 1921ء کا واقعہ ہے کہ تحریک پاکستان کی جدوجہد میں انگریز حکومت مولانا محمد علی جوہر کو بغاوت کے مقدمے میں گرفتار کر کے کراچی میں لائے اور یہاں عدالت میں پیش کیا عدالت کا جج انگریز تھا۔

Marfat.com

مولانا نے جیوری کے سامنے انگریزی قانون کی دھجیاں بکھیر دی آپ نے یہ بھی وضاحت کی کہ ایک مسلمان سب سے پہلے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا وفادار ہوتا ہے جس کی رو سے اس پر برطانوی فوج میں ملازمت حرام ہے اس عظیم عدالتی خطاب میں آپ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ حجتہ الوداع کا حوالہ بھی دیا اس پر آپ نے عالمی چارٹر نبوی کا حوالہ بھی دیا اس موقعہ پر ان کا جج انگریز سے جو مکالمہ ہو اوہ بڑا ہی ایمان افروز اور قابل رشک ہے انگریز جج نے کہا ختم کرو یہ قصہ اور چھوردو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو۔

مولانا محمد علی جوہر طیش میں آکر انتہائی غصے کے عالم میں کہتے ہیں:

اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کروں گا اور ضرور کروں گا اپنے الفاظ واپس لو پھر گرج کر پوری قوت سے بولے میں کہتا ہوں کہ اپنے الفاظ واپس لو، خبردار جو شخص بھی میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا میں اسے زندہ نہیں چھوڑونگا اسے میں جان سے ماردوں گا۔ مولانا بپھرے ہوئے شیر کی مانند گرج رہے تھے انگریز نے اس صورت حال اور مولانا محمد علی جوہر کی محبت عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر سپرنٹنڈنٹ پولیس (SP) کو بلایا اور حکم دیا ان کو یہاں سے ہٹاؤ لیکن مولانا محمد علی جوہر کی قوت ایمان اور جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر کسی کو بھی آگے بڑھنے کی جرأت نہ ہوئی آپ مسلسل بولتے چلے گئے اور جذبات سے مغلوب ہو کر آپ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا اور اس کے بعد آپ کچھ نہ کہہ سکے عدالت میں خاموشی چھا گئی ہر کوئی مولانا محمد علی جوہر کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چپ ہو گیا۔

ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا ہے ان دنوں
مہر وفا کے نام پر گردن کٹائے جا
پھر موت کیا ہے کچھ نہیں غیرت دکھائے جا

Marfat.com

مولانا محمد علی جوہر فرماتے ہیں کہ جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے مجھے نہ قانون کی ضرورت ہے نہ عدالتوں کی حاجت اگر کوئی اس قدر شقی القلب ہے کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے ان میں سب سے اشرف و مکرم نبی سرور کونین کا جو تقدس میرے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اس کا اتنا پاس نہیں کرتا کہ اس عظیم برگزیدہ ہستی کی توہین کر کے میرے قلب کو چُور چُور کرے۔ تو مجھ سے جہاں تک صبر ہو سکے، صبر کروں گا جب صبر کا جام لبریز ہو جائے گا تو اٹھوں گا اور اس گندہ دل، گندہ دماغ، گندہ ذہن کافر کی جان لے لوں گا یا اپنی جان اس جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کر دوں گا۔
(مولانا محمد علی جوہر آپ بیتی اور فکری مقالات صفحہ 232)

شاہجہاں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک دوست نے بیان کیا ہے کہ حضرت پیر و مرشد کرمانوالہ سرکار نے دوران گفتگو فرمایا کہ جامع مسجد دہلی شہنشاہ شاہجہاں (مغلیہ خاندان) نے بڑے شوق سے بنوائی مگر قبلہ والی دیوار میں کچھ نقص رہ گیا اور وہ قبلہ رخ نہ رہی پھر خواجہ عبدالحکیم کی توجہ سے دیوار سیدھی ہو گئی لیکن بادشاہ نے اس کو تالہ لگوا دیا۔ اور حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفس نفیس قدم رنجاں فرمائیں کیوں کہ میں پہلی نماز آپ کی اقتدا میں پڑھنا چاہتا ہوں چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس تشریف لائے اور مسجد کے حوض پر وضو فرمایا پھر شاہ جہاں نے آپ کی امامت میں نماز ادا کی حضور کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پاک جگہ کی زیارت کی ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تھا اور نماز پڑھائی تھی۔ (خزینہ کرم ص 266 افکار اولیاء از پروفیسر محمد رفیق لون پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور)

Marfat.com

حضرت حسین منصور حلاج کا عشق خدا، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! یہ کتاب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے لکھی جارہی ہے لیکن عشق کی وادی میں ایک عظیم شخصیت حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو عشق الٰہی میں غرق ہو چکے تھے اور آپ اس حالت میں تھے کہ اپنے آپ کو بھول چکے تھے عشق الٰہی کی منازل کی انتہا تک پہنچ چکے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے جب ان کی ملاقات ہوئی تو یہ اس وقت اپنی عشق کی کیفیت میں تھے اور اسی کیفیت میں انہوں نے اناالحق کا نعرہ لگایا تھا کہ شریعت کے ذمہ داران نے اس جرم کی یاداش میں ان کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ آپ دن رات چار سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس قدر نماز کو اپنے اوپر فرض سمجھتے تھے لوگوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا نماز میں مجھے تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

حضرت ابوبکرؒ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ

محبت کیا ہے؟

انہوں نے کہا کہ آج نہ پوچھو کل مجھے پوچھنا جب میں محبت میں تختہ دار پر ہوں گا اس کا جواب تمہیں وہاں پر ملے گا۔

جب تختہ دار پر چڑھا دیا گیا تو محبت کے بارے میں سوال کرنے والے کو بتایا کہ محبت کا آغاز بشارت ہے اور اختتام اس میں جل جانا ہے۔ چنانچہ اناالحق کہنے پر منصور کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے آپ نے خون سے چہرے پر ملا اور کہا کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور کامیاب ہو کر جانا چاہتا ہوں۔ آپ کے جسم کے ٹکڑے کر دیئے گئے ہر ٹکڑے سے اناالحق کی آوازیں آرہی تھی۔ آپ کے جسم کے ٹکڑوں کو جلایا گیا اور راکھ کو دریا دجلہ میں بہا دیا گیا قریب تھا کہ دریا کا پانی باہر آجاتا آپ کے

Marfat.com

چوغہ (خرقہ) کو دریا دجلہ کی طرف کیا گیا تو تو اس کو قرار آ گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء میں فریدالدین عطار لکھتے ہیں ایک دفعہ آپ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں میں آئے اور ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا مگر جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی جواب دیا اور فرمایا بہت جلدی تم قتل کر دیئے جاؤں گے آپ نے کہا میں اس دن قتل کیا جاوں گا جب آپ اہل ظاہر کا لباس پہنیں گے چنانچہ جب آپ کو انا الحق زبان سے کہنے پر از روئے شریعت گرفتار کیا گیا اور علماء سے فتوی لے لیا۔ مگر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دستخط نہ کئے مگر خلیفہ وقت نے آپ کے دستخط پر اسرار کیا تب آپ نے خانقاہ (آستانہ) کو چھوڑ کر صوفیوں کا لباس اتارا اور مدرسہ پر جا کر علماء کا لباس ظاہری پہن کر لکھ دیا دستخط کر دیئے۔

"ہم لوگ ظاہر پر حکم دیتے ہیں یعنی فتوی لگاتے ہیں اور ظاہر میں واقعی حسین منصور قاتل ہے باطن کا حال خدا جانے"

ایک بار ابن عطار اور عبداللہ خفیف آپ کے پاس گے اور کہا کہ آپ نے انا الحق کہا اس کا عذر قبول کر لیں فرمایا جس نے کہا ہے اسی کو کہو کہ عذر کرے یہ سن کر وہ رو پڑے اور کہا کہ ہم خود ہی حسین منصور ہیں؟۔

چنانچہ آپ کو قید کر لیا گیا بادشاہ کے حکم کو مارنے لگے آخر کار آپ کو تختہ دار پر کھڑا کیا۔ آپ آنکھ اٹھا کر دیکھتے اور حق حق انا الحق کا نعرہ لگاتے رہے۔ ہاتھ کاٹ دیئے گے اس کے بعد آپ کے پاؤں کاٹے گے تو پھر تبسم کیا۔ آپ کی آنکھیں نکال لی گی تو ایک کہرام مچ گیا اس کے بعد آپ کی زبان کو کاٹنا چاہا مگر آپ نے فرمایا ذرا صبر کرو پھر یہ کہہ کر الہی محض تیرے لیے یہ لوگ مجھ کو تکلیف دے رہے ہیں تو اپنے فضل و کرم سے ان کو محروم نہ رکھ کہ انا الحق کی صدا بلند ہونے لگی اس سے اور خطرہ پیدا ہوا آخر آپ کی راکھ کو دجلہ میں ڈال دیا مگر جونہی راکھ دجلہ میں ڈالی گی انا الحق کی صدا پانی میں بلند

Marfat.com

ہوئی اور دریا جوش مارنے لگا آپ نے پہلے ہی اپنے خادم کو وصیت کر دی تھی کہ یہ لوگ میری خاک کو دریا میں ڈالیں گے۔ اور دریا جوش مار کر بغداد کی طرف بڑھے گا اور شہر و اہل شہر کو غرق کر دے گا پس جب تم ایسی حالت دیکھو تو فوراً پیرہن دجلہ کی طرف کر دینا ، چنانچہ خادم نے یہ کیفیت دیکھی تو خادم نے دجلہ کی طرف آپ کا خرقہ کر دیا جس کو دیکھتے ہی دریا کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور پانی اپنی اصل حالت کی طرف چلا گیا۔

نقل ہے کہ جب آپ کو پھانسی پر لٹکایا گیا تو ابلیس لعین آپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے انا خیر کہا تو طوق لعنت میرے گلے میں ڈالا گیا مگر تم نے انا الحق کہا تو تم کو مقام صدق میں جگہ ملی۔ اس قدر تفاوت کیا معنی رکھتی ہے۔

فرمایا لعین تم نے اپنی طرف سے انا کا لفظ استعمال کیا لیکن میں نے اپنے آپ سے خودی کو مٹا کر انا الحق کہا اس لیے مجھ پر رحمت ہوئی اور تو ابد الآباد لعنت کا مستحق ٹھہرایا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء۔ ص 273،274،275)

مولانا جلال الدین رومی اپنی مثنوی، امام قشیری، شیخ فرید الدین عطار، شیخ عبدالوہاب توانی، شیخ ابن غزالی، امام ابوبکر شبلی، شیخ ابوالقاسم، علامہ عبدالروف مصری اور دوسرے کئی بزرگان طریقت اور علماء فقہا کی طرف سے منصور حلاج کو عارف کامل اور ان کے نعرہ انا الحق کو جائز قرار دیا ہے

(منصور حلاج صفحہ 307 افکار اولیاء ص 112 از پرفیسر محمد رفیق لون)

مولانا روم فرماتے ہیں کہ جب شیخ منصور نے انا الحق کہا اور شرع سے آگے نکل گئے تو اہل بصیرت نے ان کے اس فعل کو خلاف شرع نہیں سمجھا صرف ان لوگوں نے مخالفت کی جو بصیرت نہیں رکھتے تھے ، عارفوں اور سالکوں کے نزدیک باطن کو ظاہریت پر فوقیت حاصل ہے۔

☆ مولانا روم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی ذات کو خدا کی ذات میں وقف کر دیتا ہے

Marfat.com

کہ وہ باقی رہتا ہے اور دائمی ابدی زندگی پاتا ہے۔

☆ مولانا روم فرماتے ہیں کہ شیخ منصور کے عالم وحد میں ان کے انالحق کہنے کا مطلب یہ نہ تھا کہ وہ خدا بن گئے ہیں بلکہ مقصد یہ تھا کہ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کی ذات میں فنا کر دیا ہے۔ اسی فنا کے بعد بقاء کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ من تو شدم تو من شدی کا مقام ہے۔

☆ مولانا روم نے نعرہ الحق کو درست قرار دیتے ہوئے قرآن مجید کی اس آیت کا حوالہ دیا جس میں حضور ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

یعنی وہ مٹی تم نے نہیں ہم نے پھینکی ہے (پارہ 9 سورہ الانفال آیت 17)

حلاج کی موت کا تاریخی پس منظر

حلاج کی تبلیغ سے متاثر ہو کر جو عقیدہ حلول اور عقیدہ وحدت الوجود عقیدہ ہمہ اوست پر مبنی تھا کچھ لوگوں نے قوم کی اخلاقی و سیاسی اصلاح کیلئے بغداد میں ایک تحریک شروع کرنے کا پروگرام بنایا اس تحریک کے روح رواں خلیفہ مقتدر کے ایک وزیر ابن عیسیٰ تھے جو کہ منصور کے مریدوں میں شامل تھا ابن عیسیٰ کو عیسائیوں کی سازشوں کے باعث وزارت سے ہٹا دیا گیا اور حامد بن عباس کو وزیر بنا لیا گیا جو رافضی مسلک کا آدمی تھا اور ابن عیسیٰ کو ایسا فریق سمجھتا تھا اس شخص نے ابن عیسیٰ کا اثر و رسوخ ختم کرنے کیلئے اس کے مرشد کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر کے انہیں گرفتار کرا دیا اور بعد میں ان پر زبردستی فتویٰ لگا دیا گیا اور آخر کار نہایت بے دردی سے قتل کرا دیا۔

(افکار اولیاء صفحہ 112 از پروفیسر محمد رفیق لون۔ اقتباسات منصور حلاج)

Marfat.com

غوث پاک حضرت پیر دستگیر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر منصور حلاج میرے عہد میں ہوتا تو اس کو پھانسی پر چڑھنے نہ دیتے اس کو اس کی کیفیت والی حالت سے باہر لے آتے۔

امیر ملّت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بہت بڑے اللہ کے ولی اور عاشق رسول تھے ایک بار جب آپ حج کیلئے گئے اور ابھی مدینہ پاک سے تقریباً 12 میل دور تھے کہ اپنی سواری چھوڑ کر پیدل مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ مدینہ منورہ میں باب اسلام کے نزدیک چند کتے بیٹھے تھے کہ ایک ناسمجھ آدمی نے جاتے جاتے ایک کتے کو زور سے لاٹھی ماردی کتا چیختا رہا جب پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کو صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے کہا۔

کہ ظالمو! یہ نہ دیکھا کہ یہ مدینہ پاک کا کتا ہے۔ آپ نے اپنا عمامہ پھاڑ کر کتے کی زخمی ٹانگ پر باندھا اور بازار سے کھانا منگوا کر اسے کھلایا۔

سبحان اللہ اس کتے کا چونکہ مدینہ پاک سے تعلق تھا اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کے کتے کی اتنی عزت کی کہ اپنا عمامہ پھاڑ کر اس کی زخمی ٹانگ پر باندھ دیا (عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ 739) جب مدینے کے کتے کی اتنی عزت کی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی انتہا کیا ہوگی۔

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کرنے کا طریقہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور سُچے عاشق آئیں اس کتاب کی وساطت سے اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی نسبت سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل کرنے کا طریقہ بیان کر دیتے ہیں تا کہ آپ اپنے دلوں کی

Marfat.com

دھڑکنوں کا رُخ گنبد خضراء کی طرف کر کے عشق کی پیاس بجھا سکیں اور مجلس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری لگوانے کی آرزو پوری کر سکیں۔

جب طالب اپنے دل پر اسم اللہ کا نقش لکھتا ہے اور نقش ٹھیک طرح سے دل پر قائم ہو جاتا ہے تو باطن میں دل پر اسم اللہ صاف صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور اس سے آفتاب کی طرح انوار الٰہی کی تجلیات نکلنی شروع ہو جاتی ہے اس وقت مرشد کو چاہئے کہ طالب اللہ کو باطنی تفکر اور تصور سے دل کے گرد اسم اللہ دکھا کر باطن میں مستغرق کر دے اور طالب کہے کہ دل کے گرد اسم اللہ ذات کا ایک نہائت وسیع میدان ہے جس کی کوئی حد نہیں اس میدان میں ایک روضہ نما گنبد ہے جس کے دروازے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہے

جب طالب اسم اللہ پڑھتا ہے تو اسم اللہ کلمہ طیبہ کی چابی بن کر اس تالے کو کھول دیتا ہے۔ جب طالب (سچی طلب رکھنے والا) اس روضہ نما گنبد کے اندر داخل ہوتا ہے تو اسے ایک خاص الخاص مجلس دکھائی دیتی ہے مجلس میں قرآن شریف اور حدیث کا ذکر و اذکار ہوتا ہے پس یہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ (فیضان باہوص۔ ۶۴)

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سات مقامات

(۱) مقام ازل (۲) مقام ابد (۳) مقام دنیا۔

دنیا میں یہ مجلس چار مقامات پر دکھائی دیتی ہے۔

(۱) حرم مدینہ (۲) حرم کعبۃ اللہ (۳) آسمان اور عرش اکبر پر دکھائی دیتی ہے۔ (۴) سمندر میں جسے توحید مطلق کا دریا کہتے ہیں اس میں معرفت الٰہی کا نور موجزن ہوتا ہے علاوہ ازیں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لامکاں میں بھی ہوتی ہے۔

(فیضان باہو میں 64 سخی سلطان فیاض الحسن سروری قادری رزیب سجادہ نشین دربار حضرت

Marfat.com

سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ جھنگ)

آپ فرماتے ہیں کہ اوّل یہ کہ وجود مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کستوری جیسی خوشبو آتی ہے کیونکہ آپ کے وجود مبارک میں نفس امارہ بالکل نہیں تھا، اس واسطے لالچ اور حرص وہوا مطلق نہ تھے۔ دوم ظاہر و باطن مین دل غنی ہوجاتا ہے۔ سوم ہر ایک بات قرآن وحدیث کے مطابق کرتا ہے۔ چہارم شریعت کا لباس پہنچتا ہے۔

جب تک کوئی صاحب ارشاد رہنمائی نہیں کرتے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میسر نہیں ہوسکتی خواہ ساری عمر درود ووظائف اور ریاضت میں مشغول رہے کامل مرشد ایک لمحہ کے اندر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے جب طالب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتا ہے تو اوّل خلفائے اربعہ کا مرکز بنتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب کے وجود میں صدق اور راستی پیدا ہوتی ہے اور کذب ونفا اس کے وجود سے دور ہوتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں عدل وانصاف اور محاسبہ نفس پیدا ہوتا ہے اور خطرات بدوخواہشات نفسانی اس کے وجود سے دور ہوجاتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر پڑنے سے اس کے وجود میں حیا اور ادب پیدا ہوجاتا ہے اور بے حیائی وبے ادبی دور ہوجاتی ہے اس کے بعد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے تلقین وبیعت حاصل کرنے کے لائق ہوجاتا ہے۔ تصور اسم اللہ۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تصور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مقام مجلس محمدی اور مقام فنافی اللہ حاصل ہوتا ہے جب طالب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو تو پہلے کلمہ طیبہ درود شریف اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وغیر ضرور پڑھیں جب تک مجلس سے یہ آواز نہ آئے کہ اے تصور والے یہ ہی خاص مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس میں داخل ہوجا اس وقت تک مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

میں داخل نہ ہو سب سے بڑی نعمت معرفت توحید ہے جو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتی ہے یہ کلام الٰہی کی آیات اور شرح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ (فیضان باہو میں 66)

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ ہر کہ طالب بود من حاضرم از ابتدا تا انتہا یک دم برم

کوئی طالب حق ہو تو میں حاضر ہوں ایک دم میں ابتدا سے انتہا تک پہنچا دوں گا۔

از خود گذر کن طالب شو غرق نور اختیاجے نیست اش

اے طالب خودی سے گذر کر نور میں غرق ہو جا ایسے طالب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے میں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(فیضان باہو ص 67)

جب حدیث مبارک پڑھی گئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور مبارک نظر آیا

معزز قارئین جب عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور اور مدینہ پاک کی خوشبو سے حدیث مبارک سنی یا پڑھی جائے تو کیا فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں؟ ملاحظ فرمائیں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شان والے بزرگ گزرے ہیں کہ امی ہونے کے باوجود یہ کفیت تھی کہ ایک مرتبہ ایک مرید نے عرض کیا کہ بغداد میں ایک یونیورسٹی ہے وہاں جا کر علم حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے دریافت فرمایا کہ وہاں کونسا علم پڑھو گے؟

عرض کی کہ میں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھوں گا پھر دریافت فرمایا کہ خرقان میں حدیث پڑھانے والا کوئی نہیں؟ عرض کیا کہ مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا۔ یہ سن کر ولی کامل

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے حکم فرمایا بازار جاؤ اور حدیث مبارک کی ایک کتاب لاؤ۔

بازار سے حدیث شریف کی کتاب لے آیا۔

فرمایا پڑھو اس نے پڑھنا شروع کیا۔ ایک حدیث پڑھی آپ نے فرمایا یاد رکھو یہ حدیث صحیح ہے۔

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین کلمات ہیں اور اس کے اندر یہ معانی ہیں۔ اب دوسری حدیث پڑھو دوسری حدیث پڑھی۔

آپ نے فرمایا اس کا پہلا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آخری حصہ آپ کے الفاظ نہیں ہیں ان کو نظر انداز کر دو۔ اچھا اب تیسری حدیث پڑھو۔

تیسری حدیث پڑھی تو معنی بتائے اور فرمایا کہ یہ حدیث بالکل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے اس کو نظر انداز کر دو۔ اس طرح پڑھاتے پڑھاتے دن میں پوری حدیث کی کتاب ختم کروادی۔ کسی نے عرض کیا۔

یا حضرت آپ کی عربی جاننے کی وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کی معاشرت اہل عرب کے ساتھ زیادہ رہی ہے لیکن جب کہ آپ بالکل اُمّی (کسی تعلیمی ادارے سے پڑھے لکھے نہ ہونا) ہے تو آپ کو کیوں کر علم ہوا کہ پہلی حدیث صحیح ہے دوسری کا نصف صحیح ہے اور تیسری حدیث از سر تا پا غیر صحیح ہے۔

آپ نے جواب دیا۔

جب حدیث پڑھی گئی اس وقت مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نظر آیا۔ پہلی حدیث پڑھنے کے وقت چہرہ مبارک بشاش ہو گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے دوسری حدیث کے ابتدائی حصہ پڑھتے وقت منقبض ہو گیا تو میں سمجھ گیا کہ آخری حصہ اس حدیث کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے اس

Marfat.com

طرح تیسری حدیث پڑھتے وقت اوّل سے آخر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور منقبض رہا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حدیث بالکل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔
یہ فضل الٰہی ہے فراست ہے مکاشفہ ہے اس کو علم لدنی کہتے ہیں۔
(بینائے مصطفائی دور اوّل از اعلیٰ حضرت خواجہ صبغۃ اللہ شاہ ایرانی ص 171۔ رویائے صالح خواب نمبر ۲۲ ص۔ ۵۷ تا ۵۸ بستان العارفین، زیارت نبی بحالت بیداری حصہ اوّل دوئم ص۔46)

آپ کا اسم گرامی علی بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ ہے قزوین کے قریب خرقان نامی مقام کے باشندے تھے آپ اپنے دور کے غوث تھے وصال 10 محرم 425ھ کو شب سہ شنبہ ہوا۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بے حد معتقد تھے سلطان نے ہندوستان پر 12 حملے کئے آخر آپ نے سلطان محمود غزنوی کو اپنا چغہ عطا فرمایا اور دعا دی جس کی برکت سے سلطان نے سومنات کا علاقہ (مندر) فتح کیا (زیارت نبی بحالت بیداری)

قارئین کرام یہ ہے ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور محبت کہ حدیث مبارک سننے کی برکت ہے کہ ادھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک سنی اور کیفیت وجدانی و روحانی ہوگئی۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سامنے آگیا۔ یہی وجہ کہ فقیر کی نظر ہے کہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب افغانستان سے لے کر ہندوستان پر حملے پر حملے کئے اور سومنات کا مندر فتح نہ ہوا بالآخر اس ولی کامل کی دعا اور آپ کے چوغہ کی کرامت سے یہ فتح سلطان کو نصیب ہوئی۔

جس کو دل اور آنکھ نہ مانے اور عمل ہو جائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے تو معجزہ ہے اور اگر کسی ولی کامل کے ذریعے ہوا ہے تو اسے اللہ کے

Marfat.com

ولی کی کرامت کہتے ہیں۔

صحابی رضی اللہ عنہ پاؤں سے معذور جہاد میں

3 ہجری کو جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ احد کی تیاری میں مصروف تھے تو چار نوجوان مجاہد اسلام اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ہم چاروں بھائی جہاد میں شرکت کر رہے ہیں والد ضعیف بھی ہیں اور ان کے ایک پاؤں میں لنگ بھی ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے کیوں کہ ہم نے اپنے والد کو بہت سمجھایا لیکن وہ کسی صورت نہیں مانتے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔

نوجوان گھر گئے اور واپسی پر ان کے ساتھ ایک باریش بزرگ لنگڑاتے ہوئے ساتھ تھے اور اس نے اپنے آقا کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ میرے لیے کیا حکم ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متبسم ہو کر نہایت شریں لہجے میں فرمایا۔

میں نے سنا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جہاد پر جانا چاہتے ہیں

آپ کا اخلاص اور جذبہ فدویت اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے لیکن آپ کی عمر اب لڑائی میں حصہ لینے کی نہیں اور آپ ایک پاؤں سے معذور بھی ہیں اس لیے آپ جہاد پر جانے کے مکلف نہیں ہیں امید ہے حق تعالیٰ آپ کو آپ کی نیت کے بدلے جہاد کا ثواب عطا فرمائے گا۔ بزرگ عرض کرنے لگا خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ میں راہ حق میں لڑ کر مارا جاؤں تو اسی پاؤں کو گھسیٹتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا۔ للہ مجھے اپنی ہمرکابی کی اجازت فرمائیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے فرزندوں کو فرمایا ان کو نہ روکو۔ یہ سیدنا حضرت عمرو بن جمیح سلمی تھے حضرت عمر اگرچہ آخری عمر میں مسلمان ہوئے اور

Marfat.com

صرف 3 سال کے قریب اسلام کا زمانہ پایا اور جوش اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اکابر صحابہ کرام میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

چنانچہ جذبہ ایمان کے ساتھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جنگ اُحد میں اپنے فرزندوں کے ساتھ دشمنان اسلام کے ساتھ لڑتے لڑتے شہادت کے مقام تک پہنچے اور شہید اسلام ٹھہرے لوگ انہیں سید الانصار کہنے لگے۔

قبر میں سوال اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی زیارت

قارئین کرام اور ملت اسلامیہ کے نوجوانو ہر کسی کو معلوم ہے کہ قبر میں پیارے آقا کی زیارت ہوگی اور منکر نکیر کچھ سوالات بھی کریں گے۔

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولانا ابو انور بشیر احمد کوٹلی لوہاراں فرماتے ہیں کہ جب میرے پاس منکر نکیر اور فرشتے آئیں گے تو قبر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میں مصروف رہوں گا زیارت سے منہ اِدھر اُدھر نہ کروں گا فرشتے سوال کریں گے میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کروں گا کرم آقا کرم آقا فرشتے سوال کرتے رہیں گے لیکن میں اپنے آقا کی زیات میں کھویا رہوں گا اور عرض کروں گا

کرم یا محمد کرم یا محمد
کہ مر کر تمہارا غلام آ گیا ہے

(خطاب جمعۃ المبارک علامہ محمد منشا تابش قصوری مسجد بابا گا ماحیات)

ازواج مطہرات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین! تاجدار عرب وعجم سے ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنھن کس نوعیت کی تھی۔ اس کا مطالعہ کرنا آپ کیلئے بہت ہی ضروری ہے۔ تا کہ آپ کے دل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن ہو سکے۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہٗ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں سب سے پہلے آنے والی عظیم خاتون تھیں جس کے کردار اور پاکیزہ زندگی کی مثالیں دی جاتی تھیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعث سے قبل آپ طاہرہ کے لقب سے جانی جاتی تھیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شادی کے وقت بیوہ تھی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے تاجدار مدینہ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہی ان کے دل کو قرار آجاتا تھا آپ سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون تھیں نکاح کے بعد 25 برس زندہ رہیں اور ان کی زندگی میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری شادی نہ کی۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ نے اپنا سارا مال حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور سرکار کی مالی امداد فرمائی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ نے اس وقت بھی ساتھ دیا جب تمام مکہ والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے حضرت خدیجہ الکبریٰ محبت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا پکا کر غارِ حرا میں لے کر آتی تھی کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات غارِ حرا میں عبادت الٰہی میں اس قدر محو ہوتے تھے کہ کھانے کی بھی فکر نہ رہتی تھی ایک دفعہ حضرت خدیجہ الکبریٰ غارِ حرا میں کھانا لا کر آرہی تھی کہ جبرائیلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ الکبریٰ جب تشریف لاتیں ہیں آپ ان کو اللہ کی طرف سے سلام اور میرا بھی سلام پہنچا دیں۔ انہیں بہشت میں موتیوں کے محل کی بشارت دیں حضرت خدیجہ نے ہجرت سے 3 برس قبل 65 برس کی عمر میں انتقال فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو قبر میں اتارا ان پر نماز جنازہ نہ پڑی گئی کیوں کہ اس وقت نماز جنازہ فرض نہ ہوئی تھی سوائے حضرت ابراہیم کے تمام اولاد پاک حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ الکبری کے بطن پاک سے تھیں۔

Marfat.com

(سیرت رسول ہاشمی ص504، المغازی ص800 جلد ۲ روایت ابن اسحاق)

حضرت خدیجہ الکبریٰ کے پاس کئی غلام اور باندھیاں تھیں لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود خدمت کرتی تھی۔ حضرت زید بن حارثؓ آپ کے ہی غلام تھے جو حضرت خدیجہ الکبریٰ نے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیلئے وقف کر دیا تا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ سکے۔

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہٗ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کام کاج کرنے کیلئے کوئی نہ تھا کیونکہ خدیجہ الکبریٰ کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے۔ باہر سے مہمان بھی آتے تھے۔ ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ دراز قامت آپ تھیں جس کی بنا پر حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کاش میری روح اس خوبصورت قالب میں ہوتی۔

چنانچہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے خاوند انتقال کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں تو آپ رضی اللہ عنہا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اپنی گفتگو سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسا دیا کرتی تھیں۔

ایک روز انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کل رات کو میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع میں اتنی تاخیر کی کہ کہیں میری نکسیر نہ پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے اس لئے میں نے ناک پکڑے رکھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سودہ کی اس بات کو سنا تو تبسم فرمایا۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم پر کہ اس حج کے بعد گھر سے نہ نکلنا۔

جب ان سے کہا گیا کہ آپ حج وعمرہ کیلئے گھر سے کیوں نہیں نکلتی؟ آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ حج وعمرہ تو میں نے کرلیا ہے اب میرا جنازہ ہی نکلے گا۔ سبحان اللہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا عالم ہے۔ کہ گھر سے بقایا زندگی باہر نہ گئیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آئیں جو کہ عاشق رسول حضرت صدیق اکبر کی بیٹی تھی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہر وقت مگن تھیں اور رات کو اُٹھ کر اکثر اوقات حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتیں تھیں ایک بار جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود نہ پایا تو اندھیرے میں ڈھونڈنا شروع کر دیا اور اندھیرے میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کو ہاتھ مس کر گیا پھر جا کر دل کو سکون ہوا۔ ایک روز جب بستر میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو بہت پریشانی ہوئی مدینہ پاک میں ڈھونڈنے لگیں آخر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت البقیع میں دعا کرتے پایا تو دل کو سکون ہوا۔

اکثر اوقات جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی گود میں سر مبارک رکھ کر لیٹ جاتے تھے آپ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں میں مانگ نکالتی تھیں اور زلفوں کو رُخ انور کے ساتھ اس طرح کر دیتی تھی کہ زلفیں اور زیادہ خوبصورت ہو جاتی تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا وہ دن میری باری کا تھا آپ کی وفات میرے گھر میں ہوئی اُس وقت آپ میری گود میں نگلے اور سینے سے لگے ہوئے تھے آپ نے مسواک طلب کی میں نے اپنے منہ سے چبا کر نرم کی یوں خدا نے میرا اور آپ کا لعاب دہن بھی ملا دیا۔

(صحیح بخاری شریف مترجم جلد سوئم کتاب النکاح ص ۱۱۳ حدیث نمبر ۲۰۱ فرید بک سٹال لاہور)

میرے بھائی حضرت عبدالرحمان بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما میرے

Marfat.com

گھر میں تشریف لائے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی میں ٹیک لگائے آقا دو عالم ﷺ کے ساتھ بیٹھی تھی کہ آپ ﷺ میرے بھائی کیطرف غور سے دیکھ رہے تھے میں نے سمجھ لیا کہ حضور پاک ﷺ مسواک فرمانا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حکم ہو تو عبدالرحمان سے مسواک لے لوں؟ آپ ﷺ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا میں نے اپنے بھائی سے مسواک لے کر عرض کی اجازت ہو تو نرم کر دوں حضور اکرم ﷺ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا میں نے مسواک کو چبا کر نرم کیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی اور حضور اکرم ﷺ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔

(صحیح بخاری شریف مترجم فرید بک سٹال لاہور حدیث نمبر 1563)

آج عاشقانِ رسول ﷺ کو بھی مسواک کے ساتھ ایسی ہی لگن ہونی چاہیے اتنی ہی محبت ہونی چاہیے جیسے حضور اکرم ﷺ نے مسواک کو پسند کیا ہے۔ عاشق رسول سے اپیل کروں گا کہ ٹوتھ پیسٹ کی بجائے مسواک استعمال کر کے سنت رسول پر عمل کریں اور مسواک سے کئی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ سے کس قدر پیار کرتے تھے یہ آپ نے مسواک کے معاملہ میں پڑھ لیا ہے کہ خاوند اور بیوی کا کتنا پیار ہوتا ہے۔

ایک عورت نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتی اس لئے کہ اس سے بو آتی ہے اور اس کو حضور پاک ﷺ نے پسند نہیں فرمایا کیونکہ حضور پاک ﷺ نے خضاب کو پسند فرمایا ہے۔

جن کپڑوں میں حضور پاک ﷺ وصال فرمایا ان کو اپنے پاس رکھ لیا جب کبھی آپ ﷺ کی یاد آتی تو کپڑوں کو دیکھ کر دل کا قرار حاصل کر لیتیں اور جُبہ مبارک بھی

Marfat.com

ان کے پاس تھا جنہیں دیکھ کر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد اور گزرے ہوئے دن یاد آجاتے تھے اور جب کوئی بیمار ہوتا تو اس جبہ مبارک کو دھو کر پینے سے شفایاب ہو جاتا۔ اور یہ فیض اور برکات تبرکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے اس قدر محبت تھی کہ جو کچھ آپ کے پاس آتا اللہ کی راہ میں قربان کر دیتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمان عالی شان اور حدیث مبارک سے اتنی محبت تھی کہ آپ محبت رسول میں حدیث مبارک کو یاد کر لیتی۔

چونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیں یہی وجہ ہے کہ ان کے سوا حضرت جبرائیل کو کسی نے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے 66 برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کا نماز جنازہ پڑھایا۔ ۲۲۱۰ دو ہزار دو سو دس حدیث مبارک ان سے روایت کی گئی ہیں۔ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ احادیث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زبانی یاد تھیں۔

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی لخت جگر ہیں۔ ان کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ جب ایک ماہ کیلئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات سے علیحدگی کا اعلان کیا تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑی ایک ایک دن ایک سال کے برابر لگ رہا تھا۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کو فرمایا کہ تم ساتھ رہنا چاہتی

Marfat.com

ہو یا الگ یہ سن کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرتی تھیں اور ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیلئے تیار رہتی تھیں۔

آپ نے ۴۵ھ کو حضرت امیر معاویہ کے عہد امارت میں انتقال فرمایا۔

حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ نے اپنے محبوب آقا مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کو اپنا مقصد حیات بنا رکھا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد مبارک میں آئیں تو آتے ہی ان کیلئے اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے خدمت اقدس میں پیش کیا۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور خادم تھے دراصل سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے انہوں نے جب اپنے غلام کو آزاد کیا تو یہ شرط عائد کی۔

جب تک میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا عالم میں جلوہ افروز ہیں تم پر ان کی خدمت لازم ہوگی۔ ایک روز بیٹھی بال درست کر رہی تھیں کہ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے مسجد نبوی میں کھڑے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا۔

یاایھاالناس (اے لوگو)

تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فوراً بال باندھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور بڑے ادب و پیار سے بحالت قیام سارا خطبہ مبارک سنا۔

رسالت مآب استراحت فرما رہے ہوتے تو سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بڑی محبت سے اپنے محبوب آقا و شوہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبین انور سے پسینہ مبارک پونچھ کر ایک شیشی

Marfat.com

میں محفوظ کر لیا کرتی تھیں ایک روز کسی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر جب اس کو سیدہ حضرت ام سلمہ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے تھوڑا سا پسینہ مبارک نکالا اس لڑکی کے بدن پر لگایا جب تک وہ لڑکی حیات رہی تو خوشبو اس کے بدن سے نہ گئی اور پھر جب اس کے بدن نے ایک لڑکی کو جنم دیا تو اس نوزائیدہ بچی میں بھی وہی خوشبو تھی حتیٰ کہ اس کی ساری اولاد میں یہ خوشبو قائم تھیں اس لیے اس خاندان کا نام عطار پڑ گیا۔

ایک مرتبہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو محبوب رب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند موئے مبارک مل گئے۔ انہیں چاندی کی ڈبیہ میں بڑی محبت اور پیار سے سنبھال کر رکھ لیا۔

بروایت صحیح بخاری شریف صحابہ کرام میں سے جب کسی کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو پانی کا بڑا پیالہ لے کر وہ اُم لمومنین کے در اقدس پر حاضر ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو ڈبیہ سے نکال کر پانی میں ملا دیتی تھی لہٰذا ان کی برکات سے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر حکم محب کیلئے واجب العمل اور تعظیم ہے اور اس کی ادائیگی میں جو کیفیات و سرور پنہاں ہوتا ہے۔ اسے صرف محبّ ہی محسوس کر سکتا ہے۔ اور جب محبوب کسی بات پر خفگی و ناراضگی کا اظہار کرے تو وہ لمحہ بے حد و حساب شاق و گراں ہوتا ہے۔ اور وہ محبوب کو راضی کرنے کیلئے فوراً خفگی کو دور کرتا ہے ایک مرتبہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہار پہنا جس میں سونے کا کچھ حصہ تھا ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو فوراً تار دیا کیوں کہ محبوب اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا سے زیادہ حسین اور خوبصورت چیز دنیا جہاں میں کوئی نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام زندگی تیزی سے گزر رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علالت میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں منتقل ہوئے تو سیدہ حضرت

Marfat.com

سلمہ رضی اللہ عنہا ان کے ہاں اپنے شوہر نامدار ﷺ کی عیادت وخدمت کیلئے تشریف لے جاتی تھیں آپ ﷺ کی تکلیف پر بے چین ومضطرب ہوجاتی تھیں اور کسی پل بھی چین نہ آتا تھا۔

ایک دن حضور ﷺ کو شدید بیمار دیکھ کر سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے چیخ نکل گئی اس پر آنحضرت نے ارشاد فرمایا مسلمان کیلئے مصیبت کے وقت چیخنا مناسب نہیں۔

اس بیماری کے دوران میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے محبوب آقا ﷺ سے قیامت تک کیلئے بچھڑ گئیں جب یہ منظر دیکھا تو تڑپ اٹھیں محبت سے اپنا ہاتھ حضور اکرم ﷺ کے سینہ مبارک پر رکھ دیا اس کے بعد کئی جمعے گذر گئے آپؓ کھانا پکاتی تھیں وضو فرماتی مگر ہاتھ سے اس دن کی خوشبو نہ گئی اور یہ خیال رہے کہ خوشبو محبوب ﷺ کی یادوں کے دیپ روشن کر دیتی تھی اور آپ فراق سے تڑپ اٹھتیں تھیں۔
(عشق نبی کریم ص 381)

ازواج مطہرات میں سب کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضور پاک ﷺ کو جب مٹی جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے واقعہ کربلا کے بارے میں دی تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا

اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا حسین شہید ہو گئے ہیں۔ وہ مٹی آپ نے ایک شیشی میں رکھ دی اور شہادت امام حسین کے روز مٹی خون میں تبدیل ہوگئی۔ یہ وہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ ﷺ کو علم تھا کہ میری یہ شریک حیات سب سے آخر میں وفات پائے گی۔ (سنن ابوداؤد حکم' ابن مسعد' طبرانی)

Marfat.com

ازدواجِ مطہرات کی خدمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسم گرامی	سن نکاح	عمر وقت نکاح	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرصہ
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	25 میلاد	48/28 سال	25 سال	25 سال
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	10ھ	50 سال	50 سال	14 سال
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	10ھ	9/19	50 سال	9 سال
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	شعبان 3ھ	22 سال	55 سال	8 سال
حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا	4ھ	26 سال	56 سال	7 سال
حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا	5ھ	20 سال	57 سال	6 سال
حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا	6 سال	36 سال	57 سال	6 سال
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	جمادی الاخری 7ھ	17 سال	56 سال	پونے چار سال
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	7ھ	36 سال	59 سال	سوا تین سال

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا 6ھ میں شاہ مقوقش نے آپ کو حضور کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازدواج مطہرات اور بیٹیوں کے مہر سوا بارہ اوقیہ چاندی سے زائد نہ تھے۔ امہات المومنین میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مکہ معظمہ میں ہے۔ باقی ازدواج مطہرات مدینہ منورہ میں مدفون ہیں رسول اللہ کے فرزنداں ارجمند تین ہیں۔

Marfat.com

۱۔ حضرت قاسم رضی اللہ عنہٗ

۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ

۳۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہٗ

حضرت عبداللہ کی کنیت طیب اور طاہر ہے۔ طیب حضور ﷺ کی عطا کردہ کنیت اور طاہر کنیت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھی۔

بڑے شہزادے کی مناسبت سے حضور ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ دونوں بیٹے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ سب سے پہلے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور سب سے چھوٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ سب بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ پہلے دونوں فرزند مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں (مدینہ منور) میں مدفون ہیں۔ حضرت خاتم الانبیا ﷺ کی چار بیٹیاں ہوئیں۔ سیدہ زینبؓ سیدہ رقیہؓ سیدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ چاروں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہ میں سے ہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خالہ زاد ابوالعاص بن ربیع اُموی سے کیا ایک صاحب زادہ (علی) اور ایک صاحب زادی (امامہ) ان کی اولاد ہیں اور ان چاروں ولادت مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ 8ھ کو مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح قبل از اسلام ابولہب کے لڑکے عتبہ کے ساتھ ہوا تھا اور ظہور اسلام کے بعد طلاق ہوئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔ ان کی اولاد ایک لڑکا عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے۔ وفات 2ھ میں ہوئی۔ سیدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے

Marfat.com

چھوٹی تھیں ان کا نکاح بھی قبل از اسلام ابولہب کے دوسرے لڑکے عتیبہ سے ہوا تھا۔ اسی طرح ان کی بھی طلاق ہوئی اور سیدہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ان دونوں بیٹیوں کی نسبت سے ہی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ "ذوالنوریں" کے لقب سے نوازے گئے۔

اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا نے 9ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی چھوٹی صاحب زادی ہیں۔ ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے ہوا۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین اور صاحبزادیاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق سے ہوا تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ کو وفات پائی۔ آپ مدینہ منورہ جنت البیقع میں دفن ہوئیں آپ کے فرزند ارجمند حضرت حسن رضی اللہ عنہ جو آپ کے بڑے بیٹے ہیں ان کی قبر بھی آپ کے پہلو میں ہے۔

(محمدؐ نورؐ ص 208 سے 209 از مفتی محمد منشا تابش قصوری)

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی محبت رسول ﷺ

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور پاک ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ حضرت فاطمہ الزہراؓ کو حضور پاک ﷺ سے بڑی محبت تھی۔ حضور پاک ﷺ حرم شریف میں نماز پڑھتے اور سجدے میں جاتے تو مکہ کے کافر اور خصوصاً عقبہ بن ابی مُعیط حضور پاک ﷺ کی گردن پر اُونٹ کی اُوجڑی رکھ دیتا تھا جب فاطمہ الزاہر رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ملتی آپ رضی اللہ عنہا بھاگتی ہوئی اس اوجڑی کو حضور

Marfat.com

ﷺ کی گردن سے ہٹاتیں اوراس واقعہ پر پریشانی کے باعث آنکھوں میں آنسو آجاتے۔

جب حضور پاک ﷺ حرم پاک جاتے تو راستے میں لوگ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے (استغفراللہ) جس پر فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا بہت پریشان ہوتیں۔ جب جنگ اُحد میں حضور پاک ﷺ زخمی ہوئے اور آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہو گئے تو لخت جگر حضور اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ دوڑتی ہوئی حضور پاک ﷺ کے پاس آئی زخم صاف کئے اور ٹاٹ جلا کر زخموں پر لگایا حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہر وقت حضور پاک ﷺ کے دشمنوں کے ظلم کی وجہ سے پریشان رہتی تھی اور اکثر اوقات ظالم کافروں کے ظلم دیکھنے کے بعد آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔

وصال سے ایک روز قبل حضور پاک ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کوئی بات کہی آپ رونے لگ گئیں اور بیٹی کی یہ حالت حضور پاک ﷺ سے نہ دیکھی گئی دوبارہ پھر آپ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کچھ کہا پھر فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے ہنسنا شروع کر دیا بعد از وصال سرکار دو عالم ﷺ سے پوچھا گیا تو دو حالتوں کے بارے میں طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے ابا جان نے پہلی مرتبہ فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں تو میں رونے لگی بعد میں ابا جان نے فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھے ملو گی تو میں نے خوشی میں مسکرانا شروع کر دیا۔

جب حضور پاک ﷺ کا وصال ہوا تو آپ اتنی روئیں کہ نڈھال ہو گئی اور بقایا زندگی میں کبھی بھی تبسم نہ فرمایا۔

فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا حضور پاک ﷺ سے اتنی محبت کرتی تھی کہ روضہ انور

Marfat.com

پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑتی اور حضور پاک ﷺ کی یاد میں اتنے آنسو بہاتی جیسے بارش ہو رہی ہو۔

حضور پاک ﷺ کی ایک قمیض بی بی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جسے محبت کے ساتھ دیکھتی اور اپنے دل کی اداسی کو دور کرنے کیلئے آپ ﷺ کی قمیض کو آنکھوں کے ساتھ لگاتیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کی محبت میں اتنے روئے کہ ان جیسا کوئی رو نہ سکا۔ حضرت زکریا علیہ السلام خوف خدا میں اتنے روئے اور حضرت زین العابدین امام حسین کی شہادت پر اور طیبہ طاہرہ سیدہ زہرہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا اپنے والد تاجدار مدینہ ﷺ کی وفات پر اتنی روئیں کہ ان سے زیادہ کوئی انسان رو نہ سکا ہے۔ آپؓ حضور پاک ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد تک زندہ رہیں اور عمر مبارک ۲۶ سال میں دنیا فانی سے رخصت ہوئیں۔

جتنی محبت حضرت طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے کی اور ان کے فراق اور جدائی میں روتی رہی کوئی بیٹی قیامت تک نہ رو سکے گی، نہ محبت کر سکے گی فاطمہ الزہرہؓ کے بارے میں بے شمار کتابوں میں لکھا گیا ہے کہ روز محشر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہما فرمائیں گی کہ اللہ اگر آپ میرے لخت جگر امام حسین، حضرت قاسم، حضرت علی اصغر، حضرت علی اکبر، حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہم کی شہادت پر مجھے کوئی صلہ دینا چاہتے ہیں تو میرے والد حضور پاک ﷺ کے گناہ گار امتیوں کو بخش دیں' اُمت محمدیہ کو بخش دیا جائے۔

(سبحان اللہ) سرکار کی اُمت کا اتنا خیال کون کر سکتا ہے سوائے بنت رسول اکرم ﷺ کے۔

Marfat.com

خواتین کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت سے نہایت محبت تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب علیل ہوئے تو نہایت حسرت سے بولیں کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری مجھ کو لگ جاتی ازواج نے ان کی طرف دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچ کہہ رہی ہیں

حضرت اسماء دختر صدیق اکبر اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین! عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زمانے والے سختیاں کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی حقیقی بیٹی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہٗ کی والدہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہٗ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھی ہوا تھا۔

جب اہل مکہ کو معلوم ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ظلم کی وجہ سے مکہ سے ہجرت کرنے کیلئے روانہ ہو چکے ہیں تو وہ سخت پریشان ہوئے مکہ کی گلیوں بازاروں پہاڑوں میں دندناتے پھرتے کہ کہیں سرکار مدینہ مل جائیں تو یہ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدلہ لے لیں۔ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں ان کی دسترس سے دور نہ ہو جائیں۔

چنانچہ ایک قافلہ جس کی قیادت ابوجہل کر رہا تھا۔ اسلحہ سے لیس حضور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے گھر گیا اور وہاں صدیق رضی اللہ عنہٗ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی سے پوچھا کہ صدیق اکبر کہاں ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہٗ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی محبت تھی۔ آپ کی بیٹی نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم یہ سن کر ابوجہل غصہ میں پاگل ہو گیا اور ایک زوردار طمانچہ حضرت اسماء کے رخسار پر رسید کیا جس کی وجہ سے آپ کے رخسار سرخ ہو گئے اور کان کا زیور ٹوٹ کر نیچے گر گیا۔

ایک اور واقعہ رونما ہوا جس کی روایت حضرت یحیٰ بن عباد جو اپنے والد عباد سے

Marfat.com

روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت مدینہ کی تو یہ پانچ یا چھ ہزار درہم رہ گئے تھے جو آپ نے گھر سے اپنے بیٹے عبداللہ کے ذریعے منگوا لیئے حضرات اسماء فرماتی ہیں کہ اسی دوران ابوقحافہ آئے جن کی بینائی جاتی رہی تھی انہوں نے مجھے کہا کہ تمہارا باپ تمہارے لیے کچھ چھوڑ کر گیا یا تمہیں غربت اور افلاس میں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

میں نے کہا نہیں دادا جان وہ تو ہمارے لیے خیر کثیر چھوڑ کر گئے ہیں میں نے وہ جگہ جہاں میرے والد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' نقدی رکھا کرتے تھے اس میں پتھر رکھ کر کپڑا ڈال دیا اور اپنے دادا جان کا ہاتھ لگایا کہ آپ اسے ٹٹول لیجئے اور انہوں نے ٹٹولا، حضرت اسما فرماتی ہیں کہ میں اپنے دادا کو مطمئن کرنا چاہتی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرے والد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک درہم بھی گھر میں نہیں چھوڑ کر گئے تھے۔

(ضیاء النبی صفحہ ۸۰، جلد سوئم انساب الاشراف جلد ۱ صفحہ ۲۶۱، سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

معزز قارئین آپ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غزوہ تبوک کے وقت بھی ایثار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' پڑھا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' نے گھر کا سارا مال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تھا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' جیسی محبت اور عشق عطا فرمائیں۔ (آمین)

غیر مسلموں کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہودی کی درخواست

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے

Marfat.com

بعد جمعرات کی صبح کو ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اونٹ پر ایک سفید ریش بوڑھا سوار آتا ہے اس نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر باندھا اور یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہو گیا

تم پر سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہو کیا تم میں اللہ کے رسول موجود نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا حضور کے بارے میں پوچھنے والے تجھے آپ ﷺ سے کیا کام؟

اس نے عرض کیا میں یہودی علماء میں سے ہوں (۸۰) اسی سال ہیں تورات کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا ہے اور اس کے ذکر سے متاثر ہو کر میں آیا ہوں اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا اور میں آپ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کیلئے حاضر ہوا ہوں حضرت علی نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کا تو وصال ہو چکا ہے اس پر اس عالم نے افسوس کا اظہا کیا اور کہا

کیا حضرت محمد ﷺ کی اولاد ہے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ سے کہا کہ اسے سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ وہاں جا کر اس نے اپنا تعارف کروایا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ ﷺ کے کپڑوں میں سے کسی کپڑے کی زیارت چاہتا ہوں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما نے اپنے شہزادے سیدنا امام حسین سے فرمایا وہ کپڑا لائیں جو آپ نے بوقت وصال پہنا تھا جب وہ کپڑا لایا گیا تو اس عالم نے اسے اپنے چہرہ پر ڈال لیا اور خوشبو سونگتے ہوئے بار بار کہتا کہ صاحب کمال آپ ﷺ پر میرے ماں باپ بھی قربان ہوں۔

اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ حضور ﷺ

Marfat.com

کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اس طرح کرو کہ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں یہ بات سن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے آپ رضی اللہ عنہ شدت سے رو پڑے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا جس قدر تجھے اشتیاق ہے مجھے اس سے کہیں بڑھ کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شوق ہے

یہودی نے محبت رسول کا اظہار کیا اس کے سارے سفید بال سیاہ ہو گے

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے پر جمادات، نباتات اور مخلوق نے محبت وعشق رسول کا دنیا اور آخرت میں انعام پایا اور انعام پانے والے مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلمان بھی ہیں اپنے بھی ہیں اور پرائے بھی ہیں دشمنان اسلام بھی ہیں اور اُمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں ایسا ہی ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت انس بن مالکِ صحابی رسول، خادمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اور اس واقعہ کو مدارج النبوۃ فارسی ص 438 جلد 1 حجتہ اللہ علی العالمین ص 437، جان کائنات سے جمادات کی محبت ص 152 میں بھی تحریر کیا گیا ہے۔

ایک یہودی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک میں تنکا وغیرہ دیکھ کر ادب اور محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں صاف کیا۔

تو حسینوں کا حسین ہے تو جمیلوں کا جمیل ہے
تو امینوں کا امین ہے رحمۃ للعالمین

(احسان دانش)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے محبت بھرے انداز پر خوش ہو کر انعام

Marfat.com

بخشتے ہوئے اس کیلئے دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ

اے اللہ تعالیٰ اس شخص کو میری داڑھی کو عقیدت سے صاف کرنے کے صلہ اور انعام کے طور پر حسین وجمیل بنادے۔

یہ یہودی چونکہ بوڑھا ہو چکا تھا اور اس کے بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سارے بال سفید ہو چکے تھے۔اس عمل کے بعد اس کے سر کو جوانی کی بہار نصیب ہوئی' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد اس کے سارے سفید بال اب سیاہ ہو چکے تھے اور اس کے چہرے پر جوانی کی بہار کی تصویر ظاہر ہونے لگی حالانکہ جوانی صرف ایک بار آتی ہے اب یہ جوان ہو گیا ہے۔

پاس رہتا ہے دور رہتا ہے — کوئی دل میں ضرور رہتا ہے
ایسے رہتے ہیں وہ میرے دل میں — جیسے آنکھوں میں نور رہتا ہے
جب سے دیکھا ہے ان کی آنکھوں کو — ہلکا ہلکا سرور رہتا ہے

ایسے ہی انعام رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کو بھی عطا فرمایا۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت والا دست مبارک ان کے سر پر رکھا اور اس کیلئے درازی عمر کی دعا فرمائی۔

حضرت عمیر رضی اللہ وتعالیٰ 80 سال کے ہو گئے لیکن دست تاجدار مدینہ کی برکت سے ان کا ایک بھی بال سفید نہ ہوا اور جسم پر بڑھاپے کے آثار بیماریاں اور بڑھاپے کی لاچاریاں بالکل نہ آئیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہر شے عبادت کرتی ہے بال کو بھی

Marfat.com

پتہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ جس بوڑھے کے لئے جوانی کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما دیں۔ سر پر دست نبوت آجائے اس سر نے جوان رہنا ہے اور اس کے بال سفید نہیں ہونے دینے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہر تخلیق کی گئی شے اس کے محبوب سے محبت اور اس کا ادب اپنی بقا سمجھتی ہے

پوچھا کسی نے مجھ سے کہ خوشبو کی انتہا
میں نے کہا کہ آج بھی غار حرا میں ہے

Marfat.com

باب ہفتم

نباتات، جمادات، حیوانات

حشرات الارض وغیرہ کا

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ! اپنی خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور رحمتیں نازل فرما تمام ایمان والے مرد اور تمام ایمان والی عورتوں اور سب مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔

فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھ لیا کرے یہ اس کے لئے تزکیہ کا باعث بنے گا۔ (القول البدیع)

Marfat.com

نباتات، جمادات، حیوانات،

حشرات الارض وغیرہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نباتات کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین! انسان، فرشتے، حشرات کے علاوہ درخت، نباتات بھی اپنے آقا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت رکھتے ہیں جس کی مثال مندرجہ ذیل ہے۔

درخت کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک دفعہ ایک اعرابی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو کوئی نشانی دکھائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لو دیکھو وہ جو سامنے درخت کھڑا ہے اسے جا کر اتنا کہہ دو تجھے اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتا ہے چنانچہ وہ اعرابی درخت کے پاس گیا اور اس سے کہا تجھے اللہ کا رسول بلاتا ہے وہ درخت حکم سنتے ہی اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہلا اور زمین سے اپنی جڑیں اُکھاڑ کر چلنے لگا۔

حَتّٰی وَقَفَتْ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہ

یہاں تک کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا

فَقَالَتْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اور عرض کرنے لگا اسلامُ علیک یارسول اللہ

Marfat.com

روشن تیرے انوار سے نیر بھی قمر بھی　　مظہر تیرے انوار کا ہیں گل بھی شجر بھی
دل ماہی بے آب ہے میں جگر بھی　　رحمت کی نظر سید لولاک ادھر بھی

یہ دیکھ کر وہ اعرابی کہنے لگا اب اسے حکم فرمائیں یہ دوبارہ اپنی جگہ پر چلا جائے چنانچہ نبی پاک ﷺ نے اسے دوبارہ حکم فرمایا کہ واپس چلا جا وہ درخت فرمان مصطفیٰ ﷺ سن کر پیچھے گیا اور اپنی جگہ جا کر پھر قائم ہو گیا اعرابی سرکار کا یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اگر اجازت ہو تو میں آپ کو سجدہ کروں تو حضور نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ کے سوا کسی کو سجدے کی اجازت دیتا تو حکم کرتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

فَقَالَ الْاِعْرَابِیْ فَأْذَنْ لِیْ أُقَبِّلْ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ فَاذِنْ لَهٗ

پھر اس نے آپ سے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص نمبر ۴۴۱ ابرار خطابت ص ۳۷۲)

قارئین کرام یہ ہے درختوں کا عشق مصطفیٰ ﷺ جو نہ تو انسان ہیں نہ فرشتے ہیں تاجدار مدینہ ﷺ کا حکم ملتے ہی درخت نے زمین سے اپنی جڑیں اکھاڑ کر حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر اپنی حاضری لگوائی اور اپنی محبت کا اظہار کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول پاک ﷺ کے ساتھ مکہ سے باہر جاتے تھے تو راستے میں جتنے بھی درخت آتے سرکار کی ذات پر درود پڑھ کر محبت کا اظہار کرتے ہوئے سرکار ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے۔

معزز قائین! آپ نے نباتات کا عشق مصطفیٰ پڑھا اب ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ رسول ﷺ سے محبت میں ہم درختوں کی محبت سے بھی آگے نکل جائیں کیونکہ ہم سرکار دو عالم ﷺ کے امتی ہیں جن کے لیے رسول پاک نے راتیں جاگ کر گزاریں

Marfat.com

اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر دعا کرتے رہے۔

رَبِّ حَبْلِیْ اُمَّتِیْ۔ رَبِّ حَبْلِیْ اُمَّتِیْ۔ رَبِّ حَبْلِیْ اُمَّتِی

اُستن حنانہ/ کھجور کی خشک لکڑی کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاریؒ رحمۃ اللہ علیہ نے سند کے ساتھ تحریر کیا ہے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ فرماتے تھے پھر لوگوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منبر بنوا دیا۔ (روایت حضرت جابر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو ستون اُونٹنی کے بچے کی طرح چیخنے لگا یہاں تک اس کی آواز مسجد میں گونج اٹھی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ستون کے رونے کی آواز سن کر تمام حاضرین بھی رونے لگے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستون پر اپنا دست شفقت رکھا تو خاموش ہوا بعض روائتوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر میں اس کو سینے سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک برابر روتا رہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۶، زرقانی ص ۱۳۸ ج۔ ۴، جلد مدارج النبوۃ ص 288 جلد 1)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستون کو تڑپتے اور بلکتے ہوئے دیکھ کر اسے فرمایا۔ اگر تو چاہے تو میں تجھے اس باغ میں لوٹا دوں جس میں تو پہلے تھا وہاں تجھ میں شاخیں نکل آئیں اور مکمل درخت بن جائے اور تیرے اوپر پھل پھول آئیں اور اگر تو چاہے تو میں جنت میں تجھے لگا دوں اور اولیاء اللہ تیرا پھل کھائیں جواب دیا مجھے جنت میں لگا دیجئے تا کہ اولیاء اللہ میرے پھل

Marfat.com

کھائیں اور پرانا ہونے سے بچ جاؤں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ کام کر دیا پھر فرمایا اس نے فانی گھر چھوڑ کر باقی رہنے والے گھر کو پسند کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اس کی آواز سے ساری مسجد لرزنے لگی اور کانپنے لگی اور اس کی بیقراری اور بے چینی کو دیکھ کر لوگوں کی بھی چیخیں نکل گئیں ایک روایت میں ہے کہ وہ تنہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

حضرت حسن بصری اس روایت کو سن کر بہت روئے اور فرمایا کہ اگر ایک خشک لکڑی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی وفراق میں رو رہی ہے تو ہمیں سرکار کی زیارت کیلئے اس سے زیادہ محبت کا اظہار کرنا چاہیے شوق زیارت ہمیں زیادہ ہونا چاہیے۔ اے عاشق رسول تو اس لکڑی کے تنے سے زیادہ عشق رسول کر کے دکھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے درخت کا دو ٹکڑے ہو جانا

ابن خورک نے ذکر کیا ہے کہ غزوہ طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جانب اندھیری رات میں محویت کی حالت میں گزار رہے تھے کہ سامنے ایک بیری کا درخت آ گیا آپ کو دیکھ کر بیری کا درخت از خود پھٹ گیا اور آپ کیلئے راستہ بنا دیا آپ اس کے درمیان سے گزر گئے اور کئی سال تک یہ درخت دو حصے رہا اور لوگ اس درخت کو دیکھنے آتے۔ (سبحان اللہ) معارج النبوت ص ۵۹۸ جلد نمبر ۳

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے بیری کے درخت کو اللہ تعالیٰ نے کثیر پھل عطا فرمائے اور اللہ کی مخلوق اس کا پھل کھا رہی ہے۔

درختوں کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد عشق میں جمع ہونا

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے تو کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی کہ جہاں پر کوئی نہ تھا وادی کے

Marfat.com

کنارے پر دو درخت نظر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں میں سے ایک کے پاس گئے اور ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا فرماں بردار ہو جا مجھ پر اللہ کے حکم سے تو وہ آپ کے ساتھ چلا اس طرح جیسے کوئی اونٹ کو نکیل ڈال کر لے جاتا ہے راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے درخت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جب یہ دونوں نصف راستہ طے کر کے درمیان میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مجھ پر دونوں مل جاؤ پس وہ دونوں مل گئے"

(صحیح بخاری مسلم کتاب الزہد، ۴/۲۳۰۷، الشفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 283)

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر اس درخت سے کہو کہ تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنے ساتھی درخت سے مل جائے تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں تو میں نے ایسا کیا اور چلا یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (درخت) سے جا ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کے پردے میں بیٹھے اور میں جلدی سے نکل آیا اور بیٹھ کر دل میں سوچنے لگا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے سے تشریف لا رہے تھے اور دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ سیدھے کھڑے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھوڑا سا توقف فرمایا اور اپنے سر مبارک سے دائیں اور بائیں جانب اشارہ فرمایا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ میں فرمایا کیا تم ایسی جگہ پاتے ہو جہاں اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کرے میں نے عرض کیا یہ وادی ہے۔ جہاں لوگوں کی گزرگاہ ہے۔ فرمایا کیا کوئی درخت یا پتھر دیکھا ہے؟

عرض کیا ہاں سامنے چند درخت دیکھے ہیں فرمایا جاؤ ان درختوں کو کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو حکم دیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قضائے حاجت کے لئے آئیں اور یہی بات کنکریوں سے کہو تو میں نے ان سے جا کر یہی کہا قسم ہے اس ذات کی جس

Marfat.com

نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ بلاشبہ میں نے دیکھا کہ درخت ایک دوسرے کے (ساتھ) ہو کر مجتمع ہو گئے اور کنکریاں بھی اکٹھی ہو کہ ایک دوسرے پر پیوستہ ہو گئیں پس جب آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تو مجھ سے فرمایا۔

ان سے کہو کہ چلے جائیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بلاشبہ میں نے دیکھا کہ وہ درخت اور کنکریاں جدا ہو کر اپنی جگہ چلی گئیں"

(دلائل النبوت بیہقی ۶/ ۱۲۵ الشفاء شریف بتعریف حقوق مصطفیٰ ﷺ 284)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے غزوہ حنین میں نبی کریم ﷺ سے اس کے مثل بیان کیا ابو یعلیٰ بن مرہ و بن سابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے انہوں نے بہت سے معجزات کو رسول اللہ ﷺ سے دیکھ کر بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بڑا درخت یا کیکر کا درخت اس نے آپ ﷺ کے گرد چکر لگایا پھر اپنی جگہ لوٹ گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ وہ آپ ﷺ سے قرآن کریم سنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک رات درخت نے خبر دی کہ ایک رات جن نے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ آپ ﷺ سے قرآن کریم سنے۔

مجاہد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ جنات نے کہا ہے کہ آپ کی کون شہادت دیتا ہے؟ فرمایا یہ درخت اے درخت چل آ، تو وہ درخت بڑی آواز کے ساتھ جڑوں کے ساتھ چلا آیا اور پہلی حدیث کی مثل اس جیسی بیان کی۔

(صحیح مسلم کتاب الزحماد ۴/ ۲۳۰۶، صحیح بخاری، الشفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ ﷺ ۲۸۴)

سبحان اللہ کیکر کے درخت نے حضور پاک ﷺ سے محبت کا اظہار اور خدمت

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی آج پوری دنیا میں کیکر کی ٹہنی کو مسواک بنا کر اس کے جوس سے سینکڑوں بیماریاں دور کی جارہی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ خدمتِ رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ کی وجہ سے اس کو یہ مقام عطا فرمادیا ہے کہ ہر نمازی کی خواہش ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور پیش ہونے سے قبل نماز، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء سے قبل کیکر کی مسواک کر کے زیادہ نیکیاں حاصل کریں اور منہ کو خوشبو والا بنالے اپنے منہ کی بدبوں کو دور کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو۔ ملت اسلامیہ کے جانثاروں ایک کیکر کے درخت کو اللہ نے محبت رسول ﷺ کے نتیجے میں یہ عظیم مقام و مرتبہ عطا فرمادیا ہے اور آپ تو حضور پاک ﷺ کے اُمتی ہیں اہلبیت سے محبت کرنے والے ہیں سچے عاشق رسول ﷺ ہیں اس عشق مصطفیٰ ﷺ، محبت رسول ﷺ کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے وہ مقام آپ کو دنیا میں اور آخرت میں عطا ہوگا کہ تمہاری تمام نیکیاں ایک طرف محبت رسول ﷺ والی نیکی ایک طرف ہوگی اور پلہ عشق رسول ﷺ والی نیکی کا بھاری ہوگا۔ نجات عشق مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے ملے گی (ان شآء اللہ)

تیر کی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت رکھنے والے قارئین کرام کائنات کی جس چیز کو بھی سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یا ڈیوٹی لگادی تو اس نے اپنی ڈیوٹی نبھا کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لسٹ میں اپنا نام لکھوالیا ایسا ہی ایک واقعہ لکڑی سے بنے ہوئے تیر کا ہے جس کی نہ آنکھ ہے نہ دل نہ عقل سلیم انسان کی طرح ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ایک جگہ پر ''سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لشکر اسلام کو پڑاؤ کرنے کا حکم دیا گیا تمام صحابہ کرام نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے قیام

Marfat.com

کرلیا اپنا سامان اُتار دیا اور عرض کی یارسول اللہ یہاں تو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے کنویں خشک ہیں صحابہ کرام کی بے چینی کے پیش نظر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور حکم جاری کر دیا کہ یہ تیر کسی بھی خشک کنویں میں جا کر گاڑ دو پانی آجائے گا ان شاء اللہ۔ صحابہ کرام نے وہ تیر لیا اور ایک کنویں میں تیر گاڑنے کی دیر تھی کہ پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور کنواں پانی سے بھر گیا۔ پانی تو پہلے سے ہی تیار تھا صرف تیر لگانے کی ضرورت تھی ۱۴۰۰ سو صحابہ کرام نے اپنے تمام چوپایوں کے ساتھ سیراب ہوئے اور جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیشانی میں تھا تو ان کی ایڑھی لگنے کی دیر تھی کہ آب زم زم جاری ہو گیا اور قیامت تک جاری ہے اس کو پتہ ہے کہ محبت کس طرح نبھائی جاتی ہے اے انسان تو غور کر کہ اس ہستی سے محبت ہر کسی کی دلی خواہش اور آرزو ہے

(ص 260 جان کائنات سے جمادات کی محبت، معارج النبوۃ ص ۲۶۹ جلد ۳)

ٹہنی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درخت سے نیچے گر گئی:

آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نباتات کو بڑی شدید اور نا قابل بیان محبت تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بدوی نے آ کر کہا کہ میں کیسے جانوں کے آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح ٹہنی کو بلاتا ہوں وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں چنانچہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ ٹہنی درخت سے ٹوٹ کر گر گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ قائم ہو بدوی یہ معجزہ اور محبت نباتات کو دیکھ کر اسلام لے آیا اور اس واقعہ کو ترمذی شریف میں امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

Marfat.com

جمادات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قارئین کرام جمادات بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی تخلیق ہیں ان کی بظاہر نہ زبان ہے نہ ہاتھ ہیں لیکن اس ساری کائنات کی جو جان ہے اس سے جس قدر محبت ہے اس کی گہرائی تک پہنچنے کی میرے قلم میں سکت نہ ہے۔

پتھروں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین آئیں پڑھتے ہیں کہ پتھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح اظہار محبت فرماتے تھے اور ان کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس نوعیت کا عشق تھا۔

حجرِ اسود کا خود آ کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ لینا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کے میں نے طواف کعبہ کا ارادہ کیا جب کعبہ شریف کے نزدیک آئی تو حجر اسود نے خود اپنی جگہ سے حرکت کی اور تاجدار مدینہ کے ہونٹ مبارک کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔

ساری دنیا خود حجر اسود کی طرف جاتی ہے اور اس کا بوسہ لینے کیلئے ترستی رہی ہے لیکن حجر اسود کی محبت کا یہ عالم ہے کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ رہا ہے۔ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تڑپ لے کر چہرہ انور سے چمٹ جاتا ہے

(تفسیر مظہری جلد 6 ص 528، بے مثل رسول کے بے مثل واقعات ص 65 المظہری 528:6، شاہکار ربوبیت ص 288)

میں تمام عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دیتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کا عشق اس پتھر سے زیادہ ہونا چاہیے اور اپنے گریبان اور دل میں جھانکنا چاہیے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت ہے کس نوعیت کی محبت ہے۔ ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر موجود نہ پایا آپ نے

Marfat.com

محسن انسانیت ﷺ کو مدینہ کی گلیوں میں تلاش کیا آخر آپ ﷺ کو جنت البقیع کے قبرستان میں پایا آپ ﷺ جنت البقیع میں دعا فرما رہے تھے اسی اثناء میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے آواز سنی الصلوۃ وسلام علیک یا خیر البشر السلام علیک الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، صلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی دکھائی نہ دیا مگر آوازِ درود سلام کی بدستور آرہی تھی میں نے اللہ کے حبیب ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ درود وسلام کی آواز آرہی ہے کوئی آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھ رہا ہے۔ مگر دکھائی نہیں دے رہا۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا وہ سامنے پہاڑ ہے اس میں ایک پتھر درود وسلام پڑھ رہا ہے۔ سبحان اللہ پتھروں کی کتنی محبت ہے دیکھنا یہ ہے کہ درود وسلام پڑھنے میں پتھر کہیں ہم سے آگے نہ نکل جائے کیونکہ ہم امتی ہیں اس نبی کے جس کی بخشش کیلئے حضور پاک ﷺ نے رو رو کر دعا کی ساری ساری رات ہماری مغفرت کی دعائیں کیں۔

اب ہمیں اپنے آپ کا جائزہ لینا چاہیے کہ اسوۂ حسنہ پر ہم کتنا عمل کر رہے ہیں اور رات کو نرم بستر سے اٹھ کر کتنا درود وسلام پڑھتے ہیں؟ عشق مصطفیٰ ﷺ کے کتنے تقاضے پورے کرتے ہیں؟

ایک پتھر کا عشق رسول ﷺ میں زمین سے خلا میں آجانا

قارئین کرام! بے شمار مسجدوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی لائبریریوں میں مسجدوں میں دوکانوں وگھروں میں ایک پتھر کی تصویر آپ کو ملے گی وہ پتھر جس پر حضور پاک ﷺ واقعہ معراج کی رات بیت المقدس میں جلوہ افروز ہوئے جب پتھر

Marfat.com

سے آپ ﷺ نے اپنا نعلین مبارک اٹھایا اور آسمان کی طرف جانا چاہا تو وہ پتھر بھی زمین سے اٹھ کر آپ کے ساتھ آسمان کی طرف روانہ ہو گیا۔ کیونکہ اس پتھر کو حضور ﷺ سے اتنی محبت تھی کہ اس نے رسول ﷺ سے جدائی برداشت نہ کی۔ اس کی اس محبت کو دیکھ کر تاجدار مدینہ ﷺ نے پتھر کو اشارہ کیا کہ ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ یہ پتھر عشق مصطفیٰ ﷺ کی تصویر بن کر اپنے آقا کے حکم پر اسی وقت رک گیا آج بھی یہ پتھر عشق و محبت کی داستان دکھانے کیلئے موجود ہے۔ یہ پتھر نہ زمین پر ہے نہ آسمان پر ہے۔ بلکہ زمین سے ذرا اوپر خلا میں معلق ہے اس کی تصویر درج ذیل ہے۔ اس کو معلق پتھر کہتے ہیں اور بیت المقدس/فلسطین میں ہے اسے حجرِ معراج بھی کہتے ہیں۔

(سبحان اللہ) یہ ہے پتھر کی محبت جو رسول پاک ﷺ کی جدائی نہ برداشت کر سکا۔

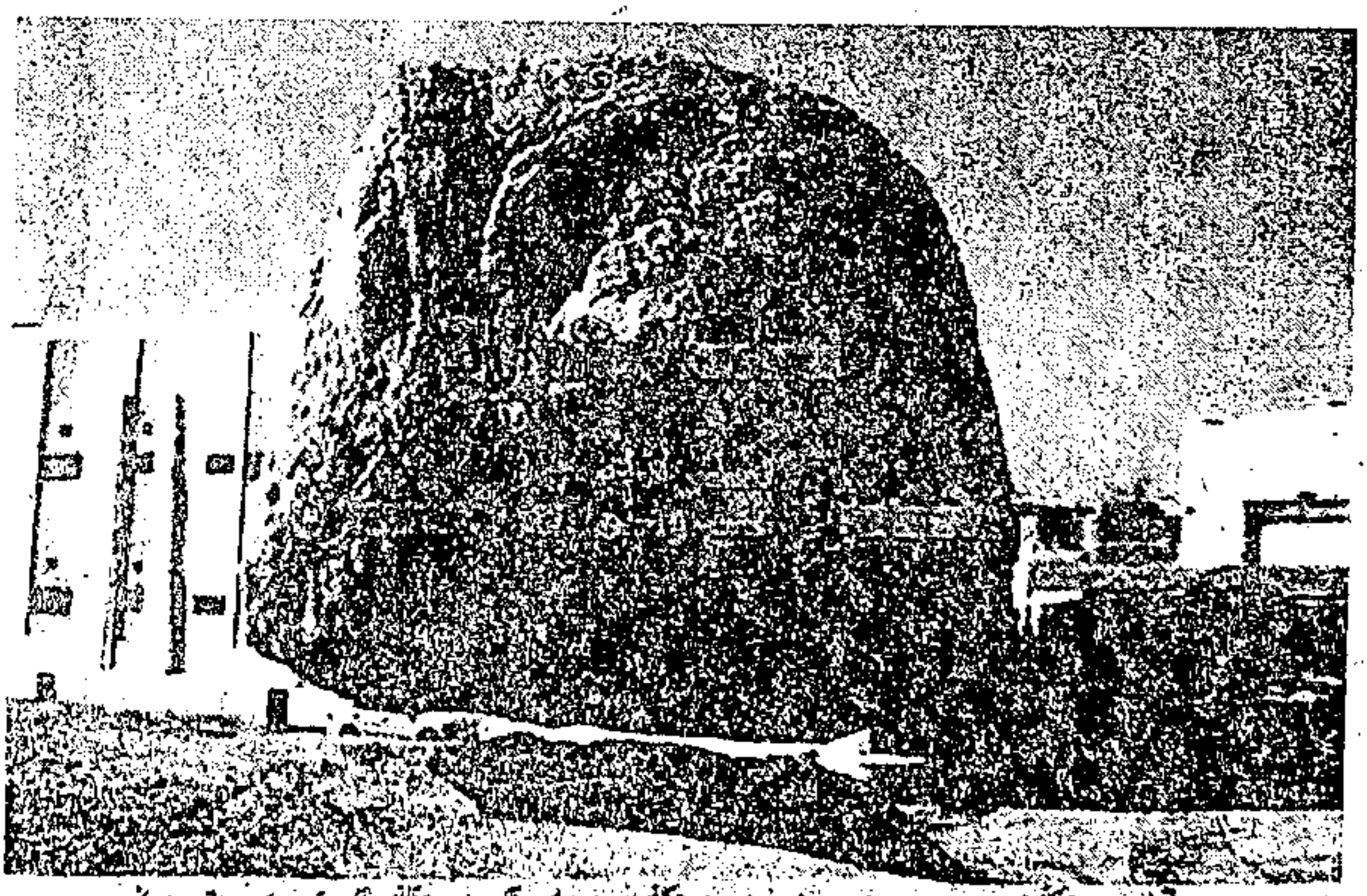

شب معراج مسجد اقصیٰ میں حضور ﷺ کے براق کے ساتھ یہ پتھر دوڑنے لگا، حضور ﷺ نے اسے رکنے کا حکم دیا آپ ﷺ کا حکم سن کر آج تک یہ پتھر ہوا میں معلق ہوا ہے

Marfat.com

کنکریوں کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک بار ابو جہل کے ہاتھ میں پتھر کی کچھ کنکریاں تھی ۔ اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا میں اس وقت ایمان لاؤں گا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی یہ پتھر کی کنکریاں دیں ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جہل کو فرمایا کہ تم خود ان پتھروں کو یہ کہو ابو جہل کا کنکریوں کو کہنے پر فوراً کنکریوں نے کلمہ پڑھ کے سنانا شروع کر دیا اور گواہی دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں یہ ہے پتھر کی کنکریوں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ حکم مبارک پر محبت کا اظہار ابو جہل کے ذریعے پتھروں کو ملا، پتھروں نے فوراً کلمہ پڑھ کر اپنی حاضری بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محبت کے ساتھ لگائی (سبحان اللہ) لیکن ابو جہل مشرک کا دل تو پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف تشریف لائیں غارِ حرا کی فریاد

قارئین کرام! غارِ حرا ایسی خوش نصیب مکہ مکرمہ میں ہے جس میں سردار مکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی روز تک اللہ کی یاد میں عبادت کرتے رہے ہیں۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوہ ثبیر نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے اتر جایئے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری پشت پر یہ لوگ قتل نہ کر دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ کو عذاب دے گا اس وقت کوہ حرا (غارِ حرا) نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف تشریف لایئے کوہ حرا اور کوہ ثبیر مکہ المکرمہ میں آمنے سامنے واقع ہیں

(سنن ابن ماجہ ۱/ ۴۸، الشفاء شریف ۲۹۰، مدراج النبوۃ جلد اول ص 289 باب 6)

سبحان اللہ کوہ حرا جس میں غارِ حرا بھی ہے اس نے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آج ہر حاجی اور عاشق اس پہاڑ پر محبت رسول

Marfat.com

ﷺ کی وجہ سے زیارت کرنے کو جاتا ہے اور غار حرا کی زیارت کر کے عشق رسول ﷺ کی پیاس بجھاتا ہے اور عشق رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل کو سیراب کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہاڑ کی عظمت دنیا پر عیاں کر دی ہے جبکہ کوہ ثبیر کو لوگ جانتے تک نہیں ہمیشہ محبت مصطفیٰ ﷺ والے ہی ابدی عزت و مقام پاتے ہیں اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی صف میں اپنا نام کتاب عشق میں سنہری حروف سے لکھواتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی غار حرا کی زیارت عطا فرمائے (آمین)

مکہ مکرمہ میں واقع غارِ حرا کا بیرونی منظر

مٹی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہر جمادات کی خواہش ہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست رحمت سے اس کا وجود مس ہو جائے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہوگی۔ ان خوش نصیبوں میں مٹی کا نام بھی آتا ہے جس میں مٹی بھی ہے اور مٹی کے ذرات بھی ہیں جنگ حنین میں

Marfat.com

سرکادوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نبوت والے مبارک ہاتھ میں مٹی اٹھائی

ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتَ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّامَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَذَمَهُمُ اللّٰهُ وَعَزَّوَجَلَّ۔

(المسلم کتاب الجہاد)

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی کی اٹھائی اوردشمنان اسلام کی طرف پھنکتے ہوئے فرمایاشَاهَتِ الْوُجُوْهُ تواس جنگ میں دشمنان اسلام کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں اوروہ لوگ بھاگ گئے اوردشمنوں کوشکست کامنہ دیکھنا پڑا۔

(جان کائنات سے جمادات کی محبت حق۔ 103) سبحان اللہ مٹی نے کس طرح اپنی محبت کوسنبھالا

صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ وتعالیٰ عنہ سے ایک روایت کی گئی ہے ایک شخص سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کتابت کرتا تھابدقسمتی سے یہ شخص مرتد ہوگیااوردشمنان رسول کاساتھی بن گیا۔

جب وہ مرگیاتوسرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔حضرت انس رضی اللہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ وتعالیٰ نے بتایا کہ جب وہ اس جگہ پرآئے تودیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی تھی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں سے لاش کے بارے میں پوچھاتولوگوں نے بتایا کہ اس لاش کوکئی دفعہ ہم نے دفن کیاہے لیکن زمین اس کی لاش کوقبول نہیں کرتی۔(مسلم۔احمد۔بیہقی)

معزز قارئین اس مٹی کی نہ زبان ہے اورنہ ہاتھ ہیں لیکن اس کوسرکاردوعالم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت اور عشق ہے کہ اگر سرکار دوعالم جان کائنات مٹی کو دشمنوں پر پھینکتے ہیں تو ان کی آنکھوں کے اندر کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے کہ دشمن آنکھوں سے اندھے ہوجاتے ہیں اور اگر گستاخ رسول مٹی کے اندر دفن ہے اور سرکار دوعالم نے فرمادیا کہ اسے زمین قبول نہ کرے گی تو زمین نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو اپنے اندر سمونے نہ دیا اور انکے وجود کو الگ کردیا آج بھی یہ مٹی گستاخ رسول اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچانتی ہے اور جب انسان مرنے کے بعد اس مٹی کے اندر جاتا ہے تو یہ مٹی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پھولوں کی پتی کی طرح محسوس ہوتی ہے اور بے ادب اور گستاخ رسول کیلئے یہ مٹی جہنم کا گڑھا بن جاتی ہے کیوں کہ مٹی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور سچی محبت کرتی ہے۔اور عاشق رسول اور گستاخ رسول کو اچھی طرح پہنچتی ہے۔یہ قبر والی مٹی عاشقِ رسول ﷺ کے لیے اپنے دامن کو وسیع اور کشادہ کرلیتی ہے جبکہ گستاخِ رسول کے لیے تنگ اور اس کی پسلیوں کو سختی کے ساتھ دبا کر اس کے لیے دردناک کیفیت بنادیتی ہے اور اس کی دشمن بن جاتی ہے۔(فرعون کی لاش آج بھی مصر میں موجود ہے)

آگ کے شعلوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

قارئین کرام محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے آگ کو کتنی محبت تھی اور اس وقت محبت کا اظہار کرکے اپنے عشق کی انتہا کردی۔

شیبہ بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد قبیلہ بنی ہوازن سے گھمسان کا رن پڑا تو میں اس موقعہ کی تلاش میں تھا کہ کوئی بہانہ ملے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں غافل پاؤں اور اچانک حملہ کرکے اپنے مقتول چچا کا انتقام لے لوں اور دل میں یہ پختہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ اگر اسلام عرب وعجم کے کونے کونے تک بھی پہنچ جائے میں ہرگز اسلام

Marfat.com

قبول نہیں کروں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے نیچے اترے اور صحابہ کرام انتہائی افراتفری کا شکار ہوئے تو میں نے اس موقعہ کو غنیمت جانا۔ اپنی تلوار میان سے نکالی اور اپنے مذموم ارادہ کی تکمیل کیلئے قریب ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے دائیں جانب آپ کے چچا حضرت عباس انتہائی مستعد کھڑے ہیں میں نے سوچا کہ یہ تو کسی قیمت پر مجھے آگے نہیں بڑھنے دیں گے میں بائیں طرف ہوا تو آپ کے چچازاد بھائی ابوسفیان کھڑے تھے ادھر بھی یہی کیفیت تھی میں آپ کے پیچھے کی طرف ہوا وہاں کوئی بھی نہیں میں اچانک بھرپور وار کرنے کو لپکا۔ تلوار لہرائی حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا ایک بہت بڑا شعلہ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس آگ کی چمک اتنی تیز تھی کہ میری آنکھیں چندھیا گئیں میں ڈر کے پیچھے ہٹا تو اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے دیکھا اور مجھے پہچان کر فرمایا۔

شَبیہُ اُدْنُ مِنّیْ

شَبیہ ادھر میرے قریب آؤ۔

میں قریب ہوا تو جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعا فرمائی

اَللّٰھُمَّ اذھَب عَنہُ الشَّیطٰنُ

یا اللہ! اس سے شیطان کو دور فرما دے

اس کے بعد جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو سرکار مجھے اپنی آنکھوں اپنی جان اور اپنے دل سے بھی زیادہ پیارے نظر آنے لگے۔ بس آپ کی ایک توجہ سے ایک نگاہ سے دل سے فیصلہ ہوگیا کدورتیں ختم ہوئیں، دوریاں دور ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل اور کفار سے نبرد آزما ہو جا۔

وہ تلوار جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دشمن بن کر لایا تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے حق میں کام آگئی میں سلام کا سپاہی بن کر دشمنان اسلام پر ٹوٹ پڑا جب بنی ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قیام گاہ میں تشریف لائے میں اس وقت آپ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرَادَبِكَ خَیْرًا مِّمَّا اَرَدَتْ

تمام تعریفیں اسی اللہ رب العزت کیلئے ہیں جس نے تیرے بارے میں خیر کا ارادہ فرمایا اور تم تو اپنی کشتی ڈبونے کا فیصلہ کر چکے تھے۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام باتیں مجھے ارشاد فرمائیں جو میں آپ کے بارے میں اپنے دل میں چھپائے پھرتا تھا

(ضیاالنبی جلد 4 ص 518 جان کائنات سے نباتات کی محبت ص 271 سے 273 تک)

ہاں آپ سوچتے ہوں گے وہ آگ کے شعلے کہاں سے لپک پڑے تو سنو۔

جس طرح اہل ایمان، جن انسان اور ملائکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ سپاہی ہیں (اسی طرح) آگ بھی کہتی ہے کہ وہ۔ دوستوں کے کام آتی ہے اور دشمن رسول کو انجام تک پہنچانا بھی اس کے فرائض محبت میں شامل تھا آگ کہتی ہے۔

ہم نے شیبہ کو اس کی تلوار اس کی نیت اور ارادے کو دیکھ لیا تھا وہ جس طرف سے بھی ہوتا اس کو اپنی شکل ضرور دکھاتی۔ میں اس کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا کر عبرت کا نشان بھی بنا سکتی تھی لیکن ہمیں اجازت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آگ کے شعلوں اور جہنم کی آگ کے شعلوں سے بھی بچا لیا ورنہ شیبہ کی کیا حیثیت تھی کہ ہماری موجودگی میں آپ پر حملہ آور ہوتا اور بچ کر نکل جاتا (جان کائنات کی محبت ص 237)

Marfat.com

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو مسلم خولانی پر آگ گلزار بن گی

جھوٹی نبوت کے دعویدار اسود عنسی نے اپنی بدبختی سے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا اور کچھ بد بخت لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ حضرت ابو مسلم خولانی اس علاقہ میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع دل میں روشن کئے ہوئے اس علاقے میں رہتے تھے۔ کذاب اسود عنسی نے اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ تم اقرار کرو کہ میں اللہ کا رسول ہوں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تسلی بخش جواب نہ دینے پر دوسرا سوال کیا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً جواب دیا کہ ہاں میں گواہی دیتا ہوں ۔ یہ سوال تین بار دہرایا گیا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین بار جواب دیا۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے آقا سے محبت کو دیکھ کر اور اس کے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور ایمان کو دیکھ کر جھوٹی نبوت کے دعویدار اسود عنسی سخت غصے اور طیش میں آ گیا اس نے اپنے ملازموں اور اپنے حواریوں کو بلایا اور حکم جاری کیا کہ فوراً آگ جلائی جائے اور آگ کے شعلے آسمانوں تک جائیں تا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سچے عاشق کو عبرت ناک سزا دی جائے۔

چنانچہ آگ میں ڈالا گیا مگر آگ نے اس صحابی رسول کا گلزار بن کر استقبال کیا دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم آگ میں پھینک رہے ہیں لیکن آگ پھولوں کی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا استقبال کر رہی ہے آگ صحابی رسول پر گلزار بن گی آگ نے صحابی رسول سے محبت کرتے ہوئے اسے کچھ نہ کہا آگ کے شعلوں نے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بن کر پوری کائنات کو پیغام دے دیا کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساری بنائی گئی مخلوق اشیا اگر تمہارے دل میں سرکار دو عالم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے تو اس کا اظہار میری طرح کرو۔ صحابی رسول ۔عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت ہر گھڑی مشکل کے وقت کام آنا ہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عاشق رسول حضرت ابو مسلم خولانی کو اسود عنسی نے اس بنا پر رہا کر دیا کہ اس کی موجودگی کی وجہ سے اس کی جھوٹی نبوت کی جگ ہنسائی ہوگی اور آگ کے گلزار کے واقعہ کے بعد اس کی جھوٹی نبوت کا راز کھل جائے گا اور ان کو یمن سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت ابو مسلم خولانی نے دنیا والوں کے ظلم کو برداشت کرنے کے بعد اپنے آقا اور امن کے شہر کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور مدینہ پاک میں حاضر ہو کر مسجد نبوی میں نماز ادا کی اور اپنا سامان رکھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسلم خولانی کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ کہاں سے آئیں ہیں حضرت ابو مسلم خولانی نے عرض کیا کہ میں یمن سے آیا ہوں یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ہمارے اس یمنی بھائی کا کیا حال ہے جس کو اسود عنسی نے آگ میں ڈالا تھا، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو مسلم خولانی نے اشک بار آنکھوں سے کہا کہ میں ہی وہ ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا تو قسم کھا کر ابو مسلم خولانی نے کہا کہ میں ہی ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار ہوگی اور آپ نے اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا اور انہیں خلیفہ اسلام اور عاشق رسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ وتعالیٰ کے پاس لے گئے اور فرمایا۔

الحمد اللہ جس نے مجھے مرنے سے قبل اس شخص کی زیارت کا شرف بخشا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح آگ میں ڈالا اور آگ ان کیلئے گلزار بن گئی (جان کائنات سے جمادات کی محبت 273) آگ کئی دفعہ عشاق رسول اور خلیل اللہ

Marfat.com

پر گلزار بن گی۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

معزز قارئین اس آگ نے نہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقان کو پہچانا ہے بلکہ اس نے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت کی۔ جب آتش نمرود جلائی گئی تو اس وقت آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس امانت تھا اس نے اپنے آپ کو گلزار کر کے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ہزاروں سالوں سے جلنے والا فارس میں آتش کدہ بجھ گیا۔

اب جہنم کی آگ سے بھی انشا اللہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور عاشق نجات پائیں گے بس ہمیں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع اپنے دل میں روشن کر کے اس کی روشنی سے اپنے افکار و اعمال کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرنے کی ضرورت ہے۔

زمین کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

معزز قارئین آئیں اللہ تعالیٰ کی اس بنائی ہوئی چیز کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں جس کو زمین اور انگریزی میں Earth کہتے ہیں اور جن کے نیچے سمندر اور سات زمینوں کی تہہ ہے اس کو کتنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی کتنی پہچان ہے۔ آئیں زمین کے دل و زبان سے پوچھتے ہیں اور غزوہ بدر کو یاد کرتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ وتعالیٰ سے روایت ہے ہمیں ابوسفیان کے آنے کی اطلاع پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔

Marfat.com

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اگر آپ سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم فرمائیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں اگر آپ برک الغما پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم اس سے بھی ٹکرائیں گے۔(ان کے محبت کے اظہار کے بعد) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا چل دیئے اور وادی بدر میں جا کر قیام کیا اور وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر اپنا پاک پاؤں مبارک رکھتے (ایک اور روایت کے مطابق اپنی چھڑی سے زمین پر دائرہ لگاتے) پھر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان دہی والی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔(مسلم شریف۔ابوداؤد شریف)

بعض سیرت کی کتابوں میں درج ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنان اسلام کے واصل جہنم ہونے والی جگہ اور جائے مقتل پر نشان لگوائے تو انہوں نے کہا کہ اب ہمارا قتل ہونا یقینی ہے کیوں نہ جنگ ٹال دی جائے اور قتل ہونے سے بچ جائیں لیکن بعض نے کہا کہ اب چونکہ صادق وامین وتاجدار عرب وعجم کی زبان اقدس سے مرنے کی پیش گوئی ہو چکی ہے اور قتل یقینی ہے لہذا جنگ ہو کر ہی رہے گی۔

کتنی خوش نصیب ہے یہ زمین کہ اس نے محبت رسول اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل رکھا اور اس محبت میں کسی سے پیچھے نہ رہی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو یہ انعام عطا فرمایا کہ میرے آقا دوعالم میرے محبوب سرور عالم محسن انسانیت۔روف الرحیم۔ رحمت اللعالمین کو ان کے وصال کے بعد ان کی آغوش میں امانت کے طور پر دے دیا نہ صرف اپنے محبوب کو اس کے حوالے کیا بلکہ ان کے عاشق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو بھی تحفہ عطا فرما دیا اور زمین تو اس انعام پر جنت

Marfat.com

کے سامنے خوشی سے رقص کر رہی ہے کہ اے جنت زمین و آسمان کے تاجدار تو میرے پاس ہے میں تم سے زیادہ خوش نصیب ہوں اور کیوں نہ ہو، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہ السلام کے جسم کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوۃ حدیث نمبر 1034 ص۔ 399)

بُت کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بادر بئت کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز کہانی

معزز قارئین چونکہ کائنات کی ہر شے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور انتہا کا عشق کرتی ہے اور ہر شے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت کرتی ہے کہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ مجھے دوسری ساری مخلوق سے زیادہ محبت ہے اس طرح بُت جو خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور سرکار دو عالم کی عظمت سے بھی واقف ہیں کیوں کہ اکثر بتوں میں جنات بولتے ہیں اور جنات بھی چند ایک مسلمان ہیں یہ الگ بات ہے کہ ہر شے تو اللہ کی عبادت کرتی ہے لیکن انسان بُتوں کی پوجا کر کے اپنے حقیقی خالق کو بھول چکے ہیں۔

آئیں اس بت کی کہانی پڑھتے ہیں جو خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے رہا ہے۔

'مازن بن القصر' مجھے پوجتا، چومتا، نذرانے پیش کرتا میرے حضور قربانیاں پیش کرتا۔ اپنی ہر تکلیف۔ دکھ اور پریشانی میرے سامنے پیش کرتا۔ گڑگڑاتا۔ خدا کی شان انسان ہو کر مجھ پتھر کے آگے سر جھکاتا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ شرم سے ڈوب مرتا لیکن اس کی عقل کو شعور کا دیوالیہ نکل چکا تھا اسے تو احساس محرومی بھی نہیں تھا البتہ الٹا میں اپنے مخدوم کو اپنے حضور جھکتا ہوا دیکھتا تو شرم سے ڈوب کر مر جاتا۔

Marfat.com

بشر بے چین ہوتو انقلاب آیا ہی کرتا ہے
گلوں کے داغ دھونے کو سحاب آیا ہی کرتا ہے
پرانے ساغروں میں جب کھنک باقی نہیں رہتی
توگردش میں نیا جام شراب آیا ہی کرتا ہے

بس اس کے کفر وشرک کی دنیا میں انقلاب آ گیا۔ضلالت اور گمراہی کے اندھیرے چھٹنے لگے۔نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری کا وقت آ گیا۔ہمیں محسوس ہو گیا اگر ہم اپنے دل کی گہرائیوں سے دکھ سے کرب سے ان انسانوں پر رحم کھاتے ہوئے عرض کریں تو ہماری سنی جائے گی۔

بس ایک دن ماذن بن القصر میرے پاس ایک ذبیحہ لے کر آیا میں یہ بتانا بھول گیا کہ میرا مسکن۔عمان میں تھا، جب وہ ذبیحہ لے کر آیا اور اس نے اسے میرے سامنے پیش کیا تو میں نے بڑی فصیح وبلیغ عربی میں چند اشعار پڑھے جنہیں سن کر اس کی تقدیر بدل گئی۔یہی میرا مقصد تھا ان اشعار کا ترجمہ ملاحظہ ہو

اے ماذن سن تم خوش ہو جاؤ کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔
قبیلہ مضر سے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ دین کی تبلیغ فرماتے ہیں پتھر کے بتوں کو چھوڑو۔جہنم کی گرمی اور آگ سے بچ جاؤ گے۔ ماذن بن القصر پہلے تو بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا وہ بت جو گونگا۔بہرہ اور اندھا ہے یہ کیسے بولنے لگا ہے۔شائد اسے خبر نہیں تھی کہ گونگوں۔بہروں اور اندھوں کو قوت گویائی۔قوت بصارت اور قوت سماعت بانٹنے والا آ گیا ہے۔اسی کے صدقے مجھے گویائی ملی تھی۔میں انہی کا ادنیٰ کارکن اور سپاہی بن کر ان کے صفت وثناء بھی کر رہا تھا اور پتھر کا بت ہو کر ان کے مشن کی تبلیغ کر رہا تھا۔میں نے اسے جھنجھوڑا اور آواز دی اور کہا۔ادھر میری طرف آؤ۔آؤ غور سے سنو اور جاہل نہ بنو۔ یہ نبی ہیں صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم ہیں مرسل ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سچا کلام لے کر تشریف لائے ہیں قدرت نے میری تدبیر کا سبب بنایا اور ماذن کی تقدیر بدلنے کا سامان پیدا کیا ابھی ماذن اسی کیفیت میں تھا کہ ایک مسافر ادھر سے گذرا وہ ماذن کے پاس ٹھہرا اس نے مسافر سے پوچھا کوئی انوکھی یا کوئی نئی خبر تو نے سنی ہے اس نے کہا ہاں حجاز مقدس میں ایک ایسے شخص کا ظہور ہوا ہے جس کا نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کے پاس جو بھی جاتا ہے وہ اسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی دعوت پر لبیک کہو۔

ماذن نے یہ بات سنی اور میرے پاس آیا اور مجھے ریزہ ریزہ کر دیا۔ مجھے میرا ٹکڑے ہونا ہی میرا ٹوٹ پھوٹ جانا ہی دوزخ کا ایندھن بننے سے بچا گیا۔ الحمد اللہ

ماذن نے اپنی سواری تیار کی اس پر بیٹھا اور سیدھا امن وسکون اور برکتوں والے شہر مدینہ منورہ پہنچ گیا، اس کے راستے بھر کی کیفیت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں وہ ہمارے آقا کریم کی شان میں شعر بناتا جاتا تھا، پڑھتا جاتا تھا وہ اس نے آپ کی محفل پاک میں جا کر سنائے جو درج ذیل ہیں۔

میں نے اپنے بت کو پارہ پارہ کر دیا ہمارا رب تھا اور ہم گمراہی میں ڈوبے ہوئے اس کا طواف کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہماری گمراہی سے اپنے نبی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی حالانکہ پہلے آپ کے دین کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہ تھی۔ بس اس مستی میں اشعار پڑھتا جاتا تھا اور سفر کرتا جاتا تھا حتی کہ عرش کے دولہا لیکن بوریا نشین ماہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر آپ کی بیعت کی۔ دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جہنمی سے جنتی ہوا خاکی سے نوری ہوا۔ صابی سے صحابی ہوا اور رضوان من اللہ کا انعام یافتہ ہوا۔ اب میں جب بھی ان کا نام لیتا ہوں بے ساختہ میری زبان سے رضی اللہ عنہ نکل جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا۔

Marfat.com

ماذن اسلام لانے سے پہلے بہت عیاش تھا۔شراب وکباب کی مستی چڑھی رہتی تھی اور بے اولاد بھی تھا جب وَیُزَکِّیھِمْ کی شان والے محبوب کی محفل میں بیٹھے اور اپنی زندگی ذہنی غلاظت سے نفرت پیدا ہوگئی اور عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں گانے بجانے کا بہت شوقین ہوں شراب وکباب میری خوراک ہے اور اولاد کی نعمت سے بھی محروم ہوں میرے حق میں دعا فرمائیں اگر ظاہر بدلا ہے سوچ اور فکر بدلی ہے تو بری عادات بھی بدل جائیں کیوں کہ سنا ہے کہ عادتیں نہیں بدلتی کہ اس کا تریاق صرف ایک دعا ہے۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی

کا مژدہ پانے والے محبوب نے اپنے دست مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی اے میرے مولا ماذن کے گانے سننے کے شوق کو قرآن پاک پڑھنے اور سننے کا شوقین بنادے اس کے حرام کو حلال میں تبدیل کردے،شراب کے بدلے اسے ایسی سیرابی عطا فرما جس میں کوئی گناہ نہ ہو اس کی بدکاری کو عفت اور پاکیزگی میں بدل دے۔اس کو شرم وحیا عطا فرما اور لخت جگر بھی عطا فرما۔

گل جیڑی تیرے مونہوں نکلے اوہ تیرا اے جیڑا توں اشارہ کریں اوہو تقدیر اے

سرکار کی دعا قبول ہوئی ماذن نے قرآن پاک یاد کرلیا بُری عادات نے اپنا رخ اس کی طرف سے پھیر لیا۔اس کی کھیتیاں سبز وشاداب ہوگئیں۔اس نے چار بیویوں سے نکاح فرمایا ان سے اولاد بھی ہوئی ہر طرف آبادیاں ہی آبادیاں تھیں۔شادیاں ہی شادیاں تھیں ایک بار آپ حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یہ اشعار حضور کی خدمت میں پڑھ کر سنائے۔

یارسول اللہ میری اُنٹنی اب صرف آپ ہی کی جانب سفر شوق کرتی ہے اور عمان سے

Marfat.com

عروج تک کے جنگلات کو عبور کرتی ہے۔

آپ میرے لیے شفاعت فرمائیں اے کائنات کے بہترین انسان اور میرے گناہ معاف ہوجائیں اور محشر کی طرف کامیابی سے لوٹوں۔ میں نے اللہ کیلئے ان کے دین کی مخالفت کی نہ ان کے رائے میری رائے ہے نہ ان کا طریقہ میرا طریقہ ہے میں تو وہ شخص تھا جو شراب کا دلدادہ تھا۔ لیکن انہوں نے مجھے راہ راست سے آگاہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری شراب نوشی کو خوف وخشیت میں تبدیل کردیا اور مجھے بدکاری سے محفوظ کردیا اور میری شرم گاہ کی حفاظت کردی۔ اب میرا ارادہ میری نیت صرف جہاد کرنے کی ہے اور میرا روزہ میرا حج بھی اسی کیلئے ہے۔ جب حضرت ماذن رضی اللہ وتعالیٰ عنہ اپنی قوم اور خاندان کی طرف لوٹے تو انہوں نے بُرا بھلا کہا بڑی سختی کی حتی کہ کچھ شاعروں کو ان کی ہجو بیان کرنے پر لگادیا جب وہ شاعر ان پر توہین آمیز اشعار پڑھتے تو آپ فرماتے مجھے تمہاری ہجو کی کوئی پرواہ نہیں میں تو خود اپنے نفس کی ہجو بیان کرتا ہوں جس نے اتنی دیر تک میرے مالک کو مجھ سے دور رکھا ماذن نے اپنی زمین میں ایک مسجد تعمیر کرلی جس میں عبادت کرتے اگر کوئی مظلوم ان کے پاس آتا تین دن تک اس کے ساتھ نماز ادا کرتا اور پھر اپنے اوپر ظلم کرنے والے کیلئے جو دعا کرتا قبول ہوجاتی اگر کوئی مصیبت زدہ اور آفت رسیدہ اس مسجد میں کھڑے ہوکر دعا مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس کو آرام وسکون اور شفا عطا فرماتا۔

ابونعیم رحمت اللہ علیہ نے حکیم بن عطا اسلمی سے روایت کی ہے (حجتہ اللہ العالمین جلد 1 ص 312/314) یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن ان کی ساری قوم نادم ہو کر حاضر ہوئی اس سے معافی طلب کی اور آپ پوری قوم کو لے کر بارگاہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر گئے اور پوری قوم کو دائرہ اسلام میں داخل فرما کر جہنم کی آگ سے بچالیا۔ آپ ہزار بار مجھے بے حس کہیں لیکن اس پورے خاندان کو حضور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانے میں مجھے جو سرشاری نصیب ہوئی وہ بہت کم حساس انسانوں کو نصیب ہوئی ہوگی۔

عشق احمد سی دنیا میں نعمت نہیں　　مال وزر کی بھی کوئی حقیقت نہیں
بادشاہوں سے بہتر بھکاری ہے وہ　　ان کے در کے جو ٹکڑوں پہ پلتا رہے
نجم کی اے خدا آرزو ہے یہی　　عاشق زار کی آبرو ہے یہی
آخری وقت سر ان کے قدموں میں ہو　　دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

(نجم نعمانی)

(جان کائنات سے جمادات کی محبت ص 200 سے 207 تک از حضرت علامہ عبدالحق ظفر چشتی (رحمت اللہ علیہ)

قارئین کرام آپ نے ایک مٹی کے بت کی کہانی سنی جو حضرت علامہ عبدالحق چشتی علیہ الرحمہ نے تحریر کی ہے اگر اس میں کوئی کمی ہے تو مصنف کو معاف فرمائیں۔

موسم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام آئیں موسم سے پوچھتے ہیں کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کی جاتی ہے۔

مدینہ منورہ کی گلیوں و بازاروں میں سردی اپنے جوبن پر تھی شدید سردی کی وجہ سے لوگ گھروں میں مقیم ہو کر رہ گے جب جان کائنات مسجد میں تشریف لاتے تو مسجد کی صفیں خالی تھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

آج مسجد میں نمازیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ بلال رضی اللہ نے عرض کی یارسول اللہ بہت سردی ہے اس لیے مسجد میں نمازی حاضر نہیں ہو سکے یہ سن کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

اِذْهَبْ اللّٰهُمَّ عَنْهُمُ الْبَرْدَ

یا اللہ نمازیوں سے سردی دور فرمادے

(دلائل النبوۃ از ابو نعیم جلد 2 ص۔464 جان کائنات سے جمادات کی محبت ص 147)

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

قارئین کرام یہ تھی ایک موسم کی محبت جس کے پاس نہ انسان اور جاندار کی طرح دل ہے نہ آنکھ اور نہ ہاتھ اور نہ درد دل لیکن محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق سرکار تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت ملی۔ حکم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملا اُدھر اس نے حکم کی تعمیل میں اپنی ہیت بدل لی اپنا موسم بدل لیا اپنے وجود کی شناخت بدل لی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وادی میں اپنا بسیرا کر لیا جو قیامت تک عشاق رسول کی زبان سے عام ہوگا۔

پانی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے ساتھ پانی کی محبت

قارئین کرام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے پرندوں، درندوں، زہریلے جانوروں، ملائکہ، انسانوں، جمادات، ونباتات کی محبت و عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس عظیم کتاب میں پڑھ چکے ہیں آئیں آج پانی جیسی اللہ کی نعمت کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ادب نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جانئے اور اپنی روح کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے معطر کریں۔

ایک بار بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا والدہ پاک حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی کے کیلئے ایک کنواں میں تشریف لائیں پانی بہت نیچے تھا اور اس کو اوپر لانے میں بہت مشقت کی

Marfat.com

ضرورت تھی۔

چنانچہ جب بی بی پاک اس کنوئیں کے نزدیک تشریف لائی تو پانی خود بخود اوپر آ گیا اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے قدموں کو چُھونے لگا یقینا پانی نے کہا ہوگا۔ کہ اے بی بی پاک آمنہ آپ میرے پاس تشریف لاتی ہیں میں تو خود محبت مصطفیٰ ﷺ کا پیاسا ہوں اور حضور پاک ﷺ حوض کوثر کے مالک ہیں اور آپ کے پاس تو نوری محمد ﷺ ہے اور میری تخلیق تو اس عظیم ہستی کے لیے کی گئی ہے جو آپ کے پاس امانت ہے۔

(ویڈیو خطاب حضرت حافظ مشتاق احمد سلطانی خطیب اعظم پاکستان)

قطب زمانہ ابوعبداللہ سید محمد بن سلیمان جزولی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۸۰۷ھ یہ خاندان حسنی سادات جن کا انیس پشتوں کے بعد امام حسین علیہ السلام سے شجرہ نسب مل جاتا ہے۔ وہ دلائل الخیرات کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں

کہ ایک دن نماز کا وقت ہو گیا میں وضو کرنے کیلئے اُٹھا تو کنویں سے پانی نکالنے کیلئے کوئی چیز میسر نہ تھی میں پریشان تھا کہ کیا کروں؟ اتنے میں ایک بلند مکان سے بچی نے دیکھا تو کہنے لگی آپ وہی شخصیت ہیں جن کی نیکی کی بڑی تعریف کی جاتی ہے۔ اس کے باوجود آپ پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالیں؟ اس لڑکی نے کنویں میں تھوک دیا کنویں کا پانی ابل کر باہر آ گیا اور زمین پر بہنے لگا شیخ نے وضو کرنے کے بعد اسے کہا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟ اس نے کہا۔

(امام یوسف ابن سماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ)

''اس ذات اقدس پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے کی بدولت جو جنگل میں چلتے تو وحشی جانوران کے دامن سے لپٹ جاتے یہ سن کر شیخ نے قسم کھائی کہ ''میں دربار

Marfat.com

رسالت میں پیش کرنے کیلئے درود وسلام کی کتاب ضرور لکھوں گا چنانچہ آپ نے دلائل التحیرات درود پاک کی کتاب لکھی۔'' (سبحان اللہ)

قارئین کرام! آپ نے پڑھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والی درود پاک پڑھنے والی ایک لڑکی نے پانی میں تھوکا اور نام کی برکت سے اس پانی نے کتنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی تعظیم کی اور اس نام کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔

اس کتاب میں پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے جب صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کنویں کا پانی کڑوا ہونے کی شکایت کی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن سے وہ کڑوا کنواں میٹھا ہو گیا۔

انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے

بخاری شریف میں باب علامات نبوت میں حضرت سالم بن الجعد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگ پانی کیلئے آپ کی طرف دوڑے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا عرض کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو پانی ہے اس کے سوا پورے لشکر میں وضو اور نہ ہی پینے کیلئے پانی ہے یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل میں رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے ابل پڑے۔ ہم نے پانی پی لیا اور وضو کیا خوب سیر ہو کر پیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ اس وقت کتنے لوگ تھے انہوں نے جواب دیا ڈیڑھ ہزار 1500 تھے اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کفالت کرتا۔ انگلیوں سے پانی جاری کرنے کا معجزہ متعدد بار ظہور پذیر ہوا مختلف اوقات میں مختلف تعداد نے پیاس بجھائی۔ اپنے جانوروں کو سیراب کیا اور پھر دفاعی طور پر محفوظ بھی کیا کئی صحابہ

Marfat.com

کرام نے وضو بھی کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ، حضرت ایوب انصاری، حضرت زید بن حارث اور حضرت ابوعمر انصاری رضی اللہ عنہم ایسے جلیل القدر صحابہ ان روایات کو بیان کرنے والوں میں شامل ہیں'' (نور سے ظہور تک صفحہ نمبر 231)

قارئین کرام! پتھر سے پانی کا نکلنا خواہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے زمین پر عصا مارنے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہونا مذکورہ مقدار میں پانی کا جاری رہنا یہ خاص محبت پانی کی ہے۔ جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اشارے سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے (سبحان اللہ)

حیوانات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیوانات کا عشق مندرجہ ذیل ہے

اُونٹوں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام انسان تو انسان جانور بھی اپنے عشق کا اظہار کر رہے ہیں۔

جب عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر آپ نے جانور ذبح کرنا چاہے تو سامنے جو اونٹ تھے وہ بھاگ کر جھوم جھوم کر خوش ہو کر، حضور کے آگے اپنے سر رکھ دیتے کہ حضور پہلے میری قربانی قبول فرمائیں

کیا عشق ہے حیات کو کھو کر عشق مصطفیٰ محبت مصطفیٰ حاصل کرنے کی خواہش اونٹ کر رہے ہیں اور بخوشی سب سے پہلے قربان ہونے کے لئیے خواہش کا اظہار کر رہے ہیں (سبحان اللہ)

Marfat.com

گوشت نے پکار کر کہا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نہ کھائیں

معزز قارئین کرام! ایک ایسے گوشت کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں اور محبت رسول پڑھتے ہیں کہ جس کو پکایا گیا ہے اور اس کے اندر زہر ملا دیا گیا ہے زہریلا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے تو گوشت کس طرح محبت کا اظہار کرتا ہے دل تھام کر پڑھیں۔ سیرتِ رسول عربی کے مصنف نے بھی اس واقعہ کی تصدیق کی ہے۔

ایک یہودی عورت زینب بنت حارث حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سن کر کہ اگر کوئی دعوت دے تو قبول کرنی چاہیے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو کھانے کی دعوت دی (7 ہجری میں دعوت قبول ہوئی) چنانچہ اس نے دعوت کے کھانے میں زہر ملا دیا جس کو کھا کر بعض صحابہ کرام بے ہوش اور بعض اللہ کو پیارے ہو گئے جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے میں گوشت کو اٹھایا اور کھانے لگے تو گوشت چیخ اٹھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نہ کھائے مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔

چنانچہ اس عورت کو بلایا گیا اور اس نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ اگر آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو یہ زہر آپ پر اثر نہ کرے گا اور آپ بچ جائیں گے۔ معزز قارئین! یہ گوشت جو پکایا گیا ہے زندہ نہیں بلکہ پکا ہوا کھانا ہے اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ کہہ رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نہ کھائیں مجھ میں زہر ملایا گیا ہے اور اپنی حاضری محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والوں میں لگا رہا ہے۔ عورت کا باپ اور بیٹا اسلام کے خلاف جنگ میں قتل ہوا تھا۔

(المغازی ص 615، روایت ابن اسحاق، ابو داؤد جلد سوئم کتاب الویات حدیث نمبر 1095 ص 395، بے مثل نبی کے بے مثل واقعات ص 105، بخاری شریف مترجم جلد دوئم حدیث نمبر ۱۳۹۳)

Marfat.com

شیر کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار

قارئین کرام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں شیر کی آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور ان کے غلام کی مصیبت میں مدد کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ بیان فرماتے ہیں کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا اور ایک جنگل میں جا نکلا جس میں شیر تھے اچانک ایک شیر آیا میں نے کہا اے ابوالحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سفینہ ہوں یہ سنتے ہی شیر دم ہلاتے ہوئے محبت کے ساتھ میرے پاس آیا اور پھر میرے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ مجھے راستے پر لے آیا پھر اس نے ہلکی سی آواز نکالی میں سمجھا مجھے الوداعی کلمات کہہ رہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد 2 ص 63، نور سے ظہور تک صفحہ 232) حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے اور مشکوٰۃ صفحہ 545 میں بھی واقعہ تحریر ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ ص 283 جلد اول باب 6 میں بھی تحریر کیا ہے۔

سبحان اللہ فرشتے انسان اور رب العالمین خالق کائنات اور اس کی تمام مخلوق سچے عاشق رسول کے ساتھ کیسی محبت کرتے ہیں قارئین کرام اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ اللہ کے حبیب سے محبت کرنے والوں سے جانور اور درندے بھی محبت رکھتے ہیں بس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر تو کوئی دیکھے۔ (سبحان اللہ)

حضرت عقبہ بن نافع عاشق رسول کی آواز پر جانوروں نے جنگل خالی کر دیا

50 ہجری کو حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ پرچم اسلام بلند کرتے ہوئے افریقہ کے صحرا میں پہنچ چکے تھے اس مجاہد اسلام کو جنگل میں ملٹری چھاونی بنانے کیلئے جنگل کے جانوروں سے جنگل کو خالی کروانا تھا۔ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ جنگل

Marfat.com

کے ایک طرف کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے قوت ایمانی کے ساتھ آواز دی۔

اے جنگل کے سانپوں اور درندوں ہم اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں اور غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کر تم کو حکم دیتے ہیں کہ یہاں سے کسی اور جگہ منتقل ہو جاؤ کہ ہم یہاں چھاؤنی بنانا چاہتے ہیں آج کے بعد ہم نے کسی کو دیکھ لیا تو مار دیں گے۔

ایتها الحیات والسباع انا اصحاب رسول نازلون هنا ارحلوا عنا ضمن وجتاه بعد ذالك قتلناه

(کامل ابن اثیر، جلد 3 صفحہ 466)

یہ آواز سن کر مقامی باشندوں نے دیکھا کہ بچھو، سانپ اور تمام زہریلے جانور اور درندے جنگل سے تیزی کے ساتھ دوسری جگہ منتقل ہو رہے ہیں۔ جلد ہی تمام جنگل خالی ہو گیا۔ اس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کی عزت محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کی گئی۔

یہ تھا عاشق رسول کی آواز کا اثر کہ اس کی آواز سن کر تمام پرندے، درندے، جانور، جنگل سے نامعلوم مقام پر منتقل ہو گئے

قارئین کرام! ہمیں اپنا احتساب کرنا چاہیے کہ کیا ہماری آواز میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا اثر ہے کہ ہماری آواز پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق متوجہ ہو اور ہمارے حکم کی تعمیل کرے۔ یہ سوچنا آپ کا کام ہے اگر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے اندر ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو ضرور سوچو۔

بھیڑیا اور بکریوں کی حفاظت

قارئین کرام بھیڑیئے کا کام بکریوں کا شکار کرنا ان کو اپنی خوراک بنا لینا ہے لیکن آج آپ کو اس بھیڑیئے کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

Marfat.com

آگاہ کرتے ہیں جو خود چرواہے کو کہہ رہا ہے کہ اے چرواہے تم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جاؤ میں تمہاری بکریوں کی حفاظت کروں گا۔ شفاء شریف کے مصنف قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ جس کا اردو ترجمہ حقوق مصطفیٰ ﷺ میں جناب الحاج سید مفتی غلام معین الدین نعیمی نے اس واقعہ کو یوں تحریر کیا ہے۔

جو عاشق رسول ﷺ کیلئے پیش خدمت ہے! ''حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک چرواہا جو بکری اور بھیڑیا کے درمیان آ گیا اور بھیڑیئے نے چرواہے سے کہا کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ تو میرے رزق کے درمیان حائل ہو گیا ہے؟

چرواہے نے کہا کہ تعجب ہے کہ بھیڑیا انسانوں کی بولی میں کلام کرے اس وقت بھیڑیے نے کہا کیا میں تجھ کو اس سے زیادہ تعجب خیز بات نہ بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کے درمیان لوگوں کو غیبی خبریں بتا رہے ہیں تب وہ چرواہا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس کی خبر دی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر لوگوں کو یہ بات بتا یئے فرمایا۔ اس نے سچ کہا ہے۔

(مسند امام احمد، طبقات، سعد بزاز، مستدرک، دلائل النبوۃ للبیہقی، ابی نعیم، خصائص الکبریٰ ۲/ ۶۱)

اس روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے اور بعض سندوں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بھیڑیے نے کہا تو بہت عجیب ہے کہ اپنی بکریوں پر کھڑا ہے اور ایسے نبی کریم ﷺ کو چھوڑے ہوئے ہے جبکہ اللہ نے آپ سے بڑھ کر مرتبہ کسی نبی کو نہیں دیا بے شک ان کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور جنت کے رہنے والے ان کے اصحاب دیکھ رہے ہیں اور تیرے اور ان کے درمیان صرف یہ گھاٹی حائل ہے اب تو بھی اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ہو جا۔

Marfat.com

چرواہے نے کہا میری بکریوں کا کون محافظ ہے؟ بھیڑیئے نے کہا میں ان کو چراتا ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی بکریاں اس کے سپرد کر کے چلا گیا اور اس (بھیڑئے) کا قصہ بیان کیا پھر ایمان لایا۔

اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنی بکریاں گن لے ان کو پورا پائے گا تو اس نے ایسا ہی پایا اور بھیڑیئے کیلئے ان میں سے ایک بکری ذبح کر دی۔ (دلائل النبوۃ ۶ / ۳۹، الخصائص الکبریٰ ۲ / ۶۲)

ابن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اسی قصہ کے صاحب تھے وہ اس کو بیان کرتے اور بھیڑیئے کی باتیں ذکر کرتے تھے، سلمہ بن عمر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہی اس قصہ کے صاحب تھے وہ اس کو بیان کرتے ہیں اور بھیڑیئے کی باتیں ذکر کرتے تھے (الخصائص الکبریٰ ۲ / ۶۱، دلائل النبوۃ ۶ / ۴۳)

اس طرح ابن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن حرب اور صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہم کا قصہ بھیڑیئے کے ساتھ ہوا ان دونوں نے اس کو پایا کہ وہ ایک ہرن پکڑنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا وہ ہرن حرم میں داخل ہو گیا تو بھیڑیا لوٹ گیا دونوں نے اس پر تعجب کیا۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تم کو جنت کی طرف بلاتے ہیں ابوسفیان نے کہا قسم ہے لات وعزیٰ کی اگر تو نے اس کا مکہ میں تذکرہ کیا ہوتا تو ضرور اہل مکہ گھر خالی کر دیتے اور مدینہ چلے جاتے، اسی طرح ایک خبر مروی ہے کہ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہوا۔ (مناہل الصفا: ص ۱۳۰)

ایک سفر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے گھوڑے سے فرمایا خدا تجھ کو برکت دے جب تک ہم نماز سے فارغ نہ ہوں جانا نہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو (مثل سترہ) موضع سجود کے آگے کھڑا کر دیا تو اس نے اپنے کسی عضو کو

Marfat.com

حرکت نہ دی یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے۔قارئیں کرام ﷺ ایک بھیڑیا جو بہت ہی درندگی کی کیفیت اور زندہ جانوروں کو زبردستی شکار کر کے کھاتا ہے اس نے حضور پاک ﷺ کے دین کی خدمت کی اور انسانوں کو اسلام لانے کیلئے کام کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو یہ مقام عطا فرما دیا کہ آج اس بھیڑیئے کا تذکرہ سیرت النبی ﷺ اور محبت رسول ﷺ میں لکھی گئی کتابوں میں بڑی محبت کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے بکریوں کے مالک چرواہے کے دل میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ اس بھیڑیئے نے تجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملایا ہے آقا ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے محنت کی ہے اس کو بھی ایک بکری عنایت کر دی جائے۔ اس بھیڑیئے کی نیت میں محبت رسول ﷺ آئی تو اسے شکار بھی مل گیا اور محبت رسول ﷺ عشق مصطفیٰ ﷺ بھی مل گیا ادھر حضور پاک ﷺ بھیڑیئے کے اس واقعہ اور بھیڑیئے کی نیت اور دل کو بھی پڑھ چکے ہیں اور آپ ﷺ بکریوں کے چرواہے کو بتا رہے ہیں۔

تو اپنی بکریاں گن لے تو ان کو پورا پائے گا اور حضور پاک ﷺ کے اس ارشاد پر پورا پورا بھیڑیئے نے عمل کیا (سبحان اللہ)

اور گھوڑے کو بھی اس وجہ سے وفادار جانور سمجھا جاتا ہے کہ اس نے حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل کی اور اس نے جگہ نماز کے وقت نہ چھوڑی اور کھڑا رہا۔

قارئین کرام! اب آپ سوچئے کہ ہم دین اسلام کی کتنی خدمت کر رہے ہیں اور فرمان نبی کریم ﷺ پر کتنا کام کر رہے ہیں۔سرکار دو عالم کے ارشاد مبارکہ پر کتنا عمل کر رہے ہیں؟

Marfat.com

بکری کے بچے کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت ابولہب کے پاس گئے اور فرمایا اگر تجھے میرا کلمہ پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے یہاں تو کوئی نہیں دیکھتا اب پڑھ لے کہنے لگا کہ میں تیرا کلمہ پڑھ لوں گا مگر شرط یہ ہے کہ پہلے بکری کا بچہ تیری گواہی دے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کے بچے سے کہا کہ میں کون ہوں؟

بکری کا بچہ بول اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں

ابولہب اُسے کہنے لگا تیرے لیے تباہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جادو تجھ پر بھی اثر کر گیا (استغفر اللہ)

اس پر ابولہب نے غضبناک ہو کر چھُری لے کر اس بکری کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے مگر ایمان نہ لایا۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۳۹۳، جلد ۲، ابرار خطابت جلد صفحہ ۳۵۹)

حلیمہ سعدیہ کی سواری عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رقص

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ حضرت بی بی آمنہ اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب سے پرورش کیلئے لیا اور مکہ سے طائف کیلئے روانہ ہوئی تو آپ کی سواری بہت لاغر اور کمزور تھی۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سوار ہوئے تو یہ سواری طاقتور اور صحت مند ہو گئی اور رفتار میں باقی سب سواریوں سے آگے نکل گئی۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے ان کے ساتھ والی دائیوں نے سوال کیا کہ کیا سواری بدل لی گئی ہے۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا سواری نہیں سوار بدلا ہے۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میری سواری جھوم جھوم کر گنگناتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہ رہی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی قسم! آج مجھے اللہ تعالیٰ نے عظیم شان عطا کردی ہے موت کے بعد دوبارہ زندگی۔کمزوری کے بعد پھر طاقت عنایت کردی ہے۔اے بنی سعد کی عورتوں تم غفلت میں ہو تمہیں پتہ نہیں میری پشت پر کون سوار ہے؟ میری پشت پر سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور رب العالمین کا محبوب سوار ہے۔

(انسان العیون جلد اوّل ص 148، بے مثل رسول کے بے مثل واقعات ص 66)

ہر کوئی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رقص کرتا ہے اور جھوم جھوم جاتا ہے اور جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود مل جائیں اس کی محبت کا کیا عالم ہوگا؟

بکری کا محبت رسول میں سر اقدس کا چومنا اور سجدہ کرنا

قارئین کرام جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ سامنے ہو تو محبت والا دل کیسے قابو میں رہ سکتا ہے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے کہ اس دوران میری بکریاں آگئیں وہ تمام میرے پاس سے گذرتی گئیں لیکن ایک نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس کو چوم لیا اور سجدہ کیا۔(انسان العیون جلد اوّل ص 140 بے مثل رسول کے بے مثل واقعات ص 68)

خوشبو تری جوئے کرم آنکھیں تری باب حرم
نور ازل تیری جبیں یا رحمۃ للعالمین

بکری چہرہ انور ﷺ نظر نہ آنے پر بے قرار ہو جاتی

قارئین کرام رُخ مصطفیٰ ﷺ کی جب زیارت ہوگی تو دل کو چین و روح کو سکون ملے گا اور جب رُخ انور ﷺ نظروں سے اُوجھل ہو گیا تو جان دار کی جان نکل گئی خواہ وہ انسان ہے یا حیوان ہے اور آج بھی جب ایک مومن کے دل سے محبت مصطفیٰ نکل

Marfat.com

جائے تو نہ وہ مومن اور اس کا دل صرف پتھر ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ ایک اور بکری کے بارے میں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب سرکار دو عالم ﷺ ہمارے ہاں خواب استراحت فرماتے تو بکری خاموش ہو جاتی پرسکون آرام و چین سے رہتی اور جب سرکار دو عالم ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ بکری بے چین اور بے قرار ہو جاتی اور پریشانی کے عالم میں ادھر اُدھر ماری ماری پھرتی رہتی۔

قارئین کرام یہ ایک جانور ہے اور آداب رسالت میں خاموش اور سرکار دو عالم کی زیارت سے اپنے دل کا قرار حاصل کرتی ہے اور جب سرکار دو عالم ﷺ کا چہرہ انور نظر نہیں آتا تو بے چین اور پاگلوں کی طرح ماری ماری پھرتی ہے۔ اور جدائی آقا دو عالم ﷺ برداشت نہیں کرتی (سبحان اللہ) (مدارج النبوۃ جلد اول ص 281)

دراز گوش کی آرزو آقا دو عالم ﷺ اس پر سواری فرمائیں

ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ غزوہ خیبر کے بعد ایک گدھے نے حضور اکرم ﷺ سے باتیں کیں حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا کہ میرا نام یزید بن شہاب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری نسل سے ساٹھ گدھے ایسے پیدا کئے ہیں جن پر اللہ کے نبی کے علاوہ کسی نے سواری نہ کی ہے اور میں تمنا رکھتا ہوں کہ سرکار دو عالم محبوب خدا ﷺ مجھ پر سواری فرمائیں اب میری نسل سے کوئی باقی نہیں رہا آپ کے سوا کوئی نبی بھی آنے والا نہیں اس گدھے نے کہا کہ آپ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضے میں تھا اور جب یہودی مجھ پر سواری کرتا تو میں اسے گرا دیتا نتیجے کے طور پر وہ یہودی مجھے بھوکا رکھتا سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا آئندہ تیرا نام یعفور ہوگا

Marfat.com

بعد میں یعفور قاصد رسول کا کام کرتا تھا جب کسی صحابی کو بلانا ہوتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دراز گوش کو حکم دیتے یہ اس صحابی کے دروازے جاتا اپنا سر اس کے دروازے پر مارتا جب صحابی رسول باہر آتے تو سمجھ جاتے کہ اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب کیا ہے۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو یہ دراز گوش غم محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برادشت نہ کرسکا ابوالہیثم بن السہان کے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر دار فانی سے رائی بقا ہوگیا۔

(ص 283 جلد اول باب 6 مدراج النبوہ، معارج النبوت ص ۴۱۱ جلد ۳، عشق رسول ص ۱۴۲)
مدارج التبوہ جلد اول باب 6 ص 283' معارج النبوت جلد سوئم ص 411' عشق رسول 142)

اونٹ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدے میں گر گیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں ایک اونٹ تھا جس کے ذریعے وہ کھیتی باڑی اور معمولات زندگی کا کام لیا کرتا تھا اب یہ اونٹ سرکش ہوگیا انصاری صحابی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارا ایک اونٹ قابو میں نہیں آرہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اُٹھو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ پر گئے جہاں پر اونٹ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اونٹ کی طرف چل پڑے انصار نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اونٹ باؤلا ہو چکا ہے ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملے کا خطرہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا اونٹ نے جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا۔

اللہ کے نبی نے اسے پکڑا اور دوبارہ کام پر لگا دیا صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو بے عقل جانور ہے آپ کو سجدہ کر رہا ہے ہم اس سے زیادہ حقدار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی فرد بشر کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدے کرے اور اگر کسی بشر کو

Marfat.com

سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔
(مسند احمد بن حنبل، طبرانی، دارمی فی السنن باب 4)

حشرات الارض کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں حشرات الارض سے معلوم کرتے ہیں کہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے کیا جاتا ہے؟

شہد کی مکھی کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک بہت ہی مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آرام فرمایا اور صحابہ کرام نے کھانا کھانا شروع کیا اسی دوران شہد کی مکھیوں کے بھنبھانے کی آوازیں آنے لگیں اور یہ آوازیں صحابہ کرام نے بھی سماعت فرمائیں صحابہ کرام نے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی یا رسول اللہ یہ آوازیں کس کی ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہد کی مکھیاں عرض کر رہی ہیں یا رسول اللہ صحابہ کرام بغیر سانس کے کھانا تناول فرما رہیں ہیں حالانکہ پاس ہی ایک پہاڑ ہے جہاں شہد کا چھتا ہے لیکن ہم اس کو یہاں لانے سے قاصر ہیں آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ انکے ساتھ جاؤ چنانچہ حضرت علی شہد کی مکھیوں کے پیچھے روانہ ہو گئے کچھ دیر بعد شہد لے کر آئے اور صحابہ کرام نے شہد کو استعمال کیا اسی دوران دوبارہ پھر شہد کی مکھیوں کے بھنبھانے کی آوازیں سنائی دیں صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ویسے ہی آوازیں آرہی ہیں تاجدار مدینہ نے فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہ کڑوے پھول کیسے شہد بن جاتے ہیں،
شہد کی مکھیوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہماری ایک شہد کی مکھی امیر ہے ہم سب

Marfat.com

آپ ﷺ کی ذات پر مل کر درود بھیجتی ہیں تو یہ کڑوے پھولوں کے رس شہد بن جاتے ہیں۔

(مقاصد السالکین ص "شفاالقلوب 236 از نبی بخش حلوائی فضائل درود سلام ص 120 "مثنوی شریف، اشرف الکلام ص 71)

مچھلی کی محبت رسول

قارئین کرام جس مخلوق نے بھی حضور پاک ﷺ سے محبت کی اسے محبت کے صلہ میں رحمتوں کے خزینے سے نوازا گیا ایک مچھلی نے سرکار کے نام کی تعظیم۔ سرکار سے محبت کا اظہار کیا سرکار کی عظمت وشان کو یاد کر کے اس کا ذکر زبان عام کیا سرکار ﷺ کی عظمت وشان کو یاد رکھا اور درود پاک بھیجا تو اس کو کیا مقام ملا مطالعہ فرمائیں۔

ایک روز حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس ایک بڑا برتن تھا جسے اس نے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا۔ اس اعرابی نے وہ برتن آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا حضور ﷺ نے پوچھا کہ اے اعرابی اس برتن میں کیا ہے۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ تین دن سے اس مچھلی کو پکا رہا ہوں مگر یہ پک نہیں رہی اس پر آگ کا کچھ اثر نہیں ہوتا اب آپ کے پاس لایا ہوں کہ آپ ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مچھلی سے دریافت کیا تو مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمادی اور وہ بولنے لگی اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں پانی میں کھڑی تھی تو ایک (عاشق رسول ﷺ) آدمی آیا وہ آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پڑھ رہا تھا اس کی آواز میرے کان میں پڑی اور میں نے پورا درود سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے مچھلی وہ درود پاک پڑھ کر سنا چنانچہ اس نے پڑھ کر سنایا رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا کہ اے حضرت علی اس

Marfat.com

درود کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ انشاء اللہ یہ درود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ اس مچھلی کو حضرت عمر اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنھما بازار سے سرکار دو عالم ﷺ کیلئے خرید کر لائے تھے۔

یہ درود ماہی ہے اور دینی کتب کی تمام دوکانوں سے مل جاتا ہے علامہ عالم فقری اپنی مندرجہ ذیل کتاب میں لکھتے ہیں کہ درود ماہی ہر قسم کی مصیبت اور آفت سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے حفاظت میں رکھتا ہے۔ اسے کثرت سے پڑھنے والا دشمن کے حملے سے حاسد کے حسد، جنات اور آسیب کے سایہ کرنے سے ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہتا ہے۔ یہ درود شیطان کے وسوسوں کو دور کرتا ہے جو شخص اسے روزانہ بعد نماز فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اور عزت افزائی کیلئے غیبی مخلوق سے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر لحاظ سے درود پڑھنے والے کی حفاظت پر مامور رہتا ہے۔ جو شخص ہر نماز کے بعد چار ماہ تک اسے ایک سو مرتبہ پڑھے وہ ہمیشہ کیلئے لوگوں میں باعزت ہو جائے گا ہر شخص اس کی عزت کرے گا اور جو شخص اسے رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد 41 مرتبہ پورا ماہ پڑھے اسے رسول ﷺ کی زیارت ہو گی اور جو شخص اس درود کو قید میں پڑھے وہ قید سے رہائی پائے گا اور جو تاحیات اسے روزانہ کثرت سے پڑھے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی اور وہ آخرت میں نجات پائے گا۔

(مجموعہ وظائف از علامہ عالم فقری ص 225، فضیلت درود شریف از میاں عبدالعلی عابد سجادہ نشین داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ ص 260، تفسیر کبیر جلد 4، مواہب الدنیہ بحوالہ تفسیر قشیری حاشیہ حصن، فضائل درود و سلام ص 256 از مولا محمد جعفر ضیا القادری درود و سلام علی خیر الانام ص 53)

رئین کرام یہ درود درود تاج سے چھوٹا ہے اور تقریباً درود تنجینا کے برابر تحریر میں ہے

Marfat.com

الحمد اللہ درودِ تاج اور درود تنجینا بے شمار عاشقان رسول کو زبانی یاد ہے اور وہ چلتے پھرتے ،نماز کے بعد ذکر کے وقت یہ درود پڑھتے رہتے ہیں راقم الحروف کو بھی یہ دونوں درود زبانی یاد ہیں ہر عاشق رسول ﷺ کو عشق مصطفیٰ ﷺ حاصل کرنے کیلئے یہ درود زبانی یاد کرنے چاہیئیں اور اس کو پڑھنے سے آقا ﷺ کی خدمت میں اپنی حاضری باقاعدگی سے لگانی چاہیے یہی میری کتاب لکھنے کا مقصد ہے۔اور یہ ہی میری زندگی کا مشن ہے کہ عاشق رسول زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں اور عظمت و محبت رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ پوری دنیا میں عام کیا جائے اللہ کی تمام مخلوق کو عشق مصطفیٰ ﷺ، محبت رسول ﷺ کے پرچم تلے رحمتوں کے سائے میں لانا چاہیئے یہ ہی دین اسلام کی خدمت ہے یہی عشق رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔ یاد کرنے کیلئے درود ماہی پیش خدمت ہے۔اگر مچھلی درود پاک پڑھے تو آگ اثر نہ کرے اگر سرکار دو عالم کے امتی پڑھیں تو جہنم کی آگ کیسے ان پر اثر کرے گی درود ماہی درج ذیل ہے۔

درود ماہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَآئِقِ وَاَفْضَلِ
اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور افضل بشر ہیں اور شفیع ہیں

الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِدِنَا مُحَمَّدٍ
امت کے حشر کے دن اور اکٹھے کئے جانے والے دن میں اور درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر معلوم اعداد

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کی حد تک درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور

Marfat.com

برکت اور سلامتی اور درود بھیج تمام

وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ

انبیاء علیہم السلام اور تمام مرسلین پر اور درود بھیج تمام مقرب ملائکہ اور اللہ کے تمام بندوں پر

وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ

جو صالح ہیں اور سلام بھیج، تسلیم شدہ کثیر زیادہ سے زیادہ ساتھ اپنی فضل اور اپنے کرم

کے اے سب سے مکرم کرم

الصَّالِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ

کرنے والے ساتھ اپنی رحمت کے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے قدیم

اے ہمیشہ رہنے والے اے زندہ اے قائم

وَبِكَرَمِكَ یَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ

اے وتر اے احد! اے بے نیاز جسے کسی نے جنا نہیں اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور انہیں

اس کے جوڑ کا کوئی وہ اکیلا ہے

الرّٰحِمِیْنَ ○ یَا قَدِیْمُ یَا دَآئِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ

ساتھ اپنی رحمت کے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ

الرّٰحِمِیْنَ ط

گوہ نے کہا خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

آئیں گوہ کی محبت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کی مجلس میں

Marfat.com

تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک اعرابی گوہ کا شکار لے آیا اس نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟

صحابہ نے کہا اللہ کے نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لاؤں گا مگر یہ گوہ ایمان لے آئے اور اس گوہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پھینک دیا تب اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اے گوہ! میں کون ہو؟ تو اس نے کھلی زبان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ اور تمام لوگوں نے اس کو سنا لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ بَا زَیْنَ مَنْ دَاعِی الْقِیَامَه یعنی حاضر ہوں موجود ہوں اے زینت ان لوگوں کی جو قیامت کی طرف آنے والے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو کس کو پوجتی ہے۔ گوہ نے جواب دیا اس ذات کو جس کی سلطنت زمین میں ہے جس کا راستہ سمندر میں ہے جس کی رحمت جنت میں ہے اور دوزخ میں اس کا عتاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کون ہیں؟ اس نے کہا آپ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبین ہیں بلاشبہ وہ بھلائی پر ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور وہ نقصان میں ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی پھر اعرابی مسلمان ہوگیا۔

(مجمع الزوائد ۸ / ۲۹۴، دلائل النبوۃ ۶ / ۸ ۳ دلائل النبوۃ لابی نعیم ۲ / ۳۷۷، الخصائص الکبریٰ ۲ / ۶۵، الشفاء شریف بتعریف حقوق المصطفیٰ ۲۹۲)

فلکیات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام آئیں فلکیات کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ کرتے ہیں

سورج، چاند کی روشنی اور تاجدار مدینہ کا سایہ

بے شمار محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتب میں درج ہے کہ سورج یا

Marfat.com

چاند کی محبت ایسی کہ اس کی روشنی نے سایہ تاجدار مدینہ نہ بننے دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اپنے حبیب پر نظر رحمت، محبت ایسی کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی عدم سایہ تھی علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی گوارا نہ کیا کہ میرے حبیب کے سایہ پر کسی کا پاؤں آئے۔ سایہ کثیف کا ہوتا ہے سرکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کثافتوں سے پاک تھے۔

علامہ جلال الدین سیوطی خصائص الکبریٰ میں لکھتے ہیں! حکیم ترمذی نے زکوان سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ دھوپ میں نہ بنتا تھا نہ شعاع ماہ میں اور ابن سبیع نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک کی خصوصیات کے بیان میں لکھا ہے کہ آپ کا سایہ دھوپ اور چاندنی دونوں میں اس وجہ سے نہ ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں بعض علماء نے کہا کہ اس کی یہ حدیث ہے کہ جس میں حضور کی اس دعا کا ذکر ہے

وَاجْعَلْنِي نُورًا یعنی اے رب مجھ کر سراپا نور بنادے

ترمذی کتاب الدعوات جلد 2 ص 489 خصائص الکبری از علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، زرقانی علی المواہب جلد 4 ص 220 شفاء شریف جلد 1 ص 242 مدارج النبوۃ جلد 1 ص 21، مکتوب امام ربانی جلد 9 ص 75 تفسیر عزیزی اردو پارہ 30 ص 261 آخری سطر حبیب کمال و جمال ص 104,105)

"تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا نہ سایہ نور

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت ظل محدود رافت پہ لاکھوں سلام

معزز قارئین آئیں انسانوں اور پتھروں کے علاوہ فلکیات کا بھی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں چاند کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دو ٹکرے ہونا، ایک روز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں چند افراد آئے اور مطالبہ کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس وقت ایمان لائیں گے جب چاند دو ٹکڑے نہ ہو جائے۔ چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو اشارہ فرمایا۔ چاند اسی وقت دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک ٹکڑا ایک طرف تھا اور دوسرا

Marfat.com

ٹکڑا کافی فاصلے پر تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر کئی لوگ مسلمان ہو گئے (سبحان اللہ)

یہ تھا چاند کا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کہ اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اشارے پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے آپ کو دولخت کرلیا۔ چاند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے سے حرکت کرتا تھا۔

قارئین کرام! سورج کے غروب آفتاب کے بعد واپس آنے کا وقت آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مقام عشق میں آگے چل کر آپ تفصیلاً پڑھیں گے اور سورج کا حکم ماننے کی روایت حضرت اسماء بن عمیس سے روایت کی گئی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۹۸، خصائص الکبری ص 91/1 بیہقی، ابن عساکر، بخاری 103/1)

اوہدے حکم تھیں سورج مڑدا اے — چن ٹوٹے ہو کے جڑا اے

اوہدا حکم ہووے تے پتھر ان نوں — بولن دا شعور آ جاندا اے

ستاروں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

معزز قارئین ستارے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق ہیں جو آسمان کی زینت بنی ہوئی ہے اور اس کی تعداد کو اللہ اور اس کے محبوب آقا دو عالم جانتے ہیں۔ کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں ستاروں کے برابر ہیں اور جب آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو آسمان کے ستارے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر حاضری لگانے کیلئے۔ حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں۔

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے پاس ان کی ولادت کے وقت موجود تھی اور میں دیکھ رہی تھی کہ آسمان سے ستارے جھکنے لگے یہاں تک کہ مجھے

Marfat.com

گمان ہونے لگا کہ مجھ پر ہی آگریں گے۔

یہ میرا شوق ہے کہ میں تجھے بر ملا دیکھوں
یہ میرا عشق ہے کہ میں خود سے بھی چھپاؤں تجھے

یہ بھی ستاروں کی محبت رسول کہ ولادت کے وقت در حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے اُتر کر حاضری لگا رہے ہیں اور اپنی روشنی سے جائے ولادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے روشن کر کے اپنی سلامی پیش کر رہے ہیں کہ ہم بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی سے کم نہیں۔

چاند کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قارئین کرام آج دنیا والے کسی حسین وجمیل کی تعریف کرتے ہیں تو چاند کے حسن و جمال سے تشبیہ دی جاتی ہے مگر چاند تو یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے حسن و جمال کا نکھار آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور خوبصورت پیشانی سے حاصل کیا ہے اور میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں خود انگلی مبارک کے اشارے پر جھومتا اور رقص کرتا ہوں گویا میں تو خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھلونا ہوں۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یارسول اللہ میں نے آپ کے بچپن میں ایک عجیب واقعہ دیکھا تھا کہ آپ پنگھوڑے میں چاند سے کھیل رہے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا میں آپ کو اس سے بھی بڑی بات بتاتا ہوں کہ میں بطن اطہر میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سن لیتا تھا

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اس لیے
خود سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا
چاند جُھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

Marfat.com

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور

حضرت عبداللہ بن مسعود صاحب نعلین سے روایت ہے کہ چاند کے دوٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیش آیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ جب اہل مکہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے۔ (بخاری شریف جلد دوئم کتاب المناقب ص ۴۷۲ حدیث ۱۰۵۰)

دیکھتے نہ مجھے رشک سے کیوں چشم دوعالم
ورثے میں ملی ہے مجھے حسّان کی آنکھیں

(ظفر چشتی)

قارئین کرام یہ تھا ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق جو بے زبان ہے جسے چاند کہتے ہیں اس کے عشق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ نے مطالعہ کیا۔

لاہور میں ۱۲ ربیع الاوّل ۲۰۰۷ء کی رات اسم محمد ﷺ کے بیان کے دوران چاند کے اردگرد قدرتی طور پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا کروڑوں ناظرین نے براہِ راست دیکھا۔

Marfat.com

باب ہفتم

آداب و تعظیم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ
اللّٰهِ وَكَمَا یَلِیْقُ بِكَمَالِهٖ

درودِ کمال

سیدی احمد الصادی نے کہا ہے کہ اہل طریقت کے الفاظ ہیں جسے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھا جاتا ہے اُس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں

Marfat.com

آداب، تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امامت سے ہٹ جانا

قارئین کرام! جہاں پر ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہاں پر تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازمی ہے ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہوسکتا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کیلئے تشریف لے گئے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا مؤذن نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا آپ نماز پڑھادیں گے آپ نے فرمایا ہاں بس فوراً امامت ہوگئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے اور نماز کی امامت فرمادی دوران نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے صف اولیٰ میں جاکر کھڑے ہوگئے لوگوں نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز میں کسی اور جانب متوجہ نہ ہوئے یعنی کامل محویت کا عالم ہوتا تھا اب تالیوں کی آواز زیادہ ہوگئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور پیچھے ہٹنے کا ارادہ کرلیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر قائم رہو انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں امامت کا حکم دیا ہے اس کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر امامت کرائی نماز کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب میں

Marfat.com

نے حکم دے دیا تھا تم مصلے پر کیوں نہ ٹھہرے حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ کب گوارا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے امامت کرائے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں (بکثرت) تالیاں بجاتے دیکھا اگر کسی کو نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو بلند آواز میں (سبحان اللہ) کہنا چاہیے جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا (امام اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ مارنا طرف عورتوں کیلئے مخصوص ہے (صحیح بخاری، نور الابصار بذکر نبی ص 110)

آج بھی نمازی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں امام کو یاد دلانے کیلئے سبحان اللہ کہتے ہیں۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شراب گلیوں میں بہادی

قارئین کرام! جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کو حرام قرار دیا تو اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ منورہ کے اندر دعوت شراب چل رہی تھی۔ شراب عام پی جا رہی تھی کہ باہر سے آواز آئی میں نے کہا کہ باہر جا کر دیکھو ایک آدمی باہر گیا اور اس نے بتایا کہ باہر منادی والا فِدا کر رہا ہے کہ اللہ کے رسول نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے ادھر سرکار کا شراب کو حرام قرار دینے کا اعلان ہوا اُدھر اللہ کے رسول کے عاشقوں نے ہاتھوں میں جام کو زمین پر گرا دیا۔ منہ میں شراب کو حلق تک جانے سے روک لیا اور مدینہ کی گلی، بازاروں میں شراب بہادی

یہ ہے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ ہے اس کا تقاضا کہ جب حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آجائے تو محبت رسول، عشق رسول یہ ہے کہ اپنی مرضی نہ رہے صرف اطاعت رسول رہے جس ہستی سے عشق ہے اس کے ہر حکم اور سنت کی پیروی ہو۔ عشق مصطفیٰ یہ ہے کہ جس چیز کو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے کوئی کلمہ پڑھنے والا مسلمان اس کو ہاتھ تک نہ

Marfat.com

لگائے۔

حضرت ابوبکر صدیق اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت أبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' جس وقت خلیفۃ المسلمین بنے اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خطبہ دینے کا وقت آیا اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سیڑھی پر بیٹھنا خلاف ادب سمجھا جس پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوا کرتے تھے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس سے نیچے درجے پر آپ نے بیٹھ کر خطبہ دیا اور اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' کا دور خلافت آیا تو آپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر پر بیٹھنے کی جگہ کے نیچے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' کی جگہ سے بھی نیچے بیٹھ کر خطبہ دیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب اور خلیفہ کا ادب بھی ہو سکے۔ (آداب رسول ص 95)

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آداب حدیث مبارک

حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ' جب رسول اللہ کا ذکر کرتے ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جاتا تو ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے باعث جھک جاتے۔ یہاں تک کہ ان کے ہم نشینوں پر گراں گزرتا۔ آپ سے ایک دن اسکا باعث دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا

لَوْرَایْتُمْ مَارَاَیْتَ لَمَا اَفْکَرْتُمْ عَلٰی مَاتَرَوْنَ

یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی..... عظمت وشان جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جانتے تو ہرگز تم اپنے دیکھے ہوئے پر انکار نہ کرتے۔

حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ' جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان فرماتے تو پہلے وضو کرتے پھر

Marfat.com

کپڑے وغیرہ پہن کر آراستہ ہوتے پھر حدیث شریف بیان کرتے اور جب کوئی شخص دروازے پر آتا تو کنیز بھیج کر دریافت فرماتے کہ دیکھو کوئی حدیث پوچھنے آیا ہے یا مسائل فقہ؟ اگر کہتا کہ مسائل فقہ پوچھنے آیا ہوں تو آپ اسی حالت میں جا کر مسئلہ بتا دیتے اور اگر وہ کہتا کہ حدیث پوچھنے آیا ہوں تو آپ غسل فرماتے اور نئے کپڑے پہنتے، خوشبو لگاتے عمامہ باندھتے، سبز چادر اوڑھتے اور ان کے واسطے خاص اس وقت کیلئے ایک کرسی بچھائی جاتی جس پر آپ بیٹھتے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ حدیث بیان فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے رہتے خوشبو سلگتی رہتی۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن امام مالک رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور آپ حدیث شریف بیان فرما رہے تھے کہ آپ کو بچھو نے سولہ (۱۶) بار کاٹا جس کے نتیجے میں آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا مگر آپ نے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرنا نہ چھوڑی جب آپ حدیث بیان فرما چکے اور لوگ چلے گئے تو میں نے رنگ کے بدلنے کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ آج میرے حدیث بیان کرنے کے درمیان میں بچھو نے 16 بار کاٹا اور میں نے حدیث کی عظمت، احترام و تعظیم کے باعث صبر کیا۔

(آداب رسول از صوفی محمد ابو بشیر محمد صالح مجددی ص 109)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد نبوی، مدینہ پاک جاتے تھے تو گھوڑے سے نیچے اتر آتے تھے اور پوچھنے پر بتاتے تھے کہ میں مدینہ پاک کی اس پاک زمین کو گھوڑے کے پاؤں کے نیچے نہیں رکھنا چاہتا جس زمین پاک میں حضور پاک ﷺ تشریف فرما ہیں۔

سبحان اللہ کیسا عشق، کیسی محبت، ہے کہ بچھو ڈنگ پہ ڈنگ مار رہا ہے لیکن عشق مصطفیٰ ﷺ اور محبت مصطفیٰ ﷺ میں حدیث کا درس نہیں چھوڑ رہے اور حدیث بیان

Marfat.com

کرنے سے قبل عشق مصطفیٰ ﷺ کے تقاضے پورے کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں اور مدینہ پاک پیدل چلتے ہیں کہ گھوڑے کے پاؤں اس جگہ زمین میں نہ لگے جس زمین میں پیارے آقا ﷺ آرام فرما ہیں۔

عشق ہو تو امام مالک جیسا محبت اور تعظیم و ادب رسول ہو تو امام مالک جیسا کہ ساری عمر حضور پاک ﷺ کے احترام میں گزری کہ ادب رسول کا دامن پکڑے ہوئے مقام عشق مصطفیٰ ﷺ پر فائز ہیں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عشق مدینہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک بار فریضہ حج سے فارغ ہو گئے تو تمام عمر مدینہ پاک سے باہر نہ نکلے لوگوں نے پوچھا آپ مکہ المکرمہ خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے کیوں نہیں جاتے تو عاشق رسول ﷺ امام مالکؒ فرماتے ہیں، کہ مدینہ سے باہر جاؤں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے وصال کے بعد میری قبر شہر حبیب سے باہر ہو جائے یعنی مجھے مدینے پاک کے علاوہ کہیں اور دفنا دیں۔

مدینے کی گلیاں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

امام مالک بڑے عاشق رسول تھے آپ جب مدینہ پاک کی گلیوں میں سے گزرتے تو مدینہ کی دیواروں کو چومتے کیوں کہ آقا دو عالم ﷺ کی ان دیواروں پر نظر مبارک پڑی ہے اور اسی لئے دیواروں کو عقیدت سے دیوانہ وار چومتے خوش ہوتے۔ عشق رسول ﷺ میں محو ہو کر محبت رسول ﷺ کا اظہار کرتے۔

لوگ کہتے ہیں سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا　　میں کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

(احمد ندیم قاسمی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرح عشق مصطفیٰ ﷺ

Marfat.com

اور آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق عطا فرمائے۔

دل میں عشق نبی کی ہو ایسی لگن
روح تڑپتی رہے دل مچلتا رہے
زندگی کا مزہ ہے کہ ہر سانس سے
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلتا رہے
جو بھی آنسوں بہے میرے محبوب کے
سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
جب چھڑا تذکرہ ان کے رخسار کا
والضحیٰ پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
سورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی
نعت بھی ہو گئی بات بھی ہوگی
دل میں عشق نبی کی ہو ایسی لگن
روح تڑپتی رہے دل مچلتا رہے

(صائم چشتی)

ادب و تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں واعظ فرما رہے تھے اس پُر تاثیر وعظ کا اثر یہ تھا کہ مجلس کے دس ہزار شرکاء میں سے اسی دن سات آدمی وفات پا گئے حضرت غوث اعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ وعلیہ کی کرسی کے نیچے آپ کے قدموں میں حضرت علی بن ہیتی بیٹھے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔ حضرت غوث اعظم نے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا ارشاد فرمایا۔ مجلس کی یہ

Marfat.com

حالت ہوگئی کہ لوگوں کی سانس کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔اس کے بعد حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنی کرسی سے نیچے اترے اور حضرت ہبتی کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنا شروع کیا۔تھوڑی دیر کے بعد حضرت ہبتی بیدار ہو گئے تو حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے ابھی حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا اس پر حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اس وجہ سے ادب اختیار کیا تھا اچھا بتاو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وصیت فرمائی۔

اس پر حضرت ہبتی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ہمیشہ آپ کی خدمت میں رہوں۔حضرت ہبتی رحمتہ اللہ علیہ نے مزید کہا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیادت فرمائی۔یعنی غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ بیداری میں دیکھ رہے ہیں اور کھڑے ہیں

(زبدۃ الآثار تلخیص ہجتہ الاسرار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ص 69)

تعظیم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کا انعام

ارض وسما نہ ہوتا نہ ہوتے ابوبشر　　کیا چیز عرش و کرسی و خورشید و قمر
نام خدا نہ ہو زمانے میں سر بسر　　منظور حق کو ہوتی نہ تخلیق تیری گر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اقبال نے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اس انداز میں کی

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　دہر میں اسم محمد سے اُجالا کر دے

قارئین کرام اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب اپنے نور سے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کی تو

Marfat.com

اس نور کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا اور پھر اس نام کی برکت اور اس نور سے اپنے عرش قلم، لوح، کرسی، آفتاب و مہتاب کو پیدا کیا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

(امام احمد رضا خاں بریلوی)

نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرا نام آسمانوں میں احمد ہے اور زمین پر محمد اور زمین کے نیچے محمود۔

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ قلم نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لوح پر لکھا

اِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

یعنی بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین آخری نبی ہیں (الکلام الاوضح ص ۷۶)

حضرت عبدالمطلب نے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا جس کے معانی ہے تعریف کیا گیا جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کسی کا نام اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں تھا

عاشق رسول کے دل کی تسکین اور ان کی روحانی وجدانی کیفیت کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محو کرنے کیلئے عرض کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے قبل یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے سے پہلے پوری دنیا اور آسمان پر کسی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں سنا گیا نہ پڑھا گیا اور نہ پایا گیا یعنی سب سے پہلے ہمارے نبی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا۔

سیاہی کے عوض یارب قلم کو آب کوثر دے

Marfat.com

کھینچا جاتا ہے نقشہ معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے پہلے دنیا والوں کو جو نام متعارف کرایا گیا وہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس ذات کی نبوت و رسالت سب سے پہلے اہل زمین کو روشناس کرائی گئی ہے اور جس کے نام نامی کو اس دنیا میں سب سے پہلے بلند کیا گیا وہ ذات ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے اور وہ نام نام محمد ہی ہے (معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص۔78) اگر کسی نے نام محمد رکھا ہے تو راہبوں نجومیوں اور اہل کتاب سے سن کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا نام محمد ہے تو انہوں نے نبوت کے لالچ میں محمد نام رکھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے ہی نام محمد ہے

حضرت آدم علیہ السلام کی تنہائی و پریشانی دور کرنے کیلئے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا گیا:

ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور ابن عساکر نے بروایت عطاء رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام' سراندیپ (سری لنکا) میں اتارے گئے تو انہیں (تنہائی اور خوف سے پریشانی لاحق ہوئی اس پر جبرائیل کا نزول ہوا اور جبرائیل نے اذان دینا شروع کر دی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہا پھر اشہدان محمد رسول اللہ دو مرتبہ کہا حضرت آدم علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا تمہارا ایک فرزند انبیاء میں سے ہے

(خصائص الکبریٰ جلد اوّل ص ۲۱)

گویا کہ حضرت آدم کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کیا گیا (معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 78)

Marfat.com

چار کا عدد عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ میں

قارئین کرام بعض عدد کسی خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں لیکن عام طور پر ہماری توجہ ادھر مبذول نہیں ہوتی۔

اللہ چار حروف پر مشتمل (ا۔ل۔ل۔ہ) (اللہ)

محمد چار حرفی ہے (م۔ح۔م۔د)(محمد)

احمد چار حرفی ہے (ا۔ح۔م۔د)(احمد)

اللہ کے لفظ پر بھی نقطہ نہیں ہے اور محمد کے لفظ پر بھی نقطہ نہ ہے۔

قرآن پاک میں لفظ محمد چار بار آیا ہے۔

(۱) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت نمبر 144)

(۲) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ (پارہ ۲۲ سورۂ احزاب آیت 40)

(۳) اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٌ (پارہ ۲۶ سورۂ محمد آیت نمبر ۲)

(۴) مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ (پارہ نمبر ۲۶ سورۂ فتح آیت نمبر ۲۹)

سرکار کی والدہ کا نام آمنہ (الف، میم، ن، ہ) (آمنہ)

الف سے اللہ کی طرف اشارہ ہے م سے محمد کی جانب نون سے نور کی طرف اور ہا سے ہدایت کی جانب (دیوان سالک ص ۳۲)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد خواتین نے دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا جن میں یہ چار مشہور ہیں۔

والدہ آمنہ بی بی، حلیمہ سعدیہ، ثوبیہ، اُم ایمن (خصائص الکبریٰ ص 93)

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں حضور کو چار وزراء عطا ہوئے، حضرت جبرائیل، میکائیل، حضرت ابوبکر، وعمر (خصائص صغریٰ ص ۱۹)

Marfat.com

چار نبی زندہ ہیں حضرت خضر و حضرت الیاس علیہ السلام زمین پر زندہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر۔ حضرت ادریس علیہ السلام جنت میں زندہ ہیں (مشکوۃ المصابیح جلد 8 ص 540۔ مصارف اسم محمد 297)

نوٹ: تمام نبی زندہ ہیں مگر ان میں چار کی شہرت ہے

چار انبیاء کے نام ملانے سے اسم محمد بنتا ہے۔

سب سے اوّل حضرت آدم علیہ السلام م

سب سے اوّل شریف نبی حضرت نوح علیہ السلام ح

سب سے اوّل ابوانبیاء کا خطاب پانے والے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام م

سب سے اوّل الستُ بربکم کے جواب میں بلیٰ کہنے والے حضرت داؤد علیہ السلام د

خلفائے راشدین بھی چار ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ چار ہیں

پانی، مٹی، آگ، ہوا

حضرت شیخ سلطان باہو فرماتے ہیں انسان کے وجود ان عناصر سے ہے،

خاک، پانی، ہوا، آگ (عین الفقر ص۔116)

انسان کے وجود میں مقامات بھی چار ہیں

(۱) زبان، قلب، روح، سر (راز)

اور انہیں سے ایک نفس بنتا ہے (عین الفقراء ص ۱۱۶)

اور فرماتے ہیں، مرشد میں بھی چار حروف ہیں۔ (م۔ر۔ش۔د)

قرآن کے لفظ چار، عربی زبان کے لفظ چار، جس پر نازل ہوا محمد کے لفظ چار، جس نے نازل کیا اللہ کے چار حروف، حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں قرآن مجید میں چار ہزار

Marfat.com

اسم اللہ ہیں (عین الفقرص ۱۴۳)

قرآن کی کل سورتیں ۱۱۴، طلوع چار، زوال چار، غروب بھی چار، شادی بیاہ، نکاح اسلام میں چار کرنے کی اجازت ہے۔ مذکر، طیبہ، بہشت، مجدد، مورخ، عالم، معلم، کلمہ، جہاد، شہید، غازی، کوثر چار، علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

شق صدر: پہلی مرتبہ بچپن میں دوسری مرتبہ (۱۰) دسوے سال تیسری مرتبہ بعثت کے وقت، چوتھی مرتبہ شب معراج۔

(مدارج النبوۃ جلد اوّل ۲۲۲۔ تفسیر عزیزی، اسم معارف محمدص۔ 295 سے 305 تک)

مہر نبوت پر نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب بوقت ولادت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ بی بی کے پاس تھیں آپ فرماتی ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیراہن پہنانا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر دونوں شانوں کے مابین ایک گول نشان دیکھا جس پر لا الہ اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشان تھے جس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اظہار ہوتا تھا نیز وہ مہر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے اس طرف سے شیطان انسان کو اپنی طرف سے راہ پکڑتا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود اطہر میں شیطان کے تمام راستے مہر نبوت کے ساتھ بند کر دیئے۔

حضرت سلمان فارسی صحابی رسول اسی مہر نبوت کو دیکھ کر اسلام لائے

ہر چیز پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ محبت

لوح محفوظ پر نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا گیا اور حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں میں

Marfat.com

نے جنت میں ہر جگہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جنت کے محلات کے طاقوں میں روشن دانوں، حوروغلمان کے سینوں، انہار جنت کے کناروں، درختوں کے پتوں، جنت کے دروازوں، صحیفہ آدم، صحف ابراہیم، کلام شعیب صحیفہ میں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مجموعہ کلام میں، کائنات سفلی میں، درختوں کے پتوں میں پھولوں پر۔

رحمت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر شہ پر عام ہے۔ ہر گل میں، ہر شجر میں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔ پھول پر اسم محمد، پھلوں کے دانوں پر، ایران کے مشہور اخبار، ''اطلاعات'' کے نمائندے خصوصی (کی اطلاع) کے مطابق قاہرہ کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں کفرالشیخ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جہاں کھجور کے ایک درخت میں پھل کی بجائے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پیدا ہوتے ہیں۔ اس درخت کے مالک (کی اطلاع) کے مطابق یہ درخت آج سے پندرہ برس پہلے بویا گیا تھا لیکن قانون فطرت کے مطابق آج تک اس میں کھجوریں نہیں لگیں۔ بلکہ آٹھ برس کی عمر میں اسکی شاخوں کے سرے مڑمڑ کر ''اللہ'' کے نام میں تبدیل ہونے لگے اور ایک سال بعد مزید شاخیں 'محمد'' کے نام میں ڈھلنے لگیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ درخت ہزارہا لوگوں کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔ جسے مصری درخت مقدس کے نام سے پکارتے ہیں عربی دانشمندوں اور محققین کی کافی بڑی تعداد اس عجیب وغریب درخت کے اس پھل کا مشاہدہ کر چکے ہیں اور مشہور و معروف عالم اور اسلامی مورخ ڈاکٹر عبدالرزاق نوفل کے الفاظ ہیں۔

"یہ خدائے تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جسے عقل انسانی سمجھنے سے عاجز ہے۔" ابوعبداللہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں بلاد ہند میں گیا ایک شہر جسے غیلہ بون یا تمیلہ بتا کہتے ہیں وہاں میں نے ایک بہت بڑا درخت دیکھا جس کے پھل بادام کی مانند تھے اور اس کا چھلکا بھی تھا پھل کو توڑا گیا تو اس کے اندر سے ایک پتہ نکلا

Marfat.com

جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اہل ہند اس سے برکت حاصل کرتے تھے اور اس کے ذریعے خشک سالی میں بارش کی دعا مانگتے ہیں اس کو ابوابقائن نے اپنی کتا ب منسک میں بیان کیا ہے۔

ترکاریوں میں نام محمد، پھلوں کے اندر نام محمد ﷺ، مچھلیوں کے دائیں کان پر لا الہ الا اللہ اور بائیں کان پر محمد رسول اللہ علامہ اسعد فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس وجہ سے مچھلی کو پانی میں ڈالا تا کہ اللہ رسول کے نام کا احترام رہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر بھی اسم محمد ﷺ درج تھا۔

اسم محمد ﷺ کا نقشہ انسانی جسم میں حضرت علامہ شیخ احمد شہاب الدین سلطانی کی شہرہ آفاق کتاب مواہب الدنیہ کی تلخیص میں حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہائی فرماتے ہیں کہ اس متبرک نام محمد ﷺ کی جو چار حرفی خصوصیت ہے

میم اوّل اس کے سر اس کے دو بازو ہیں میم ثانی اس کی ناف اور دال دونوں پاؤں ہیں (محمد) اور قدیم کوئی خط میں یہ شکل بالکل واضح ہے۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کی شکل جب نام محمد ﷺ سے ملتی جلتی ہے تو بروز قیامت خدا تعالیٰ اس نام محمد ﷺ کے احترام کے پیش نظر انہیں جہنم میں داخل فرمائیگا؟ سرکار دو عالم ﷺ کے نام کی نسبت سے کوئی مسلمان جہنم میں نہیں جائے گا (انشاءاللہ)

اس طرح انبیاء کے مقدس شانوں کے بیچ اسم محمد ﷺ لکھا گیا ہے۔ اسی طرح نام محمد ﷺ جانوروں پر، نماز کے وقت بھی اسم احمد کا نقشہ بن جاتا ہے۔

(معارف اسم محمد، ص ۲۲۱، ۲۵۳، جان جاناں از پروفیسر مسعود احمد صاحب ص۔ ۵۷۔ تاریخ مشائخ قادریہ ص ۱۴۔ الانوار المحمدیہ من المواہب الدنیہ ص ۱۸۱۔ صحیح نجاری جلد دوئم ص ۳۳۹۔ حجتہ اللہ العالمین ص ۲۹۲۔ خصائص الکبری جلد اوّل ص ۱۶۳۔ (مدارج النبوت جلد اوّل ص ۴۹۲، 370 باب 6)۔ نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۴۱۰۔ قبل از اسلام کتابوں میں ذکر رسول از سید آل احمد رضوی، نغمہ سلیمان ۱۶ شواہد النبوۃ ص ۳۰)۔

Marfat.com

سرکار کے اسم مبارک پر نام رکھنے کے فضائل و برکات

قارئین کرام! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر نام رکھنے کی مندرجہ ذیل برکات و رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے اسم مبارک پر نام رکھنا مبارک اور دنیا و آخرت میں حفاظت و نجات کا باعث ہے چنانچہ حافظ امام ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُعَذِّبُ اَحَدًا سَمّٰی بِاسْمِکَ فِی النَّارِ

اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا! کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

حلیۃُ الاولیاء مدارج النبوۃ جلد اوّل ۲۴۷۔ طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ تریف ص ۳۸۰) اس وعدہ خداوندی کے مطابق ایک اور حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز دو آدمی دربار خداوندی میں پیش ہونگے حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جاؤ یہ سن کر انہیں تعجب ہوگا اور حق تبارک و تعالیٰ سے وہ عرض کریں گے یا اللہ ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر بھی ہم کو جنت میں کیوں بھیجا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا تم جنت میں جاؤ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ جس شخص کا نام

Marfat.com

محمد یا احمد ہوگا اسے جہنم میں داخل نہیں کروں گا (مدارج النبوت جلد اوّل ص ۶۴۶)۔
حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی نے لکھا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہے قیامت کے روز اسے لایا جائے گا اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا کہ تجھے گناہ کرتے ہوئے شرم نہ آئی؟ حالانکہ تو نے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رکھا ہے۔ لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں تجھے عذاب دوں جب تو نے میرے حبیب کا نام اختیار کیا ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔
(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص 151)

میں صدقے اس ذات اقدس کے میں قربان نام نامی پر
تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا

چنانچہ محدث اعظم فرماتے ہیں کہ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت فرماتے ہیں قیامت کے روز ایک منادی صدا کرے گا کہ اے لوگوں آگاہ ہو جاؤ تم میں سے جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے اس حکم سے اللہ رب العزت اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کی عظمت دکھانا چاہے گا۔
(کتاب الشفاء القسم الاوّل باب سوم بحوالہ جواہر النبی شریف جلد اوّل ص ۱۳۳)

محشر میں گنہگاروں کیلئے دامن کا سہارا کافی ہے
دامن تو بڑی شے ہے لیکن مجھے نام تمہارا کافی ہے
سچ ہے سید بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا
ہمنام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے
(محدث اعظم ہند)

اسماء النبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیوض و برکات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک میں بڑی برکت رکھی ہے۔

Marfat.com

جوشخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوسوتے وقت ہر روز باوضو ہوکر نہایت ذوق وشوق سے آپ کے صفاتی اسماء سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے گا تو اللہ اسے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے نوازے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت سعادت کی دلیل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر نام کے شروع میں سیدنا اور اس کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا بہت اچھا ہے اور ادب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جتنا زیادہ کوئی ادب نام اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے گا اس پر اتنا ہی اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ اور اس نام کی بدولت سے فیوض و برکات کے سمندر کے قطروں سے فیض یاب ہوگا۔

اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُوْدٌ
تعریف والا	سب سے زیادہ حمد کرنیوالا	سراہنے والا	سراہا گیا
قَاسِمٌ	عَاقِبٌ	فَاتِحٌ	خَاتِمٌ
بانٹے والا	پیچھے آنے والا	کھولنے والا	ختم کرنے والا
حَاشِرٌ	مَاحِ	دَاعِ	سِرَاجٌ
اٹھنے والا	محو کرنے والا	بلانے والا	چراغ
رَشِيْدٌ	مُنِيْرٌ	بَشِيْرٌ	نَذِيْرٌ
نیک	نور والا	خوشخبری دینے والا	ڈرانے والا
هَادٍ	مُهْدٍ	رَسُوْلٌ	نَبِيٌّ
ہادی	ہدایت والا	رسول	نبی
طٰهٰ	يٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُدَّثِّرٌ

Marfat.com

طٰہٰ	یٰسٓ	کملی والے	چادر اڑھنے والے
شَفِیْعٌ	خَلِیْلٌ	کَلِیْمٌ	حَبِیْبٌ
شفاعت والا	دوست جانی	کلام کرنے والا	دوست
مُصْطَفٰی	مُرْتَضٰی	مُجْتَبٰی	مُخْتَارٌ
چنا ہوا	برگزیدہ	چنا ہوا	پسندیدہ
نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	قَآئِمٌ	حَافِظٌ
مدد دینے والا	مدد دیا گیا	قائم	حافظ
شَهِیْدٌ	عَادِلٌ	حَکِیْمٌ	نُوْرٌ
گواہ	عدل والا	حکمت والا	نور
حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ	اَبْطَحِیٌّ	مُؤْمِنٌ
دلیل	حجت	ابطح والا	ایمان والا
مُطِیْعٌ	مُذَکِّرٌ	وَاعِظٌ	اَمِیْنٌ
تابع دار	نصیحت کرنے والا	واعظ	امانت دار
مَدَنِیٌّ	عَرَبِیٌّ	حَاشِمِیٌّ	تَهَامِیٌّ
مدینہ والا	عرب والا	ہاشمی	تہامی
حِجَازِیٌّ	نَذَارِیٌّ	قُرَشِیٌّ	مُضَرِّیٌّ
حجاز والا	مضر بن نذار کی اولاد سے	قریشی	مضر والا
اُمِّیٌّ	عَزِیْزٌ	حَرِیْصٌ	رَءُوْفٌ

Marfat.com

امی	غالب	حرص کرنیوالا (لوگوں نرم دل کے ایمان کیلئے)	
رَحِیْمٌ	یَتِیْمٌ	غَنِیٌّ	جَوَّادٌ
رحم کرنے والا	یتیم	بے پرواہ	سخی
فَتَّاحٌ	عَالِمٌ	طَیِّبٌ	طَاهِرٌ
فتح کرنیوالا	جاننے والا	پاک	پاک کرنے والا
مُطَهَّرٌ	خَطِیْبٌ	فَصِیْحٌ	سَیِّدٌ
پاکیزہ	واعظ	عمدہ بیان والا	سردار
مُنْتَقًی	اِمَامٌ	بَارٌ	شَافٍ
پاک کرنیوالا	پیشوا	نیک	شفا دینے والا
مُتَوَسِّطٌ	سَابِقٌ	مُتَصَدِّقٌ	مَهْدِیٌّ
متوسبط	آگے جانے والا	میانہ رو	ہدایت والا
حَقٌّ	مُبِیْنٌ	اَوَّلٌ	اٰخِرٌ
سچا	طاہر	اوّل	پچھلا
ظَاهِرٌ	بَاطِنٌ	رَحْمَةٌ	مُحَلِّلٌ
ظاہر	چھپا	رحمت	حرام کرنے والا
صَادِقٌ	مُصَدِّقٌ	نَاطِقٌ	صَاحِبٌ
سچا	سچ بولنے والا	بولنے والا	صاحب
مَكِّیٌ	نَّاهٍ	شَكُوْرٌ	قَرِیْبٌ

Marfat.com

مکے والا	منع کرنے والا	شکر گزار	قریب
مُنِیْبٌ	مُبَلِّغٌ	طٰسٓ	حٰمٓ
رجوع کرنیوالا	پہنچانے والا	طٰہٰ	
حَبِیْبٌ	اَوْلٰی	وَصَلّٰی	اللّٰہُ تَعَالٰی
محبوب	بہتر	اور رحمت	

عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(مجموعہ وظائف ص۔578 از عالم نقشبندی)

قارئین کرام یہ تھے سرکار دو عالم ﷺ کے اسم مبارک جن کے پڑھنے کے فیوض و برکات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصیب ہو جاتی ہیں اور عاشق رسول ان الفاظ کے گیت اپنی زبان سے عشق و محبت کے ساتھ پڑھتا رہتا ہے ہر عاشق رسول کو چاہیے کہ وہ ان اسمائے مبارک کی تلاوت کرتا رہے۔

دو سو سال کا گناہ گار تعظیم اسم محمد ﷺ کے سبب بخشا گیا

قارئین کرام! آیئں اسم محمد ﷺ کی تعظیم کرنے والوں کو جو انعام اور رحمتیں ملتی ہیں اس کا مطالعہ کرتے ہیں بڑا ہی مشہور واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو دو سو 200 سال سے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کرتا رہا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کے گناہوں کی وجہ سے اس کی لاش کو اٹھا کر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر رکھ دیا۔ ادھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو حکم دیا کہ اے موسیٰ تم جاؤ اور اس آدمی کی نماز جنازہ جا کر پڑھو۔ موسیٰ اس وادی میں گئے اور وہاں کے حالات دیکھ کر اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔

یا اللہ اس نے تو دوسو سال تیری نافرمانی کی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا موسیٰ وہ ایسا ہی آدمی تھا لیکن جب وہ تورات کو کھولتا اور اس میں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا اسے عزت سے چومتا اور اسے اٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگاتا میں نے اس کے اس عمل پر اس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور 79 حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا ہے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین، ابن عساکر، خصائص الکبریٰ جلد اوّل ۲۴، سیرت حلبیہ اردو جلد اوّل ص ۲۸۵، عتیہ الاولیا از ابونعیم، روایت حضرت وہب بن منبہ، (معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جلا سکتی ہے کیونکر آگ اُس دل کو جہنم کی
کہ کندہ ہو نبی کا نام جس دل کے نگینے میں

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز دو بندوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ حکم دیگا کہ میرے ان دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ۔ اس پر وہ دونوں بہت خوش ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہم جنت میں داخل ہونے کا ذرا سا بھی حق نہیں رکھتے کیونکہ جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل ہمارے نامہ اعمال میں نہیں ہے ہم اس عزت کرام کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں اس پر اللہ جل جلالہ فرمائیں گے کہ تم میرے محبوب کے ہم نام ہو لیکن تم نے دنیا میں اس نام کی لاج نہیں رکھی تمہیں اس نام کے ساتھ میری نافرمانی کرتے وقت شرم بھی نہ آئی۔ لیکن مجھے حیا آتی ہے کہ تمہیں

Marfat.com

عذاب دوں کیوں کہ تمہارا نام میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہے۔
پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جاؤ

اگر نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) را نیا دردے شفیع آدم
نہ آدم یا فتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

اگر نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام وسیلہ نہ بناتے تو نہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی اور نہ ہی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگتی

جس گھر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام کا کوئی ہو وہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر پر فرشتوں کا پہرہ ہو اور یہ گھر جادو و جنات سے بچا رہے تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں اپنے بچوں کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر رکھے علامہ حلبی علیہ الرحمۃ سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس کا پہرہ دینا

(سیرت حلبیہ ص 79، بے مثل رسول کے بے مثل واقعات ص 87 از علامہ محمد شہزاد قادری ترابی مدظلہ)

Marfat.com

باب 9

ہجرتِ مدینہ

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

فرمان حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

Marfat.com

ہجرت مدینہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں

قارئین کرام آئیں ہجرتِ مدینہ کا روحانی، نورانی اور وجدانی منظر عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں دیکھتے ہیں

قارئین کرام! آئیں ہجرت مدینہ کو اُسوۂ حسنہ، شان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شان جان کائنات، سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں اس کا مطالعہ کر کے اپنے دل میں شمع رسالت کو اور زیادہ روشن اور خوشبوئے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معطر کرتے ہیں تا کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادی میں بھی سیر کریں اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں حقیقی آگاہی ہو سکے۔ جب کفار مکہ، دشمنان اسلام کے ظلم، جبر، تشدد، مخالفت، دشمنی، آخری حد تک پہنچ گئی اور کفار عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کے دشمن بن گئے اور ارشاد ربانی کے مطابق

"اور وہ تم کو اس سرزمین مکہ سے قریب ہے کہ دل برداشتہ کر دیں تا کہ تم کو یہاں سے نکال دیں اور اگر ایسا ہوا تو پھر وہ تمہارے چلے جانے کے بعد اطمینان سے بہت کم رہ سکیں گے تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں سب کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور تم ہمارے دستور میں ردوبدل نہ پاؤ گے" (سورۃ بنی اسرائیل (۱۸۔۸۰)

چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم آج رات میرے بستر پر سونا اور لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آنا اُدھر دارلندوہ میں قریش کا اجلاس ہوا جس میں مختلف تجاویز دی گئیں۔ اجلاس کا مقصد یہ تھا کہ حضور

Marfat.com

پاک ﷺ کے اعلانِ توحید ورسالت کو کیسے روکا جائے اوراس انقلابی ہستی سے کیسے بچاجائے۔

کسی نے یہ تجویز دی کہ آپ سرکار ﷺ کو ایک جگہ بند (استغفراللہ) کر دیا جائے تا کہ پیغام توحید باہر نہ آسکے اجلاس میں بتایا گیا کہ حضور ﷺ کے جانثار اور عاشقانِ رسول ﷺ باہر موجود ہیں اور سچے جانثارانِ رسول ﷺ کی وجہ سے یہ منصوبہ عملی جامہ تک نہیں پہنچے گا۔

کسی نے تجویز دی کہ آپ سرکار ﷺ کو مکہ سے دور روک دیا جائے تا کہ مکہ سے باہر آپ کا پیغام نہ پہنچ سکے۔لیکن اس کی بھی کفار مکہ کے اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں نے مخالفت کر دی اور اجلاس میں بتایا گیا کہ حضور پاک ﷺ کی خطابت لاثانی ہے اورخوبصورت ودلکش،فصاحت وبلاغت اورانقلابی انداز تبلیغ مکہ پاک تک پہنچ جائے گا اور پیغام رسالت کے سامنے ہم ریت کی دیواریں ثابت ہونگے۔

اب ابوجہل اس اجلاس میں اپنی دوراندیشی کوسامنے لا رہا ہے اور تجویز دے رہا ہے کہ مکہ کے ہر قبیلے کا فرد جو جوان اور صحت منداور بہادر ہے وہ جدید اسلحہ سے لیس ہوکراس لشکر میں شامل ہوگا جس کا مقصد حضور ﷺ کو معاذ اللہ (استغفراللہ) قتل کرنا ہے اس طرح جب مشترکہ طور پر یکبارگی حملہ ہوگا تو قاتل بھی نہ پہنچانا جائے گا اس طرح عبدالمناف خون بہا ادا کر دیں گے چنانچہ اس تجویز پر عمل کیا گیا اور نوجوانوں کالشکر دشمنان رسول اللہ بن کر حضور پاک ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا کہ کہیں حضور ﷺ گھر سے باہر نہ نکل سکیں۔

ادھر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام حضور پاک ﷺ کو دشمنوں کی اطلاع کر چکے تھے اوراللہ تبارک وتعالیٰ کفار مکہ کے اس پلان کو اپنی نظر رحمت سے دیکھ رہا تھا حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں مٹی بھری اور کفار پر سورہ یٰس فھم لا یبصرون تک پڑھتے ہوئے پھینک دی محاصرین پر غنودگی طاری ہوگئی دشمنان اسلام کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور کسی کافر کو خبر تک نہ ہوئی۔

کسی مخبر نے جو اس اجلاس میں شامل نہ تھا کفار مکہ کے نوجوان جو سرکار دو عالم کا حصار کئے ہوئے تھے کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو باہر جا چکے ہیں۔ یہ سن کر قریش مکہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی اور فوراً گھر کے اندر چلے گئے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو پہلے ہی فرما دیا تھا۔

اے علی! آج مجھے مکہ چھوڑ کر چلے جانے کا حکم ملا ہے آج میرے بستر پر میری سبز چادر اُوڑھ کر تمہیں سونا ہوگا ذرا اندیشہ نہ کرنا تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔

میری یہ سبز حضرمی چادر اوڑھ لو اور آرام سے سو جاؤ تمہارے قریب کوئی ایسی چیز نہیں آسکے گی جو تمہیں نہ پسند ہو۔ جب کفار مکہ نے دیکھا کہ بستر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سبز چادر اُڑھے سوئے ہوئے ہیں تو سخت غضبناک ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو خانہ کعبہ میں بند کر دیا اور کعبہ میں چھوڑ دیا اس ایثار و قربانی اور عشق رسول کے واقعہ کے بارے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے نفس کی قربانی دے کر اس ہستی کی حفاظت کی جو ان تمام لوگوں سے افضل ہے جنہوں نے زمین کو پاؤں سے روندا اور جنہوں نے اللہ کے گھر کا طواف کیا۔

وہ اللہ کا رسول ہے جس کے خلاف انہوں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو بڑی قدرت والا ہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے مکر سے نجات دی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرے بستر پر سو جانا

Marfat.com

اور لوگوں کی امانتیں واپس لوٹا کر آجانا تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرما دیا تھا کہ تم امانتیں واپس کر کے آجانا اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے کبھی بستر پر دشمن اسلام موت کی نیند نہیں سلا سکتے۔

قارئین کرام! کیا مقام ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کا کتنی انوار و تجلیات حاصل کی ہوں گی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جب سرکار دو عالم ﷺ کی چادر اُوڑھے سو گئے رحمتوں والی اور بستر رسول ﷺ جس پر وحی نازل ہوتی اس پر سوئے ہونگے۔

اِدھر حضور ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے گھر تشریف لے گئے جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ پہلے ہی سے دو اونٹنیوں کو خرید کر گھر ہی میں چارہ ڈالتے تھے اور باہر دوسرے جانوروں کے ساتھ نہیں جانے دیتے تھے کہ پتہ نہیں کب حضور ﷺ ہجرت کیلئے حکم صادر فرما دیں اور یہ اونٹنیاں کہیں دور چرنے کیلئے گئی ہوں۔

جب حضرت محمد ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کو اپنے ساتھ ہجرت کرنے کی خوشخبری سنائی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی آنکھوں میں خوشی کی وجہ سے آنسو آگئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! بخدا مجھے آج کے دن سے پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ خوشی کے موقعہ پر بھی کوئی روتا ہے یہاں تک کہ میں نے اس دن حضرت ابوبکر صدیق کو روتے ہوئے دیکھا جب سرکار ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ ہجرت کی خوشخبری سے نوازا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا اے نبی ﷺ اللہ سفر کیلئے یہ دو اُونٹنیاں میں نے تیار کر رکھی ہیں اور سفر میں راہ کو دکھانے کیلئے عبداللہ بن ارقط کو

Marfat.com

اجرت پر مقرر کرلیا یہ بنی الدیل بن بکر کے خاندان کا فرد تھا یہ دونوں سواریاں اس کے حوالے کردی اور ان کو بتادیا گیا کہ یہ سواریاں فلاں فلاں وقت پر فلاں جگہ پہنچا دینا۔

ہجرت مدینہ اور حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اس سارے واقع کو اپنی تفسیر میں تحریر کیا ہے اور اس تفسیر کے اقتباسات کو شائع کیا گیا، سلطان ناصر الدین قاچار والی ایران کے عہد حکومت تہران میں چھاپا گیا اور شائع ہوا اور اس کے سال طباعت ۱۲۴۸ھ رقم ہے جس کا محبت بھرا ترجمہ حضر پیر محمد کرم شاہ صاحب نے ضیاء النبی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر ۵۲ میں کیا ہے۔ آپ کی خدمت میں ذوق عشق کیلئے پیش خدمت ہے

فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلَیْہِ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی طرف یہ وحی فرمائی

جبرائیل نے عرض کیا یا محمد اللہ تعالیٰ جو سب سے اعلیٰ و برتر ہے وہ آپ کو سلام فرماتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے کہ ابوجہل اور قریش کے رئیسوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی ہے۔ اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ رات اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ ان کا تعلق آپ کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح کا تعلق حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کو آپ کی ذات پر فدا کردیا اور اپنی روح سے آپ کی حفاظت کی ہے۔

وَفِیْ غُرَفَاتِھَا مِنْ خُلَصَآءِ

Marfat.com

نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس سفر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں اگر اس نے آپ کی دلجوئی کی آپ کی مدد کی آپ کی تقویت کا باعث بنا اپنے وعدے اور اپنے عقد پر جو اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے ثابت قدم ہا تو وہ جنت میں آپ کے رفقاء میں سے ہوگا اور جنت کے گھروں میں آپ کے پرخلوص احباب سے ہوگا۔

پہلے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ تم اس بات پر رضامند ہو کہ دشمن مجھے تلاش کرے اور نہ پا سکے اور تجھے پالے اور شاید جاہل جلدی سے تمہاری طرف دوڑ آئیں اور تمہیں قتل کر دیں۔

''ہاں یا رسول اللہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میری روح حضور کی روح مبارک کی حفاظت میں کام آئے میری ذات حضور کی ذات پر قربان ہو میری زندگی حضور ﷺ کی خدمت میں گزرے حضور ﷺ کے حکم کی بجا آوری میں صرف ہو حضور کے دوستوں کی محبت، احباب کی نصرت اور آپ کے دشمنوں سے جہاد کرتے بیت جائے۔ اگر یہ امر نہ ہوتے تو میں ایک لمحے کے لیے بھی اس دنیا میں زندہ رہنا پسند نہ کرتا۔

فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہ عَلِیّ وَقَالَ لَہٗ یَا اَبَا حَسَنٍ قَرَّ قَرَّ عَلٰی مَلَامِكَ هٰذَا الْمُؤْنَ بِاللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَقَرَّ أَعَلٰی مَا عَدَّ اللّٰہُ لَكَ مِنْ تَوَّابِہٖ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ مَالَمْ یَسْمَعَ بِمِثْلِہٖ السَّامِعُوْنَ وَلَا رَاٰی مِثْلَہُ الرَّاءُوْنَ وَلَا خَطَرَ مُثْلَہ بِبَالِ الْمُتَفَکِّرِیْنَ

''پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا۔ اے ابوالحسن! تیرے اس کلام کی تصدیق لوح محفوظ کے موکلین نے کی ہے اور

Marfat.com

انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے جو ثواب دارالقرار میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے اس کی مثل نہ کسی نے سنی اور نہ دیکھی نہ کسی کے ذہن میں اس کا تصور آیا۔''

یہاں تک کہ وہ گفتگو بیان کی گئی ہے جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے درمیان ہوئی۔ اس کے بعد حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ، حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے وہ کلام بلاغت نقل فرماتے ہیں۔ جو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلص اور پیارے دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَرَفِسْتَ اَنْ تَكُوْنَ مَعِیْ يَا اَبَابَكْرٍ تُطْلَبُ كَمَا اَطْلَبُ وَتَعْفِ بِاَنَّكَ اَنْتَ الَّذِیْ تَحْمِلُنِیْ عَلٰی مَا اسَرَعَلَيه وَتَحْمِلُ عَنِّیْ اَنْوَاعَ الْعَذَاب۔

''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو کہا اے ابوبکر! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم میرے ساتھ ہو جس طرح میری تلاش کی جاتی ہے۔ اسی طرح تمہاری تلاش بھی کی جائے اور تم اس بات سے پہنچانے جاؤ کہ جس دین کی میں تبلیغ کر رہا ہوں اس پر تم نے میری معاونت کی۔ پھر میری وجہ سے تمہیں طرح طرح کی اذیتیں دی جائیں۔ کیا تم اس صورت حال پر راضی ہو۔

قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اَمَّا اَنَا لَوْعِشْتُ كُلَى الدُّنْيَا وَاُعَذَّبُ فِیْ جَمِيْعِهَا اَشَدَّ عَذَابٍ لَا يَنْزِلُ عَلَیَّ مَوْتٌ مُرِيْحُ وَّلَا فَرَجٌ مِنِيْعٌ وَمَلٌّ ذٰلِكَ فِیْ مُحَبَّكَ وَكَانَ ذٰلِكَ حَبٌ الٰی مِنْ اَنْ اَتَنَعَّمَه فِيْهَا وَاَنَامَالِكُ لِجَمِيْعِ مَمَالِكِ مُلُوْكِهَا فِیْ مَخَالَفَتِكَ مَالِیْ وَ اَهْلِی

Marfat.com

وَکدیٰ اِلّا فِدَآءَکَ

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی اگر میں اتنی مدت زندہ رہوں جتنی دنیا کی عمر ہے اس طویل زندگی میں مجھے سخت ترین عذاب دیئے جائیں نہ مجھ پر وہ موت نازل ہو اور نہ مجھے ان مصائب سے نجات دی جائے اور اسے سب اذیتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے باعث مجھے دی جائیں تو یہ ساری اذیتیں اور عذاب مجھے اس بات سے محبوب تر ہیں اور میں آپ کی مخالفت میں کی زندگی بسر کروں گا میرے بیوی بچے سب حضور پر قربان ہوں''۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عقیدت مند اور عاشق دل فگار غلام کے اس جواب کو سن کر کیا ارشاد فرمایا سنئے اور اپنے عشق و ایمان کو تر و تازہ کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہٗ یقیناً اللہ تمہارے دل سے آگاہ ہے۔ اور تمہاری زبان پر جو کلام جاری ہوا ہے وہ تمہارے دل سے بالکل مطابق اور ہم آہنگ پایا ہے اور تجھے میرے لئے بمنزلہ کان اور آنکھوں کے کر دیا ہے نیز جسم سے سر کا اور بدن سے روح کا جو تعلق ہے وہ تیرا میرا تعلق ہے''۔(۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دولت خانہ سے نکل کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ غار ثور جو مکہ المکرمہ سے ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ثور نامی ایک پہاڑ ہے جس کی غار میں تشریف لے آئے

غار ثور میں عاشق رسول کا قیام

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے میں غار میں جاتا ہوں بعد میں آپ تشریف لائیں تا کہ غار کو صاف ستھرا کر سکوں اور حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت ہے کہ جب حضور کے ساتھ غار ثور میں پہنچتے تو غار کے اندر جا کر

Marfat.com

انہوں نے غار کی صفائی کی اور جہاں سوراخ تھے اپنی چادر پھاڑ کر سوراخ بند کر دیئے۔ چنانچہ جب کپڑا ختم ہو گیا تو اپنے پاؤں کی ایڑھی سوراخ پر رکھ دی قریش مکہ کے ساتھ سراغ لگانے والے کھوجی بھی تھے کھوجی نے کہا کہ میں ایک پاؤں کے نشان کو جانتا ہوں یہ صدیق کے نشان ہیں مگر ساتھ ہی دوسرے نشان کو نہیں جانتا یہ نشان مشابہت رکھتا ہے جو مقام ابراہیم پر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ خوب جانتا تھا کہ کفار مکہ میرے حبیب کے تعاقب میں ضرور غار ثور تک آئیں گے یہی وجہ تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کی مدد کیلئے غار کے اردگرد ایسے انتظامات کر دیئے تھے کہ میرے حبیب کے دشمن غار کے اندر نہ جا سکیں دشمن غار تک آ گئے لیکن اندر نہ جا سکے غار کے دہانے پر ایک خاردار درخت اُگا دیا گیا اس درخت کو اہل عرب غیلان کہتے ہیں اس کی بلندی انسانی قد کے برابر ہوتی ہے اس کی شاخیں بڑی خاردار ہوتی ہیں اور اس کی موجودگی میں کسی انسان کے لئے غار کے اندر جانا ناممکن تھا اور اس غار کے دہانے پر جنگلی کبوتروں کے ایک جوڑے نے اپنا گھر بنا لیا اور انہوں نے انڈے بھی دے دیئے اور ان انڈوں پر ایک کبوتری بیٹھی تھی۔

مواہب الدنیہ کے شارح علامہ زرقانی تحریر کرتے ہیں کہ!

حرم کعبہ میں جو کبوتر ہیں وہ انہیں جوڑے کہ نسل سے ہیں اور ان کبوتروں کو کوئی کچھ نہیں کہتا کیوں کہ یہ عزت اللہ تبارک وتعالیٰ سے غار کے دھانے پر اس کے حبیب کے ساتھ جس جوڑے نے محبت کی تھی یہ اس کی نسل کو عزت دی گئی ہے اور یہ بھی زبان زد عام ہے عرب میں کہ فلاں شخص کو حرم پاک میں موجود کبوتروں سے بھی زیادہ امن و ایمان میسر ہے۔

ساتھ ہی ایک عنکبوت نے جالا بنا دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کئی سال سے

Marfat.com

جالا بنا ہوا تھا۔ امیہ بن خلف جیسا دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مکڑی کا جالا دیکھ کر کہنے لگا کہ اندر جانے کی ضرورت نہیں اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے بھی پہلے کا تنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق اپنی محبت اور عشق کا اظہار کر رہی ہے

قارئین کرام یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف انتظامات تھے جو اپنے حبیب کیلئے کئے تھے بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات "اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

جب بار بار قریش کی ٹولیاں غار پر پہنچنا شروع ہو گئیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے۔

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر انہوں نے جھک کر اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ کے قدموں کی غار کے اندر آواز سنی اور پریشان ہو گئے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یَا اَبَابَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُهُمَا

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان دو کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہو

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰہِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۴۰﴾

(پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰)

"اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت

Marfat.com

سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے" (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰ ترجمہ کنز الایمان)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کو غارِ ثور میں اپنے والد اور سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ گزارتے اور صبح کو مکہ مکرمہ چلے جاتے اور مکہ والوں کے منصوبوں اور دن بھر کی خبریں حاصل کر کے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے اور منہ اندھیرے غارِ سے باہر مکہ کی طرف چلے جاتے اور حضور پاک ﷺ کی زیارت کیلئے بار بار غارِ ثور میں آتے اور خدمت مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے اپنے دل کی محبت کی پیاس بجھاتے۔ سبحان اللہ

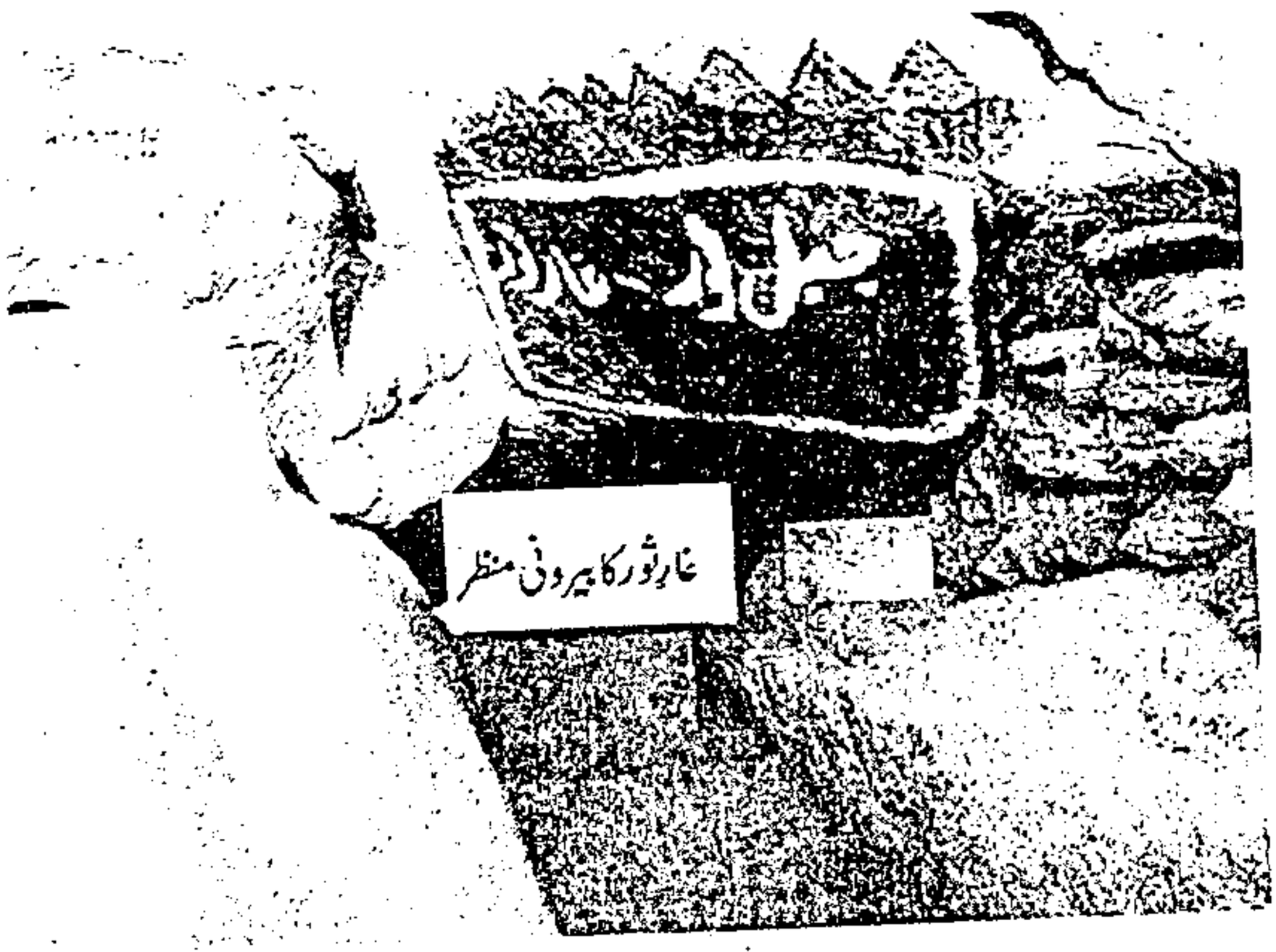

غارِ ثور کا بیرونی منظر

یہ غار مکہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے جہاں پر حضور نبی کریم ﷺ نے ابوبکر صدیق کے ہمراہ ہجرت مدینہ کے وقت تین روز قیام فرمایا

Marfat.com

مکہ سے مدینہ کا سفر روزانہ

اس محبت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے غلام عامر بن فہیرہ دن بھر بکریوں کا ریوڑ چراتے اور رات کو غارِ ثور کے دہانے پر بکریاں لے آتے عامر اور عاشق رسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ بکریوں کا دودھ دوہتے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے دن کو منہ اندھیرے عامر بن فہیرہ بکریاں چرانے لے جاتے اور جہاں جہاں حضرت عبداللہ لخت جگر گوشہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے پاؤں کے نشان ہوتے وہاں پر بکریوں کو دوڑاتے عبداللہ کے پاؤں کے نشان مٹ جاتے اور کفار مکہ پاؤں کے نشان پر غار ثور تک نہ آسکے۔

تیسرے روز حسب وعدہ عبداللہ بن ارقط جسے راہبری کیلئے منتخب کیا گیا تھا اونٹنیاں لے کر پہنچ گئے۔ حضرت اسماءؓ دختر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ بھی کھانا پکا کر لے آتی لیکن توشہ دان باندھنے کیلئے دوڑی ساتھ لینا بھول گئی جب توشہ دان کو اونٹ کے کجاوے سے باندھنے لگی تو رسی نہ تھی اس وقت انہوں نے دوپٹہ پھاڑ کر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک سے توشہ دان کا منہ اور دوسرے سے پانی کے مشکیزہ کا منہ باندھ دیا یہی وجہ ہے کہ ذات النطاقین (دو کمر بندوں والی) کے لقب سے مشہور ہوگئیں۔ (معارج النبوت ص ۵، جلد سوئم)

خاندان صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ تین دن تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت غار ثور میں کرتے رہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے سینوں کو منور کرتے رہے اس غار میں عشق رسول کا ایک عظیم اور نا قابل مثال منظر تھا۔

ایک سانپ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیاس بجھانے کیلئے 600 سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مکہ کا راستہ پوچھتے پوچھتے غارِ ثور میں قیام پذیر تھا اور

Marfat.com

اشتیاق زیارت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے راستے سے زہریلے ڈنگ سے ہٹا رہا تھا اور کہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے محبوب کی حفاظت میں سانپ کے ڈنگ کھا کر سرکار دو عالم کے آرام میں ہر قسم کا رخنہ دور کر رہے تھے کہیں مکڑی جالا بنا کر اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی اور فوراً جالا بن کر کہہ رہی ہے کہ رسول پاک ﷺ صرف انسانوں کے رسول نہیں بلکہ میرے بھی آقا و سردار ہیں۔ کہیں وفادار درخت غار ثور کے دہانے پر اپنے خطرناک کانٹے بچھا کر دشمنان اسلام کو للکار رہا ہے کہ اگر تم میرے آقا ﷺ کے نزدیک آئے تو یہ میرے جان لیوا کانٹے تمہارے گوشت کا قیمہ بنا دیں گے یہاں درخت بھی اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہے عاشقانِ رسول میں اپنا نام لکھوا رہا ہے اور قیامت تک ان سب کی محبت کے قصیدے پڑھے اور لکھے جاتے رہیں گے

تیرا در ہو میرا سر ہو میرا سر ہو تیرا در ہو تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی (حفیظ جالندھری)

کبوتر کا جوڑا نہ صرف اپنا گھونسلہ بنا کر کفار مکہ کو بتا رہا ہے کہ یہ غارِ پرانی ہے اس طرف نہ آؤ بلکہ کبوتری اپنے انڈوں کو سینے سے لگا کر دشمنان رسول ﷺ کو ترغیب دے رہے ہیں کہ میرا بڑا پرانا گھونسلہ ہے میرے آقا ﷺ کی طرف آنے کا ارادہ تبدیل کر لو۔

بلاشبہ غار ثور میں ایک عشق مصطفیٰ ﷺ کا ایسا روحانی نظارہ اور منظر پیش کیا جا رہا ہے کہ جس میں نہ صرف سردار الانبیاء اور محسن انسانیت ہیں بلکہ عاشق رسول ﷺ کے طور پر صحابی رسول ﷺ، پرندے، حشرات الارض، درخت اور پہاڑ بھی شامل ہیں عشق رسول اکرم ﷺ کی ایسی ایمان افروز اور دلکش تصویر پوری کائنات نے نہ دیکھی ہے اور نہ قیامت تک دیکھے گی۔

قارئین کرام ہجرت مدینہ کو عشق رسول ﷺ کی آنکھ سے آگے لے کر جاتے ہیں حضور ﷺ غار ثور میں تین دن رہے اور تین راتیں گزارنے کے بعد شب دوشنبہ

Marfat.com

یکم ربیع الاوّل کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جس کا اس وقت نام یثرب تھا جو بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ رکھا۔ آج بھی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یثرب کی بجائے اس شہر کو مدینہ منورہ سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس دو اونٹنیاں تھیں جو بہتر اور خوبصورت اونٹنی تھی وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور فرمایا۔

اِرْکب فِدَاكَ اَبِیّ و اُمّی یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں سواری فرمائیں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

اِنِّیْ لَا اَرْکَب بِغَیْرِ لَیْسَ لِیْ

یعنی میں اس اونٹ پر سوار نہیں ہوں گا جو میرا نہ ہو۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ یہ سب کچھ آپ کا ہی تو ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے یہ بتاؤ تم نے اس کی کتنی قیمت ادا کی ہے۔

آپ نے عرض کیا میں نے اس کے اتنے درہم ادا کئے سرکار رحمت دو عالم نے فرمایا اس قیمت کے عوض میں یہ اونٹنی خریدتا ہوں

(معارج النبوت جلد ص ۵)

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو اپنے ساتھ لیا تا کہ راستے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس اونٹنی پر سوار ہوئے اس کا نام الجرعاء تھا اس کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور اونٹنی تھی جس کا ذکر حدیث پاک میں آیا ہے جس کا نام العقبا تھا۔ اس کے

Marfat.com

بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے روز حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو زندہ کیا جائے گا حضرت صالح علیہ السلام اس پر سوار ہوں گے ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی ناقہ العقباء پر سوار ہوں گے فرمایا نہیں العقباء پر میری لخت جگر (سیدہ فاطمہ علیہ السلام) سوار ہوگی میری سواری کیلئے اس وقت براق پیش کیا جائے گا وہاں قریب ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ عاشق رسول کھڑے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

وَيَحْشُرُوْا هٰذَا عَلٰى نَاقَةٍ مِن لُوْقِ الجَنَّةِ

اور یہ شخص اس روز جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا۔

(الروض الانف جلد ۲ صفحہ ۲۳۱،۲۳)

غارِ ثور سے عاشق رسول کے قافلے کی روانگی

غار ثور سے تین رات گزارنے کے بعد ماہ ربیع الاوّل کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں حضرت ابوبکر صدیق عامر بن فہیرہ (چرواہا) عبداللہ بن ارقط جسے بطور رہبر مقرر کیا گیا تھا مدینہ پاک کیلئے روانہ ہوئے راستے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھتا تو آپ فرماتے یہ مجھے راستہ بتانے والے ہیں۔

سارا دن اور ساری رات کے سفر کرتے ہوئے یہ قافلہ کہیں نہ رکا دوسرے دن جب سخت دوپہر ہوگئی اور سخت گرمی کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کہیں سایہ تلاش کر کے آرام کرنا چاہیے چنانچہ انہیں راستے میں ایک چٹان مل گئی جس کا سایہ بھی تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس چٹان کے نوکدار کونوں کو ہموار کیا اور چٹان میں صفائی کی اور جھاڑوں دے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول

Marfat.com

اللہ آپ اس چٹان کے سایہ میں آرام فرمائیں اور خود جا کر چٹان کے اوپر چڑھ گئے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں دشمن ہمارا پیچھا تو نہیں کر رہے۔

دور دور تک کوئی چیز صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کو نظر نہ آ رہی تھی بالا آخر ایک چرواہا نظر آیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے اسے بڑے پیار سے اپنے قریب بلایا اس کا نام پوچھا اور اس کے مالک کا نام پوچھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ اس کے مالک کے نام سے واقف تھے بعد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے اس چرواہے سے کہا کہ بکری کا دودھ دوجب وہ دودھ دینے لگا تو آپ نے فرمایا پہلے اپنے ہاتھ صاف کرلو بعد میں بکری کے تھنوں کو صاف کرلو تا کہ گرد صاف ہو اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاف دودھ پیش کیا جا سکے چنانچہ چرواہے نے ایسا ہی کیا حضرت صدیق رضی اللہ اکبر عنہٗ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کو ٹھنڈا کیا پھر عاجزانہ اور محبت بھرے انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا نیز اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوش فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دودھ نوش فرمایا یہاں تک کہ صدیق اکبرؓ خوش ہو گئے اور یہ قافلہ اللہ کی حفاظت میں آگے چلا گیا دیا۔

غار والے سانپ کا تعارف

معارج النبوت میں ہے کہ ایک دن ایک سانپ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا روح اللہ مکہ کو کون سا راستہ جاتا ہے آپ نے فرمایا اے سانپ تجھے مکہ کیا کام ہے اس نے عرض کی 6 سو سال ہو گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنا تھا اور اس وقت سے ان کے دیدار کیلئے تڑپ رہا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میرے اور ان کے درمیان چھ سو سال کا زمانہ ہے

Marfat.com

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسے مکہ کا راستہ بتایا وہ شوقِ دیدار لئے سر کے بل روانہ ہوا یہ سانپ عاشق رسول تھا اور تقریباً 6 سو سال سے آقا دو عالم ﷺ کے چہرہ انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے غار ثور میں انتظار کرتا رہا اور یہ وہی سانپ ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر بار بار غار ثور میں ڈنگ مار رہا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا سوراخ پر سے ایڑھی ہٹا دو یہ تو صدیوں سے ہماری محبت میں مبتلا ہے لمبے سفر کی صعوبتیں برداشت کی ہیں چنانچہ، سانپ سرکار کی زیارت سے مالا مال ہوا اور واپس لوٹ گیا۔ لیکن عشق رسول ﷺ کی کتاب میں اپنا نام لکھوایا گیا کہتے ہیں آنحضرت ﷺ سے گفتگو فرمائی۔

(معارج النبوت جلد نمبر ۳ ص ۱۱، ۱۲۔ تاج القصص)

لاغر اور کمزور بکری نے دست رحمت لگتے ہی دودھ دینا شروع کر دیا

ابھی یہ رحمتوں والا قافلہ غار ثور اور مدینہ منورہ کے راستے میں تھا حضرت حبیس بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راستے میں حضور اکرم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک باوقار خاتوں سے ہوئی جس کا تعلق بنی خزاعہ سے تھا اس کا نام اُمّ معبد عاتکہ بنت خلف بن معبد بن ربیعہ تھا اور ام معبد کی کنیت سے مشہور تھی اور راستہ میں رہگیروں کی خدمت کرتی تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے پوچھا کہ تمہارے پاس گوشت اور کھجور فروخت کرنے کیلئے ہیں اس نے جواب دیا۔

اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم تمہاری میزبانی میں کبھی کوتاہی نہ کرتے

حضور ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ کونے میں ایک بکری ہے حضور ﷺ نے فرمایا: اُم معبد یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ بکری کمزور رہتی اور کمزوری کی وجہ سے

Marfat.com

دوسرے جانوروں کے ساتھ ریوڑ میں نہ جا سکی ہے اسی لیے یہی کھڑی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کیا اس میں کچھ دودھ ہے عورت نے کہا کہ یہ بڑی لاغر ہے اس میں دودھ کہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہو کہ میں اس کو دھولوں اس نے کہا کہ اگر اس میں دودھ ہے تو بڑی خوشی سے دھو لیجئے۔

حضور ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام سے اس پر ہاتھ پھرا اور اس کو اپنے دست مبارک سے مس کیا۔ نبوت والے ہاتھ لگتے ہی اس سے دودھ نکل آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بڑا برتن لے آؤ چنانچہ حضور ﷺ نے اسے دوہنا شروع کر دیا اس میں جھاگ اٹھنے لگی یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا کیونکہ نبوت کے ہاتھ لگتے ہی وہ کمزور بکری صحت مند ہو گئی اور اس کی کمزوری جاتی رہی حضور ﷺ نے بامراد پہلے اُم معبد کو دودھ پلایا پھر اپنے ساتھیوں کو دودھ پلایا جب سب دودھ سے سیراب ہو گئے تو ساقی کوثر نے دودھ نوش فرمایا اور پھر فرمایا سَاقِی القوم اٰخِرُھُم قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔

حضور ﷺ نے پھر اس بکری کا دودھ دھویا اور برتن بھر گیا پھر رحمت دو عالم ﷺ نے وہ برتن اُم معبد کے حوالے کیا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس بوڑھی عورت کا خاوند لاغر بکریوں کو لے کر گھر آیا اس نے جب دودھ کا بھرا ہوا برتن دیکھا تو حیران رہ گیا اور اپنی بیوی پوچھا کہ گھر میں تو کوئی جانور نہیں ہے اور ایک کمزور بکری تھی جس کے تھنوں میں دودھ کا ایک قطرہ نہ تھا یہ اتنا بڑا برتن دودھ کا کہاں سے آ گیا۔

چنانچہ اس بوڑھی عورت نے سارا ماجرا سنایا اور کہا ایک مبارک انسان گزرا ہے جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ جب اس نے حضور ﷺ کے چہرے مبارک کی خوبصورتی کا منظر اپنے خاوند سے پیش کیا تو اس نے کہا یہ تو وہی ہستی ہے جس کی تلاش

Marfat.com

میں مکہ والے مرے جارہے ہیں۔قارئین آپ کے ذوق کیلئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس بوڑھی عورت نے اپنے خاوند کو جو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر پیش کی وہ مندرجہ ذیل ہے اسے پڑھیے اور محبت رسول میں جھوم کر اس بوڑھی کا عظمت رسول بیان کرنے کے انداز پر اس کو دعا دیں اس عورت نے اپنے خاوند کو اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بیان کیا۔

میں نے ایک ایسا مرد دیکھا جس کا حسن نمایا تھا جس کی ساخت بڑی خوبصورت اور چہرہ بڑا ملیح تھا۔ بڑا حسین بہت خوبرو۔ سیاہ اور بڑی پلکیں لمبی' اس کی آواز گونج دار تھی، سیاہ چشم سر میں دونوں ابرو باریک اور ملے ہوئے' گردن چمکدار تھی۔ جب وہ خاموش ہوتے تو پروقار ہوتے جب گفتگو فرماتے تو چہرہ پرنور اور بارونق' ہوتا شیریں گفتار تھے۔

گفتگو واضح ہوتی، نہ بے فائدہ ہوتی اور نہ تکلیف دہ۔ گفتگو موتیوں کی لڑی ہوتی جس سے موتی جھڑ رہے ہوتے۔ دور سے دیکھنے پر سب سے زیادہ بارعب اور جمیل نظر آتے اور قریب سے دیکھا جائے تو سب سے زیادہ خوبرو اور حسین دکھائی دیتے قد درمیانہ تھا، نہ اتنا طویل کہ آنکھوں کو نہ بھائے اور نہ اتنا پست کہ آنکھیں کم سمجھنے لگیں ان کے ایسے ساتھی تھے جو ان کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے اگر آپ ان کو کچھ کہتے تو فوراً اس کی تعمیل کرتے۔ اگر آپ انہیں حکم دیتے تو وہ فوراً بجالاتے۔

سب کے مخدوم سب کے محترم۔ نہ وہ ترش رو تھے نہ ان کے فرمان کی مخالفت کی جاتی (سیرت ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۱)

عبدالمالک کہتے ہیں کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ اُم معبد نے بھی ہجرت اختیار کی اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔

(سیرت ابن کثیر جلد ۲، ص ۱۲۹۳، معارج النبوت ۱۶ جلد نمبر ۳ طبقات ابن سعد اور

Marfat.com

ابونعیم نے دلائل النبوت میں اُم معبد سے مذکورہ روایت کی ہے۔امام طبرانی اور حاکم نے بھی روایت کی ہے۔

کہ وہ بکری جسے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے چُھوا تھا اور اس کی خشک کھیری سے دودھ چشمے پھوٹے وہ بکری ۱۸ ہجری تک ان کے پاس رہی خشک سالی میں بھی ہم اسے دن میں دو بار دودھ دھویا کرتے تھے حالانکہ اس علاقہ کی دوسری بکریوں میں دودھ کا قطرہ بھی نہ تھا ہشام بن حُبیس کہتے ہیں کہ میں نے اس بکری کو دیکھا اس چشمہ کے پاس ام معبد کے قریب جتنے بھی لوگ سکونت پذیر تھے سارے اس کے دودھ سے فائدہ اٹھاتے۔(سبل الہدیٰ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷) سبحان اللہ یہ ہے عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بکری کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معجزہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراقہ بن مالک بن جعشم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں

قارئین کرام ہجرت مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوران سراقہ بن مالک کا واقعہ ایک ایسا ایمان افروز اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز ہے کہ جب اس واقعہ کو ہم عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش آئینے میں دیکھتے ہیں دل و دماغ محبت رسول میں معطر ہو جاتا ہے۔اور پڑھنے والا عشق کی وادی میں داخل ہو جاتا ہے۔

کفار مکہ نے جب یہ دیکھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ دونوں عظیم ہستیاں ہماری دسترس سے دور چلی گئی ہیں تو انہوں نے (اعلان عام) کر دیا کہ جو بھی شخص ان دونوں ہستیوں میں سے کسی ایک کو بھی زندہ یا نہ زندہ حالت (استغفر اللہ) میں ہمارے پاس پیش کرے گا اس کو ایک سو اونٹنیاں بطور انعام دی جائیں گی۔

عرب کے افلاس زدہ لوگوں کیلئے یہ انعام بہت بڑا انعام تھا چنانچہ انعام کے

Marfat.com

لالچ میں بے شمار لوگ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تلاش میں چل نکلے۔ بنو مدلج قبیلہ کا ایک نوجوان شمشیر زن اور تیر افگن تھا اس کا نام سراقہ بن مالک جعشمی تھا اس کی زبان سے دلچسپ حقائق سنیے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور سیرت پاک سے واقف ہو جائیں۔ سراقہ فرماتے ہیں

قریش مکہ کا ایک قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے اعلان کیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو کوئی بھی قتل کرے گا (استغفر اللہ) یا زندہ گرفتار کرے گا تو اسے سو اونٹنیاں انعام میں دی جائیں گی اسی دوران میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے مجھے کہا اے سراقہ ابھی ابھی میں نے تین آدمیوں کی پرچھائی دیکھی ہیں وہ گزر رہے ہیں میں نے اسے جھڑک دیا اور کہا کہ خاموش ہو جاؤ وہ چپ ہو گیا میں آہستہ آہستہ وہاں سے روانہ ہوا اور اپنی کنیز کو کہا کہ میرا گھوڑا لے کر اس ٹیلے کے پیچھے کھڑی ہو جا اور میرا انتظار کرو میں ابھی آتا ہوں میں گھر کے عقبی دروازے سے باہر نکل آیا دور جانے کے بعد مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کے آثار نظر آئے میں بہت خوش ہوا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب گیا تو میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی میں چکرا کر گھوڑے سے زمین پر گر گیا میں فوراً اٹھا اور اپنے ترکش سے فال کے تیر نکالنے لگا اتفاق سے وہ تیر نکلا جو مجھے پسند نہ تھا لیکن میں 100 اونٹنیوں کے لالچ میں اندھا ہو گیا تھا اس تیر پر لکھا تھا کہ جن کا تم تعاقب کرتے ہو ان کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے میں نے دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا اس قدر قریب ہو گیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام الٰہی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے میرے گھوڑے کے قدموں کی آہٹ کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ نہ ہوئے جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بار بار میری طرف دیکھ رہے تھے جب

Marfat.com

میں اور نزدیک ہوا کہ اچانک سخت اور سنگلاخ زمین میں میرے گھوڑے کی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں میں قلا بازی کھاتے ہوئے نیچے آگرا میں نے اپنے گھوڑے کو جھڑکا وہ دوبارہ باہر نکل آیا میں نے دوبارہ پھر اپنے ترکش سے تیر نکالا لیکن یہ تیر فال کے حساب سے ناپسندیدہ نکلا مجھے یقین ہو گیا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ میں نے فریاد کرتے ہوئے عرض کی

اُنْظُرُوْا اِلَیَّ فَوَاللّٰہ لَا اٰذِیَتُکُمْ وَلَا یَاْتِیْکُمْ مِنِّیْ شَیْئٌ تَکْرَہُ

مہربانی کر کے مجھ پر نظر کرو بخدا میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤ گا اور نہ میری طرف سے آپ کوئی ایسی بات سنیں گے آپ جسے پسند نہیں کرتے زمانہ جاہلیت میں ان کا دستور تھا کہ جب کوئی کام کرتے تو اپنے ترکش میں ایسے تیر رکھتے تھے کہ جن کے ذریعے فال نکالتے تھے یعنی ترکش میں فال والا تیر رکھتے تھے ایک تیر پر لکھا ہوتا تھا۔

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ (میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے) دوسر پر لکھا ہوتا تھا

مَنَعَنِیْ رَبِّیْ (میرے رب مجھے منع کیا ہے)

(سُبل الھدیٰ حاشیہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

یعنی سراقہ کے ترکش میں جو تیر ہاتھ لگتے تھے اس کو سرکار دو عالم ﷺ کے خلاف عمل کرنے سے روکا جاتا تھا حضور دو عالم ﷺ نے صدیق اکبر سے فرمایا اس سے پوچھو وہ کیا چاہتا ہے۔

سراقہ کہتے ہیں میں نے عرض کی آپ کی قوم نے آپ کی گرفتاری کیلئے انعام مقرر کیا ہے اور ان کے ارادے خطرناک ہیں عرض کی میں زادراہ اور سواری کے جانور پیش کرتا ہوں برائے نوازش اس کو قبول فرمائیں ان دونوں نے میری اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اور صرف اتنا کہا

Marfat.com

اِخْفِ عَنَّا ہمارا راز فاش نہ کرنا

میں نے عرض کی ایک نوازش نام (معافی نامہ) لکھ دیجئے جس میں درج ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مجرم کو معاف کر دیا ہے اور اس کو امان دے دی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امان نامہ لکھ کر دینے کا حکم دیا ارشاد تعمیل میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر دے دیا پھر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

علامہ ابن اثیر الکامل میں تحریر کرتے ہیں۔

جب سراقہ نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا اے سراقہ! اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب کسریٰ کے کنگن تجھے پہنائے جائیں گے اس نے سراپا حیرت ہو کر عرض کی کسریٰ ابن ہرمز کے کنگن حضور نے فرمایا ہاں!

علامہ ابو القاسم السہیلی رحمۃ اللہ علیہ الریاض الانف میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں کسریٰ (بادشاہ) کا تاج اس کے سونے کے کنگن مرصع کمر بند پیش کیا گیا آپ نے سراقہ کو یاد فرمایا اور اسے کسریٰ ایران کے زیورات عنایت فرمائے اور اسے حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھ بلند کرے اور ان کلمات سے اپنے خداوند کی حمد وثنا کی

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے زیورات کسریٰ سے چھین لیے جو یہ گمان کرتا تھا کہ وہ لوگوں کا رب ہے اور یہ بنو مدلج کے ایک بدو کو پہنا دیئے

قارئین کرام ہجرت مدینہ کے واقعہ کو چونکہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں رکھا گیا ہے اور یہاں ایک عشق کی بات سامنے آ رہی ہے اور محبت رسول اور فرمان رسول کی پاسداری تاریخ عشق میں تحریر ہو رہی ہے۔

سونا جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان مرد کیلئے پہننا منع ہے

Marfat.com

حضور پاک ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی خلافت میں ایران کے فتح ہونے کا واقعہ رونما ہوا اور مسلمانوں کو فتح ایران ہوئی لیکن میں قربان ہو جاؤں سرکار کے علم غیب پر کہ حضور ﷺ نے کئی سال پہلے سراقہ کو کسریٰ کے کنگن پہنانے کی بشارت دے رہے ہیں اور عاشق رسول ﷺ حضرت عمر فاروق اپنے آقا ﷺ کے فرمان کی تعمیل میں کسریٰ بادشاہِ ایران کے کنگن سراقہ کو پہنا رہے ہیں کہ سرکار کے فرمان پر عمل ہو جائے۔ میرے آقا کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ کی پاس داری ہو۔

ادھر سراقہ نے قریش عرب میں اپنے گھوڑے کے سموں کو زمین میں دھنسنے کا واقعہ کو زبان عام کیا اور قریش والوں کو سمجھایا کہ وہ حضور ﷺ کے خلاف کام کرنے سے باز آجائیں چنانچہ ابوجہل نے اس خدشہ کے پیش نظر کہ سراقہ کے گھوڑے کے واقعہ کو سن کر لوگ مسلمان ہو رہے ہیں ان کے قبیلے کو خط لکھا کہ وہ ان کو باز کریں جب سراقہ کو اس خط کا علم ہوا تو اس نے یہ اشعار لکھ کر ابوجہل کو بھیجے۔

اے ابوالحکم بخدا اگر تم اس وقت موجود ہوتے جب میرے گھوڑے کے پاؤں اس پتھریلی زمین میں دھنس رہے تھے

یہ دیکھ کر تم حیرت زدہ ہو جاتے اور اس بارے میں تمہیں کوئی شک نہ رہتا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس کی دلیل ہیں ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے (سیرت ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۹)

نبی کریم ﷺ کا کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا کہ راستے میں چرواہا اپنا ریوڑ چرا رہا تھا دونوں حضرات نے اسے کہا تمہارے پاس دودھ ہے تو ہمیں پلاؤ۔ اس نے کہا (یا رسول اللہ) ہمارے پاس کوئی بکری نہیں البتہ ایک بھیڑ کی پٹھی ہے اب اس کے تھنوں میں دودھ نہیں ہے نبی کریم ﷺ کے حکم پر وہ پٹھی لائی گئی

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت والے دست مبارک اس کی کھیری کو لگائے اور دعا فرمائی اس وقت اس کی دودھ والی تھیلی دودھ سے بھر گئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھوں سے دھویا پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پلایا پھر دھویا اور چرواہے کو پلایا اور پھر دھویا اور خود نوش فرمایا۔

چرواہا یہ دیکھ کر حیران ہو گیا اور فوراً کہا کہ بخدا آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں میں نے آج تک آپ جیسا نہیں دیکھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ہمارا راز فاش نہیں کرو گے اس نے کہا نہیں

حضور نے فرمایا

فَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں محمد اللہ کا رسول ہوں

چرواہے نے کہا آپ ہی وہ ہیں جس کے بارے میں قریش والے کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا آبائی دین ترک کر دیا ہے ہاں وہ ایسا کہتے ہیں چرواہا بول اٹھا

وَاَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ وَّاَنَّ مَا جِئْتَ بِہٖ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے نبی اور جو دین لے کر آپ آئے ہیں وہ حق ہے کیوں کہ جو آپ نے کہا ہے نبی کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا میں آپ کا فرنبردار اور اطاعت گزار ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی صبر کرو موجودہ حالات میں تم ان چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتے جب تمہیں یہ اطلاع ملے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے غلبہ اور فتح عطا فرمائی ہے تو اس وقت ہمارے پاس چلے آنا۔

اللہ کا نبی صحرا میں عشق کی بارش رحمتیں بھر ساتے ہوئے مردہ دلوں میں زندگی عطا کرتے ہوئے پہاڑوں میں پھولوں میں خوشبو بھرتے ہوئے اداس چہروں کو

Marfat.com

مسکراہٹیں عطا کرتے ہوئے چہروں میں خوشی و محبت کا رنگ بھرتے ہوئے، دشمنی کو دوستی میں اور کفر کو اسلام میں بدلتے ہوئے اپنے کارواں کے ساتھ رفیقِ سفر ہیں۔

راستے میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے تجارتی قافلہ سے ملاقات ہوئی جو شام سے واپس آرہا تھا انہوں نے حضور ﷺ کو سفید رنگ کا جوڑا پیش کیا جو زیب تن فرمایا۔

حضرت بریدہ بن حصیب الاسلمی
70 سواروں کے ساتھ مسلمان ہو گئے

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ 100 اونٹنیاں کے لالچ میں 70 سواروں کے ساتھ میں بھی سرکار دو عالم ﷺ کے تعاقب میں روانہ ہوا اتفاق سے حضور ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی۔ سرکار نے فرمایا مَنْ اَنْتَ تم کون ہو؟

میں نے عرض کی میرا نام بریدہ ہے۔

یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا

ہماری مہم کی تپش ٹھنڈی ہوگئی حالات درست ہو گئے

حضور ﷺ نے بریدہ کے قبیلے کے بارے میں بھی سوالات فرمائے جس کا بریدہ نے جواب دیا۔

بالآخر بریدہ نے عرض کی مَنْ اَنْتَ آپ کون ہیں؟

حضور ﷺ نے فرمایا

انا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ

Marfat.com

میں محمد بن عبداللہ، اللہ کا رسول ہوں اور نبوت والے چہرے کو دیکھتے ہی بریدہ کی زبان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی جاری ہوگئی اور اسلام قبول کرلیا اس کے ساتھ ہی اس کے قبیلے کے 70 شہ سواروں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ اور عاشق رسول بن گے۔

صبح ہوتے ہی بریدہ نے عرض کی

لَاتَدْخُلِ الْمَدِیْنَةَ اِلَّا وَمَعَكَ لِوَائٌ

اے اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پرچم لہراتے ہوئے مدینہ طیبہ میں قدم رنجہ فرمایئے انہوں نے اپنا عمامہ کھولا اور نیزے کی انی کے اوپر باندھا اور یوں جھنڈا لہراتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے جارہے تھے اور عشق ومحبت سے لبریز نعروں کے ساتھ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ میں دیوانے تاجدار مدینہ کے قافلے کے آگے آگے پروٹوکول دیتے ہوئے جارہے تھے۔

(اخراجہ البیہقی، محمد رسول اللہ جلد ۲ صفحہ ۵۴۷ ودیگر کتب سیرت)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو چوروں کو جواب

کاروانِ رسالت مآب مکہ سے مدینہ کی طرف جاری تھا کہ مکہ سے مدینہ مختصراً راستے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے آپ کو دو چوروں سے ملایا گیا جنہیں المہانان کہا جاتا ہے یہ چور راستہ ہی میں مل گئے ایک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنے پاس بلایا اور ان پر سلام پیش کیا انہوں نے بغیر کسی حیل وحُجت کے اسلام قبول فرمایا۔

حضور نے ان سے پوچھا تمہارے نام کیا ہیں انہوں نے کہا نَحنُ الْمُهَانَانِ مہان کا لغوی معانی ذلیل ہے یعنی ہم دونوں ذلیل ہیں

Marfat.com

فَقَالَ بَلْ اَنْتُمَا الْمُکْرَمَانِ

(سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں عزت والے ہو)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام لانے کے بعد اب تم ذلیل نہیں رہے بلکہ عزت و شرف کے مالک بن گئے ہو اور تم دونوں محترم و مکرم ہو گئے ہو۔

قارئین کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے، کلمہ طیبہ پڑھنے والے ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو وہ محترم و مکرم اور عزت و شان والا ہے۔

وادی قباء میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو

مدینہ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر پہنچ چکی تھی اور مدینہ والے ہر روز صبح اپنی چھتوں پر بیٹھ جاتے تھے سرکار دو عالم کے استقبال اور انتظار میں منتظر رہتے تھے عام طور پر مکہ سے مدینہ پاک کا فاصلہ 12 دنوں میں طے ہو جاتا تھا یہ 12 دن مدینہ والوں نے سرکار کی محبت اور انتظار میں کس طرح گزارے ہوں گے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

کیونکہ سخت دھوپ کی وجہ سے لوگ چاشت کے وقت گھروں سے باہر اور گھر کی چھت پر سرکار کی ایک جھلک کے منتظر رہتے اور سخت دھوپ کے بعد مجبوراً واپس چلے جاتے تیسرے دن صبح سویرے سویرے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھروں سے باہر نکلے دن ڈھل گیا واپس جانے کو تھے کہ ایک یہودی جو اپنے کام کے سلسلے میں ایک اونچے ٹیلے پر کھڑا تھا اسے سرکار دو عالم اور ہجرت مدینہ کے سپہ سالار، قائد قافلہ نظر آئے اس نے بلند آواز سے کہا

یَا بَنِیْ قَیْلَۃَ ھٰذَا الْجَدُّ کُمْ قَدْ جَآءَ

اے قیلہ کے فرزندو! یہ ہے تمہارا بخت بیدار، دیکھو یہ تمہارے پاس آ گیا ہے

Marfat.com

(قبیلہ انصار کی ایک وادی کا نام ہے) اس وادی کے مکینوں کے کانوں میں یہ آواز پہنچی تو یہ اپنے آقا اور سردار کے استقبال کیلئے دیوانہ وار دوڑے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ علیہ ایک کھجور کے سایہ کے نیچے بیٹھ گئے اپنی اونٹنیوں کو بٹھایا۔

آخر یہ کاروانِ اسلام وادی قباء میں جو مدینہ پاک کے جنوب کی طرف دو میل کے فاصلے پر ہے ۱۲ ربیع اوّل یوم دوشنبہ 23 ستمبر 622ء دوپہر کے وقت سرکار دو عالم ﷺ وادی قباء میں تشریف لائے۔ یہاں سے ہی تاریخ اسلام کی ابتداء تاریخ مقرر ہوئی اور سنِ ہجری قرار پایا۔

جب اس وادی میں عاشقانِ رسول ﷺ کی بھیڑ ہوگی جن لوگوں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا تھا اور جاننا چاہتے تھے کہ سرکار دو عالم ﷺ کون ہیں؟ اس صورتحال کو دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اپنی چادر سے سرکار دو عالم ﷺ پر سایہ کر دیا تا کہ لوگ سمجھ سکیں خادم کون ہے؟ اور مخدوم کون ہے؟ آقا کون ہے غلام کون ہے (سُبل الہدیٰ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)۔ معزز قارئین زیارت رسول اکرم ﷺ غار ثور میں کرنے کی وجہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر دلکش چمک دار روشنی تھی جو بہت خوبصورت دیکھائی دیتی تھی۔ گویا کہ آپ نبی کریم ﷺ کا عکس جمیل تھے۔

صادق وامین کا لقب

حضور پاک ﷺ صادق اور امین کے نام سے مکہ پاک میں مشہور تھے، صادق کے معنی سچ بولنے والے اور امین کے معنی امانتیں رکھنے والے سیرت مصطفیٰ ﷺ پر قربان جائیں مکہ کے کافر بھی میرے آقا کے پاس اپنی امانتیں رکھتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اہل مکہ کی

Marfat.com

امانتیں واپس کر کے آئیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تین دن اس حکم کی تعمیل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ لوگوں سن لو۔

جس کسی کی امانت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی وہ آئے اور اپنی امانت لے جائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم مکہ سے وادی قبا تک اس طرح آئے کہ آپ ساری رات سفر کرتے تھے وہ بھی پیدل اور دن کو چھپ کر وقت گزارتے تھے جب آپ وادی قباء میں تشریف لائے تو آپ تھکے ہوئے تھے سفر کے دوران زخمی تھے پاؤں میں آبلے پڑ چکے تھے۔ تین دن رات کا سخت سفر ایک عاشق رسول ہی پیدل کر سکتا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ حضرت علی سفر کی وجہ سے زخمی ہیں چنانچہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس تشریف لے گئے علیؓ کو زخمی پایا آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت والے دست مبارک میں اپنا لعاب دہن رکھا پھر اپنے ہاتھوں کو ان کے زخموں پر پھیر دیا کیوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم کے پاؤں سے خون رس رہا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنے گلے سے لگایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الکریم کی زخمی حالت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشم مبارک سے آنسو گرنے لگے سرکار دو عالم کے لعابِ دہن کی ایسی برکت ہوئی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو زندگی بھر کبھی بھی پاؤں کی تکلیف نہ ہوئی (سیرت ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلثوم بن ہدم انصاری جو اپنے قبیلہ کا سردار تھا اس کے ڈیرے پر نزول کی سعادت سے نوازا۔

Marfat.com

ہجرت کے سن کا آغاز

قمری مہینے میں رات دن سے پہلے آتی ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد نئی تاریخ شروع ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب ہجری تاریخ شروع کی گئی تو ہجرت کے روز سے نہیں بلکہ یکم محرم بمطابق 15 جولائی 622ء سے اس کا آغاز ہو کیوں کہ اہل عرب کے ہاں سال کا پہلا مہینہ محرم چلا آرہا تھا۔

اسلام کی سب سے پہلی تعمیر ہونے والی مسجد قباء

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

مدینہ پاک کے ساتھ قریب ترین وادی قباء میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسجد تعمیر کی جو دست نبوت سے پایۂ تکمیل کو پہنچی اس مسجد کا نام مسجد قباء ہے اور یہ اسلام کی سب سے پہلے تعمیر ہونے والی مسجد ہے۔ (صحیح مسلم کی روایت ہے) کہ آپ نے

وَاَقَامَه اَرْبَعَةَ عشر یوما

آپ نے چودہ دن قیام فرمایا

حضرت شموس بن نعمان مسجد قباء کی تعمیر کے چشم دید گواہ ہیں آپ بیان فرماتے ہیں کہ تعمیر کے دوران میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قباء میں تشریف لائے یہاں اقامت فرمائی اور مسجد تعمیر کی جب مسجد قباء تعمیر ہو رہی تھی۔

تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھر خود اٹھاتے تھے اور اس پتھر سے گرنے والی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چمکتے ہوئے شکم مبارک پر پڑتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

خدمت میں جو صحابی حاضر ہوتا عرض کرتا یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں یہ پتھر مجھے عطا فرمایئے کہ میں آپ کی طرف اٹھا کر لے جاؤں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے۔ ''لاخذ مثلہ'' اسے رہنے دو تم اس جیسا کوئی اور پتھر اٹھا کر لے جاؤ یہاں تک کہ وہ مسجد پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ یہ مسجد ایک میدان میں تعمیر کی گئی جہاں پہلے کھجور خشک کی جاتی تھی اور یہ کلثوم بن ہدم حضور کے میزبان کی ملکیت تھی انہوں نے زمین کا یہ حصہ مسجد کی تعمیر کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

عَنْ اُسَیدِبْنِ حُضَیْرِعَنِ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّہٗ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسجِدِ قُبَاءٍ لَعُمْرَۃٍ

''حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ مبارک کے ثواب کے برابر ہے''۔

(سیرت رسول ہاشمی 286 سے 296 تک)

مَنْ تَوَضَّاَ وَ اَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ جَآءَ مَسْجِدَ قُبَّا فَصَلّٰی فِیْہِ کَانَ لَہٗ اَجْرُ عُمْرَۃٍ

''جو شخص وضو کرتا ہے اور وضو عمدگی سے کرتا ہے پھر باوضو ہو کر مسجد قباء میں آتا ہے اور اس میں نماز پڑھتا ہے اس کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے''۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ خزرجی شاعر بھی تعمیر مسجد میں شامل تھا اور کام کرتے ہوئے یوں کہتا تھا۔

وہ کامیاب ہے جو مسجدیں تعمیر کرتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھتا ہے اور رات کو جاگتا رہتا ہے

حضور پرنور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر قافیہ کے ساتھ ساتھ تھے۔ (وفاء العرفاء اوّل ص ۱۸۱)

Marfat.com

حضرت عمر کا یہ معمول تھا کہ آپ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سوموار اور جمعرات کو مسجد قباء میں ضرور تشریف لاتے۔

(ضیاء النبی صفحہ 27 سے 106 تک، سیرت رسول عربی ص 66 سے لیکر 72 تک)

مدینہ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسجد قباء کا تصویر ملاحظہ فرمائیں۔ جو اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔

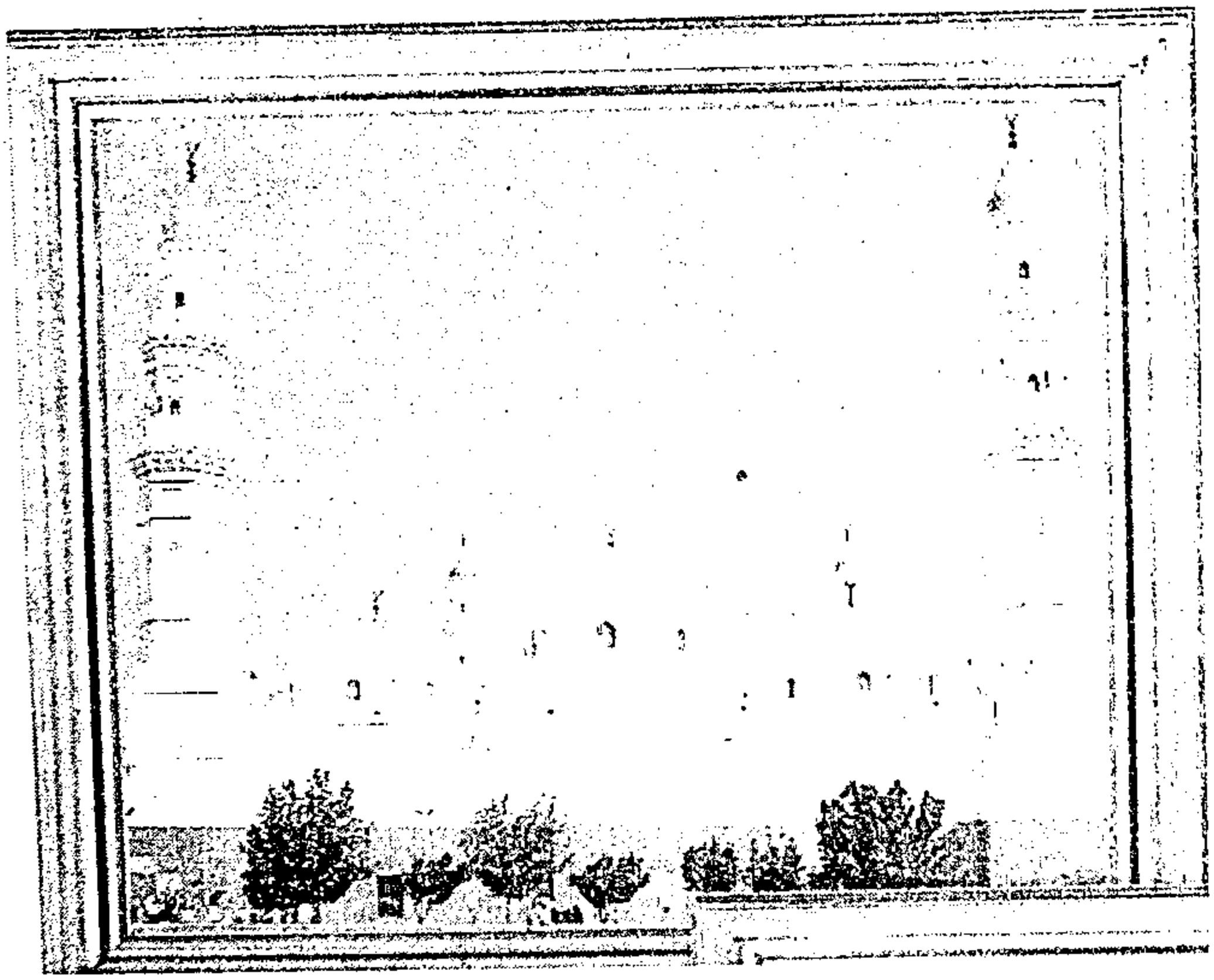

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد کی تعمیر میں شمولیت

معزز قارئین! آپ نے مسجد قباء کی تعمیر میں سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلچسپی اور شمولیت کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ مسجد کی تعمیر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اینٹیں اٹھا کر اللہ کے گھر کی تکمیل فرمائی۔

Marfat.com

مصنف اور آپ نے خود اپنی زندگی میں اللہ کے گھر کی تعمیر کے وقت دیکھا ہے کہ بڑے بڑے کروڑ پتی اور دنیا کے فقیر وشہنشاہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی مسجد تعمیر ہو رہی ہو تو ان کی شرکت مزدور، انجینئر، مستری اور تعمیر کنندگان کی شکل میں ہو جائے اور سنت رسول پر عمل ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول کی نظر رحمت ان کے کام آجائے۔

آپ نے یہ بھی دیکھا ہے کہ صاحب حیثیت افراد اگرچہ مستری مزدور کی طرح کام نہیں کر سکتے لیکن تعمیر کنندگان میں اپنا نام شامل کرنے کیلئے ثواب دارین حاصل کرنے کے لیے مزدور یا معمار کی اُجرت دیتے یا بلڈنگ میٹریل فراہم کر دیتے ہیں۔ مسجد تعمیر کرنے کا جذبہ سنت رسول ہے عشق رسول ہے، پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اپنے دل میں شمع رسالت روشن کرنے کیلئے ایک ذریعہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو مسجد کی تعمیر کرنے، کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تعمیر ہونے والی مسجد قباء کی عظمت اور مسجد ضرار کی تباہی و بربادی

معزز قارئین! تقویٰ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعمیر ہونے والی مسجد اور مسجد والوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت فرماتے ہے اور ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے عمرہ کا ثواب بھی ملتا ہے اور سرکار کی محبت اور نظر عنایت بھی حاصل ہے اور ایسی مساجد آج بھی دنیا کی ہستی پر نمازیوں سے بھری ہیں مومن کی آنکھ کی ٹھنڈک اور دل کا قرار بنی ہوئی ہیں اور پانچ وقت نمازیں اذانیں سنا کر توحید کی علامت اختیار کر چکی ہیں جب کہ اس کے برعکس، عداوت اور بغض رسول، منافقت سے بننے والی مساجد کی تباہی و بربادی کی بھی تاریخ اسلام میں مثال اور قرآن کریم میں اس کی نشان دہی کی گئی ہے اور اللہ تبارک و

Marfat.com

تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ جو مسجد اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دشمنی کر کے اور گستاخِ رسول کے ہاتھوں سے بنی ہوئی ہے وہ اللہ کا گھر نہیں ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی مسجدوں کو بھی پسند نہیں فرماتا جس میں ادب رسول محبتِ رسول نہ ہو۔

چنانچہ ایسی ہی ایک مسجد جو مدینہ پاک میں تعمیر کی گئی تھی جس کا نام مسجد ضرار ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ابو عامر فاسق جو نصاریٰ میں سے تھا اور عیسائی ہو گیا تھا اور غزوہ خندق تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ لڑتا رہا ہے۔ پھر ہوزان بھاگ گیا' ملک شام میں چلا گیا تھا اس نے وہاں منافقین کو کہلا بھیجا کہ تم مسجد قباء کے متصل میں اپنی مسجد بنا لو اور سامان حرب تیار کر لو میں قیصر روم کے پاس جاتا ہوں اور رومیوں کی فوجیں لاتا ہوں تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کو ملک سے نکال دیں چنانچہ منافقوں نے مسجد قبا کے پاس ایک مسجد بنا لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ ہم نے بیماروں اور معذروں کیلئے ایک مسجد بنائی ہے آپ قدم رنجاں فرمائیں کہ اس میں نماز پڑھائیں اور دعا برکت فرمائیں آپ نے فرمایا کہ

میں غزوہ تبوک کی طرف جا رہا ہوں واپس آ کر انشاء اللہ وتعالیٰ حاضر آؤں گا چنانچہ جب آپ مہم تبوک سے واپس آ کر موضع ذوادان مین پہنچے جو مدینہ طیبہ سے ایک گھنٹہ کہ راہ میں ہے تو یہ آتیں نازل ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ

Marfat.com

فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾
(پارہ ۱۱ سورہ التوبہ ع 108,107)

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں۔ اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بے شک وہ مسجد کے پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب سُتھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں"
(ترجمہ کنزالایمان)۔

" پس آنحضرت ﷺ نے حضرت مالک بن دخشمؓ اور معن بن عدی عجلانیؓ کو حکم دیا کہ جا کر اس مسجد ضرار کو گرا دو اور جلا دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا
(سیرت رسول عربی صفحہ 158، تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضلت صفحہ 499، ضیاء النبی جلد چہارم صفحہ 369)

قارئین کرام آپ نے منافقوں کی مسجد کے بارے میں مطالعہ فرمایا کہ اللہ کے نبی نے اس مسجد کو گرانے اور جلانے کا حکم صادر فرمایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی مسجد میں کھڑا ہونے سے بھی اپنے حبیب کو منع فرمایا کیونکہ اس مسجد میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہوتیں تھیں یہ تو مسجد کا حال ہے اور اگر گستاخ رسول انسان ہو تو اس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اللہ کے حبیب کا کیا حکم ہے؟ یہ ہمیں ضرور جاننا چاہیئے۔ بہر حال اس مسجد میں کوڑا کرکٹ، مردار، جانور، بدبودار چیزیں پھینکنے کا حکم دیا گیا۔ کیوں کہ یہ مسجد عشق رسول ﷺ اور ادب رسول ﷺ سے خالی تھی۔ آج مسجد قباء میں ساری دنیا نماز ادا کر رہی ہے وہ بھی عشق مصطفےٰ ﷺ میں اور مسجد ضرار کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے۔

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

قباء شریف میں قیام وروانگی

قباء شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چار (چودہ، یا بیس روز) قیام رہا، قباء میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی زیارت کر کے اپنے عشق کی پاس بھجائی اور انوار وتجلیات حاصل کر کے عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلوائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز سورج طلوع ہوتے ہی قباء سے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ (ابن ہشام، ابن جریر) بنی سالم بن عوف کی بستی میں پہلے پہنچے تو نماز جمعہ کا وقت ہو گیا آپ نے وہاں نماز جمعہ پڑھائی تقریباً ایک سو آدمی شریک ہوئے یہ اسلام کا پہلا جمعہ تھا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت میں پڑھایا گیا اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی مدینہ کی طرف روانہ ہو گئی اور وہاں مسجد جمعہ کا قیام عمل میں آیا۔

مدینہ میں جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیاریاں

حضور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادی قباء سے روانگی کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ جس کا پہلے نام یثرب تھا اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر سرکار نے مدینہ طیبہ رکھ دیا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرما دیا۔ مدینہ پاک میں سرکار کی آمد کے نتیجے میں استقبال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیاری شروع ہو گئی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر گھر میں صفائی کی جا رہی ہے گھر کو صاف ستھرا کیا جا رہا ہے بازار والے بازار کو سجائے بیٹھے ہیں، گلی والے گلی کو سجائے بیٹھے ہیں دل والے دل کو سجائے آنکھوں کو سجا کر میزبانی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ لے کر آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں ہر کسی کی خواہش ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے

Marfat.com

گھر میں تشریف فرما ہوں۔ ہر کوئی میزبان رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بے تاب و بے قرار ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ طیبہ میں آمد اور عاشقانِ رسول کا استقبال

میزبانی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہر دل بے قرار

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ پاک میں تشریف لائے اور قدم پاک مدینہ طیبہ کی پاک سرزمین میں رکھا تو مدینہ کا ہر فرد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر رہا ہے کہ سرکار مجھے مہمان نوازی کا شرف عطا فرمائیں آپ میرے غریب خانہ میں تشریف لائیں۔ مجھے مہمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام عطا فرمائیں۔

سنا ہے کہ آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ خالی کر دو یہ حکم الٰہی کے مطابق ٹھہرے گی:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں آمد پر فرمادیا کہ

خُلُوْ سَبِیْلَھَا فَاِنَّھَا مَامُوْرَۃٌ

میری اونٹنی کا راستہ خالی کر دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے حکم مل چکا ہے یہ حکم الٰہی کے مطابق ٹھہرے گی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کے گلے میں مہار ڈال دی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو کسی طرف نہیں موڑتے تھے، اونٹنی خود بخود موڑ جاتی تھی اپنی منزل کی طرف، آج اس عاشق کی قسمت کا ستارہ چمکنے والا تھا جو میزبان محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا آج اللہ تعالیٰ تاجدار مدینہ کی اونٹنی کو اس جگہ بٹھانے کا حکم جاری کر چکے ہیں جو سچے عاشق رسول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے پاس ہے۔

مدینہ پاک کے کئی سردار، کئی امیر گھرانے اور کئی بااثر گھرانے مودبانہ کھڑے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی مل جائے اور سرکار کی اونٹنی ہمارے گھر کے سامنے آکر بیٹھ جائے ہر گھر کا مکین گھر کو سجا کر بیٹھا ہے کہ اونٹنی ان کے گھر کے سامنے بیٹھ جائے لیکن اونٹنی تو عاشق رسول کو ڈھونڈ رہی ہے۔ ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقناطیسی نگاہیں اونٹنی کی نگاہوں کی طرف حسرت سے اُٹھی ہوئی ہیں۔

یہ قافلہ چلتے چلتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننہال کے محلے دار بنی عدی بن نجار میں پہنچتا ہے حضور کے جدا امجد حضرت عبدالمطلب کی والدہ ماجدہ سلمٰی بنت عمرو اسی خاندان کی خاتون تھیں ان کی شادی حضرت ہاشم کے ساتھ ہوئی تھی ان کے شکم طاہر سے حضرت عبدالمطلب کی ولادت ہوئی تھی سرکار کی اونٹنی جب ان کے محلے میں پہنچی تو انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ اپنے ننہال کے پاس تشریف لائیں ان کا تعداد بہت زیادہ ہے ساز وسامان سے لیس ہے قوت دفاع بھی زیادہ ہے۔

حضور نے ارشاد فرمایا!

اس کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے وہ راستہ سے ہٹ گئے ناقہ آگے روانہ ہوگئی جب بنی مالک بن نجار کے محلے میں پہنچی تو اس جگہ بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی ہے اس وقت یہاں کھلا میدان تھا جہاں اہل مدینہ کھجوریں خشک کیا کرتے تھے اور یہ میدان بنی نجار کے دو یتیم بچوں، سہل اور سہیل فرزندان عمرو کی ملکیت تھا جب اونٹنی یہاں بیٹھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی سے نیچے نہیں اترے تھوڑی دیر بعد اونٹنی پھر اٹھی اور آگے چل دی اور خود بخود واپس مڑی جہاں پہلے بیٹھی تھی وہاں آکر بیٹھ گئی۔

پھر اس نے جھری لی، اور بیٹھ گئی اور گردن زمین پر ڈال دی (سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۔ ۱۱۴)

Marfat.com

بھر بنونجار کی بچیاں دف لیے ہوئے یہ شعر گاتی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید اور مرحبا کہنے کیلئے اکھٹی ہوگئی۔

ہم بنونجار کی بچیاں ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کتنے بہترین پڑوسی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بچیوں کا یہ محبت بھرا شعر سن کر ان سے پوچھا؟

کیا واقعی تم مجھ سے محبت کرتی ہو

قُلْنَ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللہِ ہاں بے شک یارسول اللہ ہم محبت کرتی ہیں

رحمت عالم نے ارشاد فرمایا

''بخدا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں بخدا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں بخدا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں (سہل الہدیٰ جلد ۳ صفحہ ۳۹۰)

تاجدار مدینہ یہاں اپنی ناقہ سے اترے اور حضور نے چار مرتبہ یہ آیت تلاوت فرمائی اور یہ بھی عرض کیا اے میرے رب! اُتار مجھے بابرکت منزل پر اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔''

اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی کیفیت طاری ہوگئی کچھ دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوگئی حضور نے فرمایا یہ ہماری قیام گاہ ہے (انشاءاللہ)

یہاں سب سے قریب حضرت ابوایوب انصاری کا گھر تھا وہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامان اپنے گھر لے گئے اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بہت بڑے سردار، مدینہ کے رائیس کے گھر نہیں ٹھہرے بلکہ ایک درویش اور نیک انسان کے گھر میں سرکار نے سکونت فرمائی جو ایک سچا عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔

حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان کے نچلے حصے میں تھے میں بالائی منزل پر تھا۔ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر قیام کرنے کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ آپ کے پاس

Marfat.com

ملائکہ آتے ہیں اور وحی نازل ہوتی ہے چنانچہ اس خیال سے میں رات بھر نہ سو سکا۔ صبح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ میرے لیے نچلا حصہ زیادہ آرام دہ ہے میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے اوپر والے حصہ میں نہیں رہ سکتا جہاں آپ قیام پذیر ہوں میں نے اتنا اصرار کیا کہ آپ اوپر کی منزل پر رہنے کیلئے راضی ہو گے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام سات ماہ تک حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں ہی رہا جب مسجد نبوی کے ساتھ ہجرے تعمیر ہو گئے پھر نقل مکان فرمایا۔

(ضیاء النبی جلد سوئم، سیرت رسول ہاشمی، سیرت رسول عربی صفحہ 73)

حضرت ابوایوب کو سرکار کے ساتھ کتنا عشق تھا انہوں نے ان کی بیوی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس طرح خدمت کی اور زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر نوازے گئے اس کی تفصیل آپ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں پڑھ چکے ہیں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں پسند فرمایا؟

معزز قارئین کرام عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوایوب انصاریؓ کا گھر کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے وقت قیام کیلئے کیوں پسند فرمایا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے قریب ترین کیوں بیٹھ گئی آئیں محدثین، مفسرین، اکابرین اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلم سے کا جواب تلاش کرتے ہیں اور ایک دفعہ پھر عشق رسول کی وادی میں آپ کو لے کر جاتا ہوں کہ یہ عشق و محبت کی داستان ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی کیونکہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سب مخلوق سے پہلے وجود مبارک والے ہیں۔

Marfat.com

تبع حکمران کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت نگار ابن اسحاق نے اپنی تالیف ''المبتدا'' میں امام ابن ہشام نے ''القیجان'' ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق'' اور دیگر علماء نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ایک واقع تحریر کیا ہے۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اسے پڑھیں اور اپنے ایمان ومحبت کو تقویت دیں۔

تبع حکمران مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ شریف کی زیارت کرنے کے بعد اور اسے غلاف پہنانے کے بعد اپنے لشکر جرار سمیت یثرب کی طرف روانہ ہوا اس وقت یثرب ایک پانی کے چشمے کا نام تھا جہاں کھیتی باڑی کا کوئی نام ونشان نہ تھا تبع کے ہمراہ لشکر کے علاوہ صاحب کمال علماء وحکماء کا بھی ایک جم غفیر تھا جو اس نے مختلف علاقوں سے چُن چُن کر اکٹھے کئے تھے یثرب پہنچ کر اس نے وہاں قیام کیا ایک روز چار سو علماء کرام بادشاہ کے دروازے پر آ کھڑے ہوئے اور گزارش کی کہ ہم اپنے شہروں کو چھوڑ کر ایک طویل عرصہ تک جہاں پناہ کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں اب ہم یہاں رہنا چاہتے ہیں کہ یہاں سکونت اختیار کریں یہاں تک کہ ہمیں موت آجائے بادشاہ نے وزیر کو بلایا اور کہا کہ ان کے حالات پر غور کرو اور وہ وجہ معلوم کرو جس کے باعث ان لوگوں نے میرے ساتھ چلنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے حالانکہ مجھے ان کی سخت ضرورت ہے چنانچے وزیر ان کے پاس گیا ان سب کو جمع کیا اور بادشاہ نے اسے جو کہا تھا اس سے انہوں نے آگاہ کیا انہوں نے وزیر کو کہا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کعبہ کی عزت اور اس کا شہر کا شرف اس ہستی کی وجہ سے ہے جو یہاں ظہور پذیر ہوں گے ان کا نام نامی ''محمد'' ہوگا وہ حق کے امام ہوں گے وہ صاحب قرآن، صاحب قبلہ ہوں گے وہ یہ اعلان کریں گے لا الہ الا اللہ ان کی پیدائش مکہ میں ہوگی ان کی ہجرت گاہ یہ

Marfat.com

شہر بنے گا پس خوشخبری ہے اس کیلئے جوان کو پالے گا ہماری یہ آرزو ہے کہ ہم ان کی زیارت سے مشرف ہوں یا ہماری آنے والی نسلوں میں ہمارا کوئی بچہ ان کے زمانے کو پالے اور ان پر ایمان لے آئے وزیر نے جب یہ بات سنی تو اس کے دل میں بھی یہاں رہائش پذیر ہونے کا شوق بیدار ہوا پھر جب بادشاہ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو ان سب نے ایک زبان ہو کر کہا ہم یہاں سے ہرگز نہیں جائیں گے ہم نے اس کی وجہ آپ کے وزیر کو تفصیلاً بتا دی ہے بادشاہ نے وزیر کو بلا کر دریافت کیا اس نے سارا ماجرہ کہہ سنایا۔

بادشاہ سوچ میں پڑھ گیا اس نے فیصلہ کیا کہ ایک سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے انتظار میں یہاں ٹھہروں گا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ان چارسو علماء کیلئے چارسو رہائشی مکانات تعمیر کیے جائیں اس نے چارسو کنیزیں خریدی انہیں آزاد کیا پھر ان کا نکاح ایک ایک عالم سے کرا دیا انہیں زر کثیر بخشا تا کہ وہ یہاں کے اخراجات آسانی سے برداشت کر سکیں ایک خط لکھا جسے سونے کے ساتھ سر بمہر (Seal) کر دیا اور ان علماء میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا اس کے سپرد کیا اور اس سے التماس کیا کہ اگر اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو یہ عریضہ وہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرے ورنہ اپنی اولاد در اولاد کو وصیت کرتا جائے کہ جس کو وہ عہد سعید دیکھنا نصیب ہو اور رحمت عالم کی زیارت کا شرف میسر آئے وہ اس کا عریضہ بارگاہ رسالت میں پیش کرے۔ اس کا عریضہ کے چند اہم فقرے یوں بیان کئے گئے ہیں۔

اَمَّا بَعْدُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِكَ وَ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ نَزَّلَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَ اَنَا عَلٰی دِیْنِكَ وَ اٰمَنْتُ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اِنْ اَدْرَكْتُ فِیْتَهَا وَ نَعمت وَاِنْ لَّمْ ادرَكْتُ فَاشْفَعْ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

Marfat.com

''اے اللہ کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا ہوں جو اللہ تعالیٰ آپ نازل فرمائے گا''

میں نے حضور کا دین قبول کیا ہے اور آپ کی سنت پر عمل کروں گا آپ کے رب پر اور کائنات کے پروردگار پر ایمان لایا ہوں جو احکام شریف آپ اللہ کی طرف سے لے آئیں گے ان پر محکم یقین رکھتا ہوں اگر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے تو یہ میری انتہائی خوش بختی ہوگی اور اگر میں زیارت کی سعادت سے بہرہ مند نہ ہوسکوں تو قیامت کے روز میری شفاعت فرمایئے اور مجھے فراموش نہ کیجئے میں حضور کے ان فرماں بردار اور اطاعت گزار امتیوں سے ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے حضور پر ایمان لائے تھے' تبع کی وفات کے بعد پورے ایک ہزار سال گزر گئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کی اور اہل یثرت کو پتہ چلا تو انہوں نے مشورہ کیا کہ اس خط کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کیسے پہنچایا جائے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ جو کہ مکہ سے ہجرت کر کے یثرب پہنچ گئے تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ ایک قابل اعتبار شخص کا انتخاب کریں اور یہ خط دے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روانہ کریں چنانچہ انہوں نے ایک زیرک آدمی جس کا نام ابولیلیٰ تھا اور انصار کے قبیلہ میں سے تھا اسے یہ خط دے کر بھیجا اسے پر زور و تاکید کی کہ اس خط کو بڑی حفاظت سے رکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرے وہ روانہ ہوگیا اثنائے سفر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ سلیم کے ایک شخص کے پاس کھڑے ہوئے تھے تو یہ شخص وہاں پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا

اَنْتَ اَبُوْلَیلیٰ

تم ابولیلیٰ ہو

Marfat.com

اس نے عرض کی ہاں پھر حضور ﷺ نے پوچھا تبع اوّل شاہ یمن کا خط تمہارے پاس ہے یہ سن کر ابولیلیٰ ششدرہ ہوگیا اور سراپا حیرت بن کر پوچھنے لگا۔آپ کون ہیں میں محمد ہوں ﷺ ھارت الکتاب وہ خط پیش کرو۔

اس نے اپنا سامان کھولا جس میں اس نے یہ خط چھپا کر رکھا ہوا تھا اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھ کر سنایا حضور ﷺ نے اس خط کو سن کر تین بار فرمایا

میں اپنے ایک بھائی کو مرحبا کہتا ہوں

پھر حضور نے ابولیلیٰ کو حکم دیا کہ وہ واپس یثرب چلا جائے اور وہاں کے لوگوں کو حضور کی آمد کے بارے میں آگاہ کرے (التہذیب تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ۳۳۵، امام ابن یوسف الصالحی نے سبل الہدی میں اس واقع کو متعدد حوالوں سے نقل کیا ہے اور وہ اشعار بھی لکھے ہیں جن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد ﷺ اس اللہ کے رسول ہیں جو تمام روحوں کو پیدا کرنے والا ہے'' اگر میری زندگی نے وفا کی اور میں نے حضور ﷺ کا زمانہ پالیا تو میں حضور ﷺ کا وزیر بنوں گا اور چچازاد بھائی کی طرح ہر موقع پر امداد کروں گا۔

''میں تلوار کے ساتھ آپ کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کروں گا اور حضور ﷺ کے سینہ میں جو فکر و اندیشہ ہوگا اس کو دور کرونگا۔

علامہ احمد بن زینی دحلان نے بھی ایسوۃ النبو میں بعینہ یہ واقع لکھا ہے کہ (سبل الہدیٰ جلد ۳ صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱، سیرت نبوی دحالان صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷، ضیاء النبی صفحہ ۱۲۲ سے ۱۲۹ تک ابرار خطابت صفحہ ۲۳۴)

یہ تھا تبع کا سرکار کی ولادت سے ایک ہزار سال پہلے کا عشق رسول، محبت رسول اور اسی مدینہ پاک میں علماء کی اولاد کے شہر میں سرکار تشریف آور ہوئے۔ اور اسی

Marfat.com

پاک شہر جو مدینہ منورہ کے نام سے عالم دنیا میں عزت والا کہلاتا اور حضرت ابوایوب انصاری اسی کے شہری تھے۔

ایک ہزار سال قبل تبع بادشاہ نے وہ گھر جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ وتعالیٰ کے پاس تھا

تبع حکمران نے جو مکان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بنایا تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رنجہ فرمانے تک موجود رہا کہتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ وتعالیٰ عنہ کا وہ مکان جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا وہی مکان تھا جو تبع حکمران نے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تعمیر کروایا تھا اور شاہ عبداللہ الحق محدث دہلوی نے بھی اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں ایسا ہی لکھا ہے۔

(مدارج النبوت، بے مثل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل واقعات)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اونٹنی اس مکان کے پاس کیوں آ کر بیٹھ گئی کیوں کہ اونٹنی کو حکم تھا کہ ایک ہزار سال پہلے جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جو رہائش گاہ تعمیر کی گئی تھی اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہائش پذیر ہوں گے۔

مدینہ طیبہ میں سرکار مدینہ کا عظیم الشان استقبال

قارئین کرام مدینہ والوں نے محبت اور عشق کامل سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا آئیں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینے میں اس استقبال کا منظر دیکھیں۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ جس روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نزول اجلال فرمایا مدینہ کی ہر شے جگمگانے لگی۔

ابوخثیمہ کے فرزند فرماتے ہیں کہ میں بھی اس روز وہاں موجود تھا جس روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا میں نے آج تک کوئی دن ایسا نہیں دیکھا جو اس روز

Marfat.com

سعید سے زیادہ حسین ہو یا زیادہ روشن ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے اس روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہاں آمد پر مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہوئے حبشیوں نے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ جنگ کے کرتب دکھائے۔

اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں سوار دیکھ کر دل وجان نثار کرنے والے غلاموں پر کیف و مستی کا ایک عجیب سماں طاری ہو جاتا ہے اچانک نعرے بلند ہونے لگتے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ جَآءَ مُحَمَّدٌ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ جَآءَ مُحَمَّدٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہ

(ضیاء النبی جلد ۳ ص ۱۱۲ سے ۱۱۵ تک)

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیّاتِ الْوِداع

ترجمہ: ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا ہے وداع کی پہاڑیوں سے ہم پر شکر واجب ہے جب تک کوئی اللہ کو پکارنے والا باقی ہے زرین نے اس شعر کا بھی اضافہ کیا ہے۔

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاع

اے ہمارے ہاں معبوث ہونے والے تو وہ منصب لے کر آیا ہے جو واجب الاطاعت ہے (سیرت رسول ہاشمی صفحہ 297)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ پہنچے لوگ ہمارے استقبال کیلئے راستوں میں دوڑے پھرتے تھے اور اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

کتنا عشق بھرا منظر اور پروٹوکول ہے جو مدینہ پاک کے عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے پیش کیا کہ جلوس کی شکل میں تاجدار مدینہ کا استقبال کیا جا رہا ہے اور سرکار ﷺ کے آگے نعرے اور سیاہ فام لوگ ہتھیاروں کے ساتھ کرتب دکھا رہے ہیں عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ بھی ایسی ہستی کا استقبال کہ اکثریت نے پہلے تاجدار مدینہ کی زیارت بھی نہ کی تھی آج فقید المثال استقبال ہو رہا ہے جو قیامت تک عاشقانِ رسول ﷺ یاد رکھیں گے اور اس استقبال کا منظر کہ آگے آگے عاشقانِ رسول ﷺ جذبہِ عشق رسول ﷺ سے جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے سواری رسول ﷺ، میری دعا ہے کہ تمام قارئین کرام کو اللہ تبارک وتعالیٰ مدینہ پاک کے عاشقوں کی طرح عشق مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

باب10

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق کی امتحان گاہ میں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ

گیارہ ہزار درود کے برابر درود شریف

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا
گیارہ ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے

Marfat.com

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق کی امتحان گاہ میں

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ امتحان گاہ عشق میں

قارئین کرام سیدنا بلال رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے کے بعد عشق مصطفیٰ کی وجہ سے اپنے ایمان کو پوشیدہ نہ رکھ سکے آپ کے مالک امیہ بن خلف کو جب دشمنانِ اسلام ابوجہل، ابولہب عتبہ، شیبہ کے ذریعے علم ہوا کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے ہیں اور ان کے دل میں عشق مصطفیٰ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور اظہار عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان زدعام ہے تو انہوں نے عشق مصطفے کی وجہ سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سخت سزا دینے کا منصوبہ بنالیا چنانچہ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا، کبھی بلال کو انگاروں پر لٹایا جاتا اور انہیں کہا جاتا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل سے نکال دو انکار پر جسم پر بھاری پتھر رکھ کر تپتے انگاروں پر لٹایا جاتا لیکن آپ یا رسول اللہ کے نعرے لگاتے اور احد احد کرتے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ پر عشق مصطفےٰ کی وجہ سے صبح وشام تشدد کیا جاتا تاکہ اپنے آقا حبیب خدا کو چھوڑ کر ان کیساتھ مل جائیں۔

لیکن آپ رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم کے عشق کا ناطہ اور مضبوط کرنا چاہتے تھے چنانچہ سیدنا بلال کے گلے میں رسی ڈال کر بازاروں، گلیوں میں گھسیٹا جاتا لیکن زبان سے اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان کی آواز اَحد اَحد اَحد سنائی دیتی۔

بالآخر اس عاشق رسول کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُمیہ بن خلف سے اس کی تمام شرائط پر خرید کر سرکار کی بارگاہ میں پیش کیا سیدنا بلال پر عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

وجہ سے تشدد ہوا لیکن یہ سارا تشدد بلال پر گلاب کا پھول بن کر گرتا کیوں کہ عشق مصطفیٰ کی خاطر بلال نے مکہ والوں کا جو ظلم وستم برداشت کیا وہ کوئی بھی مورخ اپنے قلم سے تحریر کرنے سے قاصر ہے۔

عشق رسول میں ایک عاشق رسول کا دوسرے عاشق رسول پر تشدد کرنے سے انکار

قارئین کرام اس دنیا فانی میں عاشق رسول ﷺ پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ایک عاشق رسول کو کہا گیا کہ تم اپنے بھائی دوسرے عاشق رسول ﷺ کو کوڑے مارو، درے مارو، اس پر جسمانی تشدد کرو۔ جب ایسا عمل کیا جاتا ہے تو دوسرے عاشق پر جب سرکار دو عالم ﷺ سے عشق ومحبت کی تصویر سامنے آجاتی ہے تو پہلا عاشق اپنے ساتھی کو کوڑے مارنے سے انکار کر دیتا ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا۔

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دشمنان اسلام کفار مکہ گرفتار کر لیتے ہیں تو ان کو بازار میں سرعام گھٹنوں کے بل جھکاتے ہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ اے عمار محمد ﷺ تمہیں کیا سکھاتے ہیں، حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب انسان اللہ کے نزدیک برابر ہیں اس طرح جس طرح کنگھی کے دانے، حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے مالک اُمیہ بن خلف کا چہرہ عاشق رسول ﷺ کے یہ الفاظ سن کر سرخ ہو گیا۔

امیہ بن خلف دشمنِ رسول اپنے ریشمی لباس کا ایک حصہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی پشت پر پھیرتا ہے اور کہتا ہے میں اور میرا حبشی غلام جس کی میں نے قیمت ادا کی

Marfat.com

ہے برابر ہیں؟

عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہی سکھایا ہے کہ تمام انسان رنگ، تمام نسلیں، اللہ کے نزدیک برابر ہیں۔

اُمیہ نے کہا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ اس کے چہرے پر کوڑے مارو تا کہ اس کو سبق مل جائے اور میرے ہاتھ میں کوڑا تھما دیا،

مجھے محسوس ہوا کہ یہ آنکھیں میری غلامی سے زیادہ توانا اور طاقتور ہیں بس یہی لمحہ تھا جب میں نے اپنی ملکیت کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کرلیا اور کوڑا پھینک دیا۔

جی ہاں! یہ ایک غلام کی کھلی بغاوت تھی میں اس بغاوت کے انجام سے باخبر تھا۔

عمار رضی اللہ عنہ نے فرش پر ٹٹولنا شروع کیا تا کہ وہ میرے ہاتھ میں دوبارہ کوڑا دے دیں ان کی ڈوبتی ہوئی درد و محبت بھری آواز میرے کانوں سے چیخ بن کر ٹکرا رہی تھی بلال رضی اللہ عنہ ان کا کہنا مانو یہ لو درہ اور مجھے مارو بلال رضی اللہ عنہ مجھے مارو ورنہ یہ تمہیں مار ڈالیں گے لیکن میں نے اس بار بھی دُرّہ پھینک دیا (عاشق رسول حضرت بلال صفحہ 35)

یہ تھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبانی کہانی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کیلئے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پر تشدد برداشت کرلیا لیکن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دوسرے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوڑے مارنے سے صاف انکار کر دیا۔ اعلان بغاوت کر دیا۔

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی
عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شہادت

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ بڑے عظیم صحابی اور عاشق رسول تھے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لانے اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا عشق کرنے کی

Marfat.com

وجہ سے کفار آپ کو پکڑ کر لے گئے اور بے پناہ تشدد کیا بعد ازاں ان کے عشق رسول ﷺ کا رنگ دیکھ کر فیصلہ کیا گیا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دے دی جائے۔

چنانچہ پھانسی کے پھندے کے سامنے عاشق مصطفیٰ ﷺ کو کھڑا کر دیا اور کہا گیا یوں موت کو سامنے دیکھ کر اب تو تم کہتے ہو گے کاش محمد ﷺ کو پھانسی لگا دیا جائے (استغفر اللہ) اور میری جان بچ جائے لیکن عاشق رسول ﷺ کا جواب کیا تھا دل تھام کر پڑھیں۔

"بخدا مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ میری جان بچ جائے اور حبیب خدا ﷺ کے پاؤں میں ایک کانٹا بھی چُب جائے" یہ کہا اور پھندا گلے میں ڈالا اور ہنسی خوشی اپنے آپ کو عشق رسول ﷺ میں قربان کر دیا عاشق رسول ﷺ حضرت خبیب کو آخری پیش کش یہ بھی کی گئی تھی کہ چلو تم حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی (استغفر اللہ) ہی کر دو پھر بھی تمہیں چھوڑ دیا جائے گا لیکن آپ نے دشمنان اسلام کی اس پیش کش کو بھی حقارت سے ٹھکرا دیا اور جان کے بدلے میں بھی ساقی کوثر کے خلاف زبان کو حرکت دینا گوارا نہ کیا اور وہ ہو نہ عشق مصطفیٰ ﷺ تو زندگی فضول ہے عملی طور پر ثابت کر دیا۔

(دور حاضر میں عشق رسول کے تقاضے، ناشر شیر ربانی پبلی کیشنز)

قارئین کرام یہ تھا صحابی رسول ﷺ کا عشق مصطفیٰ ﷺ اور جان نثار مصطفیٰ ﷺ کا ادب رسول، محبت رسول ﷺ کہ کفار کہہ رہے ہیں کہ اپنے آقا ﷺ کی شان کے خلاف چند الفاظ ادا کر دو پھر بھی تمہاری جان بخش دی جائے گی لیکن اس عاشق رسول ﷺ نے جان قربان کر کے ثابت کر دیا کہ میری جان حرمت رسول پر قربان ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

Marfat.com

جرم الفت میں ہمیں لوگ سزا دیتے ہیں
کیسے ناداں ہیں کہ شعلوں کو ہوا دیتے ہیں
دیوانے کبھی ترک وفا کرتے نہیں
جان جائے کہ رہے بات نبھا دیتے ہیں

جان چلی جائے لیکن محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ سے نہ چھوٹے، جان چلی جائے لیکن عشق سلامت رہے

محمد متین خالد صاحب اپنی کتاب تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت میں اس واقعہ کو یوں تحریر فرماتے ہیں۔

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو سفیان بزمی مکہ لے گیا اور مکہ کے درندوں کے ہاتھ فروخت کر دیا پھر انہیں حارث بن عامر کے گھر ٹھہرایا گیا اور پہلا حکم دیا گیا کہ انہیں نہ روٹی دی جائے نہ پانی چنانچہ حارث بن عامر نے حکم کی تعمیل کی اور کھانا بند کر دیا۔

ایک دن حارث کا نوعمر بچہ چُھری سے کھیلتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا تو اس مرد مجاہد نے جو کئی روز سے بھوکا اور پیاسا تھا حارث کے بچے کو گود میں بٹھا لیا اور چُھری اسکے ہاتھ سے لے کر زمین پر رکھ دی جب ماں نے پلٹ کر دیکھا تو یہ مرد مجاہد چُھری اور بچہ لیے بیٹھا تھا عورت چونکہ مسلمانوں کے کردار سے ناواقف تھی یہ حال دیکھ کر لڑکھڑا گئی اور بے تاب چیخنے لگی جب انہوں نے عورت کی تکلیف محسوس کی تو فرمایا بی بی تم مطمئن رہو میں بچے کو ذبح نہیں کروں گا۔ مسلمان ظلم نہیں کرتے ان الفاظ کے ساتھ ہی اس مرد مجاہد نے گود کھول دی معصوم بچہ اٹھا اور جا کر ماں سے لپٹ گیا۔

قریش نے چند روز انتظار کیا جب فاقہ کشی کے احکامات اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید کرنے کا

Marfat.com

اعلان کر دیا کھلے میدان میں ایک ستوں نصب تھا اس کے چاروں اطراف بے شمار آدمی ہتھیار سنبھالے کھڑے تھے بعض تلواریں چمکا رہے تھے بعض نیزے تان رہے تھے بعض کمان میں تیر جوڑ رہے تھے اتنے میں آواز آئی ''مجاہد'' آرہا ہے۔ مجمع میں ایک شور برپا ہو گیا۔ لوگ ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ بعض لوگوں نے ابن عدی پر ہتھیار تان لیے اور حملہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قدم بہ قدم تشریف لائے اور انہیں صلیب کے نیچے کھڑا کر دیا گیا ایک شخص نے انہیں مخاطب کیا ہم تمہاری مصیبت سے دردمند ہیں اگر اب بھی اسلام چھوڑ دو تو تمہاری جان بخشی ہو جائے گی۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ خطاب کرنے والے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب اسلام ہی باقی نہ رہا تو پھر جان بچانا بیکار ہے۔

اس جواب کی ثابت قدمی بجلی کی طرح تماشائیوں پر گری، مجمع ساکت ہو گیا اور لوگ دم بخود رہ گئے اوپھر ایک شخص نے کہا کہ کوئی آخری خواہش ہو تو بیان کرو۔ تو اس مرد مجاہد نے زبان سے کہا۔

کوئی آرزو نہیں بس دو رکعت نماز ادا کرنا ہے۔

پھانسی کا پھندا تیار تھا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اسکے نیچے کھڑے ہوئے تا کہ اللہ کی بندگی کا حق ادا کریں خلوص و نیاز کا اصرار ہے کہ زبان جو شکر حمد اور عشق رسول ﷺ میں کھل چکی ہے۔ اب کبھی بند نہ ہو دست نیاز جو بارگاہ کبریا میں بند جو چکے ہیں اب کبھی نہ کھلیں۔ رکوع میں جھکی ہوئی کمر کبھی سیدھی نہ ہو۔ سجدے میں گرا ہوا سر بھی خاک نیاز سے نہ اُٹھے ہر تن مُو سے اس قدر آنسو ہیں کے عبادت گزار کا جسم تو خون سے خالی ہو جائے مگر اس کے عشق و محبت کا چمن اس انوکھی آبیاری سے رشک فردوس بن جائے۔

Marfat.com

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا دل محبت نواز اور عشق و نیاز کی لذتوں میں ڈوب چکا تھا کہ عقل مصلحت کش نے انہیں روکا اور ایک ایسی آواز میں جسے صرف شہیدوں کی روح ہی سن سکتی ہے انہیں روحِ اسلام کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ اگر نماز زیادہ لمبی کرو گے تو کافر یہ سمجھیں گے کہ مسلمان موت سے ڈر گیا ہے اس پیغام حق کے ساتھ ہی اس مرد مجاہد نے دائیں طرف گردن موڑ دی اور کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' اب آپ نے بائیں طرف گردن موڑی اور کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' مرد مجاہد سلام پھر کر صلیب کے نیچے کھڑے ہو گئے کفار نے ان کو پھانسی کے ستون کے ساتھ جکڑ دیا پھر نیزے اور تیروں کو دعوت دی کہ وہ آگے بڑھے اور ان کے صدق وقلوب کا امتحان لیں ایک شخص آگے آیا اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا جسم پاک کے مختلف حصوں پر ہلکے ہلکے چرکے لگائے اور وہی پاکیزہ خون جو چند لمحے پہلے حالت نماز میں تھا آنسو بن کر آنکھوں سے بہہ رہا اب زخمی آنکھوں سے شہادت کے مشن پر قطرے بن کر ٹپکنے لگا۔ پیکر صبر مجاہد اسلام کے دردناک مصائب کا تصور کیجئے آپ ستون کے ساتھ جھکڑے ہوئے ہیں کبھی ایک تیر آتا ہے اور دل کے پار ہو جاتا ہے کبھی نیزہ لگتا ہے اور سینے کو چیر دیتا ہے ان کی آنکھیں آتے ہوئے تیر کو دیکھ رہی ہیں۔ ان کے عضو عضو سے خون بہہ رہا ہے مگر درد تکلیف کے اس قیامت خیز منظر میں بھی ان کا دل اسلام سے نہیں بہکا۔ عُروہ اور موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک شخص آگے آیا اور اس نے مجاہد اسلام کے جگر پر نیزے کی ہرنی رکھ دی پھر اس کو اس قدر دبایا کہ حضرت خبیب کی کمر سے پار ہو گئی یہ جو کچھ ہو رہا ہے اسے مرد مجاہد کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں، حملہ آور نے کہا!

اب تم بھی پسند کرو گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں لگ جائیں اور تم اس مصیبت سے چھوٹ جاؤں پیکر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درد کو دل کی حوصلہ مندی سے برداشت کیا

Marfat.com

مگر یہ زبان کا گھاؤ برداشت نہ ہوا۔ اگر چہ زبان کا خون ختم ہو چکا ہے۔ مگر جوش ایمان نے اس کی محبت بیدار کر دی اور آپ نے جواب دیا اے ظالم میرا اللہ جانتا ہے کہ مجھے جان دے دینا پسند ہے مگر یہ ہرگز پسند نہیں کہ میرے آقا و مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ایک کانٹا بھی چبھے"۔ دشمنان اسلام نے بڑی کوشش کی کہ اس جانثار مصطفیٰ کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیں لیکن یہ کہہ کر یہ مجاہد اسلام راہی جنت ہو گیا، شہید ہو گیا۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس کی تو کوئی بات نہیں
(السلام علیک یا حبیب رضی اللہ عنہ) (اے حبیب تجھ پر سلام)

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام جانثار مصطفیٰ کی عشق رسول میں پھانسی کا منظر دیکھ رہے ہیں اور چار سو میل دور ان کے مقتل سے جبرائیل علیہ السلام نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا سلام پہنچایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام سے فرما رہے ہیں خبیب کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں نے شہید کر ڈالا ہے یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے اس کا سلام پہنچانے آئے ہیں۔

مشہور صحابی حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو کبھی کبھی دورے پڑتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے اس غش کے دوروں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھا اور جب کبھی بھی حضرت خبیب کی پھانسی کے وقت والی بددُعا یاد آجاتی ہے کہ پھانسی کے پھندے سے حضرت خبیب کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ جاری ہوئے تھے اے اللہ ان میں سے ہر ایک پر اپنا قہر نازل فرما کر اور ان کو پراگندہ کر کے ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ" مشرکین حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی بدعا سے اتنے

Marfat.com

خوفزدہ ہوئے کہ ان میں سے اکثر پہلو کے بل زمین پر لیٹ گئے اور کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔

عشقِ مصطفیٰ کی وجہ سے عاشق رسول کی لاش کو زمین نے محفوظ کرلیا:

ابن جریر طبری، حافظ ابن حجر عسقلانی کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے بعد ایک دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن امیہ ضمری سے فرمایا کہ مکہ جا کر خبیب کی لاش کا پتہ لگاؤ اور اسے سولی سے اتارو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت تیز رفتار تھے وہ دن رات ایک کر کے مکہ پہنچے رات کی تاریکی میں اس مقام پر گئے جہاں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش سولی پر لٹکی ہوئی تھی انہوں نے درخت پر چڑھ کر سولی کی رسی کاٹی، لاش زمین پر گری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا کہ حضرت خبیب کے جسد اطہر کو مدینہ اٹھا لے جائیں گے لیکن جب وہ نیچے اترے تو یہ دیکھ کر نقش بہ دیوار بن گئے کہ لاش غائب تھی یوں گویا زمین نے اسے اپنے اندر محفوظ کرلیا تھا۔

دوسری روایت ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند دن بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کون شخص ہے جو خبیب کی لاش کو سولی سے اتار لائے اور جنت کا حقدار بن جائے حضرت زبیر بن العوام اور حضرت مقداد بن اسود بیک وقت اٹھے اور کہا یا رسول اللہ یہ کام ہم کریں گے چنانچہ دونوں مکہ پہنچے دونوں رات کو خبیب کے مقتل گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی لاش سولی پر بالکل تر و تازہ ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسی دن خبیب واصل بحق ہوئے ہیں کیوں کہ ان کے ہاتھ پر زخم تھا جس سے خون ٹپک رہا تھا حالانکہ ان کو شہید ہوئے چالیس دن گزر چکے تھے حضرت زبیر نے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاش کو سولی سے اتارا اور اسے اپنے گھوڑے پر رکھ کر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینے کا رُخ کیا صبح ہوئی تو

Marfat.com

قریش کو کسی ذریعے سے اس بات کا علم ہو گیا چنانچہ مسلح مشرکین اونٹوں پر سوار ہو کر حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما کے تعاقب میں روانہ ہوئے حضرت زبیر نے سواروں کو اپنے سر پر پایا تو انہوں نے حضرت حبیب کی لاش گھوڑے سے اتار کر زمین پر رکھ دی زمین خود اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد خاکی کو نگل گئی گستاخ رسول اور دشمنان اسلام کے ہاتھ نہ لگی اس وجہ سے حضرت خبیب کو بلیغ الارض کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔

جب حضرت زبیر اور مقداد نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش کے بارے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا واقعہ بیان کیا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تم دونوں پر فخر کرتے ہیں۔

(حب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 118)

قارئین کرام یہ تھا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق کی قربان گاہ میں امتحان جس میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جان کی قربانی دے کر پاس کیا اور کامیاب رہے دوسرا یہ ہے کہ سرکار دو عالم اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نظر شفقت، نظر رحمت اور محبت میں رکھتے ہیں اور عاشق کی مشکل وقت میں مدد کی جاتی ہے تیسری بات بڑی اہم یہ ہے کہ زمین بھی عاشق رسول سے محبت کرنے والوں سے پیچھے نہیں ہے آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ جب صحابی رسول کی لاش کو زمین پر رکھا تو زمین نے اس کو اپنے دامن میں سمیٹ کر محبت کی تھپکی دی اور دشمنان رسول کے ہاتھ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاش نہ لگنے دی۔

اللہ تعالیٰ ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ناموس رسالت، حرمت رسول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان کی قربانی دینے کا عزم اور توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرت عمارہ بن زیاد رضی اللہ عنہ جانثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی انتہا

قارئین کرام آئیں ایک سچا عاشق رسول اپنی جان کی قربانی دے کر اپنے عشق کی انتہا کو کیسے پاتا ہے؟ اس کا مطالعہ فرمائیں تاکہ عشق مصطفیٰ کے موضوع پر اس کتاب کا یہ باب بھی مکمل ہو سکے۔

میدان اُحد میں ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمارہ بن زیاد رضی اللہ عنہ کو تیر لگا۔ آپ زمین پر گر گئے تیر اتنا سخت تھا کہ اٹھتے مگر گر پڑتے۔ اس شدید تکلیف میں بھی اَحد اَحد کے نعرے لگا رہے تھے۔ خیال یہ تھا کہ کہیں کوئی کلمہ شکایت زبان پر نہ آئے اور میرے ایمان میں خلل واقع نہ ہو جائے۔ کوشش کرتے ہیں مگر اٹھا نہیں جاتا۔ اچانک نگاہ اٹھی تو دیکھا کہ تھوڑی دور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ یہی قسمت ہے اگر میں حضور علیہ السلام تک پہنچ جاؤں۔ میرا سر ہو اور آقا کے پاک قدم۔ پھر انہوں نے اپنے جسم مبارک کو گھسیٹنا شروع کیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ آخری لمحات تھے اور انہوں نے اپنا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ روح نے مڑ کر دیکھا کہ عاشق کا سر اپنے محبوب کے قدموں میں پڑا ہے روح نے کہا

گر وقت اجل آج سر ترے قدموں پہ پڑا
جتنی ہو قضائیں ایک ہی سجدے میں ادا ہو

مولانا کافی علیہ الرحمہ عشق کی امتحان گاہ میں

مسلمانانِ ہندوستان پر ظلم وستم کے پہاڑ گرائے جا رہے تھے۔ انگریزوں نے

Marfat.com

جابجا سولیاں نصب کر رکھی تھیں معمولی سے معمولی شبہ پر بھی سولی پر لٹکا دیا جاتا تھا۔ حضرت مولانا سید کفایت علی کافی نے انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد مرتب کیا آپ جنرل بخت خاں روہیلہ کی فوج میں کمانڈر تھے۔ دہلی آئے تو مخبری پر انگریزوں نے گرفتار کر لیا ان پر طرح طرح کے ظلم کیے گئے، جسم پر گرم گرم استری پھیری گئی، زخموں پر نمک مرچیں چھڑکی گئیں اور برسرِ عام سولی پر چڑھا دیے گئے

آپ نے سولی پر چڑھنے سے پہلے یہ اشعار منظوم کیئے اور اعلانیہ سنائے

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائیگا
پر رسول اللہ کا دین حسَن رہ جائیگا
ہم سفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہانا
بلبلیں اڑجائیں گی سونا چمن رہ جائیگا
اطلس وکمخواب کی پوشاک پرنازاں نہ ہو
اس تن بے جان پہ خاکی کفن رہ جائیگا
سب فنا ہو جائیں گے کافی و لیکن حشر تک
نعتِ حضرت کا زبانوں پر اثر رہ جائیگا

تین بھائی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امتحان گاہ میں

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''شرح الصدر'' میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ دشمن کی فوج تعداد اور آلات حرب کے لحاظ سے لشکر اسلام سے کہیں زیادہ تھی مگر۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

''بہت سی قلیل جماعتیں اکثر جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب ہو جاتی ہیں''

Marfat.com

اور پھر مسلمان کبھی وسائل پر بھروسہ نہیں کرتا۔اس کا تکیہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا کرتا ہے۔ جنگ زوروں پر تھی۔اگرچہ اس جنگ میں مجاہدین اسلام کو شاندار فتح نصیب ہوئی مگر عیسائی چند مسلمان سپاہیوں کو گرفتار کر کے لے گئے۔ان گرفتار شدگان میں تین سگے بھائی تھے ان کی اٹھتی ہوئی جوانیاں چہرے پر خوبصورتی عیاں تھی۔انہیں عیسائی شہنشاہ ہرقل کے دربار میں پیش کیا گیا۔ ہرقل نے کہا۔تم نے ابھی تک جوانی کی بہاریں بھی نہیں دیکھی ہیں تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر مسیحیت میں شامل ہو جاؤ۔مجاہلین نے کوئی جواب نہیں دیا دوبارہ ہرقل نے کہا۔کیا تمہیں اپنی جوانی پر ترس نہیں آتا۔اگر تم نے اسلام سے انحراف نہ کیا تو تمہاری گردنیں اڑا دی جائیں گی۔میرے ایک اشارہ ابرو کی دیر ہے تمہارے جسم خاک وخون میں تڑپتے نظر آئیں گے۔

مجاہدین بولے:

غلامان محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

اے عیسائی بادشاہ اگر ہماری جانیں اللہ کی راہ میں اسلام کے نام پر قربان ہو جائیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا خوش بختی ہو سکتی ہے۔ہم شہادت کا جذبہ لے کر ہی میدان جہاد میں آئے ہیں ہماری زندگیاں اسی مرتبہ کے حصول کیلئے آرزوئیں کرتے گزر جاتی ہیں۔

ہرقل نے کہا! ایک بار تمہیں اور موقعہ دیتا ہوں۔سوچ لو انہوں نے کہا ہمارے آخری سانس کا بھی یہی جواب ہوگا کہ جاں تو دے سکتے ہیں مگر مصطفیٰ کا دیا ہوا ایمان نہیں دے سکتے۔آخر اس نے حکم دیا کہ یہ لوگ کسی صورت بھی ایمان سے ہٹنے کیلئے تیار نہیں انہیں گرم اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا جائے یہ عمل باری باری ہونا چاہئے تا کہ

Marfat.com

دوسرا پہلے کا حشر دیکھ لے۔

تیل کا ایک بہت بڑا کڑاہا گرم کیا گیا اور تینوں مجاہدوں کو اس کڑاہے (برتن) کے قریب لایا گیا پہلے ایک کو پکڑ کر ابلتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا۔ دوسرے نے پڑھا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اور کہا جلدی کیجئے میں بھی اپنے بھائی کے پاس پہنچنا چاہتا ہوں۔ آخر اس کو بھی کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔ اب تیسرے کی باری ہے، اس کی اٹھارہ سال کی ابھرتی ہوئی جوانی دیکھ کر ایک وزیر کو ترس آ گیا۔ اس نے کہا اس کا ایمان ہم چھین لیں گئے مجھے مختصر سے عرصہ کی مہلت دیجئے۔

ہرقل بادشاہ نے کہا: یہ لوگ اسلام میں بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے خون کا آخری قطرہ بھی ان کے ایمان کی شہادت دیتا ہے۔ معلوم نہیں ان کے نبی نے ان کو کیسا نشہ پلا دیا ہے کہ دنیا کی کوئی شئے اس کو اتار نہیں سکتی۔ وزیر نے کہا یہ ٹھیک ہے مگر یہ عرب کے لوگ عورتوں کے بڑے شائق ہوتے ہیں میں کوشش کروں گا کہ اس کو اسلام سے مُنحرف کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کروں۔ بادشاہ نے اسے اس مجاہد کو ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی، سورج غروب ہو چکا تھا رات کی سیاہی آسمان کے کنارے پر پھیلتی چلی گئی، وزیر نے اس نوجوان کو ایک مکان میں بند کر دیا اور اپنی لڑکی کو بلا کر کہا۔

دنیائے عیسائیت میں تجھ سے بڑھ کر کوئی لڑکی حسین نہیں ہے۔ عقلمند اور ذہین بھی ہو۔ اگر تو اس عربی نوجون کا ایمان چھیننے میں کامیاب ہو جاؤ تو اہم انعام کرام سے مالا مال کر دیے جائیں گے۔ وزیر کی لڑکی نے کہا! ابا یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اس نوجوان کی میرے چہرے پر اٹھی ہوئی ایک نظر اس کے ایمان کو متزلزل کر دینے کیلئے

Marfat.com

کافی ہے۔وزیر نے اپنی لڑکی کو تھپکی دی اور کہا جاؤ اور کامیاب واپس آؤ لڑکی نے جا کر دروازہ کھولا دیکھا تو نوجوان قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا۔لڑکی جا کر اس کے پاس بیٹھ گئی نصف رات گزر گئی مگر اس نوجوان نے اس لڑکی کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔وہ تمام رات منتظر رہی کہ یہ نوجوان اسے ایک نگاہ غلط سے ہی دیکھ لے مگر جن نگاہوں میں حسن مصطفی بس چکا ہو وہ نگاہیں بھلا کسی اور کی طرف کیسے اٹھ سکتی ہیں۔اس لڑکی کیلئے یہ منظر بڑا ہی عجیب تھا، کہیں دنیا اس کے چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب ہے اس نوجوان کی تمام رات گزر گئی اور اس کو علم بھی نہیں کہ کوئی میرے پاس آیا بھی ہے یا نہیں صبح ہوئی تو وہ لڑکی دروازہ بند کر کے چلی گئی۔دوسری رات پھر لڑکی اس نوجوان مسلمان کے کمرے میں پہنچتی ہے مگر دیکھا کہ وہ نوجوان نفل پڑھ رہا ہے یہ رات نفل پڑھتے گزر گئی یوہی مسلسل کچھ راتیں وہ لڑکی آتی رہی مگر وہ آنکھیں جن پر اللہ اور اس کے رسول کا قبضہ ہو ان کا غیر کی طرف اٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔سبحان اللہ۔کیا تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔یہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

ان پر میری رحمتیں اور برکتیں ہیں۔

ہر رات اس کی عبادت اور قرآن خوانی دیکھ کر لڑکی کی زندگی میں انقلاب آتا گیا۔اس نے سوچا آخر وہ کون ایسا حسین ہے جو اس کی نگاہوں میں بس گیا ہے کہ یہ کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھانا بھی پسند نہیں کرتا۔ان کی یہی شان ہے۔

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

Marfat.com

آخر کار ایک رات لڑکی نے کہا اے عربی نوجوان! میں حیران ہوں آج کئی راتیں گزر گئی ہیں مگر تو نے مجھے دیکھا تک نہیں ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کون سا نشہ ہے جس میں تو ہمیشہ مست رہتا ہے وہ کون سی ذات ہے جس میں ہمیشہ تو مستغرق رہتا ہے۔

مجاہد نے کہا کہ میرا محبوب۔

دلبند مائی آمنہ داتے بابل پیاری فاطمہ دا
قدیمی شنشاہ عالی گھرانہ حسین وحسن داغم خوار نانا
اکھاں وچ قدرتی سرمے دی دھاری دلاں نوں قتل کردی جیوں کٹاری
مدینہ طیبہ وچ رہن والا خدا دے عرش تے جاہن والا
زلیخا اس نوں جے ویکھ لیندی نہ پچھے یوسف شامی دے پیندی

یہ سن کر ہی لڑکی نے کہا! خدارا مجھے بھی ایسے پاک دین میں داخل کرلو، اس مجاہد نے کہا پڑھیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

لڑکی نے کہا۔ اے نوجوان اب ہمارا یہاں رہنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ تم یہیں ٹھہرو میں ابھی اصطبل سے دو گھوڑے لاتی ہوں اور رات ہی رات یہاں سے نکل جاتے ہیں تھوڑی دیر میں وہ وزیر زادی دو گھوڑے لے کر آ گئی۔ دونوں تمام رات گھوڑے دوڑاتے رہے صبح ہوئی تو نماز کیلئے رکے مڑ کر پیچھے کو دیکھا تو دور ایک لشکر آرہا تھا کہ گرد اڑتی نظر آئی لڑکی نے کہا کہ خبر ہو چکی ہے اب ہم گرفتار ہو جائیں گے۔ نوجوان نے کہا۔ گھبراؤ نہیں ایک ہزار کی فوج کیلئے تو میں اکیلا ہی کافی ہوں۔ سبحان اللہ! بکریوں کے ریوڑوں کیلئے ایک شیر ہی کافی ہوتا ہے۔ یہ دیکھتے رہے گرد

Marfat.com

قریب آتی گئی جب بالکل قریب آئے تو دونوں یہ دیکھ کر حیران وششدرہ گئے کہ وہ بھائی جو کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیے گئے تھے گھوڑوں پر سوار چلے آرہے ہیں ۔انہوں نے آتے ہی السلام علیکم! کہا اور بولے حیران کیوں ہوگئے۔کیا قرآن کریم کا یہ اعلان یاد نہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

وہ جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(پارہ ۲ آیت نمبر ۱۴۰ ترجمہ کنزالایمان)

ہم اس لئے آئے ہیں کہ تم دونوں کا نکاح پڑھا دیں ہرقل کے ظلم وستم انہیں مذہب چھوڑنے پر مجبور نہ کرسکے۔تو نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں ہمیشہ کی زندگی عطا فرمادی گئی یہ استقامت علی الایمان کا نتیجہ ہے۔

(بارہ تقریریں مصنف مولانا محمد شریف نوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر: 157 سے 162)

ابوجہل کی کنیز عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتحان گاہ میں

قارئین کرام کہا گیا ہے کہ یہ عشق آساں نہیں آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عشق کی امتحان گاہ میں جانے کیلئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں کیوں کہ ان کا ایمان ہے کہ یہ جان تو آنی جانی ہے اور کیوں نہ اپنے آقا ومحبوب پر قربان ہو جائے اور عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف مرد ہی عشق کی امتحان گاہ میں نہیں آئے بلکہ دختران اسلام اور مومن عورتوں نے بھی عشق کی اس قربان گاہ میں زینت کا مقام دیا ہے ایسا ہی ایک واقعہ ایک کنیز عورت اور عاشقہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو ہے تو دشمن رسول ابو جہل کی کنیز لیکن عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پٹہ ڈالے ہوئے غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آگئی۔

Marfat.com

جب ابوجہل کی کنیز نے اسلام قبول کیا اور ابوجہل کو اس کا علم ہوا تو اس کے غصے کی کوئی انتہاء نہ رہی اور فیصلہ کیا کہ اس کنیز کو غلامی رسول ﷺ سے ہٹانے کیلئے اس پر ہر طرح کا ظلم کرنا چاہیے اور اس کے دل سے محبت رسول ﷺ کو نکالا جائے چنانچہ اس نے اپنی کنیز کو بلایا اور اس کو زمین پر لٹا دیا پھر اس کی دونوں ٹانگوں کو بڑی مضبوطی اور بڑی سختی کیساتھ باندھا۔

اس کے دونوں کنارے دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت میں کر دیا تا کہ جب یہ اونٹ رسی کو کھینچیں تو کنیز کے جسم کے دونوں حصے جدا جدا ہو جائیں اور اس کو شہید کر دیا جائے رسی بندھی ہوئی ہے اونٹوں کے ساتھ، کنیز زمین پر لیٹی ہوئی ہے ابوجہل اور اس کے ساتھی صحابیہ کو بے دردی سے شہید کرنے پر تلے ہیں۔

کنیز کے سامنے شہادت کا رتبہ اور محبت رسول ہے جبکہ دوسری طرف دنیا کی زندگی اور ابوجہل کے ظلم و جبر سے نجات ہے اس موقع پر ابوجہل اپنی کنیز سے پوچھتا ہے کہ اس محبت سے جو تمہیں سرکار دو عالم ﷺ سے ہے باز آجاؤ ورنہ تمہارے جسم کو دو ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

کنیز گستاخ رسول اور دشمن رسول کے یہ الفاظ سن کر تاریخی الفاظ ادا کرتی ہے اے ابوجہل تو دو ٹکڑے نہیں میرے جسم کے ہزار ٹکڑے بھی کر دے میں اس ایمان کو نہیں چھوڑوں گی اور اس رسول کو نہیں چھوڑوں گی جس پر میں ایمان لا چکی ہوں کنیز مصطفیٰ ﷺ سے یہ ایمان افروز اور عشق و محبت میں بھرپور مصطفیٰ ﷺ کے الفاظ سن کر ابوجہل غصہ سے پاگل ہو جاتا ہے کہ اس کی اپنی کنیز بھی اس کی اطاعت چھوڑ رہی ہے اور اپنے مالک (ابوجہل) کی کوئی حیثیت اس کے سامنے نہ ہے۔

چنانچہ ابوجہل حکم جاری کرتا ہے کہ دونوں اونٹوں کو تیزی سے دوڑایا جائے تا کہ صحابیہ رسول ﷺ کنیز کے ٹکڑے کر دے بالآخر اونٹوں کو دوڑایا جاتا ہے اور رسی کو

Marfat.com

کھینچا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس کنیز کو عشق کی امتحان گاہ میں کامیابی کی منزلیں طے کرتے ہوئے اذیت ناک طریقے سے شہادت کے رتبہ پر فائز کیا جاتا ہے اس کنیز نے شہادت کا جام نوش کیا لیکن عشق کی امتحان گاہ میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دامن سے نکلنے نہ دیا۔

(تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت ص156)

مومن میں چار صفات ضرور ہونی چاہیے

ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں تحریر کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن میں چار صفتیں ضرور ہونی چاہیے

۱: اگر مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرتا ہے

۲: اگر کوئی نعمت ملے تو اللہ کا شکر کرتا ہے

۳: اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو پورا انصاف کرتا ہے

۴: اگر وہ بولتا ہے تو سچ بولتا ہے

اور جب کوئی اللہ کا بندہ اپنے رب کے ڈر سے کوئی چیز ترک کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے اس سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس نے سوچا بھی نہ ہوگا اور جب کوئی بندہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کی قدر نہیں کرتا اور اسے اس طرح استعمال کرتا ہے جو شریعت میں اس کیلئے جائز نہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور اس بندے کو ایسے طریقے سے سزا دیتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتی۔

(چالیس جاں نثار ص253)

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا عشق کی امتحان گاہ میں

قارئین کرام یہ اسلام جو ہم تک پہنچا ہے یہ اذان یہ کلمہ پڑھنے پڑھانے کی آج

Marfat.com

ہمیں خوش نصیبی ملی ہے یہ اتنی آسانی سے نہیں ملی اس کلمہ پاک اور اسلام کو ہم تک پہنچانے کیلئے حضور پاک ﷺ کے عشاق نے عشق کے سمندر میں تیرا اور غیر مسلموں کے جبر وتشدد کو برداشت کر کے ہم تک پہنچانے کیلئے بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں ایسی ہی ایک عاشقہ رسول خاتون ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی حضرت عمر فاروق اسلام لانے سے قبل بہت سخت طبیعت کے مالک تھے اور بڑے غصہ وجلال والے تھے لیکن خلیفۃ الوقت اور امیر المؤمنین بننے کے بعد بڑے نرم طبیعت، رحم دل اور عادل حکمران بن گئے اور امیر المؤمنین ہونے کے باوجود اینٹیں یا پتھر ان کا تکیہ و سرہانہ تھا۔

قبل اسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ سے بڑی محبت کرتی تھیں اور عشق رسول سے سرشار زندگی گزار رہی تھیں ایک دن اسلام لانے کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بڑے ناراض ہوئے اور غصے سے مارنے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابیہ رسول کو بے دردی سے مار رہے ہیں ادھر محبت رسول ﷺ میں یہ کنیز مار پڑنے کو ایسے برداشت کر رہی ہے جیسے ان پر مار نہیں پھول کی پتیاں نچھاور کی جا رہی ہوں کوئی تشدد و جبر ان کے دل میں محبت رسول ﷺ نکال نہیں سکا بالآخر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مار مار کر تھک جاتے ہیں لیکن وہ تو آقائے دوعالم ﷺ کی کنیز بننا ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا چکی ہے

ابوجہل بھی ہر قسم کی اذیت دے کر تھک چکا ہے اور بالآخر ابوجہل اور سرداران مکہ یہ کہتے ہیں اسلام اگر کوئی عمدہ چیز ہوتی تو زنیرہ ہم سے سبقت حاصل نہ کرتی اللہ تعالیٰ عاشقہ رسول ﷺ پر ہونے والے تمام ظلم اور تشدد کو دیکھ رہے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ کَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْہِ

''اور کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے''

(پارہ ۲۶ سورۃ احقاف آیت نمبر ۱۱ ترجمہ کنزالایمان)

اور یہ چیز اور دین حق کی طرف سبقت کرنے اور حق قبول کرنے سے پیچھے نہ رہتے۔ کافروں کے ظلم وتشدد کی وجہ سے عاشقہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نابینا ہوگئی ان کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی اور مشرکین مکہ نے یہ طعنے دینے شروع کر دیئے کہ ہمارے بتوں لات اور عزیٰ نے ان کو اندھا کیا ہے یہ مشرکین کا جواب سن کر صحابیہ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ لات وعزیٰ کو تو خود علم نہیں کہ اس کی کون پوجا کرتا ہے اور کون اس کی عبادت نہیں کرتا۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب سے سچی محبت اور عشق کرنے والی اس خاتون عاشقہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت زار کو دیکھ کر رحم آ گیا اور صبح جب حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا سو کر اٹھی تو ان کی بینائی واپس آ گئی اور آنکھیں ہر چیز دیکھنے لگی بعد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو خرید کر آزاد کر دیا کہ ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مصیبت اور پریشانی میں نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتحان گاہ میں

قارئین اور ملت اسلامیہ کے عشاق، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہماری اسلامی بہنوں نے بھی بڑی مصیبتیں اٹھائی اور پریشانی میں مبتلا رہی محبت رسول کا امتحان ہے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتحان گاہ میں اس وقت کوئی عام خاتون اسلام نہیں بلکہ حضرت عمر

Marfat.com

فاروق رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہے اس امتحان میں فریقین ایک طرف عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری طرف بہن ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ استغفر اللہ حضور پاک ﷺ کے سامنے تلوار لے کر جا رہے ہیں اور ابھی اسلام قبول بھی نہیں کیا آنکھیں غصے سے سرخ ہیں اور تیز تیز قدموں سے تلوار تھامے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ کی طرف جا رہے ہیں راستے میں نعیم بن عبداللہ نے کہا اے عمر پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو تیری بہن اور تیرا بہنوئی اسلام لا چکے ہیں اور عشاق رسول ہیں یہ الفاظ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی بہن کے گھر غصے کے عالم میں جاتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ بنت خطاب اور ان کے بہنوئی حضرت سعید بن زید اسلام لا چکے تھے اور ان کی بیوی بھی مشرف با اسلام تھی لیکن حضرت عمر ان کے اسلام لانے سے باخبر نہ تھے یہ دونوں حضرت خباب بن الارت کو اپنے گھر بلاتے تھے اور چپکے سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قاری القرآن کی خدمات حاصل کرتے تھے ابوجہل کے اکسانے پر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی اور بہنوئی حضرت سعید بن زید کو اسلام سے ہٹانے اور اسلام لانے پر ان پر ظلم کے پہاڑ ڈھانے کیلئے گھر میں گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروق نے قرآن پاک کی اپنی بہن کے گھر میں تلاوت سنی تو سخت غصے میں آ گئے سخت غصے میں بہن کے دروازے پر دستک دیتے ہیں اور اپنی آمد کی اطلاع کرتے ہیں۔

حضرت خباب تو گھر کے پچھلے حصہ میں چھپ جاتے ہیں لیکن ان کی بہن فاطمہ بنت خطاب قرآن پاک کے اجزاء اندر چھپا کر دروازہ کھولتی ہے اور قرآن پاک کی آواز سننے پر عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بہن تم بے دین (استغفر اللہ) ہو گئی ہو میں اس کا ابھی تم دونوں کو مزا چکھاتا ہوں اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

لمبے بال پکڑ کر زور سے ان کو زمین پر مارتے ہیں اور اس کے بعد تھپڑوں اور مکوں سے مارنا شروع ہو جاتے ہیں اب ایک وفا شعار بیوی اور دختر اسلام کیسے برداشت کر سکتی ہے کہ اس کے خاوند کو کوئی پیٹے خواہ اس کا اپنا بھائی ہو اور یہ خاموش تماشائی بن جائے فوراً فاطمہ اپنے خاوند اور بھائی کے درمیان کھڑی ہو جاتی ہے اور حضرت عمر فاروق کو اس عاشق رسول خاوند کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مارنے سے روکتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہن میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبت رسول کو دیکھ کر اور زیادہ غصے میں آجاتے ہیں ادھر بہن اپنے خاوند کو چھڑانا چاہتی ہے بہن آگے بڑھتی ہے بھائی ایک لکڑی اُٹھا کر بہن کو مارتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ماری ہوئی لکڑی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لہولہان کر دیتی ہے عشق رسول میں چہرہ خون آلود ہے بھائی نے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تشدد کی انتہاء کر دی ہے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عشق کی انتہاء کر دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ تشدد کے ذریعے اتارنا چاہتے ہیں بہن فاطمہ کو عشق رسول میں تشدد ایسے لگتا ہے جیسے پھول مارے جا رہے ہیں بالآخر عشق کی امتحان گاہ میں بہن اور بہنوئی حضرت سعید بن زید پاس ہوتے ہیں اور ماتھے پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھومر سجائے ہوئے خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے بہن فاطمہ کی زبان پر یہ الفاظ ہیں۔

ہاں ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اختیار کر لی ہے تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے اسلام اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقش ہمارے سینے سے تو نہیں مٹا سکتا۔ بہن کا چہرہ خون سے لہولہان ہے اور بہنوئی تشدد سے ذرا نہیں گھبرائے ان کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ:

اچھا تو جو کچھ تم پڑھ رہے تھے مجھے بھی دکھلاؤ بہن فاطمہ کہتی ہے کہ مجھے ڈر ہے

Marfat.com

کہ اس کو ضائع کردو گے حضرت عمر فاروق قسم کھاتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کریں گے حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ تم غسل کر کے آؤ اور بدن پاک کرنے کے بغیر قرآن پاک کو تم چھو نہیں سکتے

حضرت عمر فاروق نے غسل سے اپنے بدن کو پاک کیا اور اب قرآن پاک کے اجزاء لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ سامنے آتی ہے ابھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھا تھا کہ حضرت عمر فاروق کے دل پر قرآن کا اثر ہوا اور جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اور بے اختیار پکار اُٹھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہٗ عاشق رسول زندگی میں عشق کی امتحان گاہ میں ہر وقت رہے اور زمانے والے کسی نہ کسی بہانے اسے تنگ کرتے رہتے ہیں لیکن عاشق ہمیشہ امتحان گاہ میں کامیاب ہوتے ہیں امام مسلم، حافظ ابن حجر، اور حافظ ابن عبدالبر نے تحریر کیا ہے کہ:

ایک مرتبہ اروٰی بنت اویس نام کی عورت گورنر مدینہ پاک، مروان بن الحکم کے پاس حضرت سعید بن زید کی شکایت لے کر گئی کہ حضرت سعید نے کچھ زمین کا حصہ دبا لیا ہے جب گورنر مدینہ مروان بن الحکم نے حضرت سعید رضی اللہ عنہٗ عاشق رسول کو طلب کیا تو آپ نے فرمایا تم میری نسبت یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کا کچھ حصہ غصب کر لیا ہے یہ محض الزام ہے حالانکہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک بالشت (ایک ہاتھ) بھر زمین پر ظلم سے قبضہ کرے گا قیامت کے دن اسے سات زمینوں کے طوق پہنائے جائیں گے مروان نے حضرت سعید رضی اللہ عنہٗ

Marfat.com

کو قسم اُٹھانے کو کہا لیکن عاشق رسول ﷺ قسمیں اٹھا اٹھا کر دنیا داروں کو اپنی بات نہیں مناتے اس عاشق رسول ﷺ نے اللہ اور اس کے رسول کی قسم نہ اٹھائی اور زمین سے دستبردار ہو گئے۔ (ممکن ہے یہ عورت یہودیہ ہو)

عاشق رسول حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہٗ کی زبان و دل سے یہ الفاظ نکل گئے الٰہی اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھی کر دے یا اسے اس کے گھر کے کنویں میں گرا دے اور مسلمانوں کو میرے زمین کے حق کو بخوبی واضح کر دے۔

چنانچہ تاریخ اسلام نے دیکھا کہ عاشق رسول کے الفاظ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت ہوئی خدا کی قدرت سے اس عورت اروٰی بنت اویس کی بینائی زائل ہو گئی عورت اندھی ہو گئی اور پھر وہ اسی حالت میں گھر کے کنویں میں گر گئی اس کے بعد مدینہ کے لوگ دوسرے فریق کو کہا کرتے تھے کہ خدا تجھے اندھا کرے جس طرح اروٰی کو اندھا کیا گیا حضرت سعید بن زید نے 80 برس کے قریب عمر پائی۔ آپ نے 51 یا 52 ہجری کو جمعۃ المبارک دن کو وفات پائی۔

(چالیس جانثار ص 66، الفاروق ص 50 از علامہ شبلی نعمانی، حب رحمت للعالمین ص 42)

قارئین کرام یہ تھی عاشق رسول فاطمہ بنت خطاب اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہٗ کی عشق کی امتحان گاہ جس میں عشق کامیاب و کامران ہوا اور دنیا ناکام اور شیطان ذلیل و خوار ہوا۔ سرکار دو عالم ﷺ کی دعا سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ مشرف باسلام ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ اسلام لائے اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے حضرت سعید عشق مصطفیٰ میں مقام حاصل کیا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر عاشق رسول کو عشق کی امتحان گاہ سے بچائے اور اگر کوئی عشق کی وادی یا عشق کی امتحان گاہ میں داخل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس عاشق کی مدد فرمائے اور اس کو کامیاب فرمائے (آمین)

Marfat.com

کبھی آنکھوں نے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچھا نہیں دیکھا
کسی آغوش مادر میں جمال ایسا نہیں اترا
یہ پیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ہر عیب سے مبرا ہے
بنایا رب نے گویا آپ کو جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا

عاشق رسول اور دشمنان اسلام؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی آپ کو اللہ نے تبلیغ کیلئے فرمایا ہے مکہ مکرمہ سے قریب طائف نامی ایک شہر ہے جہاں 500 بت ہیں شہر والے خدا کے سوا بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ابن عباس کہتے ہیں کہ اس وقت طائف کیلئے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہو گئے صحابہ سمیت حضور علیہ السلام وادی طائف پہنچے تو طائف والوں نے شہر کا دروازہ بند کر دیا دستک دی تو شہر والوں نے دروازہ نہ کھولا صحابہ کرام نے حضور کی آواز سے آواز ملا کر کہا۔

شہر والو! "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" پڑھ لو! ہمیں اس کی ضرورت نہیں شہر والوں کی آواز آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں بیس روز تک قیام فرمایا اکیسویں روز طائف والے سارا دن پتھر پھینکتے رہے بائیسویں دن اہل طائف نے کہا اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم دینے کیلئے تیار ہیں لیکن ہماری خلاصی کرو۔جواب دیا گیا کہ مال کی ضرورت نہیں ہے ایمان لے آؤ۔

بالآخر تیئسویں دن کافر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس شخص نے ہمارا راستہ بند کر رکھا ہے نہ ہم بندوں سے تجارت کر سکتے ہیں اور نہ ہی شہر سے باہر جا سکتے ہیں سب دشمنان اسلام سر پکڑ کر بیٹھ گئے آپس میں مشورہ کیا ان کے درمیان سے ایک نوجوان لڑکی اُٹھی وہ حاکم شہر کی بیٹی تھی تورات، انجیل، زبور کی عالم تھی اس نے شہریوں

Marfat.com

سے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے؟

تو انہوں نے کہا ہم مذاکرات کے بہانے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دینگے لڑکی نے کہا کہ وہ تم سے کیا چاہتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے ہم سے تقاضا کر رہے کہ ہم ایمان لے آئیں اور اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔

لڑکی نے کہا کہ میں تمہاری طرف سے نمائندہ بن کر اس کے پاس جاتی ہوں وہ عربی ہے ظاہر ہے کہ نہ وہ عبرانی جانتا ہوگا اور نہ سریانی اگر آپ نبی ہونگے تو ان زبانوں کو ضرور جانتے ہونگے اور اگر میرے سوالوں کا جواب نہ دے سکے تو واپس چلے جائیں گے شہر والوں نے حاکم کی بیٹی کو مذاکرات کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ لڑکی بہت خوبصورت تھی اس کا ایک سونے کا بت تھا جس کی آنکھیں یاقوت کی تھیں حاکم کی لڑکی بت سمیت آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئی آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہِ مبارک پھیر لی اور لڑکی کی طرف توجہ نہ فرمائی لڑکی نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف سے چہرہ کیوں پھیر لیا ہے؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک تمہارے پاس بت ہے نہ تمہاری طرف دیکھوں گا اور نہ بات کرونگا یہ سنتے ہی لڑکی نے بت پھینک دیا اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہاں بیٹھو بیٹی آپ تشریف رکھیں آپ کا زیادہ حق ہے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو اپنا تعارف کروایا اور زبور، انجیل میں بھی جو تعارف ہے۔ اور اپنے ناموں سے جو ان الہامی کتابوں میں درج ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعارف کروا دیا، اور جب آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکی کی درخواست پر اپنی پشت مبارک سے کپڑا ہٹایا اور مہر نبوت دیکھائی تو اس لڑکی نے فوراً کلمہ پڑھ لیا اور اپنا بت زمین پر دے مارا، اور بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد یہ لڑکی مجاہدہ بن گئی تھی، اس نے اپنے قبیلے والوں کو جہنم کی آگ سے بچنے کی دعوت دی، لڑکی کے چار بھائی تھے۔ لڑکی

Marfat.com

کے باپ نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ تم آزاد ہو اپنی بہن کو اسلام لانے پر جو سزا دینا چاہو تمہیں اجازت ہے۔

بالآخر لڑکی کے بھائیوں نے کہا کہ اسلام سے باز آجاؤ ورنہ زبان کاٹ دیں گے۔ پرواہ نہیں میں رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان چکی ہوں۔ تجھ پر خون خوار کتے چھوڑ دیں گے وہ تیری تکا بوٹی کریں گے۔ لڑکی نے کہا میں جہنم کے کُتوں سے تو بچ چکی ہوں اب دنیا کے کُتوں کا مجھے کوئی خوف نہیں۔ ہم تجھے جلا کے بھسم کر دیں گے اور تیری راکھ سمندر میں بہا دیں گے۔

اللہ قادر کریم ہے میرے اجزاء کو مجتمع کر کے وہ مجھے جنت میں بھیج دیگا۔ ہم تجھے پہاڑ سے نیچے گرا دیں گے۔ تم مر جاؤ گی اور ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ سنو میں دامن رسول اللہ تھام چکی ہوں۔ اب میں کسی سزا اور کسی بھی ایذا سے نہیں ڈرتی۔ باپ نے بیٹی کو زناٹے دار طمانچہ مارا اور کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیوں نہیں کرتی باپ نے کہا میں تمہیں اسلام لانے کی وجہ سے آگ میں ڈالوں گا۔ ابا آگ کی حرارت عارضی ہو گی جہنم کی تپش دائمی ہو گی۔ باپ غصے سے پاگل ہو گیا اُس نے عمائدین شہر کو بلایا اور اسے اپنی پیاری بیٹی کا اسلام لانے اور اپنے دل میں محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ نکلنے کی وجہ سے اس کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا۔

لڑکی درد سے چلا اُٹھی تو باپ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرو۔ لڑکی نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ ظالموں نے دوسرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا۔ لڑکی پھر بھی اسلام سے متنفر نہ ہوئی۔ پھر ایک پاؤں کاٹا۔ دوسرا کاٹا۔ پھر اس مسلمان لڑکی کی آنکھ نکال دی گئی۔ کافر اور دشمنان اسلام اس مجاہدہ لڑکی کے اعضاء کاٹ رہے تھے اور وہ کہ جو رضائے الٰہی کا طلب گار ہو گا اس کے جسمانی اجزا کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ کافر اس کے جسم کو چھلنی کیے جا رہے ہیں اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورد کیے جا رہی ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہا ہو رہی ہے۔

Marfat.com

لڑکی کے جسم سے خون کی آخری بوند نکلی تو اُس کی روح پرواز کر گئی ۔کافروں نے لڑکی کے اعضاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھینک دیئے حضور اشک بار ہو گئے صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئی حتیٰ کہ آسمان پر فرشتے بھی رونے لگے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شانہ اقدس سے چادر اُتار کر لڑکی کے اعضاء پر لپیٹ دی اور جنازہ پڑھ کر لڑکی کو دفن کر دیا۔ پھر صحابہ کرام سے فرمایا قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے دنیا سے جدا ہوتے ہی اس نے جنت میں رہنا دیکھا۔اس کی قبر جنت کے ایک باغوں میں سے ایک باغ ہے۔اس لڑکی کے لیے جنت کے دروازے کھلے ہیں بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بتوں کو توڑ دیا

قارئین کرام یہ ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے والے مسلمان کہ جس نے اپنا سب کچھ قربان کر کے جاں نثار ہونے کی سعادت حاصل کی۔

(جامع المعجزات ص139)

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

درودِ خضریٰ

یہ ایسا درود پاک ہے کہ نہ فقط روضہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے بلکہ مرادیں پائی جاتی ہیں اور محبت میں یقیناً اضافہ ہوتا رہتا ہے فی الحقیقت درود خضریٰ ایک بڑی نعمت ہے۔

Marfat.com

باب گیارہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور والدین

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور والدین

حضرت زید بن حارث کا عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور والد

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے پاس غلاموں میں تھے جب آپ کی شادی تاجدار مدینہ کے ساتھ ہوئی تو آپ کو تاجدار مدینہ نے اپنی محبت میں رکھ لیا اس وقت ان کی عمر ۱۵ سال تھی

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو چونکہ ڈاکوؤں نے لوٹا تھا اور غلام فروخت کئے گے تھے جو کہ بعد میں تاجدار مدینہ نے اپنی محبت، پرورش میں لے لیا تھا ان کے والد نے بڑی تلاش کی اور صبح شام ان کی محبت میں، شعر پڑھا کرتے تھے اور ہر آنے جانے والے سے اپنے بیٹے حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کا پتہ معلوم کرتے تھے ایک دن بنی کلب کے چند لوگ مکہ پاک آئے تو انہوں نے حضرت زید بن حارث کو دیکھ لیا اور ان کے باپ کو بتایا کہ آپ کا بیٹا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت گاروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے باپ کے دل کو قرار آیا اور بیٹے کی تڑپ میں اپنے بھائی کعب بن شرجیل کو ساتھ لے کر تاجدار مدینہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کعب بن شرجیل نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ آپ دستگیری کرنے والے ہیں ہمارے لڑکے کو آزاد کر کے ہم پر احسان فرمائیں ارشاد ہوا وہ کون ہے بولے زید بن حارث۔ محسن اعظم نے زید بن حارث کا نام سنا تو ایک لمحہ کے بعد فرمایا کیا تمہاری اس کے علاوہ اور کوئی حاجت نہیں انہوں نے کہا نہیں فرمایا میں لڑکے کو بلاتا ہوں اور اس کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہوں کہ وہ تمہارے پاس جانا چاہے گا تو میں کوئی فدیہ نہیں لوں گا اسے یوں ہی چھوڑ دونگا لیکن اگر وہ میرے پاس رہنا چاہے تو میں ایسا آدمی نہیں ہوں

Marfat.com

کہ جو شخص میرے پاس رہنا چاہے تو میں اسے خواہ مخواہ نکال دوں
انہوں نے کہا کہ آپ نے انصاف سے بڑھ کر درست بات فرمائی ہے زید رضی اللہ عنہٗ کو بلا کر پوچھ لیں حضور پاک ﷺ نے زید کو بلایا اور ان سے کہا ان دونوں صاحبوں کو جانتے ہو؟ حضرت زید بن حارث نے عرض کی یہ میرے والد اور چچا ہیں آپ نے فرمایا تم ان کو جانتے ہو اور مجھے بھی جانتے ہو اب تمہیں پوری آزادی ہے کہ چاہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ یا پاس رہو حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہٗ نے کہا میں آپکو چھوڑ کر کسی کے پاس نہیں جانا چاہتا ان کے باپ اور چچا نے کہا اے زید کیا تو غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو اپنے ماں باپ اور خاندانوں کو چھوڑ کر غیروں کے پاس رہنا چاہتا ہے انہوں نے جواب دیا اس ذات پاک ﷺ میں ایسے ہی محاسن نظر آئے ہیں کہ میں آپ ﷺ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دے سکتا۔

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہٗ کا یہ جواب سن کر ان کا چچا اور باب بخوشی راضی ہو گئے حضور پاک ﷺ نے اسی وقت حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا
(سیرت حضرت زید بن حارث)

قارئین کرام آپ نے ایک عاشق رسول کی محبت دیکھی کہ کس طرح باپ کی محبت پر تاجدار مدینہ کی محبت کو ترجیح دی کہ ایک طرف حضور پاک ﷺ کی محبت ہے اور دوسری طرف باپ چچا کی محبت لیکن حضرت زید بن حارث نے پاب اور چچا کا پیار ٹھکرا دیا اور تاجدار مدینہ ﷺ کی محبت کو سنبھال لیا حضرت اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

ایک طرف عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسری طرف بیٹا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ

عشق مصطفیٰ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے کی زینت بنانے والوں آؤ ذرا عاشق مصطفیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کو بھی پڑھیئے اور اپنی کیفیت کو روحانی اور وجدانی کرتے ہوئے عشق سے سیراب ہوجاؤ غزوہ بدر میں حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابا جان کئی دفعہ آپ جنگ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے لڑتے ہوئے آپ میری تلوار کے نیچے آگئے تھے لیکن میں نے باپ کی محبت کی وجہ سے آپ کو کچھ نہ کہا

حضرت ابوبکر صدیق اپنے بیٹے کے یہ الفاظ سن کر جلال میں آگئے اور فرمایا بیٹا تو نے تو مجھے چھوڑ دیا باپ سمجھ کر لیکن تو اس وقت دشمن مصطفے تھا اگر میری تلوار کے نیچے آجاتا تو میں تیرا سر قلم کر دیتا تجھے کبھی نہ چھوڑتا (سبحان اللہ) عشق مصطفے ہو تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ جیسا عشق مصطفے محبت مصطفےٰ کے مقابلے میں آنے والے نوجوان بیٹے کو بھی کچھ نہیں سمجھتے کہ اللہ کے رسول کی کے سامنے بیٹا بھی کچھ نہیں۔

ایک طرف صحابی رسول کی ماں اور دوسری طرف عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزز قارئین اولاد کو ماں کی محبت بہت عزیز ہوتی ہے لیکن اللہ کے رسول سے محبت سے زیادہ نہیں اس کی مثال

حضرت سعد رضی اللہ عنہٗ کا یہ واقعہ ہے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکے کے بڑے نامور صحابی تھے آپ جب ایمان لے آئے تو اس کی ماں جو ابھی ایمان نہ لائی تھی اس نے اپنے بیٹے کو کہا جب تک حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کو نہ چھوڑے گا میں تیری ماں نہیں اور نہ ہی اس وقت تک کچھ کھاؤں گی کچھ پیوں گی اور نہ ہی کنگھی کروں گی حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی یہ حالت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے لیکن دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑنے کے لیئے قطعاً تیار نہ ہوئے چنانچہ آپ کی والدہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی اور سعد کے بھائی جب اپنی والدہ کو پانی پلانے اور کھانا کھلانے کی کوشش کرتے تو حضرت سعد کی والدہ انکار کر دیتی کہ پہلے مجھے سعد کا بتاؤ کہ اس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا ہے کہ نہیں بالا آخر حضرت سعد نے اپنی والدہ کو عشق مصطفے والی زبان سے بتایا اے ماں اگر تو سو مرتبہ بھی مرے اور میرا رب تجھے زندہ کرے تب بھی میں دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں چھوڑوں گا۔

عبداللہ بن اُبی کا بیٹا

عبداللہ ابن ابی نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نامناسب الفاظ کہے تو اس کا بیٹا تلوار لے کر باپ کے سامنے آ گیا بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ عزت والے ہیں اور تو سب سے زیادہ ذلیل اور کمینہ ہے اپنے الفاظ واپس لو ورنہ تمہاری گردن اُڑا دوں گا عبداللہ ابن ابی نے کہا میں تیرا باپ ہوں بیٹے نے کہا میں محبت رسول میں ہوں تو باغی رسول ہے نبی اور رسول کا رشتہ سب سے افضل ہوتا ہے باپ کے مقابلے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے لیے افضل اور اہم ہے۔

بیٹی نے باپ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر نہ بیٹھنے دیا

حضرت اُم حبیبہ اُم المومنین ہیں اور سرکار کی زوجہ محترمہ ہیں ایک روز حضرت ابوسفیان اپنی بیٹی کے گھر آئے آپ نے اپنے والد کی بڑی خدمت اور عزت کی اور جب ابوسفیان آقا کے بستر پر بیٹھنے لگے تو بیٹی نے بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا ابوسفیان یہ انکار دیکھ کر کہا بستر میرے قابل نہیں یا میں بستر کے قابل نہیں تو بیٹی نے کہا یہ حضرت

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر ہے جہاں جبرائیل آتا ہے اور وحی آتی ہے اللہ فرماتا ہے

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ)

مشرک ناپاک ہیں۔ لہذا پلید مشرک پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہے قارئین کرام! یہ ہے محبت مصطفےٰ کہ باپ بھی اس محبت کے اور تعظیم کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے بیٹی نے والد کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر بیٹھنے نہیں دیا

دائمی اور عارضی محبت۔۔۔؟

قارئین کرام یہ حقیقت ہے کہ والدین کی محبت لاثانی اور بے مثل و بے مثال ہے اس محبت میں ذرا سا بھی لالچ۔ طمع اور حرص نہیں والدین کی محبت کا خلوص بیان کرنے کی طاقت کسی قلم میں نہیں ہے اور اس محبت کی گہرائی تک کوئی دنیاوی مصنف اپنی قلم کو لے کر نہیں جاسکتا کیوں کہ والدین کی زیارت حج کے برابر قرار دی گئی ہے اور والدین کی خدمت جنت کی طرف لے کر جاتی ہے لیکن ان تمام تر فضیلتوں، عظمتوں۔ محبتوں۔ خلوصوں۔ شفقتوں۔ نوازشوں۔ مہربانیوں۔ احسانات کے باوجود والدین کی محبت عارضی ہے اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ازل سے لے کر ابد تک رہے گی والدین کی محبت عارضی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مستقل ہے جہاں پر والدین کی محبت کی طاقت ختم ہو جاتی ہے کمزور و بے بس ہو جاتی ہے وہاں سے ہمارے آقا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت کی عظمت ہو جاتی ہے جہاں پر والدین کی محبت ختم ہوتی ہے وہاں سرکار دو عالم کی محبت کا آغاز ہو جاتا ہے۔

جہاں پر ساری دنیا کی مخلوق کی محبت انسان کے مشکل وقت میں بے بس ہو جاتی ہے وہاں پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنی آغوش میں لے کر سکون کی نیند عطا فرما دیتی ہے۔ والدین کی محبت کم عرصہ سے ہے اس محبت کی زندگی بڑی مختصر ہے نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے امتی سے اس کائنات کی تخلیق سے پہلے کی ہے اور نظام قدرت کے قائم رہنے تک کی ہے۔ ابھی تک کئی انسان پیدا ہوئے ہیں اور کئی دنیا فانی سے جا چکے ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت سے محبت اپنی ولادت سے قبل کر رہے ہیں اور قیامت تک اپنی امت کیلئے دعائیں اور ان کے گناہوں کی بخشش کی دعائیں کر رہے ہیں کرتے رہیں گے۔

جب کوئی امتی قبر میں چلا جاتا ہے اور اس کے نامہ اعمال کی کتاب بند ہو جاتی ہے کئی من مٹی اس کے وجود کے اوپر ڈال کر سیمنٹ کی سلیبیں یا تابوت میں بند کر کے اس کے جسم کو سیل (Seal) کر دیا جاتا ہے تو اس وقت فرشتوں کے حساب و کتاب اور قبر کے امتحان میں پاس کروانے کیلئے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا ہی بچا سکتا ہے اور قبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت کی گئی ہے سوال کیا جائے گا حدیث مبارکہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے دورد بھیجا کرو قبر میں میرے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔ اب قبر میں ماں۔ بہن۔ بھائی۔ باپ۔ بیٹا۔ بیٹی۔ کوئی پاس نہیں سب ساتھ چھوڑ گئے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت اپنے عاشق پر موجود ہے تا کہ قبر میں بھی امتی کا خیال رہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے کتنا پیار ہے اس کی تفصیل امت پر شفقت کے عنوان سے آپ اس کتاب میں تفصیلاً پڑھ چکے ہیں یہاں صرف والدین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تذکرہ کر کے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔

ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آقا دو عالم سے عرض کی یا رسول اللہ میں جنت میں ادنیٰ مقام پر ہوں گا لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ اعلیٰ مقام پر ہوں گے

Marfat.com

میں آپ کو تلاش کرنا چاہوں تو کہاں تلاش کروں گا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میزان پر جہاں میرے امتیوں کے نامہ اعمال تول رہے ہوں گے، پل صراط پر اور حوض کوثر پر۔

قارئین کرام روز محشر ہمارے ہاتھوں زبانوں اور آنکھوں نے گواہی دینی ہے کہ ہم نے اس دنیا میں عاشق رسول سے محبت کی ہے یا گستاخ رسول سے ہمارا لین دین کیا ہے اور زندگی کے شب و روز سنت رسول میں گزرے ہیں یا زندگی میں ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کی حدیں اور شریعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑا ہے رزق حلال کمایا ہے یا سودی کاروبار کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زندگی میں اعلان جنگ کیا ہے۔ جب آنکھیں ہمارے خلاف، زبان ہمارے خلاف، ہاتھ ہمارے خلاف، وہ پاؤں جو محفل میلاد۔ محفل نعت۔ خانہ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ مسجدوں اور مرشد خانوں کی بجائے ویڈیو سنٹروں۔ سینماؤں۔ ڈرامہ ہالوں۔ شراب خانوں۔ جواء خانوں بدکاری کے اڈوں کی طرف اُٹھے ہونگے وہ بھی گواہی دیں گے ہم نے ظاہری گناہ کئے ہیں یا پوشیدہ کئے ہیں جب بندے کو ہر طرف اپنی بربادی اور تباہی نظر آئے گی اور اس کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائینگے اور میزان کا پلڑا بائیں جانب کا بھاری ہوگا۔ تو اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو بھی ہونگے اور حواس باختہ بھی اس کی کوئی نہ سنے گا کوئی دنیاوی محبت اس کے کام نہ آئے گا۔ اکیلا پریشان حال کھڑا ہوگا۔

اگر اس مشکل اور مصیبت کی گھڑی میں اس کے کوئی چیز کام آئے گی تو وہ محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی۔ اگر اس ساری مصیبتوں سے کوئی اس کی جان چھڑائے گا تو وہ عشق مصطفیٰ صل اللہ علیہ وسلم ہے۔ جب کہیں سایہ میسر نہ آئے گا تو

Marfat.com

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو سایہ ملے گا جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا اور یہ آنکھیں مدد کی منتظر ہوں گی تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دامن پھیلائے ہوئے صدائیں دے رہی ہوگی اے میرے امتی، اے مجھ سے سچی محبت کرنے والے آمیری رحمت کی آغوش میں آجا اپنے دل کے سکون اور قرار اور اپنی پریشانی کو دور کرنے کیلئے میرے پاس آجا آج شفاعت میرے ہاتھ میں ہے آج مقام محمود کی مسند میرے پاس ہے اور جب پل صراط پر سے انسان گزر رہا ہوگا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والا درود بھیجا ہوا پل صراط پر اس کو نور بن کر ملے گا۔ اس کو پل صراط آسانی سے عبور کرنے میں مدد ملے گی۔ والدین کی محبت پل صراط۔ قبر کے سوالوں کے جواب۔ میدان پر جب بڑائیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے جب فرشتے انسان اور اللہ کی مخلوق کو جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جا رہے ہوں۔ سب محبتیں بے بس ہوجاتی ہے جب بندہ اپنے سیاہ اعمال کی وجہ سے جہنم کی طرف بڑھ رہا ہوگا تو والدین کی محبت لاچار نظر آتی ہے لیکن اگر گرتے ہوئے کو دیکھ کر کوئی سنبھال سکتا ہے اور جہنم کی طرف چلتی ہوئی زندگی کا رخ موڑ کر جنت کے دروازے تک کوئی چیز پہنچا سکتی ہے تو وہ محبت رسول اور عشق رسول ہے اگر یقین نہیں آتا تو غازی علم دین شہید نے اپنے والد طالع محمد کی محبت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گستاخ رسول ہندو راج پال کو قتل کر کے اپنی جوانی نثار کر دی اس سے پوچھ لو۔ عبدالرحمان عامر شہید نے اپنے والد پروفیسر محمد نذیر کی محبت کی پرواہ نہ کی اور گستاخ رسول اخبار ایڈیٹر کو واصل جہنم کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ وتعالیٰ اور خواجہ اویس قرنی۔ حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو۔ حضرت پیر عبدالقادر جیلانی۔ داتا علی ہجویری۔ امام احمد رضاں خاں بریلوی۔ امام بوصیری اور ان جیسے عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو

Marfat.com

ان کے درباروں پر جا کر محسوس کولو۔ان کے درباروں پر جا کر مراقبہ اور اپنے آقا پر درود وسلام پڑھ کر دیکھ لو تمہارے اوپر کائنات کی ہر شی عیاں ہو جائے گی۔کہ کس کی محبت مستقل اور کسی کی عارضی ہے۔

ایک میں ہی اس کا دیوانہ نہیں ہوں　　اس حسیں کو جس نے بھی دیکھا شیدا ہوا

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے والدین۔بہن۔بھائی۔اولاد سب اس کو اپنے گھر اپنے پاس ایک دن بھی رکھنے کیلئے راضی نہیں ہیں اس مردے کے وجود سے ڈر اور خوف انہیں آنا لگ جاتا ہے ہر کوئی یہ کہہ رہا ہوتا ہے گرمی بڑی ہے برف کا بندوبست کرو ورنہ اس کی حالت بدل جائے گی اس کے مردے جسم سے بدبو آئے گئی جتنی جلدی ہو اسے قبر تک پہنچایا جائے۔لیکن اس آقا دو عالم کی محبت کتنی عظیم اور دائمی ہے کہ اس کا امتی انتقال کر جائے۔یا شہید کر دیا جائے خواہ عشق رسول میں سولی پر چڑھا دیا جائے خواہ منصور کی طرح اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جایں خواہ اچانک آگ لگنے سے اس کے جسم نا قابل شناخت اور جھلسا ہوا ہو خواہ بدن سے خوشبو آرہی ہے یا بدبو آرہی آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی سے محبت بھی کریں گے اور اس کی زندگی کے بعد والے تمام مسائل اور مراحل میں اس کی مدد بھی فرمائیں گے اس کی مغفرت اور بخشش کی دعائیں قیامت تک گنبد خصراء کے نورانی روشندانوں سے آتی رہیں گی سرکار دو عالم ﷺ اس سے محبت کرتے رہیں گے۔

قارئین کرام اگر ایسی عظیم ہستی اور محبوب مل جائے جس کی محبت والدین کی محبت سے بھی زیادہ ہو جس کو فکر والدین کی فکر سے بھی زیادہ ہے جس کو امتی کی پریشانی اس کے والدین سے بھی زیادہ ہے جو غمزدہ اور غمگین اس کے والدین سے بھی زیادہ ہے۔

جو بخشش اور مغفرت کی دعائیں والدین سے بھی زیادہ دیں۔جو اس کے دینی دنیاوی دشمنوں سے اس کے والدین سے بھی زیادہ اس کی حفاظت کرے۔وہ ہستی جو اپنے

Marfat.com

امتی کے والدین کا بھی خیال رکھے اس کے بچوں اور بیوی کا بھی خیال رکھے جس کو اس کے والدین سے بھی زیادہ اس کی روزی کی فکر ہو۔ جو اس کے دنیاوی و دینی معاملات کے بارے میں اس کے والدین سے بھی زیادہ پریشان ہو۔ اور جس کو پتھر سلام کریں جس کے استقبال کے لئے ہجر اسود اپنی جگہ سے نکل کر لب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوسہ لینے کیلئے بے قرار ہو۔ جس کے سامنے اونٹ حاضر ہو کر کہیں یارسول اللہ میرا مالک مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے خوراک کم دیتا ہے اور جس کے سامنے اونٹ عید قربان کے موقع پر جھومتے ہوئے رقص کرتے ہوئے خواہش ظاہر کرے یارسول اللہ پہلے میری قربانی منظور فرمائیں۔ جس کے سامنے اُڑنے والے پرندے عرض کریں یارسول اللہ آپ کے دوست میرے بچے لے گئے ہیں۔

ان کو واپس دلا دیں۔ جس کے سامنے ہرن یہ عرض کریں یارسول اللہ میرے بچے بھوکے ہیں میں ان کو دودھ پلا کر واپس آتی ہوں میری ضمانت دے دیں میں واپس شکاری کے پاس آجاؤں گی۔ جس کے ہاتھ میں کنگریاں کلمہ پڑھ کر اور تسبیح ادا کر کے محبت کا اظہار کر رہی ہوں جس کی عنائت سے کڑوے کنویں لعاب دہن کی وجہ سے میٹھے قیامت تک ہو جائیں۔

آپ آب زم زم پیئیں تو اپنی اُمت یاد آجائے اور قلی فرما کر آب زم زم میں قیامت تک امتیوں کو لعاب دہن سرکار دو عالم کی سعادت دے رہا ہو۔ جو معراج الٰہی پر جائے تو امتی کا خیال آنے پر 50 نمازیں 5 نمازوں میں تبدیل کروا دے۔ جو ساری رات عبادت اپنی امت کی بخشش کیلئے کرے، جو قیامت تک اپنے آخری امتی کی بخشش تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں اپنے سر مبارک کو نہ اٹھاتے جو کربلا کے میدان میں اللہ کے دین کی سلامتی کیلئے اور اسلام کی سرفرازی کے لئے اپنے نواسے امام حسن و حسین آخری نشانی حضرت قاسم جواں بیٹے امام حسین، علی اکبر

Marfat.com

معصوم علی اصغر، عون ومحمد کی جان کے نذرانے دے کرامت کیلئے بخشش اور مغفرت کی دعا کرتا رہے جس کے اشارے پر چاند دوٹکڑے ہو۔ جس کے اشارے پر سورج غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوجائے۔ جس کی رب العالمین خود قسمیں کھائیں۔ جومحبوب خدا بھی ہواور محبوب مخلوق بھی ہو۔

جس کی بارگاہ اقدس میں 70 ہزار فرشتے صبح اور 70 ہزار فرشتے شام کو آسمانوں سے روضہ مدینہ منورہ پر حاضری کیلئے روزانہ نئے لشکر کے ساتھ حاضر ہوں۔ جن کو جبرائیل علیہ السلام کہیں میری خواہش ہے کہ روز محشر کو پل صراط پر میرے پر ہوں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اس سے گزریں جس کے امتی بننے کی خواہش حضرت موسیٰ علیہ السلام کریں۔ جس پر درود وسلام ملائکہ، انسان پتھر، مچھلی اور اللہ کی تمام مخلوق بھیجیں جن کا نام دنیا میں سب سے زیادہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے ناطے لیا ہے۔ جن کی ذات پر اذانوں۔ نمازوں اور ذکروں میں چوبیس گھنٹے کہیں نہ کہیں درود وسلام بھیجا جارہا ہو۔ جوجان ہو نباتات۔ جمادات، انسان۔ حیوان پرندے اور درندوں کی اور سبب ہوان کی تخلیق کے اور جس کے بارے میں اللہ کی ذات خود فرمارہی ہے۔

اگر مجھ سے محبت کرتے ہوتو میرے محبوب کی اتباع کرو۔

جن کے بارے حدیث مبارکہ ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

تم میں سے کوئی شخص بھی ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے باپ سے اس کی اولاد سے اور دنیا کے تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ بن جاؤں۔

Marfat.com

قارئین کرام ثابت ہوا کہ والدین کی محبت عارضی اور آقا کی محبت ہمیشہ ازل سے لے کر ابد تک رہنے والی ہے آپ نے قرآنی آیت مبارک بھی پڑھ لی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھ لیا کہ جب تک اپنے والدین سے زیادہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ کریں گے آپ ایماندار کیسے ہو سکتے ہیں۔اب فرمان رسول کے مطابق آپ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اپنے والدین سے زیادہ کرنی پڑے گی پھر جا کر آپ کا ایمان مکمل ہوگا اور آپ عاشق رسول کہلوانے کے صحیح حقدار ہونگے اور اس محبت اور اس کی حرمت اور اس کی رسالت کے تحفظ اور ناموس کی خاطر تمہیں اپنی جان بھی قربان کرنی پڑی تو تیار رہنا چاہئے یہ ہے راستہ جانثار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا اور اس کتاب کے لکھنے کا مقصد بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر شہ پر ترجیح دینا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اور والدہ اسلام نہیں لا تے والدہ اور والد کے راستے جدا جدا ہیں۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بہن اور بہنوئی اسلام لائے اور عمر فاروق ابھی مشرف با اسلام نہیں ہوئے بہن بھائی کے راستے علیحدہ علیحدہ ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اسلام لائے تو ماموں کا سر اسلام کے مخالف ہونے پر قلم کر رہے ہیں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا بیٹا مسلمان ہے اور باپ پر گستاخی رسول پر تلوار نکال کر سامنے آجاتے ہیں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی والدہ کہتی ہے محبت رسول رکھو یا ماں کو محبت رسول میں ماں کو نظر انداز کر رہے ہیں مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے کافر بھائی کو جنگ میں خود بندھوا رہے ہیں۔حضرت ابوسفیان کی بیٹی باپ مسلمان نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر نہیں بیٹھنے دیتی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والدین۔اولاد۔بہن بھائی۔عزیز و اقارب کی محبت کے سامنے حقیر ہے اور سرکار کی محبت ارفع و اعلیٰ ہے یہی

Marfat.com

ایمان کا حصہ اور ایمان ہے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اولاد کی محبت اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

قارئین کرام اولاد کی محبت بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلے میں کچھ نہیں اولاد کی محبت بھی عارضی محبت ہے جو انسان کو اس وقت بے بس نظر آتی ہے کہ جب نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں اور میزان کا پلڑا گناہوں والے پلڑے میں جھکا ہوں تو صرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کمائے گے اعمال ہی کام آئیں گے۔ صحابہ کرام اور غازی۔ شہیدانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک طرف جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اولاد کی محبت آ گئی اور دوسری طرف حکم رسول اللہ آ گیا۔ ایک طرف اولاد کی محبت دیوار بن کے سامنے آ گی تو دوسری طرف ناموس رسالت کا تحفظ اور حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آ گئی تو انہوں نے اولاد کی محبت کو نظر انداز کر کے محبت رسول اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑ کر اپنی زندگیوں کی قربانیاں دیں۔ جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ سنت واُسوہ حسنہ کی پیروی کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بیٹے عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا کہ ابا جان جنگ میں میری تلوار کے نیچے آپ آئے میں نے چھوڑ دیا لیکن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ عاشق رسول نے فرمایا کہ بیٹا اگر تم میری تلوار کے نیچے آجاتے تو میری تلوار تمہارا سر قلم کر دیتی تو دشمنان رسول تھا۔ غازی ممتاز قادری نے بھی حرمت رسول پر گورنر پنجاب کو قتل کر دیا اور اپنے معصوم بچے کی لوریوں۔ محبتوں

Marfat.com

اور معصوم اداؤں کی بھی پرواہ نہ کی۔

جہاد میں ایک عورت عرض کر رہی ہے کہ یارسول اللہ ایک ہی ننھا اور نابالغ بچہ ہے اس کی قربانی قبول فرمائیں اگر جہاد کے دوران کوئی دشمن کا تیر یا حملہ ہوتو اسے ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کی درخواست ہے تا کہ محبت رسول میں اس کا نام بھی آجائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

(التوبہ 24:9)

''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اسکی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کا راہ نہیں دیتا'' (ترجمہ کنز الایمان)

حضرت انس رضی اللہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

جس شخص مین یہ تین باتیں ہوں گہ وہ حلاوت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔

(i) اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کوسب سے زیادہ محبوب ہو۔

(ii) اگرکسی سے محبت ہوتو صرف اللہ کے لئے ہو

(iii) اورکفر کی طرف رجوع ہونے کو اس طرح ناپسند جانے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کوناپسند کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کو ماں باپ اولاد اور دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔آپ کی حدیث کے مطابق حُب اولاد والدین کی محبت کو بار بار پڑھیں تو آپ کو آقا کی محبت کی فضلیت اوراس کے مقابلے میں اولاد کی محبت، والدین کی محبت کی قدر کا علم ہوجائے گا۔ میں نے زندگی میں ایسے افراد کے بارے میں سنا ہے اولاد کی ناجائز خواہشات ، دولت کی حرص میں جنہوں نے چند روپوں کی خاطر سوئیٹز رلینڈ یورپ جانے کے لیے اپنے پاسپورٹ بدل لئے اورعیسائی/ مرزائی وغیرہ اپنے پاسپورٹ میں لکھوالیا اور بعد میں وہ دنیا کی ایسی بیماریوں میں مبتلا دیکھا کہ خوف آنے لگا۔سرکار کی محبت کو پس پشت ڈال کر چند ٹکوں کی خاطر کاغذات میں اپنا دین بدل لینا ناقابل معافی جرم ہے اور مرتد ہونے کے برابر ہے کہ دولت تو کام آخرت کے وقت نہ آئے گی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے روز کیا منہ دکھائے گا۔قبر میں دین اسلام کو پوچھنے پر کیا منہ دکھائے گا دولت تو تجھے دنیا میں ہی موت پر چھوڑ دے گی قبر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کس منہ سے سامنا کرے گا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ کے رسول کی محبت کے سامنے اولاد کی محبت عارضی ہے اور

Marfat.com

مستقل اور دائمی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مومن کے دل میں بسیرا دنیا وآخرت میں کامیابی کی علامت ہے۔ اے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی محبت کی انتہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رکھ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں والدین' اولاد سے زیادہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

باب13

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ہمارا کردار

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

فضیلت درود شریف

جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں،
اُس کے دس گناہ معاف اور دس درجات بلند ہوتے ہیں

Marfat.com

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارا کردار

قارئین کرام آپ نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اس کتاب میں عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات پڑھے۔آپ نے صحابہ کرام کی محبت کی انتہا اور اطاعت واحترام رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاثانی ،تاریخی اور حقیقی واقعات کو ایمان کی روشنی سے دیکھا مطالعہ کیا اور عشق کی خوشبوؤں سے معطر ہوئے اس طرح پرندوں ، درندوں ۔انسانوں ، حیوانوں اور حشرات الارض کا عشق بھی پڑھا۔

یہ کتاب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو والی سیاہی سے لکھی گئی ہے ایک اہم سوال یہ سامنے آیا ہے کہ ہر کسی نے اپنے عشق کا اظہار بھی کیا اور اس عشق کے تقاضے بھی پورے کئے ۔آئیں آج ہم اپنے گریبان میں جھانکتے ہیں اور ایمانداری سے اپنے آپ کا محاسبہ کرتے ہیں کہ ہم نے اس عشق کو اور اس محبت رسول کو اپنے کردار پر کس طرح لاگو کیا ہے اس محبت کے سائے میں اپنے کردار کو کس طرح سنوارا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار کیا تھی اور ہمارا کردار کیا تھا۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور ہمارا کردار کیا ہے۔محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری عمل زندگی میں کس قدر داخل ہے ہمارے کردار نے اس عشق سے کیا سیکھا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر ہم اس پر کتنا عمل کرتے ہیں زبان سے کلمہ پڑھ کر اس کو اپنی عملی زندگی کا منبع کس طرح بناتے ہیں

آج ملت اسلامیہ پر نظر دوڑائی جائے اور ان کی عملی قولی وفعلی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچا جائے گا کہ اس وقت من حث القوم ہمیں اپنے کردار کو عشق رسول

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھالنا پڑھے گا۔اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تو کیا جاتا ہے لیکن اس کے تقاضے زبانی طور پر پورے نہیں ہوتے عشق مصطفیٰ میں کردار کو نکھارا نہیں جارہا ہے۔آئیں آج اپنے کردار کا مطالعہ کرتے ہیں

مومن اور عاشق رسول کا یہ کردار نہیں کہ دعویٰ عاشق رسول کا کرے اور جھوٹ سے زبان روک نہ سکے۔موبائل فون پر گھر سے نکلنے کے ساتھ رات کو واپس ہونے تک جھوٹی اور من گھڑت کہانی سنا کر صرف چند ٹکوں کی خاطر جھوٹ بولتا رہے۔آج عشق رسول کا دعویٰ تو کر رہا ہے اور جھوٹ سے تجھے نفرت نہیں جب کہ تیرے آقا محسن انسانیت فرمارہے ہیں۔

جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔اس لیے کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھانا ہے اور بدی جہنم میں لے جاتی ہے۔جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے حالانکہ تم نے جو بات اس سے کہی وہ جھوٹی تھی۔

اگر تو عشق رسول کو دعویٰ کرتا ہے اور تیرے خون کے اندر جھوٹ رس بس گیا ہے تو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہلوانے کا حقدار نہیں کیوں کہ جھوٹے پر اللہ تبارک وتعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور تیرے آقا جن سے تو عشق کے دعویٰ کرتا ہے فرماتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ وتعالیٰ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہٹ جاتا ہے (ترمذی) حضرت صفوان بن سلم سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مومن بزدل ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا گیا مومن بخیل ہوسکتا ہے۔فرمایا ہاں۔ پھر پوچھا گیا کیا مومن کذاب یعنی جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔(بیہقی۔مشکوۃ شریف)

Marfat.com

اب اے عشق رسول کے دعویٰ کرنے والے عاشق رسول اگر تو واقعی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو تجھے اپنے آقا اور محبوب کے فرمان پر عمل کرنا پڑھے گا اگر جھوٹ ترک کرتا ہے تو عاشق رسول ہے اگر تیری زندگی کا ہر معاملہ جھوٹ کی تصویر بنا ہوا ہے اور جھوٹ بولتے وقت تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان تیری زبان کو روک نہیں دیتا۔تو تیرے کردار کی اصلاح ضروری ہے۔تو عاشق رسول نہ ہے۔

اے عاشق رسول اگر صبح سے شام تک اور شام سے رات تک تیری زبان چغل خوری میں مصروف عمل ہے تو تو کیسے عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے تو یہ چغل خوری والا چہرہ لے کر اپنے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیسے پیش ہوگا اے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن تیرے آقا نے چغلی اور غیبت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا (بخاری و مسلم شریف)

حضرت عبدالرحمان بن غنم اسماء بنت یزید سے روایت ہے۔

کہ حضور اکرم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔خدا تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں (احمد، بیہقی)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اس کا بہتر علم ہے۔ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہے جو اسے بری لگے کسی نے عرض کیا اگر میرے بھائی میں وہ برائی موجود ہو تو کیا اس کو بھی غیبت کہا جائے گا؟ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو جبھی تو

Marfat.com

غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے (مسلم شریف روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ) اے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے اور غیبت کو نہ چھوڑنے والے پڑھ تیرے آقا کیا فرماتے ہیں۔

غیبت زنا سے بدتر ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیبت زنا سے بدتر کیوں ہے؟ فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا جب تک کہ اس کو وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

(بیہقی، مشکوۃ شریف۔ روایت حضرت ابو سعید و حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ

اے عاشق رسول تو عشق کا دعویٰ کرتا ہے لیکن ملاوٹ سے باز نہ آتا ہے جب کہ تیرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ملاوٹ کرنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں

جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں

اب یہ تیری مرضی ہے کہ چاول کی اعلیٰ قسم کا سودا کرے اور اس میں ہلکی کوالٹی کی ملاوٹ کرے۔ دودھ بیچے اور پانی کی ملاوٹ کرے۔ خشک اناج کا سودا کرے اور اس میں پانی شامل کرے۔ یا اس میں چند ٹکوں کی خاطر مضر صحت اشیا کی ملاوٹ کرے۔ تیل اور پٹرول کا کام کرے تو اس میں مٹی کا تیل وغیرہ کا استعمال کرے اگر ایسا کرتا ہے تو تیرا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیسا؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ایسا کرنے والا ہم میں سے نہیں۔

ارشاد سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی عیب والی چیز کو اس کا عیب خریدار پر ظاہر کیے بغیر بیچ دے اللہ کبھی اس سے خوش نہیں ہوگا (ترمذی)

اگر کوئی میرا بھائی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ دار بنا ہوا ہے اور رشوت نہیں

Marfat.com

چھوڑتا۔تو پڑھ لے کہ اس کا کردار کس عشق کی نشان دہی کر رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر (بخاری مسلم)

رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں (طبرانی) جس شخص نے کسی شخص کی سفارش کی پھر سفارش کرانے والے سے اس نے کوئی ہدیہ قبول کرلیا تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازں میں سے ایک بڑا دروازہ کھول لیا (ابوداؤد)

لوگو اللہ سے ڈرو کمائی میں ۔شریعت کا خیال رکھا کرو۔ جب تک بندہ اپنا پورا رزق حاصل نہیں کر لیتا اس کو موت نہیں آتی (ابن ماجہ)

قرض کے بارے میں حضرت عبداللہ بن جحش کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن مسجد کے باہر میدان میں جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے بیٹھے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اچانک آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور کچھ دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا فرمایا سبحان اللہ! اللہ نے کس قدر سخت وعید اور سنگین فرمان نازل فرمایا اگلی صبح ہم نے اس فرمان کے بارے میں جاننے کے لئے درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھاری فرمان قرضہ کے بارے میں نازل ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اگر کوئی شخص راہ خدا میں شہید ہو اس شہادت کے بعد پھر زندہ ہو جائے اور پھر راہ خدا میں شہید ہو اور پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک نہ جا سکے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے۔ (مسند احمد بن حنبل، چالیس جاں نثار از طالب ہاشمی ص 106)

Marfat.com

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طہارت سے تعلق

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کا خیال نہیں رکھتا اور اپنے آپ کو عاشق رسول کہتا ہے تو سرکار دو عالم کا فرمان بھی سن لے۔

طہارت نصف ایمان ہے۔ (مسلم شریف)

لیکن آج اکثر مسلمانوں کو دیکھا گیا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاپ کرتے ہیں اور بغیر طہارت کے اٹھ جاتے ہیں کوئی طہارت کا خیال نہیں جب نصف ایمان یعنی آدھا ایمان طہارت میں رکھا گیا ہے آج تو عمارتیں بنانے اور استنجا خانہ پر بیٹھنے کی بھی بعض مسلمانوں کو ہوش نہیں رہی جب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کرے:

(مسلم شریف روایت ابوایوب انصاری رضی اللہ وتعالیٰ، صحیح بخاری شریف مترجم)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوک پیشاپ کرنے سے منع فرما دیا ہے لیکن آج مسلمان کو اس کا خیال نہیں ہے۔ آج تجھ میں شرم حیا نظر نہیں آ رہا اور تمہاری آنکھ سے کسی کی بہن، بیٹی، بیوی محفوظ نہیں سارا دن تم فحش گوئی میں مصروف ہو کر زندگی گزارنے والے اور اپنے آپ کو عاشق رسول کہنے والے آقا کا فرمان سن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی اور فحش گوئی (گندی باتیں اپنی زبان سے ادا کرنے والا) برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا (احمد، ترمذی) آج مسجد میں پانچ وقت نمازیں ہو رہی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ایمان والوں کو عاشق رسول کو بلا رہے ہیں لیکن ہم اتنے بے حس ہو

Marfat.com

گے ہیں اور دنیا کے کاروبار میں اتنے مصروف ہیں کہ جمعہ کی اذان کے باوجود کاروبار کررہے ہیں اور اپنے آپ کو عشاق رسول بھی سمجھتے ہیں اے غافل عاشق رسول سن تیرے آقا نماز کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس کے حصول کیلئے اور جس نعمت کو اللہ وتبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات ایک گفٹ دیا تھا کہ نماز پڑھنے کے بعد اس کی امت کے گناہ مٹ جائیں۔ یہاں پر تو جمعۃ المبارک پڑھنے کی بھی بعض مسلمانوں کو خبر نہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکادو عالم نے فرمایا۔ کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ اکرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ میل باقی نہ رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے گناہوں کو مٹ دیتا ہے
(بخاری شریف۔ مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ وتعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی۔ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی اور جو نماز کی پابندی نہ کرے گا اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور قیامت کے دن قارون، فرعون ہامان اور ابی خلف کے ہمراہ ہوگا (احمد۔ دارمی۔ بیہقی)

اب ایمان کا دعویٰ مسلمان ہونے کا دعویٰ اور سرکار کے عاشق بے نمازی مسلمان تو دیکھ کہ تیرے آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہ پڑھنے والے کے بارے میں کیا

Marfat.com

ارشاد فرمارہے ہیں اور قیامت کو تو کس کے ساتھ اٹھایا جائے گا آج ہم نہ خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچوں پر اس کیلئے سختی کرتے ہیں جب کہ آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ وتعالیٰ اپنے دادسے روایت کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔اور جب دس سال کے ہوجائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کردو۔(سنن ابوداؤد)

آج اکثر مسلمان بھائیوں بہنوں کی عادت بن گئی ہے کہ رات دیر تک شاپنگ کرنا۔فنکشن اٹینڈ کرنا۔کیبل پروگرام اور اکٹھے فلمیں ڈانس دیکھنا اور صبح دیر کو اٹھنا نہ خود نماز پڑھنی اور نہ ہی اپنی اولاد کو مار کر مندرجہ بالا احادیث مبارک پر عمل کرنا۔کچھ پرواہ فرمان نبی کی نہ ہے اور دعویٰ عاشق رسول کا ہے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان پر عمل کر کے روزہ رکھنا محال ہوگیا ہے۔آج ہم اپنے علماء کرام اور اپنے مذہب کی تعظیم اور قدر کم کررہے ہیں جب کہ بد مذہب لوگوں کی تعظیم زیادہ کررہے ہیں اے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو اس بارے میں بھی اپنے آقا کا فرمان سن لے حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ وتعالیٰ سے روایت ہے کہ آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی (مشکوہ شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ وتعالیٰ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔اگر مرجائیں تو ان کے

Marfat.com

جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (مسلم بخاری)

اب اے یورپ وایشیا میں بسنے والے مسلمان تو بدمذہب کے ساتھ کتنا پیار اور کتنا تعلق بنائے ہوئے ہیں جبکہ تو اپنے آقا کے فرمان عالی شان کو بھی پڑھ لے۔ آج ذرا سی تکلیف پہنچ جائے یا مصیبت آجائے تو اپنے مقدروں پر باتیں کی جاتی ہیں اور نماز، ذکر چھوڑ دیا جاتا ہے جبکہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مسلمان کو کوئی رنج۔ کوئی دکھ۔ کوئی فکر۔ کوئی تکلیف۔ کوئی اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھے مگر اللہ وتعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے (بخاری و مسلم شریف)۔ ایک شخص نے بخار کو برا کہا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، جلد اول مترجم)

آج ہمارا کوئی بھائی۔ عزیز۔ رشتہ دار۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری کیلئے وقت نہیں مل رہا جب کہ اس عمل سے کیا ملتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتے ہیں۔

حضرت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں اور شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو اس کیلئے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہے۔ (ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، مشکوٰۃ شریف)

آج طلاق دینا اور لینا عام ہو گیا ہے جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام

Marfat.com

حلال چیزوں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔(ابوداؤد سے روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ وتعالیٰ) جو عورت بغیر کسی عذر معقول کے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (روایت حضرت ثوبان رضی اللہ وتعالیٰ ترمذی۔ابوداؤد)

آج ایسے مسلمان بھی ہیں جو اپنے آپ کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ دار بھی ہیں اور نماز ٹوپی اور شکل وصورت میں عالم کی طرح بھی ہیں لیکن رعایا کاری اور دنیا کو دکھانے کیلئے کاروبار کو چلانے کیلئے نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دنیا میں نیکی اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ ان کی عزت کریں یعنی رعایا کاری کرتے ہیں تو اس بارے میں آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تمہارے بارے میں جس چیز سے میں ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے صحابہ کرام رضی اللہ وتعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک اصغر کیا چیز ہے فرمایا دکھاوے کیلئے کام کرنا (مسند احمد)

جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی (ریاکاری) کو لوگوں میں مشہور کردے گا اور اس کو ذلیل ورسوا کرے گا (بیہقی روائت حضرت عبداللہ بن عمر) جس شخص نے دکھاوے کیلئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس شخص نے دکھاوے کیلئے روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کیلئے صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا (احمد مشکوۃ شریف) روایت حضرت شداد بن اویس رضی اللہ وتعالیٰ) اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ میں عاشق رسول ہوں اور زکوٰۃ دینے کا اس کا دل نہ چاہتا ہو تو وہ بھی اپنے آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان سن لے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص سونے یا چاندی کے شرعی نصاب کا مالک ہو اور وہ اس کا حق یعنی زکوٰۃ نہ ادا کرے تو قیامت کے دن اس کیلئے سونے اور چاندی کی سلیں بنائی جائیں گی

Marfat.com

اور انہیں آگ میں تپایا جائے گا اور پھر ان آتش سلوں سے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائے گی تو پھر دوزخ کی آگ میں تپا کر داغہ جائے گا اور ہمیشہ اس طرح ہوتا رہے گا (مسلم روایت ابو ہریرہ)

اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ میں عاشق رسول بھی ہوں اور گناہ دیکھے کہ کوئی شخص اللہ کی حدوں کو توڑ رہا گناہ پر گناہ کر رہا ہے اور یہ خاموش دیکھتا رہے بُرائی کو بُرا نہ کہے۔ اس کیلئے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل ہے۔ لوگو کوئی بات خلاف شرع دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں عنقریب خدائے تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا (روایت صدیق اکبر رضی اللہ وتعالیٰ عنہ۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاح شہر ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے تو خدائے تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو۔ اس لیے کہ اس کا چہر گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کیلئے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا (بیہقی۔ مشکواۃ شریف روایت حضرت جابر رضی اللہ وتعالیٰ) حضرت انس رضی اللہ وتعالیٰ سے روایت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی شب میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب اور واعظ ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے۔ حضرت اسامہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں فوراً پیٹ سے نکل کر آگ میں گر پڑیں گی

Marfat.com

پھر وہ انہیں پیے گا یعنی ان کے گرد چکر کاٹے گا جیسے بن چکی کا گدھا آٹا پیستا ہے تو دوزخی یہ دیکھ کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے فلاں تیرا کیا حال ہے یعنی یہ تو کیا کر رہا ہے؟ کیا تم ہم کو نیک کام کرنے اور بُرے کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا وہ کہے گا یاں میں تم کو نیک کام کا حکم دیتا تھا۔ خود اس کو نہیں کرتا تھا اور بُرے کام سے روکتا تھا اور خود اس کو کرتا تھا۔ (حدیث بخاری شریف۔ مسلم شریف انوار الحدیث ص 347)

معزز قارئین عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق یہ نہیں کہ اپنی ذات تک اپنے آقا سے محبت کرنا بلکہ سچا اور حقیقی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ فرمان پر عمل بھی کرنا اور نیکی کی طرف امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق امر بالمعروف اور عن المنکر کا مبلغ بننا ہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے۔

اس دنیا میں ایسے انسان بھی ہیں جو عاشق رسول ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن جب قرض کسی سے لے لیتے ہیں تو دینے کا خیال ترک کر دیتے ہیں حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس بندے کا جنازہ نہ پڑھاتے تھے جن کے زمے قرض ہوتا تھا آج نفس کا اتباع اور نفسانی خواہشات میں ہم نے اپنے آپ کو گھیر لیا ہے۔

تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں۔

(i) بخل کی پیروی (ii) نفس کا اتباع (iii) خودرائی وخود بینی

اے عاشق رسول اپنی عمل زندگی پر نظر ڈال اور اپنے شب روز کو دیکھ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو بھی دیکھ اپنی زندگی کو بھی دیکھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات چیزوں سے بچو جو ہلاک کر دینے والی ہیں۔

(i) خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ (ii) جادو کرنا (iii) کسی کو ناحق قتل کرنا

Marfat.com

(iv) میدان جہاد سے بھاگنا (v) یتیم کا مال کھانا (vi) سود کھانا
(vii) بھولی اور پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا

(صحاح ستہ۔ اقوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 104)

آج حالت یہ ہوگئی ہے کہ کسی فاجر وفاسق کی تعریف کرنے سے ہماری زبان نہیں روکتی کہ کہیں اس کی تعریف نہ کرنے سے ہمارے تعلق اس بہت بڑی فاسق شخصیت سے ختم نہ ہو جائے جبکہ فرمان رسول اکرم یہ ہے جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش الٰہی ہلنے لگتا ہے (مشکوۃ)

آج کی نوجوان نسل میں اور بے شمار کلمہ گو اپنے آپ کو محبت رسول والا تو کہتے ہیں لیکن ماں باپ کی اطاعت اور خدمت کرنے کے جذبے سے عاری زندگی گزار رہے ہیں اے نیک والدین کی اولاد فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن لے شرک کے بعد سب سے بڑا جرم والدین سے سرکشی ہے (ابن ماجہ)

نماز کے بعد سب سے اچھے کاموں سے بڑھ کر اچھا کام والدین کی اطاعت ہے (بخاری شریف) جنت ماں کے قدموں تلے ہے (مسلم شریف) خدا کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور خدا کا غضب والدین کا غضب میں ہے۔ (مسلم شریف، اقوال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 104)

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی! کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں! فرمایا تم ان کی خدمت کروں یہی تمہارا جہاد ہے

(صحیح بخاری مترجم جلد سوم حدیث نمبر ۹۱۲ ص ۳۶۴ کتاب الادب فرید بک سٹال لاہور)

سلطان باہو یا کاری پر فرماتے ہیں

(ت) تسبی پھری تے دل نہ پھریا کی لینا ں تسبی پھڑکے ہو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو

Marfat.com

چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیاں کی لینا چلیاں وڑکے ہو
جاگ بناں ددھ جمدے ناہیں باہو بھانویں لال ہوون کڑھ کڑھ کے ہو
پ پڑھ پڑھ عالم کرن تکبر حافظ کرن وڈیائی ہو
گلیاں دے وچہ پھرن نمانے تن کتاباں چائی ہو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اوتھے پڑھن کلام سوائی ہو
دو جہانیں سوئی مٹھے باہو جہناں کھادی وچ کمائی ہو

آج ہم دنیا کی طرف اس طرح مائل ہو چکے ہیں کہ ہمیں ایمان کی خبر نہیں جب دنیا کے بارے میں باہو علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

الف ایہہ دنیا رن حیض پلیتی ہر گز پاک نہ تھیوئے ہو
جس فقر گھر دنیاں ہو وے لعنت اسدے جیوے ہو
حبّ دنیا دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچیوے ہو
سہ طلاق دنیا نوں دیئے جے باہو سچ پچھیوے ہو
ایہہ دنیا زن حیض پلیتی کتنی مل مل دھوون ہو
دنیا کا رن عالم فاضل گوشے بہہ بہہ روون ہو
جیندے گھر وچہ بو ہی دنیا اوکھے گھر کر سوون ہو
جہناں ترک دینا تھیں کیتی باہو دا ہندی نکل کھلوون ہو
دل نو ں نماز پڑھ یونہ ہی کی ہو یاجے نیتی ہو
لوکاں دے وکھاون خاطر پچ پچ وڑیا مسیتی ہو
ارکوں گئے مل مل دھوئے تیرے منوں نہ گی پلیتی ہو
باہجھ مرشد کامل باہو تہی نہتی ننی نہ نیتی ہے

اس حالت زار کو دیکھ کر اقبال رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

Marfat.com

تجھے اباء اپنے سے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
تو گفتار اوہ کردار تو ثابت وہ سیارا

علامہ اقبال نے ساقی نامہ میں کہا تھا

بجھی عشق کی آگ اندھیرا ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

قارئین کرام یہ ایک ایسے مسلمان کی زندگی کی تصویر آپ کے سامنے رکھی ہے جو دنیا کی حرص۔ ہوس اور طمع ولالچ میں اپنا مقام بھول چکا ہے جو نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو رکھتا لیکن اس نسبت کی تصویر بن کر جو خوشبو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے معاشرے میں پھیلانی تھی اس کو بھول چکا ہے۔ وہ عاشق رسول جن میں غازی علم الدین شہید۔عبدالرحمان عامر چیمہ، طارق بن زیاد، قتیبہ بن مسلم، سلطان صلاح الدین ایوبی، صدیق اکبر رضی اللہ وتعالیٰ کی تصویر نظر آنی چاہئے تھی وہ آج ملت اسلامیہ کے نوجوان کے طور پر اس میں نظر نہیں آرہی ہے۔ عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں نوجوانوں کے چہرے ہر سنت رسول کی تصویر نظر نہیں آرہی ہے قول ونعل اور عمل زندگی میں سنت رسول اکرم اور اقوال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہیں آرہا۔ نشے کی لعنت میں گرفتار ہو کر گلی کی نالی، سڑک کے فٹ پاتھ پر بے خبر لیٹا اور گرا ہوا ہے

اپنی محنت۔علم۔لگن اور ملت اسلامیہ کا سپاہی۔سائنسدان ڈاکٹر بن کر پوری دنیا میں جس نے اپنے علم ودانش کا لوہا منوانا تھا وہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہیں آرہا ہے۔

وہ فرد جو چلتے پھرتے۔ بات کرتے کاروبار کرتے۔مبلغ اسلام کی تصویر بن کر ایک رہبر ورہنما، فرزند اسلام جو طاغوتی طاقتوں اسلام دشمن قوتوں سے لڑنے والے، تحفظ

Marfat.com

موسن رسالت پر اپنی جان کی قربانی دینے والے، اپنے دامن میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن کرنے والا۔ اپنی قوم کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محو کرنے والا، جس کو دیکھ کر نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ ڈالنے لگے وہ عاشق رسول نظر نہیں آرہا۔ آج نام کی محبت رسول تو نظر آرہی ہے لیکن محبت کرنے والا اور حرمت رسول۔ ناموس رسالت پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے والا عاشق رسول نظر نہیں آرہا۔ آج چند ایک نیکو اور صالح افراد کے علاوہ میرے مسلمان بھائی مسلمان جو محبت رسول کا دعویٰ کرتے ہیں مسجد۔ محفل۔ نعت۔ اور مشن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کثرت سے سنیماؤں۔ کیبل کے سامنے ۔ بازاروں اور گلیوں میں بیٹھ کر اپنے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کو نظر انداز کر کے دنیا فانی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے دین اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دور ہو رہے ہیں۔

آج ظاہری شان وشوکت ۔ ریاکاری ۔ غرور تکبر سفارش ۔ شوکت اور دنیا کی چند عارضی خواہشوں کے حصول کیلئے اپنا ایمان بیچ رہے ہیں۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تلوار جس نے دلوں پر راج کرنا تھا جس نے دنیا میں محبت وسکون پیدا کرنا تھا جس نے مردہ معاشرے کو زندگی دینی تھی جس نے خواتین کو ادب سکھانا تھا جس نے والدین کا فرمابردار بنانا تھا جس نے وطن عزیز میں خوشحالی وکامیابی لانی تھی جس نے معاشرتی برائیوں دینی رکاوٹوں کو ایک ضرب سے نیست ونابود کر دینا تھا وہ ایمان جس کے بارے میں اقبال نے کہا ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

Marfat.com

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

وہ روح اسلام نظر نہیں آرہی جس کی وجہ سے ہمارے اعمال نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کو کمزور کر دیا ہے آج شیطان کے ٹولوں اور شیطانی اور ظالمانہ طاقتوں کے تو ہم پیروکار بن رہے ہیں لیکن سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار اور فریاد ہمارے کانوں میں نہیں پڑ رہی ہے۔ آج نفسانی دنیا کی چند عارضی خواہشوں کے حصول کیلئے اپنے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کو ہم بھول چکے ہیں۔ آئیں اپنے گریبان کو جھانکیں اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی دھار سے اپنے اندر ہوس وحرص، طمع ولالچ، اقربا پروری، سودخوری، ریاکاری، ترازو میں بے ایمانی رشوت خوری۔ گناہ کبرہ وصغیرہ۔ کسی کی حق تلفی، جھوٹی اور مکار زندگی دنیا کی خواہشات جس کے حصول کیلئے کسی غریب کا حق سمجھنے سے قاصر ہے قتل وغارت گری۔ دہشت گردی کا خاتمہ کریں اور دشمنان اسلام۔ دشمن حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، دشمن ناموس رسالت کا خاتمہ کریں دشمن حرمت رسول۔ ناموس رسالت کا اس طرح مقابلہ کریں کہ قانون کی تلوار سے دشمن رسول کا خاتمہ کر دیا جائے جو انگلی ناموس رسالت پر اٹھتی ہے اس کو کاٹ دیا جائے جو سر گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اٹھتا ہے اس سر کو قلم کر دیا جائے زبان سے صحابہ کرام اور امہات المومنین، آل رسول کی گستاخی کی جاتی ہے اس زبان کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے کاٹ دیا جائے۔

آئیں اپنی زندگیوں میں ایسا انقلاب لائیں کہ اس سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جانثار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحوں کو سکون مل سکے۔ قارئین کرام اور میری ملت اسلامیہ کے ہر خاص وعام عشاق رسول آئیں اپنی زندگیوں کو گلدستہ خوشبو مدینہ بنالیں کہ جس کی خوشبو سے دنیا بھر کے رہبر ورہنما، انسان اور ساری مخلوق معطر

Marfat.com

ہوجائے۔

اور درودسلام پڑھتے ہوئے مخلوق خدا، سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمہ حوض کوثر سے سیراب ہوسکیں۔ آج وقت ہے اپنی زندگیوں کو اُسوہ حسنہ اور سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان، تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کا تاکہ بتان رنگ وخوں کو توڑ کر ہم ملت اسلامیہ میں گم ہوجائیں فرد قائم رابطہ ملت سے ہے۔

قارئین کرام اس کتاب کا مقصد بھی یہ ہے کہ ہر مسلمان کو اس تحریر کے ذریعے سچا اور پکا عاشق رسول بنا کر ملت اسلامیہ کی خدمت کرنا اور سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو پوری دنیا میں پہنچا کر سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنا نام لکھوانا درودوسلام کی صدائیں بلند ہوں۔ دنیا میں امن ہو اور زندگی فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ کار میں گزریں اور انسانیت اپنی حقیقی پٹڑی پر چڑھ کر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو۔ ہر مسلمان کی نگاہوں میں گنبد خضراہ کا نظارہ ہو اور عمل زندگی میں سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہو۔ دل میں دیدار سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا ہو کانوں میں نعت رسول اکرم اور شان وعظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نغمے ہوں۔ ہاتھ سے امت رسول کی خدمت کرنے کا جذبہ ہو۔ زبان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا باعث ہو اور مشن و پیغام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر اس جہان کی گلیوں، بازاروں، شہروں، ملکوں میں خدمت دین اسلام لے کر گزر رہا ہو اور دین کی خدمت کر رہا ہو۔ سفیر پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو

میری اس کتاب کے ذریعے ملت اسلامیہ کے اساتذہ سے اپیل ہے کہ آپ جس جگہ پر بھی تعلیم دے رہے ہیں محبت رسول کی تعلیم دیں اور نوجوان کو عاشق رسول بنائیں۔ اگر آپ صحافت میں ہیں تو یورپ وایشیا والے حرمت رسول اور ناموس

Marfat.com

رسالت کا پیغام دیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم کردار کو دنیا کے سامنے روشناس کروائیں۔

اگر آپ صنعت کار ہیں تو اپنی انڈسٹری کے مزدوروں کو ایسا ماحول دیں کہ اس کے اندر محبت رسول زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔ اگر آپ والدین ہیں تو اپنی اولاد کو اس طرح اسلامی تعلیمات دیں کہ آپ کی اولاد عاشق رسول بن مغفرت کا سبب بنیں اپنی اولاد میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے کیلئے ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سکھائیں اور عظمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کریں، اپنی اولاد کو قاری درود وسلام بنائیں۔

اگر آپ سیاستدان ہیں تو مملکتِ اسلامیہ پاکستان میں اسلامی قوانین کے عملی نفاذ کا مظاہرہ کریں اور تحفظ ناموس رسالت کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

اگر آپ ڈاکٹر ہیں تو مریضوں کی اس طرح خدمت کریں کہ آپ کے پاس جو مریض آئے اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشق رسول آیا ہے آپ ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اگر آپ ایک خاتون ہیں تو اپنی اولاد کو صلوۃ وسلام کی لوریاں سنائیں، اپنی بیٹی کو طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمہ کی تعلیمات کی تصویر بنا کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کریں۔

اگر آپ جرنیل ہیں اور ملت اسلامیہ کے مجاہد ہیں تو اپنے فوجیوں میں خالد بن ولید جیسا عشق پیدا کریں اور اپنے مجاہدوں کا سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ، نورالدین زنگی، طارق بن زیاد۔ محمد بن قاسم کا عکس جمیل بنائیں اور علامہ محمد اقبال کی روح پکار اٹھی ؎

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی

Marfat.com

دو نیم جن کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ جن کی ہیبت سے رائی
یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہے مردوں کی شمشیریں
نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اگر تو مزدور ہے تو اپنی زندگی کو صبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح گزار اور اپنی مزدوری محنت لگن سے حاصل کر کیوں۔ کہ رزق حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے اور ملت اسلامیہ کی اس عمارت کو درود سلام کی صدائیوں سے تعمیر کر۔ اگر تیرا تعلق الیکٹرک میڈیا سے ہے تو اپنی نشریات میں عظمت رسول اکرم علیہ السلام پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم حدیث رسول اکرم اور عشاق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کر عاشق رسول ہونے کا کردار ادا کر۔

اگر تو پیر ہے تو اپنے مریدوں کو زیادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کروا کر اس کو دین کے نزدیک اور تڑپ دیدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں لا کر اس کے کردار کو اس طرح سنوار کہ یہ مجاہد اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بن کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ کے امتیوں کے دکھوں، مصیبتوں اور مشکلات میں ان کے کام آئے اور دین اسلام کی خدمت کر کے ملک وقوم کی ترقی کامیابی و کامرانی میں کوشاں رہے۔ اگر تو مرید ہے تو اپنے مرشد کا وہ پیغام جس سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تقویت پہنچتی ہو گلی گلی پہنچا۔ پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن جا نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

Marfat.com

اگر تو حکمران ہے

اگر تو حکمران ہے، صدر، وزیراعظم، وزیر مملکت ہے یا ملت اسلامیہ کی نگرانی و نگہبانی تیرے ذمہ ہے اگر تو کسی کی مدد کرنے کے قابل ہے۔ تو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے امتیوں کو خلفائے راشدین کی طرح سنبھالنا چاہیے ان کی خدمت کرنی چاہیے اس طرح جس طرح نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے نبی کریم ﷺ کی محبت انسانیت کے ساتھ کتنی تھی اور خدمت خلق کا جذبہ کیسا تھا اس کتاب کی وساطت سے پڑھا دیتا ہوں۔

مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ غریب اور بے سہارا (بیوہ) عورتوں کا سودا سلف خود خرید کر اور اپنے کندھوں پر اُٹھا کر ان کے گھروں میں پہنچا دیتے تھے ایک دن ابوسفیان نے حقارت سے کہا غریب اور کمینے لوگوں کا سامان اُٹھا اُٹھا کر تم نے اپنے خاندان کا نام بدنام کر دیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں ہاشم کا پوتا ہوں جو امیروں، غریبوں سب کی یکساں مدد کرتا ہے اور اپنے سے کم درجہ لوگوں کو حقیر نہیں سمجھتا۔

مدینہ پاک میں ایک بوڑھے غلام کو اس کے آقا نے باغ میں پانی دینے کا کام سونپا ہوا تھا باغ سے ندی کا فاصلہ بہت زیادہ تھا ایک دن حضور رحمت دو عالم ﷺ نے دیکھا کہ بوڑھا غلام بڑی مشکل سے پانی لا رہا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں آپ کا دل درد سے بھر آیا بوڑھے کو آرام سے بٹھایا اور اس کا سارا کام خود کر دیا پھر فرمایا جب کبھی تمہیں میری ضرورت پڑے تو مجھے بلا لیا کرو۔

ایک دن حضور رحمت دو عالم ﷺ ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی لوگ اسے دیکھ کر ہنسنے لگے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے آپ نے اس عورت کو اُٹھایا اور گھر پہنچا دیا اس کے بعد روزانہ اس عورت کے گھر کھانا لے جاتے تھے ایک دفعہ ابوسفیان کا غلام سخت بیمار ہو گیا اس کی

Marfat.com

تیمارداری کرنے والا کوئی نہ تھا آپ کو معلوم ہوا تو آپ اس کے پاس گئے اور رات بھر اس کی تیمارداری کرتے رہے جس وقت وہ درد کی شدت سے چیختا تو آپ ﷺ فرماتے گھبراؤ نہیں اللہ فضل کریگا میں تمہارے پاس ہوں۔

مدینہ منورہ میں ایک غریب عورت تھی اس کی کوئی نہیں سنتا تھا ایک بار آقا دو عالم ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر کہا محمد ﷺ مجھے تم سے کچھ کام ہے میرے ساتھ چلو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (جہاں کہو جاؤنگا) وہ آپ ﷺ کو گلی میں لے کر وہی بیٹھ گئی آپ ﷺ بھی اسی جگہ بیٹھ گئے اور اس کا جو کام تھا وہ کر دیا

ایک دن رسول اکرم ﷺ نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور ساتھ ہی درد سے کراہ رہا ہے آپ ﷺ اس کے قریب گئے تو معلوم ہوا کہ بیمار ہے لیکن اس کا ظالم آقا اس کو چھٹی نہیں دیتا آپ نے اس کو آرام سے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس دیا۔ پھر فرمایا جب تمہیں آٹا پیسنا ہو تو مجھے بلا لیا کرو۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آپ کے غلام تھے ایک مرتبہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرہ کی طرف جا رہے تھے میں بھی ان کے ہمراہ تھا ایک جنگل میں آگ جلتی نظر آئی آپ نے فرمایا شاید کوئی قافلہ ہے جو رات ہو جانے کی وجہ سے یہیں ٹھہر گیا ہے آؤ ان کے پاس چل کر ان کا حال دریافت کرتے ہیں اور ان کی حفاظت کا انتظام بھی کر دیں جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت دیگچی کے نیچے آگ جلائے بیٹھی ہے پاس ہی چند بچے بھوک کی شدت سے رُو رہے ہیں اور کھانا مانگ رہے ہیں۔

آپ نے کہا السلام علیکم!

پھر پوچھا کیا مجھے قریب آنے کی اجازت ہے؟

عورت نے کہا وعلیکم السلام! اور کہا اجازت ہے۔

Marfat.com

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے پوچھا

یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟

عورت بولی کھانے کیلئے روتے ہیں۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دیگچی میں کیا پکا رہی ہو؟

عورت: میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو پکا کر انہیں کھانے کیلئے دوں دیگچی میں پانی ڈال کر انہیں بہلا رہی ہوں تا کہ کھانے کا انتظار کرتے کرتے تھک ہار کر سو جائیں اور ساتھ ہی کہتی ہے کہ میرا اور امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت، حکمران وقت کا فیصلہ اللہ کے ہاں ہی ہوگا کہ وہ حکمران ہو کر ہم سے غافل ہے فاروق اعظم یہ سنتے ہی کانپ اٹھے آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے بھلا عمر کو تمہارے حال کی کیا خبر ہے؟

عورت بولی: اگر عمر رضی اللہ عنہ رعایا کی خبر گیری نہیں کر سکتا تو امیر المؤمنین کیوں بن گیا؟ آج اگر لاکھوں انسان غریب اور خودکشی سے مر رہے ہیں تو ان کا خیال رکھنا کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ بات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت سے پوچھ لیتے ہیں۔

حضرت فاروق اعظم، حضرت اسلم رضی اللہ عنھم کے ہمراہ چپ چاپ واپس لوٹے اور بیت المال سے کچھ آٹا، کھجوریں، چربی، کپڑے اور درہم لے کر بوری کو خوب بھرا اور اسلم سے فرمایا یہ بوری میری کمر پر رکھوا اسلم (خادم حضرت عمر فاروق) نے عرض کی میں اٹھا کر چلتا ہوں۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! نہیں میری پیٹھ رہنے دیں۔

اسلم سرکار میرے ہوتے ہوئے آپ بوجھ کیوں اٹھا رہے ہیں؟

فاروق اعظمؓ! قیامت کے دن بھی میرا بوجھ تو اٹھائے گا قیامت کے دن مجھ ہی

Marfat.com

سے سوال ہوگا

ناچار اسلم رضی اللہ عنہٗ نے راشن کی بوری آپ کی پیٹھ پر رکھ دی اور آپ متاثرہ عورت کے پاس پہنچے اپنے ہاتھ سے دیگچی میں کچھ آٹا، کھجوریں اور چربی ڈالی پھر پھونکیں مار مار کر چولہے میں آگ جلانے لگے میں آپ کی داڑھی مبارک سے دھواں نکلتے دیکھتا رہا (اللہ اکبر)

جب حریر (کھانا) تیار ہوگیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے انہیں کھانے کو دیا بچے حریرہ کھا کر ہنسنے لگے عورت نہایت خوش ہو کر بولی اللہ تمہیں جزائے غیر دے تم ہی اس قابل تھے کہ عمر کی بجائے خلیفہ بنتے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم خلیفہ کے پاس جاؤ گی۔ تو تم مجھے اس کے پاس ہی پاؤ گی۔ آپ نے اسے تسلی دی اور وہاں سے کچھ پرے ہٹ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا میں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا تھا میں نے چاہا کہ کچھ دیر انہیں ہنستے ہوئے بھی دیکھ لوں۔

منصب خلافت پر فائز ہونے کے دو تین دن بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا میں اپنے پیشرو خلیفہ رسول ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کرتا ہوں کیا تم میں سے کسی کو صدیق اکبرؓ کا کوئی ایسا کام معلوم ہے جو میں نے اب تک نہ کیا ہو ایک شخص بولا!

ہاں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک کام ایسا ہے جو میں نے انہیں روزانہ کرتے دیکھا ہے اور آپ نے ابھی تک نہیں کیا فرمایا! وہ کونسا کام ہے وہ شخص بولا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد دو روٹیاں لے کر اس پہاڑ کی طرف جایا کرتے تھے لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ روٹیاں کسے دے کر آتے تھے اگلے دن فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو روٹیاں لے کر اس پہاڑ کی طرف گئے مگر حیران تھے کہ یہ روٹیاں کسے دیں آپ اس پہاڑ پر ادھر ادھر تجسس کرنے لگے ایک جانب

Marfat.com

سے ذکر الٰہی کی آواز سنائی دی آپ اس آواز کی جانب بڑھے تو کیا دیکھا کہ ایک غار میں کوئی آدمی ذکر خدا میں مصروف ہے قریب پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ آدمی نابینا ہے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں نہیں ہیں آپ سمجھ گئے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی معذور شخص کو کھانا کھلانے آیا کرتے تھے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خاموشی کیساتھ اس معذور شخص کے پاس بیٹھ گئے اور خود لقمہ بنا کر اس آدمی کے منہ میں رکھ دیا پھر اس نے فریاد کی واہ رے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ وفات پا گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے حیران ہو کر پوچھا تم نے کیسے پہچانا؟ کہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نہیں ہوں وہ شخص رو کر اشکبار نگاہوں سے بولا!

صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ جانتے تھے کہ میرے منہ میں دانت بھی نہیں ہیں وہ لقمہ اپنے منہ میں چبا کر میرے منہ میں دیا کرتے تھے یہ سنتے ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ رو پڑے اور فرمایا بے شک میں ابوبکر صدیق کی برابری نہیں کر سکتا۔

(خزینہ اخلاق ص 137,170,186)

معزز قارئین!

ملت اسلامیہ کے عاشقانِ رسول یہ ہیں مثال ان عہدیداروں، حکمرانوں کیلئے جن کی رعایا ہے اور زیر کفالت عوام ہے خلفائے راشدین تو رات کو اُٹھ کر اپنی عوام کے حالات خفیہ طور پر معلوم کرتے تھے اور ان کی مدد فرماتے تھے اور حضرت عمر فاروقؓ فرماتے تھے کہ اگر دریائے دجلہ کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا سو گیا تو میں اس کا بھی اپنے رب کے حضور روز محشر کیا جواب دونگا۔

پہلے ملت اسلامیہ کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق کا بھی آخری وقت ورثہ اور وصیت پڑھ لیں۔

Marfat.com

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ نے ورثہ میں کوئی درہم یا دینار نہ چھوڑا جس کا سکہ اللہ نے چلایا ہے پھر فرمایا اے میری بیٹی میرے ان دو کپڑوں یعنی چادر اور تہبند کو دھو لینا اور انہیں میں مجھے کفن دینا اس لئے کہ نئے کپڑے کی حاجت زندہ کو مردہ سے زیادہ ہوتی ہے (فضائل صحابہ واہل بیت ص 38)

لہٰذا وقت کے حکمران تو بھی مک وملت اور دین اسلام کے لئے ایسا کام کر جا کہ جس کے کرنے کے بعد روز محشر تو اللہ اور اس کے حبیب کے سامنے پیش ہو تو تیرے دامن میں خدمت دین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خزانہ ہو اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع ہو اسوہ حسنہ کو دنیا میں عام کر دے عاشق رسول کی خدمت کر کے اس کی زندگی آسان کر دے۔ اگر تو سرکاری ملازم ہے تو یہ سوچ کہ تیرے پاس جو سائل آیا ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے اور سرکار کے امتی کی خدمت کرنے کا موقع تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا کیا ہے، تو سائل کی پریشانی دور کر کے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل کر۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ملت اسلامیہ کی کامیابی کی ضمانت ہے

یہود ونصاریٰ کی دوستی قرآن مجید کی نظر میں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ

(پارہ 6 سورہ المائدہ آیت نمبر 51)

Marfat.com

ترجمہ: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ اب تم نہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ

''اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و معاملات یعنی ان کی مدد کرنا' ان سے مدد چاہنا' ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے۔ اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شانِ نزول یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ اور رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کیساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے۔ عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر آیت کریم نازل ہوئی (خازن)

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلے میں وہ سب ایک ہیں۔

اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (مدارک)

Marfat.com

اس میں بہت شدت وتاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک وخازان) جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔ جب حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سُنی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ

انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا۔ تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے انہیں دور کیا۔ تم انہیں قریب نہ کرو۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومت بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس) کی ضرورت سے اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المومنین نے فرمایا! نصرانی مرگیا تو یعنی فرض کرو کہ وہ مرگیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ کر اوَ یہ آخری بات ہے (خازن)

(تفسیر کنز الایمان ترجمہ القرآن از حضرت صدر لا فاضل سید محمد نعیم الدّین مرآد آیادی رحمۃ اللہ علیہ ص210 ضیا القرآن پبلی کشنز لاہور)

معزز قارئین کرام آج ملت اسلامیہ کی ناکامی اور کمزوری کی وجہ یہی ہے کہ ہم دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر دشمنان اسلام اور یہودی بینکوں اور ان بینکوں کے مالکوں کے دامن کو بڑی مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں ہم نے بھلا دیا اور یہ ہمیشہ سے نہیں آرہا یہ قرضہ اور غیر مسلم طاقتوں کا دباؤ ہم پر اس وقت شروع ہوگیا تھا۔ جب ہمارے اندر عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہوگیا۔ جب اپنے آقا کے فرمان

Marfat.com

سنت کو بقول علامہ ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

جب قرآن اور صاحب قرآن کی تعلیم کو ہم نے چھوڑ دیا آج جس قرآن کو ہم صرف ثواب کیلئے پڑھتے ہیں اس قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر آج ایک یورپی سائنس دانوں کا گروپ بیٹھا ہے جو تعلیم قرآن اور صاحب قرآن کی حدیث مبارک پر تحقیق کرکے کائنات کو مسخر کرنے اور خلائی وزمینی تحقیق کرکے نت نئی ایجادات کررہے ہیں ایٹمی ٹیکنالوجی۔ سائنسی ٹیکنالوجی حاصل کررہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آج یورپ والے قرآن پاک پر تحقیقات کرکے کامیابی حاصل کررہے ہیں ماضی میں ابوریحان البیرونی۔ بوعلی سینا اور دیگر مسلمانوں نے اسلام پر تحقیق کی تو دنیا والوں نے دیکھا کہ اسلام کا چرچا پوری دنیا میں ہوگیا وہ کامیابی جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع لے کر مدینہ پاک سے روشن ہوئی اور یورپ میں فرانس تک چلی گئی جو افریقہ کو گھیرتے ہوئے انڈلس تک پہنچ گی، مدینہ پاک سے ہوتے ہوئے ہندوستان کو فتح کرتے ہوئے ملتان تک اور ایران تک پہنچ گی۔ اس شمع رسالت کا راج مشرق سے شروع ہوا اور مغرب تک پہنچ گیا یہاں تک کہ اعراق اور اس کے شہر بغداد میں یورپ والے اپنے طالب علم بھیجتے تھے کہ یہاں سے ہم نے سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنی ہے جس طرح آج ہم کیلی فورینا اور کیمبرج یونیورسٹی، امریکہ، برطانیہ میں اپنے طالب علم بھیجتے ہیں ماضی میں انگریز طالب علم تھے اور ہم مسلمان استاد تھے آج عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ہم طالب علم ہے اور یورپ کی یونیورسٹیاں اور ان کے اُستاد ہیں۔

امریکہ اور یورپ کے چوٹی کے دانشور جب بھی کسی نہ کسی وجہ سے قرآن حکیم پڑھ لیتے

Marfat.com

ہیں تو وہ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جاتے ہیں جیسے امریکی ڈاکٹر فلپ بارکر جو قریباً ایک تہائی صدی پہلے ڈاکٹر عبدالرحمان بارکر بنے، برطانوی ڈاکٹر آظفر۔ جے۔ ایلی سن جو سورہ الزمر کی آیت 42 پڑھ کر اور سمجھ کر ڈاکٹر عبداللہ ایلی سن بن گے اور فرانسیسی مورس بوکا ییئے نے اپنی تصنیف 'بائیبل قرآن اور سائنس' کو ہم آہنگ قرار دے دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آج یورپ نے جو حاصل کیا ہے اسلام اور قرآن سے حاصل کیا ہے۔

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہم رہے تو افریقہ کے مغربی ساحل اور امریکہ کے مشرقی ساحل کے درمیان جزائر پر ملت اسلامیہ کے جھنڈے گاڑ دیئے فاتح شمالی افریقہ عقبہ بن نافع نے اسلام کا پرچم بلند کیا۔ اُموی خاندان کے ایک نوجوان عبدالرحمان نے 756ء میں اسپین بنوامیہ کی سلطنت کی بنیاد رکھی اس نے 941ء سے لے کر 976ء تک اسپین میں حکومت کی اسپین میں 800 سال تک مسلمانوں کی حکومت قائم رہی (عظمت اسلام ص 268) ہارون الرشید 766-809 عباسی دور کے خلیفہ تھے اس کی حکومت مشرق میں چین سے لے کر مغرب میں اٹلانٹک تک پھیلی کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے بادل کے ایک ٹکڑے کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھا تو اس کی زبان سے نکلا جہاں چاہے جا کر برس تیرا خراج میرے ہی پاس آئے گا خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں بغداد دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ شہر تھا اس نے فرانس کے بادشاہ شارلیمان 722-814 کیلئے ایک گھڑی بطور تحفہ بھیجی تھی یہ گھڑی پانی سے چلتی تھی اور وقت بتانے کیلئے آواز دیتی تھی اس کو دیکھ کر درباری حیران رہ گے وہ اس کی وضاحت نہ کر سکے انہوں نے گمان کیا کہ اس گھڑی کے اندر شیطان ہے جو اس کو حرکت دیتا ہے۔ (عظمت اسلام ص 270) 12 اکتوبر 1187-88ء صلیبی قبضوں کے بعد سلطان صلاح الدین

Marfat.com

ایوبی دوبارہ بیت المقدس میں داخل ہوئے 1453 کوترکوں نے قسطنطیہ فتح کیا جواب استنبول ہے اوروہ تعلیم وتبلغ، مشن اورعشق رسول والی شمع کی نورانی شعاعیں جو مدینہ منورہ سے روانہ ہیں اب اس کی روشنی پوری دنیا میں پھیل گئی۔

اورمسلمان پوری دنیا کیلئےLeador Shipقیادت کا کردار ادا کرنے لگا۔اب پوری دنیا کی لیڈرشپ مسلمان کے ہاتھ میں تھی۔

معزز قارئین یہ تھا ہمارا ماضی اور یہ تھی ملت اسلامیہ کی عشق رسالت سے معمور ومسحور خوشبو جس کے نتیجے میں ماضی میں اسلام اورمسلمان حاکم ورہنمار ہے۔آج ہماری تباہی بربادا ورغلامی کی بڑی وجہ اسلام کی تعلیمات سے دوری ہے جتنے زیادہ ہمارے دل اور ایمان گنبد خضراء سے دور ہوں گے اتنے ہی زیادہ ہم اسلام اور کامیابی وکامرانی سے دوراورشیطان اوراس کی طاقتوں کے نزدیک اوران کے پنجرے میں آئیں گے۔

آج تمام اسلامی ملکوں اوراس کے حکمرانوں، ملت اسلامیہ کے ہرفردکو چاہئے کہ غلبہ اسلام کیلئے سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آجائے، ملت اسلامیہ کی کامیابی وکامرانی کاراز یہی ہے یہ عشق رسول ہے۔ جب کوئی مسلمان قرآنِ پاک کے اس فرمان پرعمل کرے گا کہ یہود ونصاریٰ تمہارے کبھی دوست نہیں بن سکتے اورسرکار کی تعلیمات کواپنے ملک کی پالیسی بنالیں گے جب کسی مسلمان ملک کے خلاف کبھی بھی یہودنصاریٰ کو دوست نہیں بنائیں گے اس کی مثال عراق میں امریکہ کا کنٹرول اورافغانستان میں یورپی فوج کا قبضہ آپ کے سامنے ہے۔فلسطین، بوسینیا میں بے گناہ مسلمانوں کاقتل عام ہمیں عشق رسول ﷺ اپنانے پرمجبورکررہا ہے۔

آج اسلامی ممالک دشمنان اسلام کودوست بنا کراپنے ہی مسلمان ملک اورمسلمانوں پرحملہ کرکے ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا

Marfat.com

تقاضا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی بنے جب بھائی عشق رسول کے تقاضے میں مان لیا جائے گا تو اسلامی ملک اپنے غریب اسلامی بھائی کی مدد کرے گا اپنا ایک اسلامی بینک ہوگا ملت اسلامیہ کی معاشی حالت مسلم ممالک مل کر بہتر کریں گے اتحاد امت ہوگا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ خاکے اور فلمیں بنائی ہیں یہودیوں اور دشمنان اسلام نے، ان گستاخوں کو تقویت دی بدکرداروں۔ گناہ گاروں' سلمان رشدی وغیرہ کو پناہ دی عشق رسول کا تقاضا ہے کہ ان ملکوں کی مصنوعات کا بائی کاٹ کیا جائے اور ان کی مصنوعات کی بجائے اسلامی ملکوں کے مصنوعات خرید کی جائے کیوں کہ ایسا کرنے سے اسلامی ملکوں کی مصنوعات فروخت ہوگی اور اسلامی ملک ترقی پذیر سے یافتہ ممالک بن جائیں گے۔ دشمنان رسول حرمت رسول، پر ناپاک حملے کرنے والے ممالک کے افراد سے جو مصنوعات تیار کرتے ہیں اپنی مصنوعات کے آمدن ان تنظیموں اور ان تنظیموں کے افراد کو دی جاتی ہے جو اسلام کے دشمن اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں بے بنیاد عداوت رکھتے ہیں۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کے نتیجے میں ان ممالک کی آنکھیں کھلیں گی اور ہر گستاخ رسول کو سپورٹ کرنے سے باز آجائیں گے۔ آج سے بھی سلمان رشدی ان کی پرورش میں ہے۔

چونکہ ان ممالک کی اسلام دشمنی واضح ہے چنانچے تمام اسلام ممالک کو مل کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے اپنی تعلیم، معاشی، معاشرتی نظام کو مضبوط کرنا چاہئے تا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا مل کر مقابلہ کیا جا سکے اور گستاخ رسول جہاں کہیں بھی ہو اس کی دنیا تنگ کر دی جائے اور ان کو عبرت ناک سزا دینی چاہئے۔ اسلام مکمل ضابط حیات ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے آج ہماری زندگی انفرادی ہے یا

Marfat.com

اجتماعی ملکی ہے یا بین الاقومی زندگی کے تمام مسائل اور معاملات کا تعین یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو سامنے رکھ کر راہ زندگی کا تعین کیا جائے۔ ماضی میں قیصر و کسریٰ اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کا مقابلہ عشاق رسول نے کیا ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ عاشق رسول ہو اور زندگی کی بھیک دشمنان حرمت رسول سے مانگتا پھرے عاشق رسول ہے مختار کائنات کا اور ڈرتا پھرے دشمنان اسلام اور غیر مسلم سے۔ عاشق رسول ہے اور آئین اور قانون اپناتا پھرے غیر مسلمان کا۔ ہاتھ میں ہے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع ہو اور ڈرتا پھرے میزائلوں اور جدید اسلحہ سے وہ بھی جو ہے غیر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ قرآن اور فرمان عالی شان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ٹیکنالوجی کے حصول کیلئے یورپ کی منتیں کرتا پھرے جو خود قرآن سے حاصل کر رہے ہیں۔ نظام حکومت تمہارے پاس مدینہ پاک کا ہو اور نظام حکومت وریاست ڈھونڈتا پھرے غیر مسلم کا جو نہ صرف غیر اسلامی نظام ہے بلکہ ناکام نظام ہے اسلام کی نسبت اور فیصلہ ڈھونڈتا پھرے یورپ وایشیا کے قانون میں دنیا میں تیری ذلت کی یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بیرونی ممالک کے سربراہاں کو دعوت اسلام نہ دی فلاح انسانیت، خدمت خلق کی دعوت دی ایک کامیاب عالمگیر مذہب اسلام کے مجاہد غیر مسلمان سے خائف ہو کر اپنی خارجہ ومعاشی پالیسی بنا رہے ہیں اور غلامانہ سوچ کی وجہ سے دنیا میں احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنے مقام ومرتبہ کو بھول چکے ہیں یہی وجہ سے کہ بیرونی آقاؤں کے غلام بن کر حکمرانی کرنے والے سربراہ مملکت نہ عوام کی خدمت کر سکتے ہیں اور نہ اپنے ملک کی۔ جس سے ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچ رہا ہے اور ملت اسلامیہ زوال کا شکار ہو رہی ہے۔

آج وقت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے ممالک اسلامیہ اپنی سیاسی۔ معاشی، معاشرتی داخلی

Marfat.com

وخارجہ پالیسی بنائیں اور اسلامی ممالک کو اس طرح چلائیں جس طرح آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی پہلے اسلامی ریاست مدینہ پاک میں قائم کی تھی اور ایک اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تھی۔ آج ہماری ناکامی کی وجہ اسوہ حسنہ کو بھولنا ہے قصور ہماری غیر اسلامی سوچ کا ہے اسلام کا نہیں جتنا زیادہ آقا دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا رشتہ استوار کریں گے اتنی ہی زیادہ ملت اسلامیہ کی دنیا میں کامیابی اور خدمت ہوگی۔ پرچم اسلام پوری دنیا میں لہرائے گا اور ملت اسلامیہ پوری دنیا کی رہبر ورہنما بنے گی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ہوگی اور پوری دنیا کو اسلام روشنی دے گا اور عالم کی رہنمائی کرے گا۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف آزاد نہ خارجہ پالیسی معاشی نظام دے گا بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارک اور سنت پر عمل کرنے سے علم وتحقیق کا ایک ایسا دروازہ کھلے گا کہ اس ملت اسلامیہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یونیورسٹی میں دنیا کے عظیم سائنس دان ۔فلاسفر محقق، محدث ،دانشور۔ ڈاکٹر، انجینئر، رہنما پیدا ہونگے جو پوری دنیا میں اپنے علم وہنر کی وجہ سے جانے وپہچانے جائیں گے ان کی خدمات سے اور محنت سے عالم اسلام میں ایک نیا اسلامی انقلاب آئے گا جس سے نظریاتی طوفان، دل ودماغ کو مسخر کرنے والے انقلابی تحریک پیدا ہوگی او رملت اسلامیہ کامیابی وکامرانی کے آخری کنارے کو چھوئے گی۔ ملک میں دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا ہر شہری اپنے ملک کے ساتھ اس کے تحفظ کے لئے اپنی حکومت کا ساتھ دے گا اور اسلامی ملک خوشحال، مضبوط اور طاقتور ہوگا۔

بقول اقبال۔

Marfat.com

فرد ربط قائم ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
کی محمد سے وفا تونے ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

اقبال عاشق رسول کی کامیابی کو دنیا سے آگے لوح وقلم تک لے جاتے ہیں، لہٰذا مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ ملت اسلامیہ کی کامیابی کی ضمانت عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ملت اسلامیہ کو دنیا میں عظیم مقام دلا سکتی ہے ۔وہ بھی زندگی کے ہر پہلو میں ہر وقت پر جگہ ہر مقام پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک کشتی کی مانند ہے۔جو دشمنان اسلام کے بنور سے نکال سکتی ہے ان کے نظریات سے آزاد کر سکتی ہے ان کی معشیت اور سود در سود قرضے کے پنجرے سے نکال سکتی ہے اگر عظیم کردار مل سکتا ہے تو عشق رسول کی وجہ سے مل سکتا ہے کیوں کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے ہر پہلو کو عشق رسول سے چیلنج کو قبول کرنے کی استعداد رکھتا ہے طاقت رکھتا ہے صلاحیت رکھتا ہے۔عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی باطل طاقت ناپاک نظریہ کے خلاف ایک باطن شکن تلوار ہے جس کے دھارے میں تمام باطل طاقتیں نسبت ونابود ہو سکتی ہیں اور دنیا عالم ایک امن وسکون کی حالت میں رہ سکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ملت اسلامیہ کو حقیقی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور اس عشق کی طاقت سے ملت اسلامیہ کو کامیابی وکامرانی کی منازل طے کروائے (آمین)

بے شک ملت اسلامیہ کی کامیابی کا راز عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں ہے

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ ماہ وسال کے آئینے میں

قبل ہجری	عمر مبارک	سن عیسوی	
			آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا انتقال ولادت سے ۲ ماہ قبل ہوگیا تھا
50-51		20 اپریل 571ء بروز پیر موسم بہار	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی
	1 سال		آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا کا دودھ نوش فرمایا۔ تین دن بعد حضرت ثویبہؓ (جو ابولہب کی کنیز تھی) کا دودھ ایک ہفتہ بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کی آغوش رضاعت میں رہے
49	3 سال	573-74	رضاعت کی مدت ختم ہوئی تو حلیمہ سعدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ واپس لے آئی مگر مکہ میں ایک وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی اس لیے واپس لے گئیں
48	5-6	574-76	حلیمہ سعدیہ کے پاس قیام رہا۔ شق صدر کا مشہور واقعہ پیش آیا پھر والدہ کے پاس واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے

Marfat.com

46	6	576-77	والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ نجار گئیں اور مدینہ منورہ میں والد ماجد کی قبر پر لے گیں واپسی پر ابواء کے مقام پر آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران ماں کی وفات کے بعد ام ایمن کنیز کے ہمراہ مکہ تشریف لائے اور والدہ کی وفات کے بعد دادا عبدالمطلب کی کفایت میں آئے
45	8سال	578-79	دادا عبدالمطلب کا وصال ہوگیا
40	12سال2ماہ	583-82	پہلا سفر شام ہمراہ چچا ابوطالب
39	13	583-84	حرب فجار ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل وخون میں حصہ نہ لیا
	16/15سال		حلف الفضول میں شرکت
22-28	14-24	584-95	گلہ بانی کے علاوہ تجارت کی ابتدا دوسروں کے سرمایہ سے تجارتی سفر مکہ کی نامور رئیس خاتون خدیجہ رضی اللہ وتعالیٰ کے مال سے کامیاب تجارت کی
27	25 سال 2ماہ10دن	595-96	حضرت خدیجہ رضی اللہ وتعالیٰ سے نکاح ہوا جن کی عمر چالیس سال تھی

Marfat.com

18-28	26-34	595-605	کامیاب مثالی زندگی ۔شام بصرہ یمن۔بحرین وغیرہ کا سفر۔صادق امین کے لقب سے شہرت پائی
12	35	605-6	مکہ میں سیلاب آیا خانہ کعبہ کی دیوار گر گی۔تعمیر کعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت ہوئی حجرِ اسود نصب فرمایا
13-14	36-39	606-10	غار حرا میں گوشہ نشینی اور مصروف عبادت
12	40 11 دن	610	غار حرا میں ربیع الاوّل (2 فروری 610) بروز پیر سلسلہ وحی کا آغاز۔حضرت خدیجہ رضی اللہ وتعالیٰ عنہا کا ایمان لانا
5	47	612-18	اہل مکہ کے ظلم کی زیادتی کی وجہ سے حضرت جعفر طیار رضی اللہ وتعالیٰ کی زیرنگرانی 83 مردوں اور 18 خواتین نے ہجرت کی۔کفار مکہ کے وفد نے شاہ نجاشی سے واپسی کا مطالبہ کیا مگر حضرت جعفر طیار رضی اللہ وتعالیٰ کی دربار میں تقریر سے لاجواب ہوئے
	47 یکم محرم نبوت		کفار مکہ کی طرف سے بائیکاٹ
2	50	620-41	حضرت خدیجہ رضی اللہ وتعالیٰ اور ابوطالب فوت ہوگے

Marfat.com

قبل ہجری	عمر مبارک	سن عیسوی	
	52 سال		واقعہ معراج فرضیت نماز جمعہ 5۔ 27 رجب 12 نبوت
1 ہجری	53 سال	622-23	قبا میں جو مدینہ سے 3 میل کے فاصلہ پر ہے قیام کیا۔
آغاز ہجری	52	622	غار ثور میں قیام
2ھ	54	623-24	زکوٰۃ فرض ہوئی قربانی کا حکم ملا۔ پہلی نماز عید ادا کی گئی۔ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ حضرت فاطمہ کا نکاح ہوا۔ حضرت عائشہ کی رخصتی ہوئی۔ حضرت سلیمان فارسی اسلام لائے چھوٹے بڑے 11 غزوات اور سرایا پیش آئے۔ غزوہ بدر 12 رمضان کو پیش آیا 313 مسلمانوں نے قریش کے ایک ہزار لشکر کو شکست دی۔ ابوجہل عتبہ شبہ مارے گے۔ 70 مشرکین قیدی بنائے گے۔

Marfat.com

3ھ	55	625-26	جنگ احد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم کی خلاف ورزی کی بنا پر مسلمانوں کو قدرے مشکلات کا سامنا ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا۔ حضرت امیر حمزہ شہید ہوئے۔ حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ وتعالیٰ سے ہوا۔ امام حسن رضی اللہ وتعالیٰ کی پیدائش ہوئی۔
4ھ	56	626	مدینہ کا یہودہ قبلہ غداری کی وجہ سے جلاوطن ہوا۔ شراب حرام ہوئی۔ تیمم کا حکم ملا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے
5ھ	57	627	جنگ احزاب ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھود کر مدافعت کی۔ چاند گرین ہوا۔
6ھ	58	627-28	بیعت رضوان ہوئی صلح حدیبہ کا معاہدہ ہوا جو فتح مکہ کا سبب بنا
7ھ	59	628-29	غزوہ خیبر ہوا۔ غزوہ طائف ۔ حکمرانوں کو دعوت اسلام دی گئی۔ شاہ ایران نے گستاخی کی اور نام مبارک چاک کیا

Marfat.com

8 ھ	60	629-30	قریش نے صلح حدبیہ کا معاہدہ توڑ دیا۔بغیر جنگ کے مکہ فتح ہوا۔ہندہ ابوسفیان وحشی اور ہبار جیسے لوگوں کو معافی ملی کعبہ بتوں سے پاک ہوا۔حضرت بلال رضی اللہ وتعالیٰ نے اذان دی۔غزوہ حنین وموتہ ہوا
9 ھ	61	630-31	غزوہ تبوک ہوا
10 ھ	62	631-32	ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع ادا کیا۔ آخری اور عظیم الشان عالمگیر خطبہ دیا تمام غیر اسلامی رسومات ختم کرنے کا اعلان کیا۔یمنی قبائل نے اسلام قبول کیا۔
11 ھ	63	632	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے گئے یں۔لشکر اسامہ کی تیاری ہوئی۔29 سفر کو دردسر ہوا۔بخار شدید ہونے لگا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ وتعالیٰ کو امامت کیلئے اجازت دی۔بیماری میں کچھ افاقہ ہوا مگر 12 ربیع الاوّل بروز پیر 63 سال عمر بوقت چاشت اپنے مالک حقیقی سے جاملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

(پیارے نبی از قاضی محمد مطیع الرحمن ص 12 سے 17؛ نور سے ظہور تک ص 300 سے 304 تک؛ محسن انسانیت نعیم صدیقی ص 603-613)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریری تبلیغ اسلام

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی دعوت اسلام کے ساتھ ساتھ تحریر و انشاء کی صورت میں دنیا کے مختلف بااثر لوگوں' بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام خطوط ارسال کر کے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ ایسے ناموں کی تعداد (250) سے زائد بیان کی گئی ہے ان میں سے بعض مشہور افراد کے نام حسب ذیل ہیں۔

مملکت	حکمران کا نام	قاصدِ نبوی کا اسم گرامی
حبشہ	شاہ نجاشی اصحمہ بن الجبر	حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ
مصر	شاہ مصر مقوقش	حضرت حاطب ابن ابی بلتہ رضی اللہ عنہ
ایران	شاہ کسریٰ خسرو پرویز	حضرت عبداللہ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ
روم	قیصر روم ہرقل	حضرت وحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ
یمامہ	ہوزہ بن علی	حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہا
بحرین	منذر بن ساوی	حضرت علاؤ بن الحضری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

دمشق	حارث بن ابی شمر غسانی	حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ
عمان	جیفر بن جلندی بن عامر	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

علاوہ ازیں پاپائے روم، شاہان حمیر اور خیبر کے یہودی سرداروں کے نام بھی ارسال کر کے دعوت اسلام دی گئی۔

---------ان مکتوبات گرامی کی بناء پر دُنیا کا سب سے پہلا بادشاہ جس نے دعوت اسلام قبول کرنے کا شرف واعزاز حاصل کیا وہ شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ عنہ ہیں اور دُنیا کا وہ بادشہاہ جس نے حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب گرامی پھاڑ دیا۔ وہ شاہ ایران ''خسرو پرویز'' تھا جس کی گستاخانہ حرکت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ''ھَلَکَ کِسریٰ'' کسریٰ ہلاک ہوگیا۔ قاتلوں نے شاہ ایران ''خسرو پرویز'' کے جسم کے ٹکڑے کر کے جہنم واصل کیا اور اس کی سلطنت بھی پارہ پارہ ہوگئی۔

(مُحَمَّدنُوز ص215 از مفتی محمد منشا تابش قصوری)

غزوات، تاریخی جنگیں

تاریخ اسلام میں وہ لڑائیاں غزوات کہلاتی ہیں۔ جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شرکت کر کے جہاد فرمایا اور جس جہاد اور معرکہ آرائی کے لئے صحابہ کرام کو سپہ سالار مقرر فرمایا وہ سرایا کہلاتی ہیں جس کے لغوی معنیٰ ''قصد'' اور سیر کے ہیں۔

نمبر شمار	نام غزوہ	تعداد	تاریخ وسنہ ھ	بمقابلہ
1۔	ابواء (ودان)	70	2ھ	انسداد قافلہ قریش
2۔	بواط	200	2ھ	انسداد قافلہ قریش

Marfat.com

3۔	سفوان	70	2ھ	تعاقب کرز بن جابر ڈاکو
4۔	ذی العشیرہ	150	2ھ	برائے معاہدہ قبال ینبوع
5۔	بدرالکبریٰ	313	17 رمضان 2ھ	کفار قریش ایک ہزار
6۔	بنوقینقاع	----	شوال 2ھ	قبائل یہود
7۔	السویق	200	شوال 2ھ	تعاقب ضحر بن حرب اموی
8۔	بنوسلیم	200	محرم 3ھ	قبیلہ بنوسلیم یا غطفان
9۔	غطفان انمار	1450 سوار	ربیع الاوّل 3ھ	بنوثعلبہ۔ بنومحارب
10۔	غزوہ اُحد	650	16 شوال 3ھ	مدینہ سے تین میل کفار عرب
11۔	حمراءالاسد	640	7 شوال 3ھ	احد کے دوسرے دن تعاقب دشمن
12۔	بنونضیر	---	ربیع الاوّل 4ھ	یہودی قبیلہ کا تعاقب
13۔	بدراخریٰ	1510	ذی قعد 4ھ	انسداد قبیلہ قریش
14۔	دوالجندل	1000	ربیع الاوّل 5ھ	مختلف قبائل غرب

Marfat.com

15۔	مریسیع	---	3 شعبان 5ھ	بنو مصطلق کا انسداد
16۔	خندق (احزاب)	3000	شوال، ذی قعدہ 5ھ	سرداران وقبائل
17۔	بنوقریظہ	---	ذوالحجہ 5ھ	یہودی قبیلہ بنو قُرَیْظہ
18۔	بنی الحیان	1200 سوار	ربیع الاوّل 6ھ	اہل رجیع قاتلین مبلغ اسلام
19۔	ذی قردہ (غابہ)	500	ربیع الثانی 6ھ	ڈاکوؤں کے خلاف
20۔	حدیبیہ	1400	ذی قعدہ 6ھ	قریش مکہ۔ مانعین عمرہ
21۔	خیبر	1420	محرم 7ھ	یہودی قبائل
22۔	وادی القریٰ	382	محرم 7ھ	یہودی قبائل
23۔	ذات الرقاع	400	10 محرم	مختلف قبائل
24۔	فتح مکہ	10000/=	رمضان 8ھ	قریش
25۔	حسنین	12000	شوال 8ھ	مختلف قبائل
26۔	طائف	---	شوال 8ھ	مختلف قبائل
27۔	تبوک	12000	رجب ھ	افواج ہرقل، قیصر روم کا انسدا

غزوات کے علاوہ سریا کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے۔ یہ عام 2 سے 9 ہجری تک آٹھ سال کے اندر معرکے ہوئے ان جنگوں میں فریقین کے کل 918 افراد کا

Marfat.com

جانی نقصان ہوا اور کفار کے 6565 افراد قیدی بنائے گئے جن میں سے
6347 قیدی رحمت للعالمین نے آزاد کر دیئے۔

(مُحَمَّدْنُوز ص 215 از مفتی محمد منشا تابش قصوری)

Marfat.com

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح عاجزانہ غلامانہ طریقے سے سلام پیش کیا جاتا ہے آئیں سہیل احمد عاشق رسول صلی اللہ وسلم سے سیکھتے ہیں

اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دینا کہ غم کے مارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کی ان بہاروں کو دل ہمارے سلام کہتے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر سے چراغان ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار غم
سبز گنبد کا آنکھ میں منظر اور تصور میں آپ کا منبر
سامنے جالیاں ہیں روضے کی دل ہمارے سلام کہتے ہیں
ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو مصطفیٰ سے کہہ دینا بے سہارا سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی مہکتی وہ خوشبو
جن سے معمور ہے فضا ساری وہ نظارے سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کی باتیں۔مرحبا رنگ ونور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں
اے خدا کے حبیب پیارے رسول ہمارا اسلام کیجئے قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کے سارے سلام کہتے ہیں
اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کی ان بہاروں کو دل ہمارے سلام کہتے ہیں
غم کے بادل تمام چھٹنے لگے پردے آنکھ سے سارے ہٹنے لگے
جو تلاطم بنے ہوئے تھے سہیل وہ کنارے سلام کہتے ہیں

Marfat.com

(سہیل احمد)

سلام رضا

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سبھی گردنیں جھک گئی
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
کسی کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ زبان جس کی سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اورجو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تاابداہل نسبت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی سازی امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمدہواور
بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ علیہ)

صلوۃ وسلام بحضور خیر الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com